عامل

بنانے والی کتاب

تالیف لطیف
ابوالبشیر مولانا محمد صالح نقشبندی مجددی

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

۵	۷	۳	۱
۴	۸	۹	۶
۱	۳	۵	

عامل بنانے والی کتاب

تالیف لطیف

مولانا ابو البشیر محمد صالح نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تدوین جدید

قاری محمد یسین قادری شطاری ضیائی

قادری رضوی کتب خانہ

گنج بخش روڈ، لاہور 042-7213575

نام کتاب	عامل بنانے والی کتاب
تصنیف	ابوالبشیر مولانا محمد صالح نقشبندی مجددی
تصحیح وتخریج	قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
نظر ثانی	قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
کمپوزنگ	اُم حبیبہ شطاریہ ضیائیہ کامونکی
اشاعت اوّل	2009ء۔ 1430ھ
تعداد	1100
صفحات	728
زیرنگرانی	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	چوہدری عبدالمجید قادری
قیمت	=/300 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

فہرست

حصہ اول مبادی عملیات ۸۹

فصل چہارم

فصل پنجم

85274

حصہ پنجم

ملقب بہ مشائخی عملیات ۵۹۷

باب هفتم

ابتدائیہ

الحمدللہ رب العالمین○والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد سیدالمرسلین○و آلہ واصحابہ اجمعین○امابعد

اس کتاب کی تصحیح کا ایک مشکل ترین مرحلہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مکمل ہوا ہے، پہلے کمپوزنگ اس سے بھی مشکل کام تھا، جو کسی عام کمپوزر کے بس کی بات نہیں تھی مصنف نے اس میں بڑی محنت اور اخلاص سے مضامین کو جمع کیا ہے، جو لائق صد تحسین ہے، باوجود اس کے بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن پر گفتگو ہونا چاہیے تھی، البتہ بعض ضروری باتیں جن کا ذکر مناسب اور اہم ہے ان کو اللہ جل جلالہ کی مدد سے درج کرتا ہوں، عملیات کا معاملہ بہت ہی اہم ہے کہ اس کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر تمام انبیاءِ کرام ورسل عظام صلوات اللہ علیہم اجمعین و التسلیمات سے ہے، مگر اس حوالہ سے انتہائی خطرناک صورتِ حال ہے کہ جادوگر بھی آج کل اپنے کو عامل کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں، عام آدمی کے لئے پہچان مشکل ترین مرحلہ ہے، صاحب کتاب نے اس پر کافی رہنمائی فرمائی ہے، عوام الناس چونکہ ضرورت مند ہوتے ہیں اس لئے منہ اٹھا کر ہر ایک کی طرف چل نکلتے ہیں کئی ایسے بھی ہیں جو انتہائی نالائق ہوتے ہیں اور نام اپنا عامل رکھ کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہوتے ہیں: مثلاً

۱) لاہور میں ایک جگہ بچی کو الرجی کی دوا کے لئے لے کر گئے تو ایک آدمی نے خود دعوت دی کہ آؤ اور دم کراؤ، جب اس کے پاس ایک دوبار جانا ہوا تو اس نے ایک آدمی سے اس کے وظائف لے کر پاؤں کے نیچے رکھے اور ان کے اوپر کھڑا ہو گیا،

بچی سمجھ دار تھی اس نے اسے ڈانٹا اور کہا کہ تو یہ کیا کر رہا ہے، یہ تو قرآن اگر نہیں تو پھر بھی اللہ تعالی جلا جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کی توہین ہے اور تو دم کرنے کا ڈھونگ بھی رچائے ہوئے ہے افسوس ہے تجھ پر کہ تو نے پاکیزہ ناموں کی بے ادبی کی ہے، اس نے کچھ بدتمیزی کی تو بچی تو کچھ کر نہ سکتی تھی جتنی اس کی ہمت تھی اس نے شور مچایا اور کہا کہ میں تیرے جیسے نالائق سے دم نہیں کرواتی اپنے نانا جان کے ساتھ دم کے لئے گئی تھی وہ باہر نماز کے لئے تشریف لے گئے تھے اس لئے وہ ظالم بچ گیا ورنہ اس وقت کچھ ہو جاتا۔ وہاں پہ موجود تمام لوگوں نے جو اس حادثہ کے عینی گواہ تھے، اور اپنی حاجت روائی کے لائق اس نالائق کو سمجھ رہے تھے جو اس عمل کے ہی سرے سے خلاف تھا، سب نے اس کا بائیکاٹ کیا اور کسی نے اس سے دم نہیں کروایا، اس طرح اس ظالم کی مذمت ہوئی۔ کاش اب بھی لوگ ایسے نالائق پیر کو دیکھ کر اس کی مذمت کرسکیں اور اس سے نفرت کا اظہار کریں تاکہ عام لوگ اپنی عقیدت ایسے ناہنجار سے نہ رکھیں۔

۲) یوں ہی فاروق آباد کی طرف کسی گاؤں میں سنا ہے کہ لوگ دم کرانے کے لئے جاتے ہیں اور وہ آدمی پہلے کچھ دیر تقریر جھاڑتا ہے اور داتا صاحب وغیرہ اولیاء کے پاس جانے سے روکنے کی تلقین کرتا ہے پھر لوگ ایک ڈرم سے پانی لیتے ہیں اور دم بھی کرواتے ہیں اس طرح اپنی حاجت کے لئے ایک ایسے شخص کے پاس جاتے ہیں اور اسے اپنا حاجت روا سمجھ لیتے ہیں جب کہ وہ اللہ کے حاجت روا بندوں سے روکتا ہے اور خود حاجت روائی کا ڈرامہ رچائے ہوئے ہے، معاذ اللہ تعالی من ذالک حیران کن بات یہ ہے کہ خود جس کام سے روکتے ہیں اسے ہی اپنی روٹی کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں۔ مگر سمجھے اور سمجھائے کون؟

یہ باتیں میں نے دیکھی نہیں مگر کچھ لوگ دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے بھی بندۂ

خدا سمجھ کر چلے جاتے ہیں جب ان پر اس کا انکشاف ہوتا ہے تو واپس چلے آتے ہیں، جیسا کہ اس آدمی کے پاس میری ساس بیچاری اپنے سر کی درد کے لئے چلی گئی مگر جب اس کی یہ باتیں سنیں تو واپس آ گئی ساتھ لے جانے والی نے کہا پانی تو لے لو جس کام کے لئے آئی تھی اس کے بغیر ہی واپس جانا ہے، اس نے کہا: بہن اس آدمی سے نہ میں دم کرواؤں گی نہ میں پانی لوں گی کہ یہ بے ادب و گستاخ ہے اس سے کیا فیض مل سکتا ہے یہ اصل میں ذِبَابٌ فِیْ ثِیَابٍ کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا تو بھی مان اور چل پھر کبھی ادھر نہ آنا اس سے بہتر ہے کہ بیمار ہی رہیں، اور اپنے اہلسنت کے اعتقادات کو خراب نہ کریں۔

جو لوگ مزاراتِ اولیاء پر جانے سے روکتے ہیں ان کا اعتراض یہ ہے۔

اعتراض: یہ ولی اللہ مر گئے اب یہ کسی طرح کی مدد نہیں کر سکتے اور ان سے مدد مانگنا حرام، شرک اور بدعت ہے، اس لئے ان مزاروں پر نہ جایا جائے، اور جو جائے وہ قبوریہ (قبر پرست) یا مشرک ہے۔

جواب: کسی بات کے شرعاً ثابت یا غیر ثابت ہونے کے لئے دو باتوں کا اولاً دھیان ضروری ہے۔

(۱) شریعت میں اس کا حکم یا منع ثابت ہو۔ (حکم ثابت ہو تو امر ہے منع ثابت ہو تو نہی ہے) اس پر دلائل کے بغیر بات کرنا جہالت ہے۔

(۲) اس کا حکم یا منع ثابت نہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں: وہ کام قرآن و حدیث کے موافق ہے یا مخالف، اگر موافق ہو تو اسے یہ کہہ کر رد کر دینا کہ صحابہ نے نہیں کیا نبی نے نہیں کہا یا رب تعالی نے حکم نہیں دیا نری جہالت بلکہ جہالت پر جہالت ہے، اور یہی بات فرقہ واریت کی اصل جڑ ہے کیونکہ اللہ تعالی نے کسی جگہ

اس بات کا تعین نہیں فرمایا نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ جو میں نے کہہ دیا وہی کرنا اس کے سوا نہ کرنا اگر وہ قرآن وحدیث کے مخالف ہے تو واضح بات ہے وہ صرف اور صرف مخالف ہونے کی وجہ سے مردود ہے قابلِ عمل نہیں ہے اور اگر موافق ہے تو موافقت اسے قابلِ عمل بنا رہی ہے۔ مثلاً
روٹی کھانا حلال ہے، گھی کا استعمال حلال ہے، گھی سوجی، اور چینی ملا کر حلوہ پکانا حلال ہے، گوشت حلال ہے، گوشت میں ترکاری پکانا حلال ہے، قرآن پڑھنا عبادت، کسی کو روٹی دینا عبادت، گھر بلا کر کھانا کھلانا عبادت، نوافل پڑھنا عبادت، کپڑے اللہ کی راہ میں دے دینا عبادت، ملنا ملانا عبادت، دعا مانگنا عبادت، وغیرہ
اب اگر کوئی ان تمام عبادات یا ان میں بعض عبادات کو ادا کرتا ہے اور تمام یہ یا اس کے علاوہ کچھ اور یا بعض کھانے پکا کر لوگوں کو بلا کر کھاتا کھلاتا ہے اور کھلانے سے پہلے دعا مانگتا ہے تو یہ حرام یا شرک یا بدعت کیسے ہو گیا؟ جب کہ یہ تمام امور حلال جائز، ثواب کا سبب، اور عبادت ہیں، جس شخص نے یہ بات کی اس نے دین میں نئی بات داخل کی ہے، ورنہ وہ یہ بات بتائے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہو کہ اس طرح کھانے سامنے رکھ کر فلاں فلاں سورتیں پڑھنا حرام ہے یا فلاں فلاں کھانے کھانا اور کھلانا حرام ہے، آگے رکھ کر ایصال ثواب کرنا حرام ہے، دعا مانگنا حرام ہے، نہیں تو یہ بات واضح ہونے کے بعد یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کوئی کہے کہ یہ چیز حرام ہے اس پر لازم ہے کہ دلیل قرآن وحدیث سے دے، اگر دلیل نہ دے سکے تو یا جاہل ہے یا دین میں نئی بات کے داخل کرنے کا مرتکب ہے۔ اس کے لئے خاموشی بہتر ہے۔

کسی چیز کے حرام ہونے پر دلیل ضروری ہے

ہم کسی بھی کام کو لے لیں اگر وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہو تو زندہ باد، جیسے ثابت ویسے اس پر عمل ہو جائے گا یعنی حکم کرنے کا ہے تو امر ہے اس پر عمل ہو گا

اگر حکم نہ کرنے کا ہے تو نہی ہے اس پر عمل سے رکا جائے گا، اور اگر واضح طور پر ثابت بھی نہیں منع بھی نہیں تو اسے مباح و جائز سمجھا جائے گا حرام کا فتوی لگانے سے رکنا لازم ہوگا، کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ...... (سورۂ انعام/ ۱۱۹)

وہ تو تم سے بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا (کنز الایمان)

اس سے ثابت ہوا کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور ثبوتِ حرمت کے لئے حکم حرمت درکار ہے اور جس چیز پر شریعت میں حرمت کا حکم نہ ہو وہ مباح ہے (خزائن العرفان، صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ تعالی)

جس چیز کا حکم کسی کو معلوم نہ ہو وہ دریافت کرے یا تحقیق کرے خود مفتی بن کر فتوی صادر نہ فرمائے، کہ حرام ہوگئی یا بدعت بن گئی یا شرک ہوگیا وغیرہ۔

حلال و مباح کے بیان میں تفصیل کا ذکر نہیں ہے۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا (سورۂ بقرہ/ ۲۹)

وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے (کنز الایمان)

کہ کھاؤ پیو آرام کرو اپنے کاموں میں لاؤ...... کرخی، ابوبکر رازی وغیرہ نے خلق لکم کو قابل انتفاع اشیاء کے مباح الاصل ہونے کی دلیل قرار دیا ہے (خزائن العرفان)

اس سے معلوم ہوا کہ تمام اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئیں جن کو حرام کہا گیا ہے ان کے استعمال میں انسان کا نقصان تھا اس لئے اسے حرام کیا گیا، ورنہ حرام ہونے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، لہٰذا جن اشیاء میں نقصان نہیں ان کے استعمال کی دلیل یہ ہی کافی ہے کہ ان کے استعمال سے روکا نہیں گیا بلکہ وہ انسان کے لئے بنائی

گئی ہیں۔ جو کوئی کسی چیز کے حرام ہونے کا دعوی کرے اس پر دلیل لازم ہے کہ وہ اس کا بیان لائے ورنہ حرام کا فتوی اپنی جیب میں رکھے اور کسی کو بدعت وشرک کا فتوی ہرگز نہ دے۔ کیونکہ حرام کا تفصیلی بیان ہو گیا اور حلال کو بھی بیان کیا گیا ہے، مگر جن اشیاء کا بیان حلال یا حرام ہونے کی نسبت سے ہمیں نہیں ملتا انہیں ہم حرام ہرگز نہیں کہہ سکتے، حلالِ بیّن نہیں تو مباح تو ضرور ہے کہ اس سے انتفاع پر گناہ کوئی نہیں۔

ایک اور ارشاد الٰہی ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ○ (سورہ نحل/۱۱۶)

ترجمہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ یوں ہے:

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا (کنز الایمان شریف)

اور تفسیر صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ تعالیٰ میں یوں ہے؛

زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال ،بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردیا کرتے تھے، اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ تعالیٰ پر افتراء فرمایا گیا، آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں، جیسے میلاد شریف کی شیرینی، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی، انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ

تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔ (خزائن العرفان شریف)

جائز امور جنہیں شرع میں منع کردیا گیا

روزہ رکھنا عبادت ہے مگر کبھی رکھنا گناہ بھی ہے، جیسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور اس کے بعد کے تین دنوں میں روزہ رکھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، حدیث شریف میں ہے: لَا تَصُوْمُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ ○ یعنی ان دنوں میں روزہ نہ رکھو کیونکہ یہ دن کھانے پینے اور جماع کرنے کے ہیں، (شرح معانی الآثار، طحاوی، باب المتمتع الذی لا یجد: کنز العمال محظورات الصوم بالایام) اسی طرح نکاح کرنا حلال، اس کے بعد صحبت بھی حلال بلکہ عبادت ہے مگر احرام کی حالت میں اس سے منع کردیا گیا ہے، تو بندہ یہ کام نہیں کرسکتا، یوں ہی شکار کرنا حلال اس کا کھانا حلال، مگر حالتِ احرام میں اس سے بھی منع کیا گیا، فرمانِ الٰہی ہے: وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ط ○ یعنی اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو، (سورۂ مائدہ/۹۶) تو ان کاموں کو اس وقت کرنا حرام ہے، اس طرح جس کام کے حرام یا منع پر دلیل نہ ہو اس کو حرام ناجائز یا بدعت کہنا اور رد کرنا حرام ہے۔

بات تھی اہلِ قبور سے مانگنے یا ان کے مدد کرنے یا ان کے پاس جانے سے متعلق، ہم بھی یہ ہی کہیں گے کہ یہ امور بلاشک برے اور حرام و بدعت ہی ہوں گے اگر ان کی منع پر دلیل ہو اگر دلیلِ منع نہیں تو پھر حرام کیسے ہو گیا؟ اس سب کی اصل ان حضرات کے نزدیک یہ ہے کہ وہ مر گئے لہٰذا اب مدد کر نہیں سکتے، ہم اس پر دلیل دیتے ہیں کہ وہ مر کر بھی زندہ ہیں اور تمہارے نزدیک زندہ سے مدد مانگنا یا اس کا مدد کرنا بالکل روا، درست اور جائز ہے۔

عام مردوں کی زندگی مرنے کے بعد

۱) جنازہ اگر نیک ہو تو حضور فرماتے ہیں: اسے لے جاتے ہوئے وہ کہتا ہے: قَدِّمُوْنِیْ (مجھے جلد لے چلو) اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا، یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ ○ (بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب حمل الرجال الجنازۃ دون النساء، حدیث نمبر ۱۲۳۰)

ہائے خرابی مجھے کہاں لے جارہے ہو، اس کی آواز کو سوائے انسانوں کے ہر شے سنتی ہے، اور اگر انسان سن لے تو غش کھا جائے۔

۲) ایک اور حدیث میں ہے:

اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَاَقْعَدَاهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟......

میت بلاشک لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں تو کیا کہا کرتا تھا؟......(بخاری شریف، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال، حدیث نمبر ۱۲۵۲)

۳) بدری مقتول کافروں پر آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے بات چیت کی تو پوچھا گیا کیا یہ سنتے ہیں تو اس کے جواب میں فرمایا:

اِنَّهُمُ الْاٰنَ یَسْمَعُوْنَ مَا اَقُوْلُ ......اِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِیْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل، حدیث نمبر ۳۶۸۲)

بلاشک اب وہ سنتے ہیں جو کچھ میں کہہ رہا ہوں،...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ یقیناً جانتے ہیں کہ جو کچھ میں ان کو کہا کرتا تھا وہ ہی حق

ہے۔

۴) جب ہم قبرستان جاتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثْرِ○(مشکوۃ شریف، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، دوسری فصل)

اے قبرستان والو! تم پر سلام ہو اللہ تعالی تمہیں اور ہمیں بخش دے تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم بھی پیچھے آنے والے ہیں۔

سلام سوئے ہوئے کو کہنا منع ہے جب کہ مرنے والے کو سلام کہہ رہے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سوئے ہوئے سے مرنے والے کے احساسات زیادہ ہیں اس لئے اسے سلام کہا جا رہا ہے، کیونکہ جو جوب نہ سے سکتا ہو اسے سلام نہیں کہا جاتا، اگر یہ مردہ مر گیا مٹی مین مل گیا تو پھر سلام کیوں کہا جا رہا ہے اگر سلام کہا جا رہا ہے تو معلوم ہوا مر کر مٹی میں نہیں ملا ہے،

یہ عام کافر و غیر کافر کی زندگی کا مرنے کے بعد ثبوت ہے، رہ گئے اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ تو ان کی زندگی کے دلائل بھی موجود ہیں۔

عالمِ برزخ سے متعلق عقیدۂ اہلِ سنت

دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کو دنیا کے ساتھ۔ برزخ میں کسی کو آرام کسی کو تکلیف ہے۔

ا۔ مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی ہو مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ اور

متاثر ہوگی جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔

۳ - موت کا معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے نہ یہ کہ روح مر جاتی ہے جو روح کو فنا مانے بدمذہب ہے۔

۴ - مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو عوام جن، انسان کے سوا تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

۵ - جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اسکے پاس فرشتے آ کر سوال وجواب کرتے ہیں

۶ - حساب وعذاب قبر اور حساب وتنعیم قبر حق ہے۔ یہ دونوں جسم وروح پر ہیں۔(اس موضوع پر مزید معلومات ایک مختصر رسالہ ''عالَمِ بَرزَخ'' میں درج کردی گئی ہیں)۔

صالحین اور شہداء کی زندگی بعدِ موت

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰـکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (سورہ بقرہ/۱۵۴)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں تمہیں خبر نہیں (کنزالایمان)

شانِ نزول: یہ آیت شہداء بدر کے حق میں نازل ہوئی لوگ شہداء کے حق میں کہتے تھے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا وہ دنیوی آسائش سے محروم ہوگیا، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی (خزائن العرفان)

مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ

عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ (سورۃ آل عمران/ ۱۶۹)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ (کنزالایمان ترجمہ)

اور زندوں کی طرح کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں، سیاقِ آیت اس پر دلالت کرتا ہے کہ حیات روح وجسم دونوں کے لئے ہے علماء نے فرمایا کہ شہداء کے جسم قبروں میں محفوظ رہتے ہیں مٹی ان کو نقصان نہیں پہنچاتی اور زمانہ صحابہ میں اور اس کے بعد بکثرت معائنہ ہوا ہے کہ اگر کبھی شہداء کی قبریں کھل گئیں تو ان کے جسم تروتازہ پائے گئے (خازن وغیرہ، بحوالہ خزائن العرفان)

اللہ تعالی کے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے انہیں مردہ نہ کہو اس لئے کہ وہ عالمِ برزخ میں زندہ ہیں اور وہ مردہ نہیں ہیں بلکہ زندہ ہیں انہیں جنت میں رزق ملتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِيْ حَوَاصِلِ طُيُوْرٍ خُضَرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ ثُمَّ تَاوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ○ رواہ مسلم

شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی صورت میں جنت کے اندر جہاں چاہیں چلتی پھرتی ہیں پھر وہ ان قنادیل کی طرف لوٹ آتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔

پھر اللہ تعالی ان سے پوچھے گا کیا تمہاری کوئی تمنا و آرزو ہے کہ میں اسے پورا کر دوں تو وہ کہیں گے کہ نہیں مولا تعالی جنت میں تو رہ رہے ہیں پھر اور ہماری کیا تمنا ہو سکتی ہے، حتی کہ پھر سوال ہوگا آخر وہ کہیں گے:

يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى ○ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ

والھم احیاء عند ربھم یرزقون ،حدیث۳۵۰۰::ترمذی،کتاب تفسیر القرآن عن رسول اللہ،باب ومن سورۃ آل عمران،حدیث ۲۹۳۷::ابن ماجہ کتاب الجہاد،باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ،حدیث ۲۷۹۱::سنن دارمی،کتاب الجہاد،باب ما یتمنی الشہید من الرجعۃ الی الدنیا،حدیث ۲۳۰۳)

اے رب ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں کی طرف لوٹا دے حتی کہ ہم تیری راہ میں ایک بار اور قتل کئے جائیں۔

یہی وجہ ہے کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مر گئے نہیں کہا جاتا لیکن شہید ہو گئے کہا جاتا ہے اور وہ شہید ہیں،اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں ایسی زندگی کے ساتھ جس کو ہم نہ محسوس کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس کا شعور رکھتے ہیں کیونکہ وہ اس دار دنیا سے الگ ہو کر اس دنیا کی زندگی سے بھی الگ ہو گئے ہیں (ایسر التفاسیر للجزائری)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَرِیْرِ بْنِ عَتِیْكٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ مَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ اَھْلِہٖ اِنْ کُنَّا لَنَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ وَفَاتُہٗ قَتْلَ شَھَادَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شُھَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ، اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ شَھَادَۃٌ وَالْمَطْعُوْنُ شَھَادَۃٌ وَالْمَرْءَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَھَادَۃٌ یَعْنِی الْحَامِلَ وَالْغَرِقُ وَالْحَرِقُ وَالْمَجْنُوْبُ یَعْنِیْ ذَاتَ الْجَنْبِ شَھَادَۃٌ ○ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد،باب ما یرجی فیہ الشہادۃ،حدیث ۲۷۹۳::نسائی کتاب الجنائز،حدیث ۱۸۲۳::ابوداؤد،کتاب الجنائز،۲۷۰۴::مسند احمد بن حنبل،باقی مسند الانصار،حدیث ۲۲۶۳۵::موطا امام مالک،کتاب الجنائز،۴۹۳)

روایت یہ ہے کہ ایک صحابی بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت

کے لئے تشریف لائے تو اس صحابی کے گھر والوں میں سے کسی نے کہا ہم تو امید رکھتے تھے کہ ان کی وفات یقیناً اللہ کی راہ میں قتلِ شہادت کے طور پر ہوگی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک تب تو میری امت کے شہید کم ہوں گے، اللہ کی راہ میں قتل ہونا شہادت ہے، اور طاعون میں مرنا شہادت ہے، عورت جو حاملہ وضع حمل میں مر جائے شہید ہے، غرق ہونے والا شہید ہے، جل مرنے وال شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شہید وہی نہیں جو راہِ خدا میں قتل ہو بلکہ اس کے علاوہ بھی شہید ہیں اور حدیث شریف میں شہداء کی زندگی کا ذکر آیا ہے۔ لہٰذا یہ سب شہید ہوئے، اور زندہ ہوئے، نیز تمام روایات جمع کی جائیں تو ۳۲ یا ۳۶ قسم کے شہید ہوتے ہیں۔

نبی اللہ کے زندہ ہونے کی دلیل

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِکَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ (سنن ابن ماجہ، کتاب ما فی الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ)

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن درود شریف کثرت سے پڑھو اس لئے کہ یہ دن مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور بلاشک تم میں سے کوئی ایک ہرگز مجھ پر درود شریف نہیں پڑھتا مگر وہ اس کا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ

درود شریف پڑھنے سے فارغ ہو جائے، ابوہریرہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی اور موت کے بعد (بھی پیش ہوگا) فرمایا اور موت کے بعد بھی (پیش کیا ہوگا) بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کے مزید حوالہ جات

مشکوۃ شریف، کتاب الصلوۃ، باب الجمعۃ، تیسری فصل، تیسری حدیث تفسیر ابن کثیر، الکشف والبیان، للثعلبی، جامع الاحادیث، جوامع اولجامع الکبیر، سیوطی، سنن ابن ماجہ، المسند الجامع، مرقاۃ المفاتیح، تذکرہ قرطبی، تہذیب التھذیب تہذیب الکمال، میزان الاعتدال، البدایہ والنھایہ، جلاء الافہام، مجلۃ المنار، وغیرہ کے علاوہ تقریباً ۳۷ حوالہ جات میرے پاس تلاش ہو چکے ہیں۔ مگر طوالت سے بچنے کے لئے اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

...... فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ...... ○متفق علیہ (مشکوۃ شریف، کتاب الصلوۃ، باب التشہد، فصل اول)

تو جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ التحیات للہ ...... (سے آخر تک) یعنی میری مالی قولی فعلی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

اس تشہد میں جو الفاظ ہیں وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے، یہ بات واضح ہے کہ آپ نے بھی آگے یہی الفاظ اپنے شاگردوں کو سکھائے ہوں گے، اور صحابہ کرام یہ الفاظ اپنی نمازوں میں مدینہ پاک کے اندر ہوتے ہوئے یا باہر ہوتے ہوئے پڑھتے تھے، کسی نے اسے غلط قرار نہیں دیا نہ نبی کریم نے کسی کو فرمایا کہ مدینہ کے اندر ہو تو یہ پڑھنا باہر یہ الفاظ نہ پڑھنا بلکہ غائبانہ یا بطور حکایت پڑھنا یا میری زندگی میں یہ الفاظ ہیں میرے بعد یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اگر یہی الفاظ پڑھو گے تو شرک ہو جائے گا، ایسی کوئی بات نہ احادیث میں ہے نہ کسی مفسر و شیخ الحدیث نے کہی ہے تو جو بھی کہے گا مرتکبِ افتراء ہے، اس سے شیطان بھی پناہ مانگتا ہوگا، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی من گھڑت باتیں دین میں داخل کی ہوئیں سے بچائے، آمین!

حیاتِ انبیاء ورسل علیہم السلام مزید دلائل

کلامِ پاک میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا ۚ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ○ (سورہ زخرف/۴۵)

اور ان سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور خدا ٹھہرائے جن کو پوجا جاتا ہو (کنز الایمان)

ایک روایت ہے کہ شب معراج سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی جب حضور نماز سے فارغ ہوئے جبریل امین نے عرض کیا کہ اے سرورِ اکرم اپنے سے پہلے انبیاء سے دریافت کر لیجئے کہ کیا اللہ تعالی نے اپنے سوا کسی اور کی عبادت کی اجازت دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سوال کی کچھ حاجت نہیں یعنی اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ تمام انبیاء

توحید کی دعوت دیتے آئے سب نے مخلوق پرستی کی ممانعت فرمائی (خزائن العرفان)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ جن سے سوال کا حکم ہے وہ زندہ ہیں، اگر زندہ نہیں تو پھر معراج کی رات امامت کن کی ہوئی، اور پھر اگر ان سے پوچھا نہیں جا سکتا تھا، تو پھر یہ سوال لغو قرار پائے گا جو رب کریم سے ناممکن ہے۔

اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی کا حکم ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ○ (سورہ والضحیٰ/۱۰)

اور منگتا کو نہ جھڑکو (کنزالایمان شریف)

یا کچھ دے دو یا حسنِ اخلاق اور نرمی کے ساتھ عذر کرو، یہ بھی کہا گیا ہے کہ سائل سے طالبِ علم مراد ہے اس کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اس کی حاجت ہو اس کا پورا کرنا اور اس کے ساتھ ترش روئی و بدخلقی نہ کرنا چاہئے۔

یہ حکم جو ہے، منکر کہے گا اس کا تعلق حیاتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، اگر ایسا ہے تو ہم پھر کہتے ہیں: پھر درود و سلام پڑھنا بھی چھوڑ دو، کلمہ پڑھنا بھی چھوڑ دو، کہ ایک ذاکر نایک نے تو برملا کہہ دیا ہے: کہ ''اب محمد صاحب کو ماننا حرام ہے،، معاذ اللہ عن ذالک، مگر ہم کہتے ہیں بھائی! صریح یہ بتاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ قبروں پر نہ جانا، نہ جا کر دعا مانگنا، نہ قبر والے کو کہنا کہ وہ تمہارے لئے دعا مانگے وغیرہ اگر ایسا نہیں تو اس سے روکنا جائز نہیں روکنے والے کو شرم ہونی چاہئے، نیز کسی کا اپنی طرف سے قید لگانا کہ یہ حیاتِ طیبہ میں تھا، دین میں زیادتی ہے، کسی کو کیسے حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ جراءت کرے۔ نیز صحابہ کس قبر پر جاتے تھے جس سے اللہ تعالی نے روکا نبی کریم تو فرماتے ہیں: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے روکا تھا تم زیارت کیا کرو۔ کوئی کہے کہ نبی کریم نے نہیں مانگا تھا اس لئے بدعت و شرک ہو گیا لہٰذا ہم نہیں مانگیں گے، تو

جواب یہ دیتے ہیں کہ نبی کریم کو مانگنے کی کیا حاجت تھی، حاجتمند تو ہم ہیں، حضور سے مرتبہ میں کوئی بڑھ کر ہوتو تو حضور اس سے مانگتے...........۔

اصحاب قبور سے مانگنا

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَءَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ وَاَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ، قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَءْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَانُوْا شُفَعَاءَ لَهُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی (شرح الصدور صفحہ ۱۳۰:: رشد الایمان، صفحہ ۲۳۰، کرمانوالہ بک شاپ لاہور:: المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، باب دفن المیت:: تحفۃ الحوذی:: باب ما جاء فی الصدقۃ عن المیت:: حاشیۃ الجمل المنہج:: مطالب اولی النھی فی شرح غایۃ المنتھی:: ارشیف ملتقی اہل الحدیث ۳:: مؤلفات الفوازن:: البیان لاخطاء بعض الکتاب)

جو کوئی قبرستان جائے پھر سورۂ فاتحہ اور قل ھواللہ احد اور الھاکم التکاثر پڑھے، اور دعا مانگے: اے اللہ میں نے جو کچھ تیرے کلام سے پڑھا اس کا ثواب مومن مرد اور مومن عورتیں قبرستان والوں میں جو ہیں ان کو دیا تو وہ اللہ کی بارگاہ میں اس کی سفارش کرنے والے ہوں گے۔

جو سفارشی ہے وہ کم از کم یہ دعا تو کرے گا کہ یااللہ اس کی حاجت کو پورا فرما اس لئے ہم مزارات پر جا کر یوں ہی دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچا، تو وہ خود سفارش کر دیتا ہے جس سے ہماری حاجات پوری ہو جاتی ہیں، اگر ہم بھی اسے کہہ دیں کہ اے صاحب قبر ہمارے لئے بھی دعا کر دو تو اس میں حرج کیا ہے؟ اور اس پر کونسی منع وارد ہوتی ہے؟

بندہ خود دعا کرے تو قبول ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ یَنْزِلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَی سَمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِیْبُ لَـہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ اَغْفِرُ لَـہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَرْزِقُنِیْ اَرْزُقُـہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَکْشِفُ الضُّرَّ اَکْشِفُہٗ حَتّٰی یَنْفَجِرَ الصُّبْحُ ○

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا کی طرف (اپنی تجلیات وانوار کا) نزول فرماتا ہے تو فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگتا ہو کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگتا ہو کہ میں اس کو بخش دوں کون ہے جو مجھ سے رزق کا طلب گار ہو کہ میں اس کو رزق دوں؟ کون ہے جو تکلیف کے دور کرنے کی دعا کرتا ہو میں اس کی تکلیف دور کردوں، (یہ اعلان ونداء یوں ہی رہتی ہے) حتی کہ صبح شروع ہوجاتی ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف، دارمی شریف)

چنانچہ صحیح حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُّوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَایَقْبَلُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ ○

اللہ تعالی سے دعا مانگو اس حال میں کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالی غافل اور کھیل کود کے طور پر دعا مانگنے والے دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

دم درود کرنے والا کیسا ہو؟

حاجت مند کو دیکھنا چاہئے کہ دم کرنے اور تعویذ وغیرہ دینے والا عالم ہو، اہلِ سنت کے عقیدہ کا مخالف نہ ہو، نمازی ہو، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تارک نہ ہو اور اس کا سلسلہ اجازت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مسلسل ہو، محض دکانداری والا مسئلہ نہ ہو، اولیاء انبیاء کا گستاخ نہ ہو، نشئی نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہیں تو پھر اڑکر بھی دکھائے تو اس کے پاس نہیں جانا چاہئے، آپ نے سنا نہیں کہ داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالی نے اس جوگی پنڈت سے لوگوں کو کس طرح نجات دلائی عام لوگ تو اسے بھی اللہ کا ولی سمجھے ہوئے تھے مگر آپ نے اس کے مکر کو ظاہر کر دیا کہ یہ سب روٹی کے حصول کا چکر ہے، اور جادوگری ہے۔

مصنف علیہ الرحمۃ نے اس موضوع پر بھی گفتگو کی ہے جیسا کہ آئندہ صفحات سے آپ کو معلوم ہوگا، مصنف نے چہل کاف کے بارے میں ذکر کیا چونکہ کتاب انتہائی پرانی اور بوسیدہ حالت کی ہے، پھر اس کی فوٹو کاپی ہمارے پاس پہنچی ہے اس سے صحیح بات کو سمجھنا بھی بہت ہی مشکل مرحلہ تھا کہ عدسہ (کسی بھی چیز کو بڑا کر کے دیکھانے والا شیشہ) کے ذریعہ دیکھ دیکھ کر کمپوزنگ اور تصحیح کے عمل سے گزرا گیا ہے لہٰذا چہل کاف میں بھی اسی طرح ہوا تو میں نے اس کی چند کتابوں سے تحقیق کی تو درجِ ذیل میرے حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالی کی تحقیق ہے جسے میں نے اس کے مقام پر درج کر دیا ہے، اور اس کے ساتھ دعائے حاجات بھی ہے، اسے برائے تحریر متعین کرلیا۔ نیز اس کے ساتھ درجِ ذیل دعا بھی ہے۔

(دعائے حل المشکلات) اَللّٰہُ کَافِیْ قَصَدْتُّ الْکَافِیْ وَوَجَدْتُّ الْکَافِیْ لِکُلِّ الْکَافِیْ کَفَانِیْ الْکَافِیْ وَنِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○

اللہ کافی ہے، میں نے کفایت کرنے والے کا ارادہ کیا اور میں نے ہر کفایت کرنے والے کو کفایت کرنے والا جو ہے اس کو پالیا کفایت کرنے والے نے مجھے کفایت کی اور وہ کیا ہی اچھا کفایت کرنے والا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالی کے لئے ہے۔

اس دعا کو بندہ وردِ زبان رکھے تو کسی خاص وظیفہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی، البتہ درود شریف پڑھنا بھی کبھی نہ بھولنا چاہئے۔

فضائلِ درود شریف

ارشادِ باری تعالی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (سورۂ احزاب/۵۶)

بے شک اللہ تعالی اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو! (کنز الایمان شریف، مترجم اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ کا ذکر کرنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ اور اس سے زیادہ مستحب ہے، یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدۂ اخیرہ میں بعد تشہد، درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ کے تابع کر کے آپ کے آل واصحاب اور دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جاسکتا ہے، یعنی درود شریف میں آپ کے نامِ اقدس کے بعد ان کو شامل کیا جاسکتا ہے اور مستقل طور پر حضور کے سوا ان میں سے کسی

پر درود بھیجنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: درود شریف میں آل واصحاب کا متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر مقبول نہیں، درود شریف اللہ تعالی کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے، علماء نے اللھم صل علی محمد کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یا ربّ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت عطا فرما، دنیا میں ان کا دین بلند، ان کی شریعت کو بقا عنایت کر کے اور آخرت میں ان کی شفاعت قبول فرما کر اور ان کا ثواب زیادہ کر کے اور اولین وآخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر اور انبیاء ومرسلین وملائکہ اور تمام مخلوق پر ان کی شان بلند کر کے۔

مسئلہ: درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں: حدیث شریف ہے: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں، مسلم کی حدیث شریف میں ہے: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار بھیجتا ہے، ترمذی شریف کی حدیث شریف میں ہے: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے (خزائن العرفان، ازصدر الافاضل محمد نعیم الدین مرادآبادی)

اس آیت پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے مگر وقت یا الفاظ متعین نہیں کئے گئے، اور احادیث میں مختلف الفاظ سے درود شریف پڑھنا ثابت ہے جس سے الفاظ کا متعین نہ ہونا ثابت ہوتا ہے، اور علماء نے ایک ضابطہ بیان کیا کہ: اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِهٖ معنی ہے کہ قرآن وحدیث میں جو حکم ہے اگر اس میں کوئی قید ہے تو بہتر ورنہ اپنی طرف سے قید لگا کر بات نہیں کر سکتے، لہٰذا اس آیت پاک میں جب وقت کی قید نہیں تو کسی بھی وقت کا تعین کر کے کہنا کہ اس وقت کیوں درود شریف پڑھا جاتا ہے یا ان لفظوں سے کیوں

پڑھا جاتا ہے، بدعت وغیرہ کا فتوی ناجائز ہے، اس لئے پڑھنے والا جب بھی اور جہاں بھی اور جن ادب کے لفظوں کے ساتھ پڑھے گا جائز ہے کسی کو کوئی حق نہیں کہ اس کی مخالفت کرے اور درود شریف پڑھنے سے روکے، اس جگہ ہمارا موضوع چونکہ عامل ہونے کی حیثیت سے ہے اس لئے ہم درود شریف سے عملی فوائد کا تذکرہ کریں:

درود شریف پڑھنے کے فوائد

۱) اس میں اللہ تعالی کے حبیب اور برگزیدہ ہستی کا اللہ تعالی کی بارگاہ میں وسیلہ حاصل ہوتا ہے۔

۲) اللہ تعالی نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرافت وکرامت، فضیلت وعظمت کا اظہار فرمانے کے لئے ہمیں درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے اور رغبت دلائی۔

۳) اللہ تعالی کی طرف سے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی آئی کہ کیا تم چاہتے ہو کہ جس طرح تمہارا کلام تمہاری زبان کے نزدیک، تمہارے خیالات تمہارے دل کے نزدیک، تمہاری روح تمہارے بدن کے قریب، تمہاری بینائی تمہاری آنکھ کے نزدیک ہے، میں اس سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہو جاؤں؟ عرض کیا ہاں! فرمایا: پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف بھیجو۔

۴) اللہ تعالی کی رحمت ۵) نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

۶) ملائکہ کرام کی اقتداء ۷) منافقین وکفار کی مخالفت

۸) گناہوں کی معافی ۹) حاجتوں اور ضرورتوں کا پورا ہونا

۱۰) ظاہر وباطن کا نور ۱۱) جہنم سے نجات

۱۲) جنت کا داخلہ ۱۳) رب رحیم وغفار عزوجل کا سلام

۱۴) اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل ۱۵) درود بھیجنے میں اللہ کی موافقت

۱۶) فرشتوں کی موافقت ۱۷) دس رحمتوں کا ملنا

۱۸) دس درجات بلند ہونا ۱۹) دس نیکیاں لکھا جانا

۲۰) دس گناہ معاف ہونا ۲۱) دعا کا مقبول ہونا یقینی

۲۲) درود ذریعہ شفاعت ۲۳) بخششِ گناہ اور عیوب پوشی

۲۴) مقاصد کا پورا ہونا ۲۵) تقربِ رسول کا ذریعہ

۲۶) قائم مقام صدقہ ہے ۲۷) حاجات پورا ہونے کا سبب

۲۸) بندہ پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے کا سبب ہے۔

۲۹) پڑھنے والے کی طہارت و پاکیزگی کا سبب ہے۔

۳۰) قبل از موت جنت کی خوشخبری ہے۔

۳۱) قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے۔

۳۲) بارگاہِ رسالت سے جواب ملنے کا سبب ہے۔

۳۳) بھول دور کرنے کا سبب ۳۴) مجلس کی پاکیزگی

۳۵) قیامت کے دن اس مجلس کے باعث حسرت نہ ہونے کا سبب

۳۶) فقر کے خاتمہ کا سبب ۳۷) ذکرِ درود سے کنجوسی سے محفوظ

۳۸) درود شریف پڑھنے سے خائب و خاسر ہونے سے بچے گا۔

۳۹) درود شریف پڑھنے والا راہِ جنت پر رہے گا۔

۴۰) نہ پڑھنے والا راہِ جنت سے دور ہوگا۔

۴۱) بوجہ ذکر اللہ و مصطفیٰ تعفن سے محفوظ جو ذکر نہ کرنے سے ہوتا ہے

۴۲) درودِ پاک سے کاموں کی تکمیل ہے۔

۴۳) پل صراط سے بخیریت گزرنے کا سبب ہے۔

۴۴) درود پاک پڑھنے سے آدمی جفا کاری کی حدود سے بری۔

۴۵) درود شریف پڑھنے والے کی عمدہ تعریف کا زمین، آسمان میں القاء۔

۴۶) سببِ رحمتِ الٰہی ۴۷) برکت کا سبب

۴۸) محبتِ رسول کی زیادتی ۴۹) ایمان بغیر اس کے نامکمل ہے،

۵۰) بندہ کی ہدایت وحیاتِ قلب کا سبب درود شریف ہے۔

۵۱) درود شریف پڑھنے میں بارگاہِ رسالت میں حضوری کا حصول

۵۲) ثابت قدمی کا سبب ۵۳) نبی کریم کے حق کی ادنیٰ ادائیگی

۵۴) اللہ تعالی کے ذکر، شکر اور احسان کی معرفت پر مشتمل ہے۔

۵۵) درود پاک بارگاہِ الٰہی میں حضور کیلئے دعا اور اپنے لئے سوال ہے

۵۶) درود پاک کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ نبی کریم کی صورت مبارکہ دل و دماغ میں نقش ہو جاتی ہے۔

۵۷) درودِ پاک کی کثرت تربیت کرنیوالے شیخ کے قائم مقام ہے۔

۵۸) درودِ پاک پڑھنا حور وقصور ملنے کا سبب ہے۔

۵۹) درود شریف پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۶۰) درود پاک پڑھنے سے عمل پاک ہو جاتے ہیں۔

۶۱) درود پاک خود اپنے پڑھنے والے کے لئے اللہ تعالے سے استغفار کرتا ہے۔

۶۲) درودِ پاک پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۶۳) درودِ پاک پڑھنے والے کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۶۴) درودِ پاک پڑھنے والے کو پیمانے بھر بھر کر ثواب ملتا ہے۔

۶۵) جو درودِ پاک پڑھنا اپنا وظیفہ بنا لے اللہ تعالی اس کے دنیا و

آخرت کے سارے کاموں کا ذمہ لے لیتا ہے۔

٦٦) شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درودِ پاک پڑھنے والے کے ایمان کی خود گواہی دیں گے۔

٦٧) اللہ تعالیٰ کے غضب سے درودِ پاک پڑھنے والے کے لئے امان لکھ دیا جاتا ہے۔

٦٨) اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔

٦٩) درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن عرشِ الٰہی کے سائے کے نیچے جگہ دی جائے گی۔

٧٠) درودِ پاک پڑھنے والی کی نیکیوں کا پلڑا وزنی ہوگا۔

٧١) درودِ پاک پڑھنے والے کیلئے حوض کوثر پر خصوصی عنایت ہوگی۔

٧٢) درودِ پاک پڑھنے والا سخت پیاس کے دن امان میں ہوگا۔

٧٣) پل صراط پر اسے نور عطا ہوگا۔

٧٤) درودِ پاک پڑھنے والا موت سے پہلے اپنا مکان جنت میں دیکھ لیتا ہے۔

٧٥) درودِ پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

٧٦) درودِ پاک پڑھنے کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

٧٧) درودِ پاک پڑھنا عبادت ہے۔

٧٨) درودِ پاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب نیک عملوں سے پیارا ہے

٧٩) درودِ پاک مجلسوں کی زینت ہے۔

٨٠) درودِ پاک تنگ دستی کو دور کرتا ہے۔

۸۱) درودِ پاک پڑھنے والا سب سے حضور کے زیادہ قریب ہوگا۔

۸۲) درود شریف، درودِ پاک پڑھنے والے کو اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد کو بھی رنگ دیتا ہے۔

۸۳) درودِ پاک پڑھ کر جس کو بخشا جائے اس کو بھی نفع دیتا ہے۔

۸۴) درودِ پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے۔

۸۵) درودِ پاک پڑھنے والے کا دل زنگار سے پاک ہوجاتا ہے۔

۸۶) درودِ پاک پڑھنے والے سے لوگ محبت کرتے ہیں۔

۸۷) درودِ پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

۸۸) درودِ پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور کے کندھا کے ساتھ چھو جائے گا۔

۸۹) درودِ پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب سے پہلے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائے گا۔

۹۰) درودِ پاک پڑھنے والے کے سارے کاموں کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذمہ دار ہوجائیں گے۔

۹۱) درودِ پاک پڑھنے والے کو جاں کنی میں آسانی ہوتے ہے۔

۹۲) جس مجلس میں درودِ پاک پڑھا جائے اس کو فرشتے رحمت سے گھیر لیتے ہیں۔

۹۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود درودِ پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۹۴) قیامت کے دن سید دوعالم صلی علیہ وآلہ وسلم خود درودِ پاک پڑھنے والے سے مصافحہ فرمائیں گے۔

۹۵) فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

۹۶) فرشتے درودِ پاک پڑھنے والے کے درودِ پاک کو سونے کی قلموں سے چاندی کے کاغذوں پر لکھتے ہیں۔

۹۷) درودِ پاک پڑھنے والے کا درود شریف فرشتے دربارِ رسالت میں لے جا کر یوں عرض کرتے ہیں ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں کے بیٹے فلاں نے حضور کے دربار میں درودِ پاک کا تحفہ حاضر کیا ہے۔''

۹۸) درودِ پاک پڑھنے والے کا گناہ تین دن تک فرشتے نہیں لکھتے۔

۹۹) درودِ پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۰۰) درودِ پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں

۱۰۱) درودِ پاک پڑھنے سے جنت وسیع ہوتی جاتی ہے۔

۱۰۲) درودِ پاک کی کثرت سے بندہ اولیاء کرام کی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے۔

۱۰۳) قانونِ قدرت ہے جو اس جہاں میں ہنستا ہے وہ اس جہاں میں روئے اور جو یہاں روتا ہے وہ وہاں خوشیاں منائے گا، جو یہاں عیش میں ہے وہاں مصیبتوں میں پھنس جائے گا، لیکن درودِ پاک پڑھنے والے کے لئے یہاں بھی خوشیاں اور وہاں بھی خوشیاں، یہاں بھی عیش اور وہاں بھی عیش ہوں گے۔

۱۰۴) درودِ پاک ساری نفل عبادتوں سے افضل ہے۔

۱۰۵) درودِ پاک پڑھنے والے کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا۔

۱۰۶) درودِ پاک ہر خیر کا جالب اور ہر شر کا دافع ہے۔

۱۰۷) درودِ پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں۔

۱۰۸) درودِ پاک گناہ یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

۱۰۹) درودِ پاک کی کثرت کرنا اہلِ سنت کی نشانی ہے۔

۱۱۰) درودِ پاک کی کثرت سے قبر میں نہ مٹی کھائے گی نہ کیڑے۔

۱۱۱) درودِ پاک آبِ حیات ہے۔ وہ آب حیات کہ ہزاروں آب حیات اس پر قربان ہوں، کیونکہ......

۱۱۲) درودِ پاک اسمِ اعظم ہے، کہ یہ اسم اعظم کی طرح کام آتا ہے۔

۱۱۳) درودِ پاک پڑھنے سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں جو اس کے لئے دعائے بخشش کرتے رہتے ہیں۔

۱۱۴) بعض احادیث میں درودِ پاک پڑھنا دس غلام آزاد کرنے اور بیس غزوات میں شریک ہونے کے برابر ہے۔

۱۱۵) چار پشتوں تک اولاد میں قیامت کے دن ہولناک سختیوں سے نجات ملے گی۔

یہ تمام فوائد مطالع المسرات، احادیث، جذب القلوب، القول البدیع وغیرہ سے لئے گئے ہیں، چونکہ یہ کتاب درودِ پاک کے موضوع کے لئے خاص نہیں اس لئے اسی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

عامل کے لئے سب سے بہترین بات یہ ہے کہ وہ اللہ کے قرب کا طلبگار رہو جو درود شریف پڑھنے سے یقیناً حاصل ہوتا ہے، میرے شیخ کامل حضرت علامہ مولانا مولوی مفتی ابوضیاء محمد علی قادری شطاری فاروقی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ فرمایا کرتے تھے:

''مبتدی کو سب سے پہلے درود شریف اس قدر پڑھنا چاہئے کہ اسے باطنی یا الہامی طور پر یقین ہو جائے کہ اس کا ذکر قبول بارگاہ ہے تو اب ذکر الٰہی میں براہِ راست مشغول ہو پھر دیکھے اس پر اللہ تعالیٰ کے فضل کرم کا بادل کیسے برستا ہے،،

رزق کی فراوانی، غم واندوہ دور، حاجات پوری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ علامہ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان جزولی "دلائل الخیرات"، میں لکھتے ہیں:

مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكَثِّرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ ○ (دلائل الخیرات)

جس کے لئے کوئی حاجت کا حصول مشکل ہو جائے اسے مجھ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے کیونکہ درود شریف غم وآلام اور تکالیف کو دور کرتا ہے اور رزق کی کثرت اور حاجات کو پورا کرنے والا ہے۔

اس کے لئے جو کسی کا جی چاہئے درود شریف پڑھے مگر اس بات کا خیال رکھے کہ اس میں الصلوۃ والسلام یا صل وسلم یعنی درود وسلام کے دونوں لفظ ضرور موجود ہوں، درود شریف کے ہوتے ہوئے کسی کو کسی اور وظیفہ کی ضرورت نہیں ہے۔

پل صراط اور درود شریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالی نے بیان کیا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: رات میں نے عجیب واقعہ دیکھا، میں نے ایک اپنے امتی کو دیکھا کہ وہ پل صراط سے گھسٹ کر گزر رہا تھا کبھی سرین کے بل چل رہا تھا اور کبھی چمٹ جاتا تھا، اتنے میں مجھ پر بھیجا ہو درود شریف آیا اور اسے پل صراط پر کھڑا کر دیا چنانچہ وہ گزر گیا (معجم کبیر، امام طبرانی:: حکیم ترمذی الاعداد:: ابن عبدالبر، بحوالہ مطالع المسرات صفحہ ۱۲۴)

نبی کریم کی زیارت

محمد بن خیاط مردِ صالح نے روایت کی: کہ میں نے ہر رات سوتے وقت اپنے اوپر لازم کرلیا تھا کہ بستر پر لیٹ کر ایک معین مقدار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا کروں گا، ایک رات جب میں نے وہ تعداد پوری کرلی تو مجھے نیند آ گئی، میں اس وقت بالا خانہ میں ٹھہرا ہوا تھا اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ بالا خانے کے دروازے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں، آپ کی تشریف آوری سے بالا خانہ روشن ہوگیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ منہ ادھر کرو جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے تاکہ میں اسے بوسہ دوں، مجھے اس سے حیا آئی تو میں نے اپنا منہ ایک طرف کرلیا تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا، اسی وقت گھبراہٹ سے میری آنکھ کھل گئی، میں نے پاس سوئی ہوئی بیوی کو جگایا، پورا گھر آپ کی خوشبو سے مہک رہا تھا تقریباً آٹھ دن تک میرے رخسار سے کستوری کی خوشبو آتی رہی، میری بیوی ہر دن اور رات اس خوشبو کو محسوس کرتی رہی۔ (مطالع المسرات صفحہ ۱۳۵:: جذب القلوب، صفحہ نمبر ۲۳۰)

دنیوی مصیبتوں اور پریشانیوں کا دفعیہ درود پاک

کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی، مگر ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، اس شخص کا کاروبار معطل ہوگیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔

قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا، اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے،

قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعوی دائر کردیا، قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو، مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں (ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ، جس بندے پر کوئی مصیبت، کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیوں کہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے) الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کردیا جب ستائیس دن گزر گئے تو اس رات کو ایک خواب دکھائی دیا، کوئی کہنے والا کہتا ہے، اے بندے! تو پریشان نہ ہو، اللہ تعالی کارساز ہے تیرا قرض ادا ہوجائے گا، تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جاکر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لئے مجھے تین ہزار دینار دیدے۔

فرمایا جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوشحال تھا، پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، دوسری رات ہوئی جب آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اٹھی، مجھے آقائے دو جہاں رحمت دوعالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی، تیسری رات پھر امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنادو، عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداك ابی وامی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ

دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالی اور کراما کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

یہ فرما کر سید دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے، میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوبِ کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے، ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے اور پھر تین ہزار اور دیے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لئے، اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا: اے بھائی! تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلقِ محبت نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام، کوئی حاجت درپیش ہو، بلا روک ٹوک آ جانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا، فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلا وا ہوا تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔

میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیے اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے؟ حالانکہ تو مفلس اور کنگال تھا، میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا، قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب دین (قرضے والے) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں

تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں، یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرضہ اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ علیہ وسلم کے لئے معاف کر دیا، اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے، تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں، یہ آپ کے ہیں آپ لے جائیں۔

تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا، یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے (جذب القلوب اردو صفحہ ۳۳۵، شبیر برادرز لاہور، آب کوثر صفحہ ۱۳۸ مفتی محمد امین فیصل آباد)

بیمار بادشاہ

ایک بادشاہ بیمار ہوا، بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے، کہیں سے آرام نہ آیا، بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں، جب آپ تشریف لائے تو دیکھ فرمایا: فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا آپ نے درودِ پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا، تو وہ اسی وقت تندرست ہو گیا یہ ساری برکت درودِ پاک کی ہے (راحۃ القلوب، صفحہ ۶۱، بحوالہ آبِ کوثر، صفحہ ۱۵۷)

قربِ الٰہی کی دلیل

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَکْتُوْبٌ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلٰی رَحْمَتِہٖ وَمَنْ سَئَلَنِیْ اَعْطَیْتُہٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ○ (دلائل الخیرات)

بعض روایات میں ہے کہ عرش عظیم کے پائے پر لکھا ہے جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کروں گا اور جو مجھ سے مانگے گا میں اسے عطا کروں گا، اور جو میرے حبیب پر درود بھیج کر میرا قرب چاہے گا میں اس کے گناہ بخش دوں گا، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

درودِ پاک کی محفل کی خوشبو

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَۃِ رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُصَلّٰی فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامَتْ مِنْہُ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ○ (دلائل الخیرات)

بعض صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے: جس مجلس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے اس سے پاکیزہ خوشبو اٹھتی ہے آسمان کی بلندی تک پہنچتی ہے، اور فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔

دلائل الخیرات درود شریف کا مجموعہ ہے، تمام سلاسلِ طریقت کا وظیفہ ہے، اس کی برکت سے ان کی اکثر مشکلات ومنازل حل وطے ہوجاتی ہیں، اور یہ بارگاہ رسالت میں نہایت مقبول ہے، سب سے پہلے ۱۹۸۰ء کے قریب کی بات ہے داتا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حاضری ہوتی تھی وہاں پرانی مسجد کے منبر شریف کے پاس ایک بزرگ تشریف رکھتے تھے کئی بار ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے درود شریف پڑھنے کا خود ہی حکم صادر فرمایا، مگر یوں کہ دلائل الخیرات پڑھا کرو! میں نے عرض کیا کہ وہ کیا شے ہے انہوں نے فرمایا: بازار میں کتابوں والی دکان سے کتاب

ہے مانگو گے تو مل جائے گی، لہٰذا میں نے اس وقت سے حاصل کر کے پڑھنا شروع کی کچھ دیر درمیان میں تعطل بھی ہوا مگر اب تک جاری ہے، الحمدللہ علی ذلک! اگر آپ کوئی وظیفہ بنانا چاہے تو اسے چاہئے کہ بیعت کے بعد اجازت لے کر شروع کرے اور تعیینِ وقت کر کے، خوشبو لگا کر، گنبدِ خضراء کے تصور میں دھیان سے پڑھا کرے، فوائد خود معلوم ہو جائیں گے، انشاءاللہ تعالیٰ!

دعائے حزب البحر کی فضیلت

یہ دعا بھی تمام حاجات کو پورا کرنے میں بڑی کارگر ہے، حتیٰ کہ پھانسی لگ جانے کے باوجود بچ جانے کے واقعات بھی پڑھنے میں آئے ہیں، خصوصا علامہ شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا تعلیم فرمائی وہ کس حال میں تھے، دعا تعلیم ہونے کی بعد رب تعالیٰ نے سمندر کی موجوں سے کیسے نجات دی۔

اس بخاری بزرگ نے مجھے فرمایا: جب روسیوں نے بخارا میں اپنا اثر پھیلانا شروع کیا تو چند دور اندیش حضرات نے حفظ ماتقدم کے خیال سے جدوجہد شروع کی، کئی جگہ معرکے ہوئے، امیرِ بخارا گو دل سے چاہتے تھے کہ روس کا اثر ان کے ملک میں نہ ہونے پائے مگر روسی چالوں اور مکروفریب کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔

ایک دن دو سو بخاریوں کا قافلہ جمع ہوا، اور رات کے وقت روسی چھاؤنی پر حملہ کیا، بخاریوں کو معلوم نہ تھا کہ چھاؤنی والے خبردار ہیں، اس لئے وہ اطمینان سے بڑھے چلے گئے اور روسیوں نے دانستہ اپنے آپ کو غافل بنا دیا، یہاں تک کہ بخاری چھاؤنی کے اندر داخل ہو گئے، جب بخاری افسر کے خیمے کے پاس پہنچے تو چاروں طرف سے سپاہیوں نے گھیر لیا اور گولی چلنے لگی، نہایت سخت خون ریزی ہوئی، مگر یہ مٹھی بھر آدمی اور کہاں ہزار ہا روسی، ڈیڑھ سو کے قریب شہید ہو گئے اور روسی بھی بہت

مارے گئے۔

مسلمانوں میں ایک آدمی حزب البحر کا عامل تھا اس نے جب دیکھا کہ باقی ماندہ مسلمان بھی تہِ تیغ ہو چاہتے ہیں تو حزب البو بہ آواز بلند پڑھنا شروع کیا اور جب وہ واطمس علی وجوہ اعدائنا وامسخهم علی مکانتھم پر پہنچے اور تین بار گرجدار آواز میں یہ جملہ کہا تو سامنے کے تمام سپاہی اوندھے منہ گر پڑھے اور بندوقیں ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئیں یہ دیکھ کر باقی سپاہی بھاگے اور یہ مسلمان نہایت اطمینان سے اپنے گھر واپس چلے آئے۔ (ماہنامہ درویش، صفحہ ۵۰، شمارہ ستمبر ۱۹۹۷)

اس دعا کو پڑھنے کے اور بھی بے شما فائدے ہیں، اس رسالہ سے مزید معلومات حاصل کریں، دعا ذیل میں درج کردی گئی ہے، جو چاہے اجازت لے کر ہر دن ایک بار حضور قلب سے اپنی حاجت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پڑھتا رہے، خصوصا نمازِ عصر کے بعد کیونکہ مجھے علامہ شاذلی کے سلسلہ کے ایک بزرگ سے اجازت ملی تو انہوں نے عصر کے بعد پڑھنے کا حکم فرمایا: آپ کا نام شیخ امام جامع مسجد دمشق امام محمد عبدالھادی شامی ہے جب آپ یکم محرم الحرام ۱۴۲۱ھ/ ۷، اپریل ۲۰۰۰ء کو کامونکی میں جامع مسجد حیدری میں تشریف لائے تو آپ نے بعد از نمازِ عصر پڑھنے کا حکم فرمایا:

حزب البحر

اَللّٰھُمَّ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّی وَ عِلْمُكَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّیْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ

تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ
فِيْ الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَ الْاِرَادَاتِ
وَالْخَطَرَاتِ وَالظُّنُوْنِ وَ الشُّكُوكِ وَالْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ
لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ فَقَدِابْتُلِىَ الْمُوْمِنُوْنَ
وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاًشَدِيْداً ،وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا غُرُوْرًا○
فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْلَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ
الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ
لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَ سَخَّرتَ الْجِبَالَ وَ
الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ وَسَخَّرْتَ الرِّيْحَ وَ الشَّيَاطِيْنَ وَ الْجِنَّ
لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَسَخِّرْلَنَا كُلَّ بَحْرٍ
هُوَلَكَ فِى الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَ
بَحْرَالدُّنْيَا وَبَحْرَالْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْلَنَا كُلَّ شَىْءٍ يَا مَنْ
بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلَّ شَىْءٍ○كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ
كٓهٰيٰعٓصٓ○ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ وَافْتَحْ لَنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُالْفَاتِحِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُالْغَافِرِيْنَ

وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ
خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ وَ اهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَهَبْ
لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحاً طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَانْشُرْ هَا
عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَ احْمِلْنَا بِهَا حَمَلَ الْكَرَامَةِ
مَعْ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ
الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَ
دُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا صَاحِباً فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا
وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيْءَ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَآءُ
لَطَمَسْنَا هُمْ عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوْا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى
يُبْصِرُوْنَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَا نَتِهِمْ
فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○ يٰسٓ وَالْقُرْآنِ
الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْماً مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ○ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِى الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ (بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا ، تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا ، كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ) (قوسوں کے درمیان والے کو تین بار پڑھیں) (سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَ عَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا) سات بار پڑھیں (وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ

فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ)(قوسوں کے درمیان والے کوتین بار پڑھیں)(حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ) (قوسوں کے درمیان والے کوسات بار پڑھیں) (بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْ ءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ) (قوسوں کے درمیان والے کوتین بار پڑھیں) (وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) (قوسوں کے درمیان والے کوتین بار پڑھیں) وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

نماز فجر ومغرب کے بعد ایک ایک بار پڑھ کر آخر میں ایک بار سورۃ فاتحہ شریف پڑھ کر اپنے لئے اپنے شیخ کے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے اور خاص کر محمد یاسین قادری شطاری کے لئے دعا کریں!

اس دعا کی مزید معلومات کے لئے ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ درویش کا شمارہ ستمبر ۱۹۹۷ء ملاحظہ فرمائیں، جس میں حضرت خواجہ حسن نظامی کی شہرہ آفاق کتاب حزب البحر کا اول حصہ شائع کیا گیا ہے۔

استاذِ محترم استاذ العلماء والمشائخ ،ادیب اہلِ سنت وخوش بیاں واعظ ،حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ کی کئی معاملات میں

اکثر راہنمائی حاصل رہتی ہے، اس وقت کتاب کی پروف ریڈنگ کے دوران کچھ بات چیت ہوئی تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی ہے، ایک یہ راہنمائی ہے کہ ابتدائیہ بھرپور ہو جائے اس میں درود پاک کے فضائل خصوصا ہوں اور ساتھ ہی سلسلہ عالیہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ کے اوراد و وظائف کا بھی ذکر آ جائے، لہٰذا کچھ اوراد وظائف درج کیے جاتے ہیں جو حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ عام حضرات کو بتایا کرتے تھے، فائدہ پانے والے حضرات دعا میں ضرور یاد رکھیں!

سلسلہ قادری ضیائی کے اورادِ عام برائے دینی و دنیاوی

قضائے حاجات

۱) برائے رؤیت نبی کریم ﷺ و اہم امور

قادری ضیائی مرید یا برادران طریقت اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے مشتاق ہوں یا کسی ایسی دنیاوی الجھن میں پھنس جائیں کہ جہاں ان کی سوائے خدا کے کوئی امداد نہ کرسکتا ہو، تو ان کو چاہئے کہ حسب ذیل وظیفہ کو اپنا حرز جان بنائیں۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

ترکیب: صبح کی نماز کے بعد پہلے گیارہ دفعہ درود شریف مذکورہ بالا پڑھے پھر ان آیات کو جو کہ اوپر لکھی گئی ہیں تین دفعہ پڑھے بعد اس کے تین تسبیح فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ کی پڑھے

، پھر گیارہ دفعہ درود شریف مذکورہ بالا پڑھے پھر اللہ تعالی سے دعا کرے اسی طرح ہمیشہ پڑھتا رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا، اللہ بس باقی ہوس

نمبر۲ کشائش ظاہری و باطنی (عمل قصیدہ غوثیہ)

قادری ضیائے مرید کو اگر کوئی ظاہری و باطنی تکلیف پیش آجائے تو اس کو چاہئے کہ شام کی نماز کے بعد قصیدہ غوثیہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنے مطلب کو مدنظر رکھے اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف مذکورہ بالا بھی پڑھے، اسی طرح ہمیشہ پڑھتا رہے، اللہ تعالی اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۳ برائے زبان بندی

جس حاکم کے شر سے ڈر ہو اس کے پاس وقت دخول کے یہ کہے اس کی زبان بند ہو جائے گی اور وہ تمہاری بات کو سنے گا اور وہ وظیفہ حسب ذیل ہے،

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ○ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۴ استخارہ مجربہ صحیحہ

جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے کام کا معلوم کرے کہ خیر ہے یا شر وہ بعد عشاء کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ بار درود شریف بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر گیارہ بار درود شریف بھیج کر شق ایمن (دائیں جانب) پر قبلہ کی متوجہ ہو کر سو رہے انشاء اللہ تعالی خواب دیکھے گا، اس خواب میں اس کے مقتضائے حال پر خبردار کر دیا جائے گا، یعنی بالوضاحت اس کو سارے حال سے آگاہی ہو جائے گی اور جملہ خیر و شر اس پر کھل

جائے گی اور سب کچھ معلوم ہو جائے گا، سات دن تک کرے۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۵ برائے غنا قالبی و قلبی

ہر روز صبح کی نماز کے بعد یا مغنی گیارہ سو گیارہ بار پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھے کشائش ظاہری و باطنی کے لئے مجرب ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۶ برائے کشف قلوب و غنائے قالبی و قلبی

ہر روز شام کی نماز کے بعد سورۂ مزمل اکتالیس بار مع اول و آخر گیارہ بار درود شریف کے پڑھے، کشائش ظاہری و باطنی نصیب ہوگی۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۷ برائے رفع حاجت و ردغائب و شفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی لاعلاج مریض ہو یا کوئی شخص غائب ہو جائے اور اس کا سالم گھر میں آنا چاہے، تو سورۂ فاتحہ اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرضوں کے درمیان پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھے، لیکن بسم اللہ کی آخری میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر پڑھے اور وہ اس طرح پڑھے ۔بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ○ شفائے مریض کے لئے پانی پر دم کر کے اکتالیس دن تک پلائے اللہ فضل کرے گا، اللہ بس باقی ہوس

نمبر۸ برائے حاجات مشکلہ

عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ اس کو ایک سو بار اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ

نُنۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ○ پڑھے، چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ ○ سو بار پڑھے سلام پھیر کر سو بار رَبِّ اَنِّیۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ○ کہے ہمارے سلسلہ قادریہ شطاریہ کے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں ان کے وسیلہ سے جو مانگے سو پائے اور جو دعاء کرے قبول ہو۔ اللہ بس باقی وہوس۔

نمبر ۹ برائے بیدار شدن در شب

سوتے وقت آخر سورۂ کہف اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتۡ لَہُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ○ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا لَا یَبۡغُوۡنَ عَنۡہَا حِوَلًا ؕ قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِہٖ مَدَدًا ○ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ○ فَمَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا ○ پڑھ کر اللہ تعالی سے دعا کرے کہ فلاں وقت اس کو جگا دے تو اس وقت پر اللہ تعالی اس کو جگا دے گا (اللہ بس باقی وہوس، رواہ الدارمی)

نمبر ۱۰ برائے رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سوتے وقت باوضو ان کلمات کو پڑھ لیا کرے تو وہ مجھے خواب میں دیکھے گا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الۡبَیۡتِ الۡحَرَامِ وَالشَّھۡرِ الۡحَرَامِ وَالرُّکۡنِ وَالۡمَقَامِ اِقۡرَءۡ رُوۡحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّی السَّلَامَ ○ اس حدیث کے راوی حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ☆ اللہ بس باقی ہوس۔

نمبر۱۱ ایضاً برائے رویت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سلسلہ قادریہ شطاریہ کے بزرگ حضرت سلطان ابوسعید ابوالخیر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرومرشدان کے یہ اشعار بھی نہایت مجرب ہیں جوکوئی ان کواکتالیس بارشب جمعہ کوقبلہ روہوکر باوضو پڑھ کرسورہے تو خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا اگر جمعہ کوزیارت نصیب نہ ہوتو دوسرے جمعہ کو پھر پڑھے تا پانچ جمعہ تک انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیاب ہوگا لیکن کھانا کم کھائے اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ضرور پڑھے وہ اشعار حسب ذیل ہیں:

نسیما جانب کوئش گزر کن بگو آں نازنینِ شمشاد مارا
بہ تشریفِ قدومِ خود زمانے مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے پابوسِ تو اسباب شادی نشاید خاطرِ ناشاد مارا

اللہ بس باقی ہوس

نمبر۱۲ برائے خوف حاکم

جوشخص کسی حاکم ظالم سے ڈرتا ہوتو اس کوچاہیے کہ حاکم کی طرف جائے تو کٓھٰیٰعٓصٓ کہے اور ہر حرف پراپنے داہنے ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرکے کُفِیْتُ کہے اور پھر حٰمٓعٓسٓقٓ کہے اور ہر حرف پراپنے بائیں ہاتھ کی ایک ایک انگلی بند کرکے حُمِیْتُ کہے مگر انگلیوں کا بند کرنا خنصر (چھنگلی) سے شروع کرے جب حاکم کے سامنے جائے تو دونوں ہاتھ کھول دے اور اس کی طرف دم کرے نہایت مہربانی سے پیش آئے گا۔ مجرب ہے اللہ بس باقی ہوس

نمبر۱۳ برائے ضعف بصر

جس کسی کوضعف بصر ہوا سے چاہئے کہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین بار

پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کرے اور لعاب لگا کر آنکھوں پر لگائے انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی اور جملہ امراض سے چشم محفوظ رہے گا: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ○ اللہ بس باقی ہوس

نمبر ۱۴ صلوٰۃ اوّابین

یہ نماز فضیلت میں سب نفلی نمازوں سے بڑی ہے ہمارے سلسلہ کے تمام بزرگانِ دین اس کو پڑھتے آئے ہیں شام کی نماز کے بعد فوراً ہی پڑھ لے اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑھنے والوں کے لئے بخشش کا وعدہ فرمایا ہے: اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا○ اس کی کم سے کم چھ رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس ہیں دو دو کر کے پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ۳ مرتبہ پڑھے پھر دعا کرے اس نماز کے پڑھنے والوں کو فقیر کی طرف سے خاص اجازت ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر ۱۵ برائے قضائے حاجات

جو شخص ارادہ کرے کہ حق تعالیٰ اس کی مراد برلائے تو سورۂ فاتحہ کو اس طور پر پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ کی آخری میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا دے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اور یک شنبہ (اتوار) کے دن سے شروع کرے اور فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اس طریقے سے پڑھے کہ اول روز ستر بار دوسرے روز ساٹھ بار تیسرے روز پچاس بار اور چوتھے روز چالیس بار اس طرح سے ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتے کے روز دس بار پڑھے تین ہفتے نہیں گزریں گے کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر مراد پوری کرے گا اگرچہ مراد اس کی پہاڑ کے برابر ہو۔ اللہ بس باقی ہوس

نمبر۱۶ برائے کشائش رزق

جو کوئی سورۂ فاتحہ کو صبح کے وقت اکیس بار اور ظہر کے وقت بائیس بار اور عصر کے وقت تیئس بار اور مغرب کے وقت چوبیس بار اور عشاء کے وقت دس بار پڑھے تو روزی میں کشائش ہو اور جو کام کرے فتح پائے اور اگر کسی سے خوف ہو یا دھوکا ہو تو بچ جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ! اللہ بس باقی ہوس

نمبر۱۷ وظیفہ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ

جو آدمی یارحیم یا کرریم ہزار بار ہر روز تنہائی میں سوتے وقت پڑھے، اس کو آرام اور نیک بختی حاصل ہو اور اچھے کاموں کی توفیق پائے اور بڑا نیک بخت ہو جائے اور سختیوں اور نقصانوں سے امن میں رہے مگر اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیا کرے خواب میں بھی اس کو کچھ نظر آئے گا، اللہ بس باقی ہوس

نمبر۱۸ وظیفہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

جو آدمی اس وظیفہ کو ہزار بار ہر روز پڑھے اس کو مال کثرت سے ملے اور حاکم کا خوف جاتا رہے اور کشائشِ رزق ہو حادثوں اور نقصانوں سے بچا رہے اور اس کی ہیبت سب کے دلوں میں پیدا ہو اور سب اس کی عزت کریں اور نیک بخت ہو جائے اور عورتیں اس کی عزت اور محبت کرنے لگیں اور رجوعِ خلقِ عام ہو، اللہ بس باقی ہوس

عامل بنانے والی کتاب

عامل بنانے والی کتاب بہت ہی مفید معلوم ہوتی ہے اس کے وظائف قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں اس کی تصحیح اور تحقیق کے درمیان کئی جگہ ارادہ ہوا کہ اس

جگہ اور کچھ لکھا جائے، اور کئی جگہ لکھ بھی دیا ہے جسے میں نے اپنے نام ک ے ساتھ قوسین میں ذکر کیا ہے، بہت ساری جگہ بعد میں ارادہ تھا جنہیں اب میں بھول گیا ہوں اور کتاب پر میں کیا بات کروں کہ یہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، یہ اسی تعریف ہے، اس کی طوالت کی وجہ سے ارادۂ تفصیل و مزید ترک کر دیا ہے، اس میں مولانا نے کتاب کے حصے، باب اور فصلیں بنائی ہیں ہم نے اسی طرح رکھتے ہوئے، اس کی آیات کی تخریج کر دی، اور احادیث بھی جو مل سکیں ان کے حوالہ جات درج کر دئے ہیں، نیز مصنف نے کتاب کے اندر کچھ فتاوی نقل کئے ہیں جن میں حوالہ کوئی نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتاوی ان کے اپنے ہی ہیں، اور صاحبِ کتاب کے حالات ان کی کئی کتابوں میں چھپ چکے ہیں اس لئے درج نہیں کئے جا رہے، وللہ الحمد علی کل حال!

مصنف نے کتاب دس حصوں میں ترتیب دی ہے جس کے یہ پانچ حصے ہمارے پاس پہنچے ہیں انہیں نئی کمپوزنگ سے نئے انداز میں شائع کیا جا رہا ہے اگر کسی کے پاس بقیہ حصے ہوں تو وہ ضرور عنایت فرمائے تاکہ انہیں سرے سے چھاپ دیا جائے، بزرگوں کی یاد قائم کرنا بہت بڑا اجر کا کام ہے اور یہ کام تو جتنے حضرات فائدہ اٹھائیں گے اتنا زیادہ اجر اس کی اشاعت میں ثواب کی نیت رکھنے والے کو بھی ملے گا۔ اللہ تعالی رجوع الی الحق وقبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے! آمین!

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی/۱۲/۸/۲۰۰۹ء
خلیفہ ونائب وجانشین آستانہ عالیہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ
کوٹلی پیر عبدالرحمٰن لاہور۔
خطیب: جامع مسجد عمر چشمۂ فیضِ محمدی عمر روڈ کامونکی
مدرس: مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْدَعَ فِی الْحُرُوْفِ وَالنُّقُوْلِ مِنَ الْعَجَائِبِ لَا تُحْصٰی وَخَصَّ بَعْضَ الْعَزَائِمِ وَالتَّمَائِمِ بِخَوَاصَّ لَا یُسْتَقْصٰی حَتّٰی تُدْفَعَ بِھَا کَثِیْرًا مِّنَ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتُدْرَءُ بِھَا عَامَّۃُ الْمَکَارِہِ وَالْحَاجَاتِ وَتُسْتَعَانُ بِھَا عَلٰی جَلْبِ الرَّغَائِبِ، وَتُسْتَمَدُّ بِھَا عَلٰی جَنْبِ الْمَصَائِبِ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی، اَلَّذِیْ قَالَ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ فَاَبَاحَ الْعَزَائِمَ وَالرُّقٰی لِطُلَّابِھَا، حَتّٰی تَیَسَّرَ لَھُمْ لِاِثْبَاتِ ھٰذِہِ الْکُنُوْزِ مِنْ اَبْوَابِھَا وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا○اما بعد:

فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّاجِیْ رَحْمَۃَ رَبِّھَا الْقَوِیِّ الْمَدْعُوُّ بِمُحَمَّدٍ صَالِحِ بْنِ مَوْلَوِیِّ مَسْتِ عَلِیِّ اَلنَّقْشْبَنْدِیِّ الْمُجَدَّدِیِّ النُّوْرِیِّ تَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْ کُلِّ ذَنْبِہِ الْجَلِیِّ وَالْخَفِیِّ، اِنَّ عِلْمَ الْاَعْمَالِ مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ نَفْعًا لِلنَّاسِ، وَاَشَدُّھَا تَاْثِیْرًا لِدَفْعِ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ وَاَجْلَبُھَا لِقُلُوْبِ الطُّلَّابِ اِلَیْہِ وَاَحَثُّھَا لِتَشَوُّقِ الْعَاکِفِیْنَ عَلَیْہِ وَلٰکِنَّ الْیَوْمَ قَدْ خَلَا عَنْہُ الزَّمَانُ، وَارْتَحَلَ اَھْلُہٗ مِنَ الدُّنْیَا وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ، وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا الْمُتَرَسِّمُوْنَ بِہٖ وَقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلٰی اَکْثَرِھِمُ الشَّیْطَانُ، حَتّٰی صَدَقَ عَلَیْھِمْ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُو الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ﴾ فَحَرَّفُوْا ھٰذَا الْفَنَّ، وَجَعَلُوْہُ مَرْمَی لِسِھَامِ الشَّکِّ وَالظَّنِّ وَمَزَجُوْا بِہِ الْاَکَاذِیْبَ وَالْاَبَاطِیْلَ وَلَا یُمْتَازُ فِیْہِ الدَّعِیُّ مِنَ الْاَصِیْلِ، وَجَعَلُوْہُ مَصِیْدَۃً لِلْحَرَامِ وَشَبَکَۃً لِلْحُطَامِ، وَاٰلَۃً لِاِمَالَۃِ الْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِّ فَاَمَّا عِلْمَ الْعَزَائِمِ الْمَحْمُوْدَۃِ وَالْغَنَائِمِ الْمَشْھُوْدَۃِ وَالْاَعْمَالِ الْمَاثُوْرَۃِ

وَ الرُّقٰی غَیْرِ الْمَحْظُوْرَۃِ تُسْتَعَانُ بِھَا عَلٰی دَرْءِ الْاٰفَاتِ وَجَلْبِ الْحَاجَاتِ فَقَدْ اَصْبَحَ مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ مَطْوِیًّا، وَصَارَ نَسْیًا مَنْسِیًّا، وَ ظَلَّ لَھَا مُنْدَرِسًا، وَ اَثَرُھَا مُنْطَمِسًا، وَ لَمَّا کَانَ ھٰذَا عِلْمًا فِی الْعُلُوْمِ وَخُطْبًا بِوَحْشِ الْحُلُوْمِ، رَئَیْتُ الْاِشْتِغَالَ بِتَحْرِیْرِ ھٰذَا الْکِتَابِ کَالْاَمْرِ الْمَحْتُوْمِ، اِحْیَاءً لِعِلْمِ الْاَعْمَالِ الْمَاثُوْرَۃِ وَتَمْیِیْزًا بَیْنَ الْمُبَاحَۃِ مِنْھَا وَالْمَحْظُوْرَۃِ، نَاسِجًا عَلٰی مِنْوَالِ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَمُؤَسِّسًا بُنْیَانَہٗ عَلَی الْقُرْاٰنِ وَسُنَّۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مُشَیِّدًا اَوْ کَانَّہٗ بِاِفَاضَاتِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ○ فَجَاءَ الْکِتَابُ بِحَمْدِ اللّٰہِ عَلٰی وَفْقِ الْمُرَادِ، جَمِیْلُ الْعِبَارَۃِ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ○ فَارِقٌ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَالْمُحَلّٰی وَالْعَاطِلِ ، وَ الْغَثِّ وَالسَّمِیْنِ وَالرَّامِكِ وَالرَّزِیْنِ وَ الْمَرْجُوِّ مِنْ اَھْلِ الْبَصَائِرِ اللَّطِیْفَۃِ وَالْقَرَائِحِ الْمُنِیْفَۃِ، اَنْ یَّعْفُوْا عَنِّیْ اِذَا اغْتَرُّوْا عَلٰی خَطَاءٍ فِیْہِ اَوْدَخَلَ وَ اَحْسَنُوْا مِنِّی السَّھْوَ وَ الزَّلَلَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

بعد حمد و صلوۃ بندہ ناچیز ابوالبشیر محمد صالح سجادہ نشین قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی مست علی حنفی نقشبندی مجددی نوری بولوی (اطاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ) صوفی منش احباب کی خدمت میں ملتمس ہے کہ عملیات اور تعویذات کے حاصل کرنے کا عوام کیا خواص کو بھی ہمیشہ سے اشتیاق رہا ہے اسی لئے اس فن کی کتابیں زمانہ قدیم سے آج تک ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکی ہیں جن میں کثیر التعداد کتابیں راقم کے زیر مطالعہ بھی رہ چکی ہیں مگر اس زمانہ میں دیکھا یہ کہ عامۃ الناس ان کتابوں سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ الٹا بجائے فائدہ کے نقصان اٹھاتے ہیں چنانچہ

(۱) بعض کتابیں فی الواقعہ بزرگانِ سلف کے روحانی کمالات کی مظہر

ہیں مگر اس زمانہ کے نااہل لوگ ان سے کماحقہ متمتع ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

(۲) بعض کتابیں ایسی ہیں کہ اس میں صدق و کذب، خیر و شر، رطب و یابس ہر طرح کی باتیں بھردی گئیں ہیں۔

(۳) بعض کتابیں ایسی ہیں ان میں جو کچھ درج ہے فی نفسہ خوب ہے مگر ان کی سند صحیح نہیں اور ان کے مندرجہ فوائد وعوائد کی روایات بالکل خودساختہ معلوم ہوتی ہیں۔

(۴) بعض کتب ایسی ہیں کہ ان میں آیات قرآنیہ اور کلمات طیبہ کو برے مقاصد میں استعمال کرنے کے طریقے لکھے ہیں۔ کَلِمَةُ الْحَقِّ اُرِيْدَ بِهِ الْبَاطِلُ۔

(۵) بعض کتابوں میں کلمہ طیبہ کو غیر مشروع طریقہ سے استعمال کرنے کی تعلیم دی ہے جیسے بعض عامل بسم اللہ وغیرہ کو (معاذ اللہ) پیشاب کے ساتھ لکھتے ہیں۔

(۶) بعض کتابیں ہنود براہمہ کے اعمال مخترعہ سے مضامین اخذ کر کے تالیف کی گئیں ہیں جو کفریہ عقائد واعمال کی جامع ہونے کے علاوہ اپنی اصطلاحات کی اجنبیت کی وجہ سے غیر مفید بھی ہیں۔

(۷) بعض کتابیں اعمال ونقوش کی بالکل ناجائز صورتیں پیش کرتیں ہیں۔

(۸) بعض کتابیں صرف بچوں کے کھیل کی حیثیت رکھتی ہیں کوئی معقول ودانشمند آدمی ان کو اپنی علمی الماری کی زینت بنانا پسند نہیں کرتا۔ حاشیہ ہے

[1] اس قسم کی کتابیں دراصل مندرجہ ذیل علوم کی امداد سے تالیف کی گئی ہیں جن کے جواز وعدم جواز پر آگے چل کر ہم وضاحت سے روشنی ڈالیں گے۔

(۱) علم نجوم جس سے ستاروں کی رفتار سے واقعات مستقبلہ پر استدلال کیا جاتا ہے۔

(۲) علم رمل جس میں زمین و کاغذ پر کچھ اشکال بنا کر اس سے واقعات آئندہ پر برائے زنی کی جاتی ہے۔

(۳) علم جفر جس میں صرف اٹھائیس حروف ابجد جوڑ توڑ سے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔

(۴) علم ہیئت جس میں آسمان و سورج، چاند اور ستاروں کی حرکات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

(۵) علم کیمیا جس کے ذریعہ سونا چاندی بنایا جاتا ہے۔

(۶) علم لیمیا جس کے کرنے سے عجائب وغرائب طلسم ظاہر ہوتے ہیں۔

(۷) علم ہیمیا جس کے ذریعہ جنات اور موکلات کو قابو کیا جا سکتا ہے

(۸) علم سیمیا جس کے ذریعہ انسان دریاؤں سمندروں پر خشک زمین کی طرح چل پھر سکتا ہے۔

(۹) علم ریمیا جس کے ذریعہ طرح طرح کے شعبدے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱۰) علم قیافہ جس میں اعضائے انسان سے ان کے نیک و بد آثار معلوم کئے جاتے ہیں۔

(۱۱) علم مسمریزم جس کے ذریعہ تصور پر قابو ہونے اور قوت روحانی کو ترقی دی جائے۔

(۱۲) علم قراءت الید جس میں ہتھیلی کے خطوط سے گذشتہ اور آئندہ

کے حالات معلوم ہوتے ہیں (مولف)

ان گوناگوں خرابیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج کل لوگ عملیات اور وظائف کی مروجہ کتابوں سے سخت بدظن اور متنفر ہور ہے ہیں اور اس تنفر و بدگمانی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آج کل جو اس قسم کی کتابیں شائع ہورہی ہیں ان میں زیادہ تر سماعی اور غیر مجرب عملیات کی بھرتی ہوتی ہے۔ جب لوگ ان کتابوں کے عملیات کا تجربہ کرتے ہیں اور ان کو دعوی کے مطابق صحیح نہیں پاتے تو عملیات کی تاثیر سے منکر اور عاملوں کے دعوی سے بدظن ہوجاتے ہیں، حتی کہ بعض گستاخ لوگ عاملین اور عملیات دونوں کو برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ قابل معافی ہیں کیوں کہ ایسی کتابوں کے مطالعہ اور استعمال سے ان کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے، اور ساتھ ہی روپیہ بھی برباد ہوتا ہے بڑی قسم کے گوناگوں نقصانات سے وہ بدگمانی و بدگوئی پر مجبور ہوتے ہیں اور یہ ساری خرابی عملیات کی ان ناقص اور باطل کتابوں سے پیدا ہوئی، نفسِ عملیات، تعویذات ونقوش کی تاثیر بطریقِ تواتر ثابت ہے جس سے کوئی ذی علم انکار نہیں کرسکتا چنانچہ روزمرہ کا تجربہ شاہد ہے کہ عملیات کی بدولت بحکم ربی مشکل سے مشکل مہمات ومصائب سرانجام پاتی ہیں، سخت سے سخت امراض سے شفا حاصل ہوتی ہے اور دلی مقاصد ومرادیں برآتی ہیں، لیکن اگر ایک طرف یہ فن شریف اپنے عجائبات اور خوبیوں کے لحاظ سے تعریف واوصاف کا مستحق ہے، تو دوسری طرف کثیر خودغرض لوگوں نے اس فن کو دنیا کی نظر میں بے اعتبار کردیا ہے۔

چو از قومے یکے بیدانشی کرد　　　نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

جب کوئی ایک شخص قوم میں سے بے عقلی و بے وقوفی کا کام کرے تو نہ کسی بڑے کی عزت رہتی ہے نہ کسی چھوٹے کی (یعنی سب بے عزت ہوجاتے ہیں)

بنابریں مدت مدید سے راقم الحروف کی یہ آرزو تھی کہ عملیات کی ایک ایسی

مکمل جامع مستند اور مدلل کتاب تالیف کی جائے کہ جس سے شائقین کی تمام شکایات رفع ہو جائیں، اور مختلف کتب عملیات سے ناکام رہ کر ان کو آئے دن نئی نئی کتابوں کے دیکھنے کی بھی ضرورت اور ہوس باقی نہ رہے، علاوہ اس کے بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں کوئی تیر بہدف عمل نہیں پایا جاتا، اور نہ کوئی سچا عامل نظر آتا ہے اور ان کے نزدیک عملیات میں کچھ بھی اصلیت نہیں ہے بلکہ یہ محض اوہام پرستی ہے اور بیوقوف لوگوں سے روپیہ حاصل کرنے کا ایک حیلہ ہے جو نفس پرور عاملوں نے اپنی شکم پروری کے لئے ایجاد کر رکھا ہے، تو ایسے لوگوں کی بدظنی کو دور کر کے ان کو صحیح عقیدہ پر لانا ہر عامل کامل کا فرض ہے تاکہ ان کو یقین ہو جائے کہ عملیات میں واقعی تاثیر موجود ہے، اور صفحہ ہستی پر سچے عامل اب بھی پائے جاتے ہیں، گو خودغرض لوگوں نے اس فن شریف کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، مگر صداقت آخر جلوہ گر ہو کر رہتی ہے ملمع کاری اگرچہ دل فریب اور خوشنما ہے مگر چند روز میں اصلیت ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔

غرض اس مبارک کام کو سرانجام دینے کی طرف کئی سجادہ نشینوں اور عاملوں کو توجہ دلائی گئی اور کئی ذی علم اور صوفی منش اصحاب کو اس علمی خدمت کے لئے معقول معاوضہ اور نذرانہ بھی پیش کیا گیا مگر "صدائے نہ برخاست"، آخر الامر جب راقم الحروف سب طرف سے مایوس و ناامید ہو گیا، تو اشتیاق نے مجھے خود قلم اٹھانے پر مجبور کیا، ورنہ مجھے عالم ہونے کا دعویٰ ہے، اور نہ صوفی ہونے کا البتہ بزرگوں کی اولاد اور علماء و صلحاء کی صحبت میں تربیت یافتہ ضرور ہوں، اور محض اسی بنا پر مجھے یہ اوراق لکھنے کا حوصلہ ملا، وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

ترتیب مضامین

اس کتاب کے مضامین کو مفصلہ ذیل حصوں میں مرتب کیا گیا ہے جن میں سے پانچ پانچ حصے ایک ایک جلد میں ہیں۔

حصہ اول مبادی عملیات

اس میں پانچ باب ہیں۔

باب اول......تنقید عملیات اس میں عملیات کی کل کتابوں کے اعمال و نقوش کے حسن وقبح پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے جس میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل اول......عملیات کے شغل میں مختلف اقسام کے مکروفریب۔

فصل دوم......عملیات میں دیگر غیر مشروع افعال کا ارتکاب۔

فصل سوم......عاملوں کی بعض مفاسدِ دینیہ سے چشم پوشی بلکہ ان کی ترویج،

فصل چہارم......عملیات کے پیشے کو فروغ دینے کے لئے توجہ اور تصور کی قوتوں سے کام لینا۔

فصل پنجم......ارضی وسماوی کائنات کی سعادت ونحوست کا عقیدہ باطلہ۔

فصل ششم......رمل ونجوم، جفر وجوتش وغیرہ علومِ محظورہ کا استعمال،

باب دوم......تاثیر عملیات۔

اس میں عملیات کی تاثیر کا ثبوت عقلاً ونقلاً دیا گیا ہے۔

باب سوم......تاریخ سحر وجادو

اس میں جادو کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب چہارم......تاریخ عملیات

اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ عملیات کب اور کس طرح شروع ہوئے۔

باب پنجم......طریق عملیات

اس میں عملیات کے کرنے کا صحیح طریقہ بتلایا گیا ہے جس میں دو فصلیں ہیں،۔

فصل اول......آدابِ نقوش وتعویذات،

فصل دوم......تعویذات کے استعمال کے مشروع طریقے

حصہ دوم:

قرآنی عملیات

اس میں دو باب ہیں:

باب اول......بیاض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام

اس میں وہ قرآنی عملیات ہیں جو انبیاء کے مجرب ہیں اور جن کو خود قرآن مجید مؤثر ہونا ظاہر کرتا ہے نہ یہ کہ ہم اپنی رائے سے کہہ دیں کہ فلاں سورت یا فلاں آیت کے پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے، حالانکہ اس آیت یا اس سورت سے اس کے اثر کا مفہوم نہیں ہوتا۔

اس میں دو فصلیں ہیں:

فصل اول......دعا کا مختصر بیان

فصل دوم......انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے مجرب اعمال

باب دوم......بیاض نبوی حصہ اول اس میں وہ قرآنی عملیات ہیں جن کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موثر ہونا بتلایا ہے کہ فلاں آیت فلاں سورت کے پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے گویا آیتوں اور سورتوں کے خواص کا صحیح اور سریع الاثر

ذخیرہ وہی ہے۔

حصہ سوم

حدیثی عملیات اعنی بیاض نبوی

اس میں وہ مجرب عملیات کتبِ احادیث سے جمع کئے گئے ہیں جن کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور دوسروں کو بتلایا۔

حصہ چہارم......اسم اعظم

اس میں اسم اعظم کی تحقیق قرآن مجید واحادیث نبویہ، اور اقوال صالحین سے وضاحت کے ساتھ کی گئی ہے۔اس کی تخصیص کے اختلافات پر عام فہم دلائل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

حصہ پنجم......مشائخی عملیات حصہ اول

جس میں تقریباپانچ سومطبوعہ قلمی کتابوں سے مستنداور صحیح اعمال ونقوش اخذ کر کے درج کئے گئے ہیں، تاکہ طالب وشائق کو اور کتابوں کے مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔

حصہ ششم......مشائخی عملیات حصہ دوم

اس میں ہند وپنجاب وغیرہ ملک کے مشہور ومعروف سجادہ نشینوں کے مجرب عملیات مع ان کے خاندانی حالات کے جمع کئے گئے ہیں مزید براں راقم نے بھی اپنے خاندانی چند نایاب مجرب عملیات اس میں درج کر دیے ہیں جو حضرت والد ماجد مولانا مولوی مست علی نقشبندی رحمہ اللہ تعالی کا عطیہ ہے۔

حصہ ہفتم......کلیہ عملیات

اس میں پانچ باب ہیں,

باب اول......دعا کی حقیقت اور اس کی ضرورت،

باب دوم......دعاء کی مشروعیت اور قبولیت،

باب سوم......دعا کی فضیلت

باب چہارم......دعاء کے آداب،

باب پنجم......ادعیہءِ ماثورہ

حصہ ہشتم......مشقی عملیات

اس میں عجائباتِ روحانیت کی بے شمار مجرب مشقیں سہل الحصول ترکیب کے سات درج کی گئی ہیں: مثلاً کشفِ قبور و کشفِ قلوب، حبّ وعدوّ، مسخرات، تسخیرِ جنات وہمزاد وغیرہ وغیرہ کی مشقیں۔

حصہ نہم......متفرق عملیات

اس میں وہ مشکل اور پیچیدہ عملیات مع ترکیب کے جمع کئے گئے ہیں جن کی تلاش میں اکثر جید عامل دربدر کو بکو پھرتے ہیں۔

حصہ دہم......غیر مشروعہ عملیات

اس میں وہ عملیات مطبوعہ کتب عملیات سے فراہم کئے گئے ہیں جو غیر مشروع اور ناجائز ہیں۔

شکریہ

راقم الحروف تمام مشائخ کا بالعموم اور مفصلہ ذیل بزرگوں کا بالخصوص تہہ دل سے ممنون ہے جنہوں نے میری توقعات کی خشک کھیتی کو اپنے چشمہ فیض سے سیراب کیا، اور اپنی ہمت باطن سے میرے قلب کو جولانی دی جس کے باعث یہ چند اوراق لکھنے کے قابل ہو گیا۔

(۱) حضرت والد ماجد مولانا مولوی مست علی نقشبندی مجددی نوری بن

حضرت شیخ احمد صاحب داؤد بن مولانا محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۲) جناب فاضل اجل عامل بے بدل مولانا مولوی غلام محی الدین بریلوی نقشبندی مجددی بن حضرت خلیفہ خان عالم مجددی نوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(۳) جناب مرشدی، ومولائی زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت فقیر محمد لحاظوی نقشبندی مجددی بن قطب الاقطاب خواجہ ءِ خواجگان حضرت نور محمد تیراہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

التماس

بجناب مرشدی حضرت فقیر محمد صاحب لحاظوی رحمۃ اللہ علیہ

یا مرشدی یا مولی یا مفزعی   یاملجانی فی مبدئی ومعاذی

اے میرے مرشد اے میری پناہ اے میری گبراہٹ کے سہارے اے میری جائے پناہ دنیا اور آخرت میں۔

ارحم علیّ یاغیاث فلیس لی   کھف سوا حبیکم من زاد

رحم کیجئے مجھ پر اے میرے فریادرس کیوں کہ نہیں ہے میرے لئے میری جائے پناہ سوا آپ کی محبت کے کوئی توشہ۔

اصبو الیکم اذ ینوح مطوّق   و امیل وجدا اذ ترنّم شادی

آپ کی طرف جھک جاتا ہوں جب کوئی قمری بولتی ہے، اور وجد کی وجہ سے مائل ہوتا ہوں جب کوئی گاتا ہے۔

وابکی اشتیاقا اذ اَدار حدیثکم   من جاء نی من حاضر او بادی

اور شوق سے رونے لگتا ہوں جبکہ آپ کوئی باتوں کا چرچا کرتا ہے، جو کوئی میرے پاس آتا ہے مقیم یا مسافر۔

و ھو اکم دینی وجلّ طریقتی　　شغفی بکم ولذکرکم اورادی

آپ کا عشق میرا دین ہے اور میرا بڑا طریقہ، آپ سے عشق مفرط رکھتا ہے اور آپ کا ذکر میرا وظیفہ ہے۔

وفیوضکم فی عصرنا عمّ الوریٰ　　وبفضلہ تبقی علی الاباد

آپ کے فیض ہیں زمانہ میں سب کو عام تمام میں، اور خدا کے فضل سے اب تک باقی رہیں گے۔

فا ز الانام بکم وانی ھا ئم　　فانظر الی برحمۃ یاھادی

تمام خلائق آپ سے کامیاب ہوگی میں سرگرداں ہوں، مجھ پر اے میرے مرشد وہادی نظر رحمت فرمایئے۔

یاسیدی للّٰہ شیئنا انہ انتم　　لی المجدی وانی جادی

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو، بیشک آپ میرے لئے عطا کرنے والے ہو اور میں سائل ہوں۔

ثم السلام علی السیدؐ المصطفیٰ　　خیر الانام وآلہ الامجاد

پھر سلام ہو نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو تمام خلائق سے اچھے ہیں اور سلام ہو آپ کی آل امجاد پر۔

ضروری عرض

ناظرین باتمکین کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ میں وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کتاب کو پڑھ کر کتنے شائق ان عملیات سے مستفیض ہو کر راقم الحروف کو دعائے خیر سے یاد کریں گے، اور کتنے ناکامیاب ہو کر

مجھے برا بھلا کہیں گے، میں اور میرے دعوے دراصل سب کے سب ہیچ اور بیکار ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ ان عملیات اور تعویذات میں تاثیر پیدا کر دے، کیوں کہ اثر کا دینا اور اثر کا سلب کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے دستِ قدرت میں ہے۔

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ جس عمل سے لوگوں نے فائدہ اٹھا کر مجھے دعاء میں یاد کیا ہے عمل کو جب میں اپنے واسطے کرتا ہوں تو وہ مؤثر ثابت نہیں ہوتا، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس شئے کی تلاش میں سالہا سال گذر جاتے ہیں، اور جس کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں، اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا سامان فراہم کر دیتا ہے دراصل بات یہ ہے کہ وہ دین و دنیا کا مالک جس پر چاہتا ہے اپنے لطف و کرم کے دروازے کھول دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے اپنی نظر عنایت کا اشارہ پھیر لیتا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○ سورۃ آل عمران رکوع ۳۔

اے میرے حبیب آپ یوں کہہ دیجئے اے اللہ تمام ملک کے مالک تو ملک جس کو چاہے دیتا ہے اور جس سے چاہے ملک لے لیتا ہے اور جس کو تو چاہے غالب کر دیتا ہے اور جس کو تو چاہے پست کر دیتا ہے بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے☆

غرض جب فضل خداوندی شامل حال ہوتا ہے، تو مقصود مطلوب خود تمہارے قدموں میں آ پڑنے کے لئے بیتاب ہوتا ہے اور عزائم ورقی (دم وغیرہ) محض ایک بہانہ ہوتے ہیں۔

رحمتِ حق بہانہ می جوید رحمتِ حق بہانمی جوید

لیکن اگر اس کا فضل شامل حال نہیں ہوتا، تو تمام عملیات وتعویذات غیر مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا اَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَا تَنْفَعُ

ایسے وقت اللہ تعالیٰ کے کسی خاص اور مقبول بندے کی دستگیری کی ضرورت ہوتی ہے۔

جو اس دربارِ عالی میں رسائی رکھتا ہو، اور اس تک سفارش پہنچا سکتا ہو، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے مقبول اور پیارے بندے کی خاطر منظور ہوتی ہے، اس لئے غالب امید ہوتی ہے کہ اس کی عرض کو منظور کر لے، لہٰذا طالب کو کسی کامل پیر و مرشد سے بیعت کرنے کی ضرورت ہے۔

تاکہ اس کو ایسے آڑے وقت میں جبکہ عامل اور عمل دونوں جواب دے دیں، پیر کامل کی دستگیری فائدہ پہنچا سکے اور یہی اصل[1] بات ہے۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

[1] تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب "ضرورت شیخ" جس کا حجم چار سو صفحہ کے قریب ہے۔

اعتذار

مجھے زبان دانی کا دعوے نہیں، اور نہ کچھ عربی فارسی کی قابلیت کا فخر ہے، لہٰذا جو کچھ کھارا، پھیکا، کڑوا، کسیلا، ماحضر تھا وہ میں نے خلوصِ دل سے برادران صوفی منش اور شائقین عملیات کی ضیافت کے لئے پیش کر دیا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

علاوہ اس کے اس کتاب کے مرتب کرنے میں راقم الحروف سے بے شمار لغزشیں ہوئی ہوں گی مگر مجھے اہل علم وفہم سے امید وتوقع ہے کہ وہ اس کتاب کے الفاظ وعبارت اور لغزشوں اور غلطیوں پر خُردہ گیری نہیں کریں گے، بلکہ اگر اس میں کہیں سہو وغلطی دیکھیں، تو اسے دامن لطف وکرم سے چھپائیں گے، کیوں کہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔

غلام ہمت آں ناظرین باکرم   کہ یک صواب بہ بینند وصد خطا پوشند

اور جو اصحاب اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں وہ اس دور افتادہ کے حق میں سچے دل سے فلاح دارین کے لئے دعائے خیر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

بماند سالہا ایں نظم و ترتیب   ز ما ہر ذرہ خاک افتد بجائے
غرض نقشے است کز ما یاد ماند   کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے بروزے برحمت   کند در حقِ ایں مسکیں دعائے
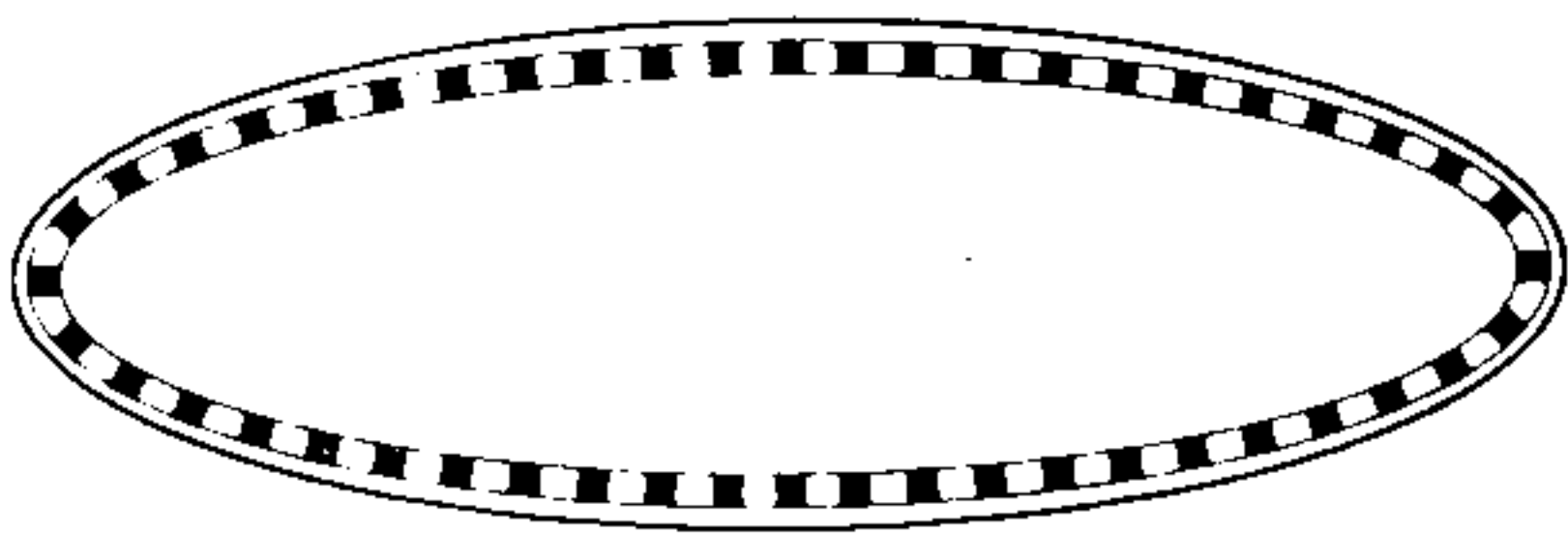
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ

وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾

عامل بنانے والی کتاب

حصہ اول

ملقب بہ

مبادی عملیات

تالیف لطیف

ابوالبشیر محمد صالح رحمہ اللہ تعالیٰ

تحقیق و تصحیح ترتیب جدید

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

باب اول

تنقید عملیات

حصہ اول میں ان خرابیوں اور قباحتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس زمانہ میں عملیات وتعویذات اور جھاڑ پھونک کے مشاغل میں پیدا ہوگئی ہیں، اور جن میں عوام کیا خواص بھی مبتلا ہیں، اور ان کی وجہ سے یہ لوگ حدودِ شرعیہ سے متجاوز ہیں جس کے نتیجہ کی نسبت اللہ تعالی سورہ نساء رکوع ۱۲ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ○

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے بڑھ چلے تو اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کی مار ہوگی۔

معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ ورسول کی مقرر شدہ حدوں سے ایک قدم بھی آگے بڑھائے، وہ سیدھا جہنم میں جائے گا لہٰذا ضروری ہوا کہ عملیات وغیرہ کی حدود شرعیۃ کی تفصیل بیان کر دی جائے تا کہ طالبانِ حق کو صراط مستقیم معلوم ہو جائے اور وہ دوزخ کا ایندھن ہونے سے بچ جائیں، وَهُوَ الْمُعِيْنُ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ عَلَى الْحَقِّ وَ الْيَقِيْنِ وَالتَّمَسُّكِ بِالدِّيْنِ۔

معصیت بجائے خود کردیم　روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس　بر رسولاں بلاغ باشد وبس

اس زمانہ میں عملیات کی زیادہ صورتیں ناجائز اور معصیت ہیں اور شرعی

مسئلہ ہے کہ معصیت کا ارتکاب بھی ناجائز اور اس کا سبب بھی ناجائز اور اس پر اجرت لینا بھی ناجائز ہے۔

افسوس ہے کہ اس وقت اکثر عامل لوگوں نے اس کو پیشہ بنالیا ہے اور اسی کو ذریعہ کسب اور معاش ٹھہرالیا ہے اور بلا امتیاز جائز و ناجائز روپیہ سمیٹنے کی فکر میں لگ رہے ہیں ایسی کمائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ط

(سورۃ شوریٰ رکوع ۳)

اور جو کوئی دنیا کی کھیتی و کمائی چاہتا ہے ہم اس کو دیتے ہیں لیکن آخرت میں اس کے لئے کچھ حصہ نہیں۔

عملیات مرو جہ کی خرابیوں کی تفصیل

آج کل عاملوں کی اور ان کے عملیات کی خرابیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں ان کی تفصیل کے لئے ایک دفتر بھی کافی نہ ہوگا، جہالت نے خودغرضی کے ساتھ ملکر اس فنِ شریف کو خست و دنائت کی ان حدود تک پہنچادیا ہے جو رذائل و ذمائم کا درجہ ہے، اس لئے آج کل کے ذی وضع اور صاحبِ علم لوگ اعمال و عزائم کے فن کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ محض موجودہ عاملانِ فن کی نا اہلیت کا نتیجہ ہے ورنہ یہ فن انبیائے کرام کا ورثہ تھا اور اولیائے عظام کی یادگار تھی۔

سرسری نظر سے غور کیا تو ہم کو موجودہ عاملوں کے مشاغل میں چھ قسم کی خرابیاں نظر آئیں۔

۱) ایک تو یہ کہ عامل لوگ عموماً طمع نفسانی کے لئے صدق و دیانت کا سر رشتہ ہاتھ سے چھوڑ کر طالبانِ عملیات کو طرح طرح کے دھوکے اور فریب دیتے ہیں، اور

جس طرح بھی بن پڑتا ہے جھوٹ بول کر بے بود توقعات دلا کر سبز باغ دکھا کر طالبوں سے روپیہ پیسہ ٹھگنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۲) دوسرے وہ حرص وطمع میں آ کر اہلِ حاجات کے لئے ایسے کاموں کو سر انجام دینے کا بیڑا بھی اٹھا لیتے ہیں جو صریحاً فسق یا اعانت علی الاثم ہیں، مثلاً مواصلت حرام، قتلِ بے گناہ، نصرتِ ظلم، تفرقہ زوجین وغیرہ۔

۳) تیسرے اہلِ حاجات عموماً توہم پرست ضعیف العقیدہ، جاہل اور کوتاہ نظر ہوتے ہیں وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اس سلسلے میں جن غیر مشروع افعال کے مرتکب یا جن خلاف عقل و دین مرادات کے متمنی ہوتے ہیں عامل ان کی ان عادتوں سے چشم پوشی کرتے ہیں بلکہ اپنا رجوع بڑھانے کے لئے ان کو ترویج دیتے ہیں۔

۴) چوتھے عامل لوگ اپنے باطنی کمالات اور روحانی تصرفات کا سکہ جمانے اور لوگوں پر رعب بٹھانے اور اپنی بزرگی اُن کے دل پر منقش کرنے کے لئے ایسے اعمال و اشغال اختیار کر لیتے ہیں جن میں توجہ اور تصور کی طاقتوں کو ترقی دے کر بعض عجائبات کا اظہار کیا جا سکتا ہے جن کو نفسِ عملیات سے کچھ تعلق نہیں، نہ تزکیۂ باطن اور قرب حق سے کوئی نسبت ہے، بلکہ یہ محض ایک روحانی شعبدہ ہے جو چاہے سیکھ لے۔

۵) پانچویں چونکہ عملیات کی دلدادہ زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں اور وہی مردوں سے زیادہ توہم پرست اور حسد و بخل کی معتقد بھی ہوتی ہیں اس لئے عاملوں نے اپنی دکانداری کو ترقی دینے کے لئے عورتوں کی اس ضعیف اعتقادی سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے سعد و نحس کے عقائدِ باطلہ کا دفتر بھی اپنے اشغال و اعمال میں داخل کر لیا۔

۶) چھٹے عاملوں نے اپنے کسب زر اور طلب روزی کے شغل کو صرف تعویذ نویسی میں منحصر رکھنا ناکافی سمجھ کر اپنے مشاغل کی الماری میں رمل، جفر، نجوم، جوتش

وغیرہ علومِ محذورہ کا محظورہ کا بھی اضافہ کرلیا، اب اکثر عامل عامل بالسنّت ہونے کی بجائے اچھے خاصے نجومی اور جوتشی بنے پھرتے ہیں، نعوذ باللہ من شرور انفسنا۔

ان چھ قسم کی خرابیوں کو ہم چھ فصلوں میں مفصلا ومشرّحا حوالہ قلم کرتے ہیں۔

فصل اول

عملیات کے شغل میں مختلف اقسام کے مکروفریب

فسق وفجور ہر حالت میں اور ہر جگہ مستوجب ملامت ہے لیکن اگر اس کا ارتکاب کسی متبرک ساعت یا کسی مقدس جگہ میں ہو تو اس کی شناعت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

ہر گنا ہے کہ کنی در شب آدینہ بکن　　　تا کہ از صدر نشینانِ جہنم باشی

اسی طرح کذب، وزد اور مکروفریب ہمیشہ ہر معاملے میں مذموم ہیں لیکن جب اس کا وقوع کسی متبرک کام اور مقدس معاملے میں ہو تو اس کی برائی بدر جہا بڑھ جاتی ہے، اعمال وعزائم، اور رُقی تمائم ایک ایسا شغل ہے جس میں عموما کلام الٰہی، اسمائے الٰہیہ اور دیگر کلمات متبرکہ سے کام لیا جاتا ہے اور اس شغل میں توجہ الی اللہ اور خدمت خلق کی مبارک حیثیات بھی غالب ہیں لیکن افسوس کہ آج کل اکثر بندۂ نفس عامل اس شغل میں جھوٹ اور فریب کا ارتکاب کرنے سے باز نہیں آتے، اور اس طرح نقد وجنس لوگوں سے ٹھگ کر اپنے آپ کو بڑے کامیاب سمجھتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو وہ اپنے اس ناپاک طرزِ عمل سے نہایت ناکامی کو پہنچ جاتے ہیں، جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں:۔

خائن خوش ہے کہ مل گیا مال خطیر　　　کیا جانے ہوا جو اس کو نقصان کثیر

کھو بیٹھا ہے کیسی نعمتیں بیش بہا عزت برکت فلاح ایمان ضمیر

آگے ہم عاملان دغا پیشہ کے مکروفریب کی بعض کثیرالوقوع جزئیات کا ذکر کریں گے، اور احکام شرع سے ان پر روشنی ڈالیں گے۔

فوائد دنیا کے لئے مکروفریب کا انجام

اللہ تبارک وتعالیٰ دنیاوعقبیٰ کے طلبگاروں کا نتیجہ اس طرح بیان فرماتا ہے:

☆ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○ (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۲)

جو شخص دنیا کا طالب ہو ہم اس کو اس میں جلد دیدیتے ہیں جو چاہتے ہیں جس کے لئے چاہتے ہیں پھر ہم نے ان کے لئے جہنم بنا رکھی ہے اس میں داخل ہوگا برے حالوں راندہ درگاہ ہوکر اور جس نے آخرت چاہی اور اس کے لئے کوشش کی جو کوشش اس کے لائق تھی اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی ہیں جن کی کوشش مقبول ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

☆ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ○ (سورہ اسراء/۲۱)

اور البتہ آخرت بڑھ کر درجوں میں اور بڑھ کر ہے برتری میں۔

دیکھئے! اللہ تبارک وتعالیٰ آخرت کے مفاد کو دنیا کے نفع سے بہتر فرماتا ہے بلکہ طالب دنیا کی برائی بیان فرماتا ہے، مگر ان دغا پیشہ عاملوں کا عجب حال ہے کہ وہ آخرت کے نفع کی طرف چنداں توجہ ہی نہیں کرتے، بلکہ وہ مکروفریب کے ذریعہ رات دن دنیا طلبی میں غرق رہتے ہیں اور ان کے حصول کے لئے طرح طرح کے

حیلے کرتے ہیں، حتیٰ کہ خود مکروفریب کی شامت کے علاوہ عملیات اور وظائف جیسے شریف فن کو ان جرائم سے گندا کرنے کے مجرم بنتے ہیں۔

سچ ہے کہ دنیا محض مکروفریب ہے، چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

○ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا تَحْصِلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ (حوالہ نہیں ملا)

دنیا مکروفریب ہے یہ مکروفریب کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

مطلب یہ ہوا ہے کہ جب تک بے ایمانی نہ کرو گے، دھوکہ سے لوگوں کا دل نہ دکھاؤ گے دغابازی نہ کرو گے ہزاروں لاکھوں کی دولت تم کو نصیب نہیں ہوگی، اکثر لوگوں نے اسی طرح دولت کو جمع کیا ہے لہٰذا دولتمند اور متمول ہو گئے ہیں چنانچہ اس کا تجربہ ناظرین خود کریں چکے ہوں گے یا لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہوگا بے شمار نظیریں اور واقعات زمانہ قدیم اور حال میں موجود ہیں۔

(۱) وظائف وعملیات میں شیطان کے فریب

عاملانِ دنیا طلب جو مکروفریب کو اپنا شغل بنا لیتے ہیں، دراصل خود ان کے ساتھ شیطان کا مکروفریب ہے جو انسان کا سب سے قدیمی دشمن ہے وہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے وقت سے یہ عزم کر چکا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے گا میں انسان کو سیدھے راستے سے بہکاؤں گا مناہی ومعاصی کا مرتکب بناؤں گا اور دوزخ میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا، غرض اس لعین کے سینکڑوں فریب اور ہزاروں جال ہیں بعض بہت موٹے اور ظاہر ہیں بعض نہایت باریک اور پوشیدہ جن سے بڑے بڑے تیز نظر بھی بچ نہیں سکتے مگر ہاں جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ کے پاک ترین بندے ہی اس کے فریب سے بچ سکتے ہیں جس کی دو مثالیں عرض ہیں۔

حضرت پیران پیر کا شیطان کے فریب سے بچنا

منقول ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز جب چالیس برس کے بعد حجرے سے باہر تشریف لائے تو تمام میدان روشن اور منور ہو گیا، حضرت چونکہ ظاہر و باطن کے جامع تھے سمجھ گئے کہ یہ نور حقیقی کا پرتو نہیں ہے بلکہ یہ شیطانی کھیل ہے آپ نے فی الفور پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

جب آپ نے یہ کلمات زبان مبارک سے ادا فرمائے تو اسی وقت شیطان لعین با آواز بلند یوں بول اٹھا: ''اے عبدالقادر! تجھ کو تیرے علم نے بچا لیا''، حضرت چونکہ نہایت باریک بین اور دقیقہ رس تھے اس کے اس فریب اور دھوکے کو بھی فوراً سمجھ گئے اسی وقت دوبارہ لاحول پڑھ کر اس مردود سے فرمایا:

عَصَمَنِیْ رَبِّیْ لَا عِلْمِیْ ...... یعنی مجھ کو میرے پروردگار نے تیرے مکر و فریب کے جال میں پھنسنے سے محفوظ رکھا تو مجھے کفر و شرک کے گڑھے میں گرانا چاہتا تھا، علم کیا چیز ہے اگر اللہ تعالیٰ ہی اپنی نظر عنایت نہ کرے تو بھلا علم کیا کر سکتا ہے، الغرض شیطان ہاتھ ملتا اور دانت پیستا ہوا اور یوں کہتا ہوا کہ میرا دوسرا داؤ بھی خالی گیا، دُم دبا کر بھاگ گیا۔

سیدنا جنید کے ایک مرید اور شیطان کا جال

حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مرید اثنائے سلوک میں بہت کچھ عجائبات دیکھنے لگا لوگوں سے کہا کرتا کہ آج میں نے بہشت کی سیر کی آج انہار جنت سے پانی پیا آج فواکہ بہشت تناول کئے۔

یہ خبریں حضرت جنید تک پہنچتیں تو فرماتے وہ شیطان کے ہتھے چڑھ گیا ہے

اس پر طرہ یہ ہوا کہ اس کو اپنے تقرب الی اللہ اور کمالات ولایت کا اس قدر زعم ہو گیا کہ اپنے آپ کو پیر سے بھی مستغنی سمجھنے لگا اور یہی شیطان لعین کا مقصد تھا کامل پیروں کو اپنے مریدوں کے حق میں ایک خالصا لوجہ اللہ شفقت ہوتی ہے، سیدنا جنید رضی اللہ تعالی عنہ نے جب دیکھا کہ وہ گمراہ مرید تو خود کبھی حاضر نہیں ہوتا اور اس گمراہی میں اس کے ایمان کا کام تمام ہوئے جاتا ہے اس لئے ازراہ شفقت خود اس کے حجرے میں تشریف لے گئے اور پوچھا کیا تم کو بہشت کی سیر کرنے کا موقع ملتا ہے؟

مرید: جی ہاں روزانہ براق پر چڑھ کر آسمانوں کو طے کر کے بہشت میں جاتا ہوں حور وغلمان کو دیکھتا ہوں انہار جنت سے پانی پیتا ہوں، اثمار جنت چکھتا ہوں

سیدنا جنید رضی اللہ تعالی عنہ: اگر فی الواقع تمہارے مراتب تقرب میں یہ ترقی ہوگئی تو بڑی خوشی کی بات ہے مگر شیطانی ہتھکنڈوں سے محتاط رہنا بھی شرط طریقت ہے، اس لئے بہتر ہے کہ جب کبھی پھر جنت کی سیر میسر ہو اور فواکہ جنت تمہارے سامنے آئیں تو زور سے پڑھو!

لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○

اگر وہ حالات حقیقی اور واقعی ہوں گے تو ان میں کچھ تغیر نہیں آئے گا۔

مرید: حضرت مجھے تو اطمینان ہے کہ شیطانی داؤ مجھ پر ہرگز نہیں چل سکتا مگر خیر آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

اگلے روز جب پھر وہ مرید براق کی سواری پر بہشت میں پہنچا اور میوہ جات کے طشت اس کے سامنے آئے تو اسے پیر کی ہدایت یاد آ گئی فوراً پکارا:

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○

لاحول کا پڑھنا تھا کہ سارا شیطانی طلسم ٹوٹ گیا، حور وغلماں غائب

ہو گئے بہشتی نور تاریکی سے بدل گئے، اصلیت نمودار ہو گئی غور سے دیکھا تو براق کی بجائے ایک گدھا پاس کھڑا ہے اور بہشت کی بجائے آپ ایک گندے غلیظ کوڑے پر بیٹھے ہوئے ہیں سامنے میووں کے طشت کی بجائے گندگی کا بھرا ہوا ٹھیکرا پڑا ہوا ہے۔

مرید صبح کو پیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور تجدید بیعت سے مشرف ہوا۔

عملیات میں دھوکا دینے کی مذمت احادیث میں

احادیث صحیحہ میں دھوکہ اور فریب کی مذمت کثرت سے پائی جاتی ہے۔

چنانچہ عملیات کے بارے میں بھی دھوکا دینے کی ممانعت صریحاً موجود ہے مگر خودغرض لوگ دنیا طلبی میں ایسے اندھادھند منہمک ہیں کہ وہ جائز و ناجائز اور حلال وحرام میں تمیز نہیں کرتے اور عذاب اخروی سے نڈر ہو کر خدا اور رسول کے حکم کو عمداً پس پشت ڈال دیتے ہیں، حدیث شریف میں ہے:

○ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِیْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخِرَاجَ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خِرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ۔ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِیْ مَاهٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكَهَانَةَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِیْ اَكَلْتَ مِنْهُ۔ قَالَ: فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِهٖ (رواه البخاری، کتاب، باب)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر کا ایک غلام تھا جو ان کو خراج ادا کیا کرتا تھا آپ اس کے خراج کی چیز کھالیا کرتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا جس میں سے آپ نے کچھ کھالیا۔تب غلام نے ان سے کہا: کیا آپ کو معلوم بھی ہے کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے کہا: یہ کیا ہے؟ غلام نے کہا میں جاہلیت

میں ایک شخص کو جوتش کی بابت بتایا کرتا تھا، اور مجھے جوتش اچھی طرح آتا بھی نہ تھا مگر اس سے فریب کیا کرتا تھا آج مجھے وہ ملا تو اس کے عوض میں کچھ چیز دی یہ وہی ہے جس میں سے آپ نے کھائی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ تب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں داخل کیا پھر جو کچھ پیٹ میں تھا سب قے میں نکال دیا (اس کو بخاری نے روایت کیا ہے)

مرقات میں لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس چیز کی حرمت سخت تھی، کیوں کہ جوتش اور فریب جمع ہو گئے۔

(۲) عملیات کا معاوضہ

آج کل یہ عام دستور ہے کہ جب کوئی طالب کسی عامل کے پاس جاتا ہے تو ضرور کچھ نہ کچھ تحفہ ہدیہ لے کر جاتا ہے، مثلاً نقدی یا شیرینی یا پھل وغیرہ تو اس قسم کا ہدیہ لے جانا داخل ادب ہے۔

لیکن واجب وفرض نہیں، اس لئے عامل کو چاہئے کہ ہدیہ لانے والے اور نہ لانے والے سب کو ترحم و شفقت کی ایک نظر سے دیکھے ایسا نہ ہو کہ وصولی ہدایا کی چاٹ عامل کو ہدیوں کا اس قدر عادی بنادے کہ وہ ہدیہ نہ لانے والوں کو خاطر میں نہ لائے اور اس طرح غریب و مفلس لوگ جو کچھ دینے کی توفیق نہیں رکھتے اس کے فیض عملیات سے محروم رہ جائیں، مگر افسوس کہ اکثر گرسنہ چشم عامل ایسے لوگوں کو جو ہدیہ نہیں لاتے اور بوجہ افلاس مفت تعویذ کے امیدوار ہوتے ہیں منہ سے تو کچھ نہیں کہتے صرف ٹالنے کے لئے خالی پھونکیں مار دیتے یا چند الٹی سیدھی لکیریں کاغذ پر کھینچ کر حوالہ کر دیتے ہیں ایسے عاملوں کا مقولہ ہے:

''جو شخص ہم کو کچھ نہیں دیتا وہ ہم سے بھی کیا لے جائے گا،،

(۳) معاوضہ وصولی کے لئے فرضی تعویذ نویسی

بعض مفت خوری کے بھوکے عامل نہیں، عامل کے بھائی نہیں، اور عملیات کا فن کسی سے سیکھا نہیں، صرف دنیا کو ٹھگنے کے لئے عملیات کی کوئی کتاب لے لیتے ہیں اور اہل حاجات کو اس میں سے تعویذ نقل کر کے دیتے رہتے ہیں یا فرضی دم کرنے کے لئے ذرا ہونٹ ہلا کر چھو چھو کر دیتے ہیں۔

اصلاح: یہ ایک مکر و فریب ہے عامل ہونے کے لئے لازم ہے کہ اس فن کو استادوں سے سیکھا ہو، تعویذات کی زکاۃ ادا کر کے اجازت حاصل کی ہو ورنہ فرضی تعویذات کا لکھ لکھ کر دینا صاف دھوکا اور ایک دینی واخلاقی جرم ہے جس کا وبال ضرور پڑے گا۔ دھوکے اور فریب کی نہی کتاب وسنت میں بکثرت آئی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ○ (سورۃ نساء/۱۰۷)

اور جو لوگ دوسروں کو دغا دے کر حقیقت میں انجام بد کے لحاظ سے اپنے آپ کو دغا دیتے ہیں ان لوگوں کی حمایت نہ کرو کیوں کہ وہ دغاباز بدکار کو اللہ پسند نہیں کرتا

(۴) تعویذ کیلئے قیمتی چیزیں وصول کرنا

بعض عامل بلا اشتراط واقعی محض پیسوں کے بہانہ سے قیمتی چیزیں مثلاً مشک وزعفران خالص وغیرہ وصول کر لیتے ہیں اور سائل وطالب کو کہتے ہیں کہ تعویذ ان چیزوں سے لکھا جانا ضروری ہے وہ بے چارہ سادہ لوح ان کے دام تزویر میں پھنس

جاتا ہے اور اشیائے مطلوبہ خرید کر حاضر کر دیتا ہے یا ان کی قیمت مجوزہ دے دیتا ہے خودغرض عامل صاحب تھوڑا سا زعفران اور مشک کو سیسی میں گھس کر نقش لکھ دیتے ہیں اور باقی ماندہ بیچ کر رقم وصولی کر لیتے ہیں۔

اصلاح: یہ سراسر دھوکا اور فریب ہے ایسی کمائی بالکل ناجائز اور حرام ومعصیت ہے کیوں کہ وہ چوری خیانت اور فریب کی قسم سے ہے جن کی حرمت محتاجِ دلیل نہیں۔

(۵) عاملوں کا شعبدے کرنا

بعض عامل لوگوں کا دھوکا دینے کے لئے کچھ شعبدے بھی سیکھ لیتے ہیں مثلا ایک سادہ کاغذ آگ کے سامنے کیا اور اس پر ایک ڈراوٗنی شکل نمودار ہوگئی اور حاضرین سے کہہ دیا کہ بس وہ آسیب اس میں اتر آیا۔

بعض عامل مخاطب کے مافی الضمیر کو من وعن بیان کر دیتے ہیں جس سے لوگ ان کی غیب دانی کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، بعض عامل باہر کھڑے کھڑے اندرون خانہ کی کیفیت، طاق، الماری، صندوق اور ان کے اندر کی اشیاء کی تفصیل پوری سنا دیتے ہیں، اس سے بھی لوٗ ان کی روشن ضمیری کے قائل ہو جاتے ہیں۔

بعض عامل اس قسم کے کرتب دکھاتے ہیں، کہ ہاتھ میں مٹی یا راکھ کی چٹکی اٹھائی اور وہ میٹھی ہوگئی۔

یا پانی کا گلاس بھرا اور وہ فوراً شربت بن گیا، سادہ لوح لوگ ان باتوں کو کرامات سمجھ کر ایسے عامل کے پاوٗں چومنے لگتے ہیں بعض عامل کھیتوں میں ایک غلے کے ڈھیر کے پاس کھڑے ہوکر چند دانے اٹھا کر ہاتھ میں ملتے ہیں تو وہ معاً خاک سیاہ ہو جاتے ہیں سادہ لوگ کسان اس بات سے ڈر کر کہ اس ولی صاحبِ

کرامت کی ناراضگی سے کہیں سارا غلہ خاک سیاہ نہ ہو جائے من دو من غلہ نذر کرتا ہے اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہے (وھکذا من المکائد الکثیرۃ) (اس طرح کے اور بہت مکر و فریب ہیں)

اصلاح: یہ سب مکر و فریب اور شعبدے ہیں کاغذ پر ڈراؤنی شکل نمودار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے عرق پیاز سے وہ شکل بنائی ہوتی ہے جو محسوس نہیں ہوتی، یہ آگ کی حرارت پا کر نمایاں ہو جاتی ہے۔

مٹی یا راکھ کے میٹھا ہونے یا پانی کے شربت بنانے کا راز یہ ہے کہ انگریزی دواؤں میں قند کا ایک جوہر ہے جس کو سکرین کہتے ہیں اس کا ایک دانہ باجرے کے دانہ کے برابر لوٹا بھر پانی کو شربت بنا سکتا ہے یہ دوا، اقلِ قلیل مقدار میں ان ٹھگوں کے ناخن میں ہوتی ہے اور موقع پا کر ایک غیر محسوس انداز سے جس کی ان کو مشق ہوتی ہے پانی وغیرہ کو شیریں کر دیتے ہیں، غلہ کے دانوں کو خاک سیاہ بنا دینا محض ہتھ پھیری ہے جیسے کہ بھان مٹی کنکروں کے روپے بنا دیتا ہے حالانکہ روپے خود اس کے پاس موجود ہوتے ہیں، وہ صرف ان کنکروں کو روپوں سے بدل ڈالتا ہے اسی طرح یہ راکھ اس عامل فقیر کے پاس محفوظ ہوتی ہے وہ دانوں کو غائب اور راکھ کو نمودار کر دیتا ہے اور ہاتھ کی صفائی اس کا فن ہے مانی الضمیر کو تاڑ لینا، یا اندرون خانہ کی اشیاء معلوم کر لینا قلبی عجائبات سے ہے جو معمولی مشق مزاولت سے ہر شخص سیکھ سکتا ہے۔

یہ کوئی کمال نہیں، ولایت نہیں، قرب حق نہیں،
تزکیہ باطن نہیں، کرامت نہیں، معجزہ نہیں،

درحقیقت خاک بھی نہیں صرف لوگوں کو ٹھگنے اور کھانے کا ایک ذریعہ ہے آگے چل کر ہم ان باتوں کی قلعی تفصیل کے ساتھ کھولیں گے اور نہایت دلچسپ

واقعات سنائیں گے یہاں صرف اس قدر عرض کردینا ہمارا فرض ہے کہ اس قسم کے شعبدے دکھا کر خلق اللہ کو ٹھگنا ایک بدترین جرم اور حرام کام ہے اور ایسی کمائی قطعا حرام اور نارجہنم کی مصداق ہے۔

(۶) گڑے تعویذ نکالنے کا فریب

بعض عامل لوگوں کے گھروں سے فرضی تعویذ نکالتے ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہر ایک شہر میں ایسے ٹھگ موجود ہیں بیچارے سادہ لوگ اکثر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں زیادہ تر یہ وہم مستورات میں دیکھا گیا ہے، وہی مردوں کو مجبور کرتی ہیں کہ کسی عامل کو بلا کر مریض کو دکھلانا چاہئے کیوں کہ کوئی دوا اس پر اثر نہیں کرتی اس لئے اس پر کسی شخص نے ضرور تعویذ ڈالے ہیں چنانچہ مرد مجبور ہو کر کسی مشہور و معروف عامل کو بلا لاتا ہے اور وہ اپنی کتاب (اِٹ البحر) کھول کر یا قرعہ وغیرہ ڈال کر سراسر جھوٹ کہتا ہے کہ اس پر کسی نے تعویذ ڈالے ہیں اور وہ فلاں فلاں مقام پر مدفون ہیں عموماً یہ لوگ جو چولہے کے نیچے یا دروازوں کے کونے یا دہلیز وغیرہ کے نیچے بتایا کرتے ہیں، اگر ان کو نکال دیا جائے تو مریض صحت یاب ہو جائے گا وہ غریب سر تسلیم خم کر کے عرض کرتے ہیں کہ حضرت ان کو نکلوا دیجئے ہم آپ کی امید سے بڑھ کر خدمت کریں گے، آپ یہ سن کر اٹھ کر فوراً ان مقامات کو کھدواتے ہیں اور کھودنے کے وقت نہایت چالاکی سے اپنے پاس سے تعویذات پھینک دیتے ہیں جو نہایت پرانے اور بوسیدہ ہوتے ہیں ایسے پرانے تعویذ وہ پہلے سے ہی اپنے گھر میں دفن کر کے تیار کر رکھتے ہیں پھر ایسے موقع کے لئے زمین سے نکال کر ہمراہ لے آتے ہیں راقم الحروف ایسے دھوکے باز عاملوں کو بچشم خود ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اس وقت ان کو علیحدگی میں سمجھا کر شرمندہ بھی کیا ہے لیکن طامع اور لالچی شخص

پر بھلا کیا اثر ہوسکتا ہے آخر جب میں نے دیکھا کہا ایسے عامل ان قبیح حرکتوں سے باز نہیں آتے تو مجبوراان کے مکروفریب کو طشت از بام کرنا پڑا چنانچہ جو لوگ ایسے عاملوں کے مداح تھے، ان کو موقع پا کر سمجھایا گیا، تو انہوں نے کہا کہ اچھا صاحب ہم خود اس کا تجربہ کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے ایک عامل کو بلایا اور ایک فرضی مریض کو پیش کیا آپ نے حسبِ عادت کہا کہ اس پر کسی نے تعویذ ڈالے ہیں اور فلاں فلاں مقام پر مدفون ہیں، چنانچہ عامل صاحب کو ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا کر مدفون مقامات کو کھودنا شروع کیا، وہاں سے کوئی تعویذ نہیں نکلا تو عامل صاحب غصہ سے بھرے ہوئے اٹھے اور ان مقامات کی مٹی کو اپنے ہاتھ سے ادھر ادھر الٹ پلٹ کرنے لگے اور موقع پا کر نہایت چالاکی سے تعویذوں کو جو گولی بنا کر اپنے پاس رکھے ہوئے تھے ان میں پھینکتے رہے، اور ان کی اس چالاکی کو ایک شخص نے دیکھ کر ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کو اس فعل سے شرمندہ کیا اور زدوکوب سے بھی خوب خاطر تواضع کی، راقم الحروف نے بھی خود ایک جگہ ایسا تماشے کا مشاہدہ کیا ہے۔

اصلاح: اس طریق سے عوام الناس سے روپیہ لینا اور اس کو اپنا پیشہ بنانا نہایت سنگین جرم اور گناہ کبیرہ ہے، چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

☆ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ (سورۃ آل عمران/۱۶۱)

اور جو شخص خیانت کا مرتکب ہوگا تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے روز بعینہ وہی چیز اس کو خدا کے حضور میں لا حاضر کرنی ہوگی پھر جس نے فریب کیا ہے اس کا اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ (سورۃ آل عمران رکوع ۱۷)

شرع شریف میں ہر طرح کے فریب ودغا سے سخت نہی وارد ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے آپ نے اس ڈھیر میں اپنا دست مبارک داخل فرمایا تو آپ کے ہاتھ کو کچھ نمی محسوس ہوئی، آپ نے غلہ والے سے فرمایا:

بھائی یہ کیا بات ہے؟

اس نے عرض کیا حضور اس غلہ پر بارش پڑ گئی تھی۔

آپ نے فرمایا: تو اس کو ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رکھتا تا کہ لوگ دیکھ لیتے،

پھر فرمایا:

○ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (مشکوۃ، مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی من غشنا فلیس منا، ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب النہی عن الغش، مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین، باب حدیث ابی بردۃ بن نیار)

جس نے ملاوٹ کی وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص ایسے عاملوں کو دیکھے تو ان کو ضرور فہمائش کرے! کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

○ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ رَاٰی (مِنْکُمْ) مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رواہ مسلم (مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان، ترمذی شریف، کتاب الفتن عن رسول اللہ ۲۰۹۸، ابوداؤد کتاب الصلاۃ، باب الخطبۃ یوم العید، ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب ما جاء فی صلاۃ العیدین، سنن نسائی، کتاب الایمان وشرائعہ، باب تفاضل اہل الایمان،)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی انکار کی چیز کو دیکھے اسے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے (دور کر دے) اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کو سن کر زبان سے برا کہے پھر اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو اسے دل سے برا جانے اور دل کے ساتھ برا جاننا نہایت ضعیف ترین ایمان ہے (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

۷) غلط کرامات کا مشہور کرنا

اکثر دیکھا گیا ہے کہ عامل یا اس کے اعوان وانصار اس کے کمالات اور تصرفات کی غلط حکایات وکرامات بالعموم مشہور کرتے رہتے ہیں، تاکہ عوام الناس ان کے جال میں پھنستے رہیں اس سے تو ایک مال ودولت کی آمدنی شروع ہوتی ہے دوسرے عوام الناس ان کو غوث وقطب وغیرہ القاب سے ملقب کرتے ہیں۔

دو سچے واقعات بیان کئے جاتے ہیں:

پہلا واقعہ

ریاست پٹیالہ کا ایک مشہور ٹھگ وزیر بیگ نامی جو ہمیشہ عامل ولی اللہ کے روپ میں خلق اللہ کو لوٹتا رہتا ہے اور اس کی مکاریوں کی نہایت دل چسپ داستانیں کتابی صورت میں چھپ چکی ہیں۔

اس کا ایک واقعہ یہ ہے، کہ ایک مرتبہ اس نے عظیم اللہ نامی ایک نہایت لستان وخوش تقریر آدمی کو اپنے ساتھ گانٹھا اور ایک ریاستی بستی کے باہر ڈیرہ جمالیا وزیر بیگ نے ایک مریض زاہد کا روپ اختیار کیا اور عظیم اللہ اس کا ارادتمند مرید بنا۔

بستی کے لوگوں میں چرچا ہوا کہ وہ بزرگ صاحب کمال بستی سے باہر مقیم ہیں کسی سے کوئی سوال نہیں کرتے ہر وقت اللہ اللہ کا شغل ہے معتقدین کی آمد ورفت شروع ہوئی عظیم اللہ نے موقع پا کر کسی سے بیان کر دیا کہ میں ایک رئیس زادہ ہوں

تین لاکھ روپیہ کی جائداد موجود ہے اور اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہوں ایک مرتبہ ان بزرگ ولی اللہ کا گزر ہمارے گاؤں میں ہوا اور اتفاق سے میرے باغ کے پاس ڈیرہ جمادیا، ہمارا نوکر باغبان ازراہِ اعتقاد کچھ پھل پیش کردیتا، شاہ صاحب اس پر بڑی مہربانی کرنے لگے باغبان کی عورت جذام کے مرض میں مبتلا تھی شاہ صاحب نے ایک دن ازراہِ کرم باغبان سے فرمایا:

جاؤ چار تولہ ہڑتال دس سیر دودھ اور پچاس تانبے کے منصوری پیسے لے آؤ تمہاری بیوی کا علاج کردیتے ہیں۔

دودھ چولہے پر پکنے کے لئے چڑھا دیا پیسے آگ میں ڈال دیے، اور ساری رات باغبان کی عورت کو دودھ پلاتے رہے پہر رات باقی رہے باغبان کو آواز دی کہ اب تمہاری بیوی اچھی ہے اور سو رہی ہے صبح جب جاگے تو نہلا دینا اور چولہے کی راکھ کو اچھی طرح دیکھ لینا فقیر اب جاتے ہیں اتنا کہہ کر شاہ صاحب غائب ہو گئے عورت سورج چڑھے جاگی تو اس کے شوہر نے کنواں چلا کر پانی نکالا اور اس کو نہلانے لگا تو تمام خراب چمڑا اتر کر تندرست بدن کندن کی طرح دمکتا ہوا نکل آیا اور وہی عورت جو کل تک بیمار اور بدصورت تھی آج ایک نازنین پری پیکر بن گئی ڈیرے پر آکر چولہے کی راکھ دیکھی تو پچاس تانبے کے پیسے خالص طلائی ڈلیاں تھیں پھر اس دن سے میں اور میرا باغبان شاہ صاحب کی تلاش میں دنیا جہان کو چھانتے پھرتے رہے آخر ریاست نابھن میں ایک جھیل کے کنارے پر ان کی صورت نظر آئی اور ان کے قدموں میں رہنا اختیار کیا۔

اس داستان نے بستی میں شاہ صاحب کے کمالات کی ایک دھوم مچادی ریاست کے کئی معزز اہل کار اور سیٹھ ساہوکار کیمیا کی طمع میں حاضری دینے لگے آخر ان دونوں عیاروں نے ایک سیٹھ کو ایسا صاف چکمہ دیا کہ چار ہزار روپے کا سونا اس

سے اڑا لے گئے۔

دوسرا واقعہ

قصبہ دھنولہ میں ایک شاہ صاحب مدعی کمال وارد ہوئے دو چار مرید مدح گو کمالات کی داستانیں شائع کرنے والے ساتھ تھے، تعویذ نویسی جھاڑ پھونک کے علاوہ وعظ گوئی کا بھی دعوی تھا پانچ دس کوس تک اردگرد کے دیہات میں خوب چرچے ہوئے آخر یہ عامل صاحب ایک گاؤں سے کسی عورت کو بھگا لے گئے۔

ہمارا یہ مطلب نہیں کہ سارے عامل اسی قماش کے ہوتے ہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ اپنے ہنر و کمال کے گیت گانے اور ان کی اشاعت کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملانے کی ضرورت نہیں، ہنر واقعی ہوگا تو خود شہرت پائے گا۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ آں کہ عطار بگوید

اور اصلیت سے زیادہ اظہار کمالات تو مجرمانہ فعل ہے اور یہ انہی ٹھگوں اور عیاروں کا پیشہ ہے جو عاملوں کے لباس میں لوگوں کو ٹھگتے پھرتے ہیں پس جو عامل اصلیت سے زیادہ اپنے کمالات کا دعوی کرے تشہیر کمالات کے لئے اپنے چیلے چانٹے چھوڑے، وہ ہر چند کہ ایک فی الواقع عامل ہو، مگر ان ٹھگوں کا مقلد ہے۔

اللہ تعالی سورہ نحل رکوع ۱۴ میں ارشاد فرماتا ہے:

☆ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ (سورہ نحل/۱۰۵)

یعنی جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

احمد اور بیہقی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ہر خصلت مسلمان کی عادت ہوسکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ یعنی ایمان کے اور خیانت اور جھوٹ میں نہایت ضد ہے ایمان کے ساتھ جھوٹ اور

خیانت جمع نہیں ہو سکتے۔

○ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَ اِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَ اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ مَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا ○

(رواہ البخاری، والترمذی، فی کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الصدق والکذب، ومسلم، وابوداؤد، وابن ماجہ، واحمد بن حنبل،)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سچ کو لازم پکڑلو کہ سچ نیکوکاری کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکوکاری جنت کو پہنچاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ کا دھیان رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے۔ اور تم جھوٹ سے بچتے رہو بے شک جھوٹ بدکاری کی طرف پہنچاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ لکھ دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا۔

○ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علہ وسلم اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ (رواہ الترمذی)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس سے فرشتے (محافظ فرشتے) کوس بھر دور ہو جاتے ہیں بسبب اس چیز کی بدبو کے جو اس بندہ نے کیا ہے یعنی جھوٹ بولا!

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الصدق والکذب)

جھوٹا دعوی کرنا

جھوٹا دعوی کرنا بھی بڑا گناہ ہے چنانچہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی ایسی چیز کا دعوی کرے کہ اس کی اصل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے وہ اپنا مقام دوزخ میں ٹھہرا لے (کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ وھو یعلم)

بہت بڑا جھوٹ یہ ہے کہ مسئلہ جھوٹا بتائے یا بطور کشف والہام کے کوئی جھوٹی بات ظاہر کرے یا جھوٹی حدیث بتائے چنانچہ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کوئی جھوٹ بولے قصدا مجھ پر یعنی میری طرف ایسی بات کی نسبت کرے جو میں نے نہیں کی، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں سمجھ لے (بخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی)

بڑا جھوٹا وہ شخص ہے جو ہر سنی ہوئی خبر کو بے تحقیق بیان کرے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کہہ دے (مسلم، مقدمہ، باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع)

ہمیشہ سچائی کو رکھو عزیز کہ سچ کے برابر نہیں کوئی چیز
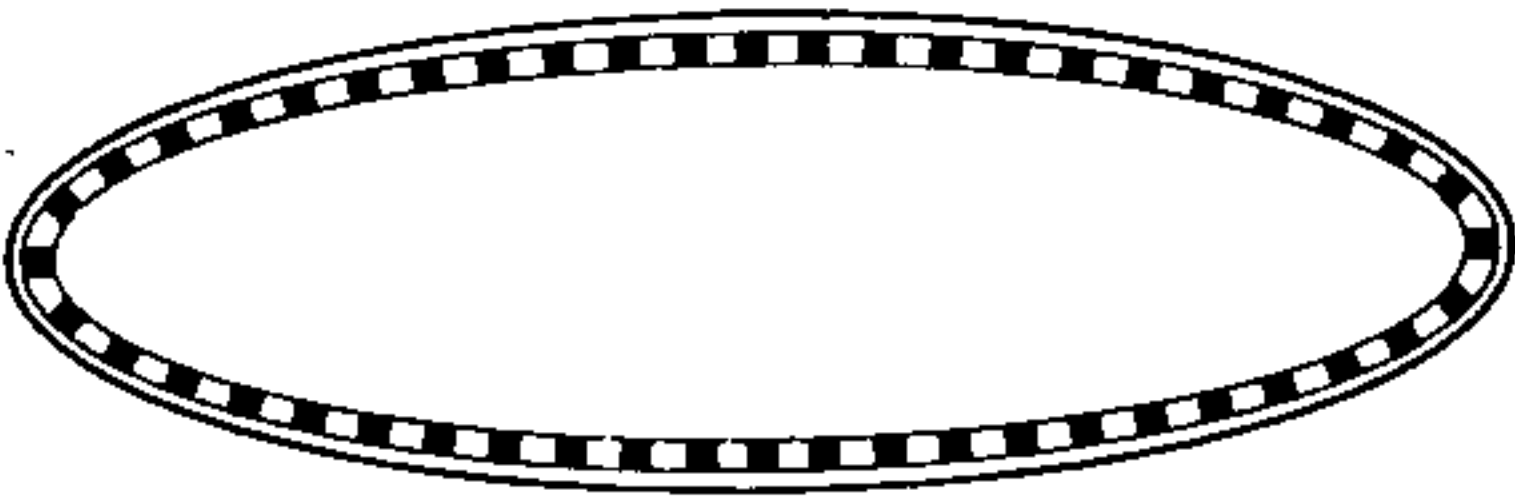
فصل دوم

عملیات میں دیگر غیر مشروع افعال کا ارتکاب

جھوٹ اور فریب تو پیشہء عملیات کی ترویج کے لئے ایک خاص حکمت عملی سمجھی گئی ہے جس کو نا خدا ترس عاملوں نے اپنا اصل الاصول بنا رکھا ہے، جھوٹ کے علاوہ اس پیشے میں ان سے اور بھی بہت سے غیر مشروع اعمال وافعال سرزد ہوتے رہتے ہیں جن کی وجہ یا تو احکام شرع سے بے خبری ہے یا علم وخبر کے باوجود غرضِ نفسانی ایسے اعمال کے ارتکاب پر آمادہ کرتی رہتی ہے جو اگرچہ صریحا فتوی شرع اور احکامِ اسلام کے خلاف ہیں مگر ان کی بدولت روپیہ پیسہ خوب کمایا جاسکتا ہے اس لئے وہ ان کو چھوڑ نہیں سکتے ایسے اعمال میں سے چند ایک کو جو کثیر الوقوع ہیں ہم معرض بحث لاتے ہیں۔

(۱) مسخرات کا عمل

بعض عامل تسخیر کے عمل خود بھی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بتلاتے ہیں بلکہ آج کل مسخرات کے عمل کے طالب کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

اصلاح: تسخیر کے معنی ہیں قلوب کا مغلوب کرنا اور یہ ایک طرح سے جبر ہے تحصیلِ مال یا استخدام میں چونکہ مسخر کے ذمے یہ امور واجب نہیں ہیں پس ایسا جبر ان پر ڈالنا حرام ہوگا۔

بالخصوص جبکہ صاحب تسخیر اپنے مسخر سے کسی معصیت کا خواہاں ہو جیسا کسی عورت یا کسی خوبصورت لڑکے کو لذت نفسانی کے لئے مسخر کیا جائے ایسی تسخیر تو بلاشبہ

حرام اور معصیت کبیرہ ہے ہی لیکن امور مباحہ میں بھی کسی کو مسخر کرنا جائز نہیں چنانچہ رد المحتار کی فصل النظر والمس میں ہے:

امرء ة ارادت ان تضع تعویذا یحبھا زوجھا ذکر فی الجامع الصغیر ان ذلك حرام لا یحل۔

ایک عورت ایسا تعویذ رکھنا چاہے جس کے اثر سے اس کا شوہر اس پر مفتون رہے جامع الصغیر میں لکھا ہے کہ یہ حرام ہے حلال نہیں۔

اور حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا تعویذ گویا شوہر کی آزادی کا حق سلب کرنے اور اس کو آقا سے غلام بنانے کے لئے کیا جاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

☆ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ط (سورۂ نساء/۳۴)

''مرد عورتوں کے سردار ہیں،،

(۲) قتلِ انسان

بعض عامل بلا استحقاق شرعی اپنے دشمن یا کسی دوسرے طالب عمل کے دشمن کو ہلاک کرنے کے لئے عمل کرتے ہیں، یا لوگوں کو بتاتے ہیں۔

اصلاح: ایسا عمل اور تعویذ کرنا شرع شریف میں ناجائز اور حرام ہے اور وہ قتلِ نفس میں داخل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

☆ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط (سورۃ الانعام/۳۳)

اور جس انسان کا مار ڈالنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو نہ مارو مگر حق کے ساتھ۔

(۳) فتح مقدمات

جو عامل بلا سوچے ہر ایک کو مقدمہ کی فتح یابی کا عمل بتلاتے اور تعویذ لکھ دیتے ہیں گو وہ شخص ناحق ہی پر کیوں نہ ہو۔

اصلاح: ایسا عمل اور تعویذ کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

☆ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط (مائدہ/۲)

اور گناہ اور زیادتی میں کسی کی مدد نہ کرو۔

(۴) احراق جنات

بعض عامل جنات کو فیتہ وغیرہ سے یا ہنڈیا کے اندر بند کر کے پھونک دیتے ہیں۔

اصلاح: جنات کو اس طرح پھونک ڈالنا اور ہلاک کرنا گناہ اور معصیت ہے، آگ کا عذاب اللہ کے سوائے کوئی نہیں دے سکتا، احادیث میں اس کی نہی وارد ہے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

○ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ

(غنیۃ الطالبین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب آگ کا پروردگار ہی دے گا۔

(۵) تسخیر جنات

بعض عامل مؤکلوں اور جنوں کو تابع کرتے ہیں اور عمل کے زور سے جنات

اس شخص کی خدمت کرنے لگتے ہیں۔

اصلاح: اس طرح کسی سے جبرا خدمت لینا کہ اس کی طیب خاطر سے نہ ہو، سراسر ظلم ہے اور ظلم حرام ہے چنانچہ طیب خاطر نہ ہونے کے قرائن میں سے یہ بھی ہے کہ وہ جنات اس عامل کو خوب ڈراتے اور دھمکاتے ہیں تا کہ یہ عمل چھوڑ دے اور بعض موقع پا کر ہلاک بھی کر دیتے ہیں۔ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

☆ فَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ط (سورہ طہٰ/۱۱۱)

جس شخص نے قیامت کے روز ظلم کا بوجھ اٹھایا ہوگا اس کی تباہی ہے۔

(۶) تفرقہ زوجین

بعض عامل میاں بیوی مین بلاوجہ شرعی تفریق ڈال دینے کا عمل کرتے یا بتلا دیتے ہیں یا اس قسم کا تعویذ لکھ دیتے ہیں۔

اصلاح: یہ فعل حرام ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ یہود کے اخلاق ردیہ میں سے ان کی اس خصلت کا بھی بطور مذمت ذکر فرماتا ہے کہ وہ ایسے اعمال کیا کرتے ہیں، جن سے وہ میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتے ہیں۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط (سورہ بقرہ/۱۰۲)

وہ ان (ہاروت و ماروت) سے ایسے عمل سیکھتے ہیں جن کے اثر سے میاں بیوی میں جدائی ڈال دیتے ہیں شیطان لعین کے بے شمار شرور و مفاسد میں سے تفرقہ زوجین سب سے بڑا کارنامہ ہے۔

○ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يُفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا

قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ (رواه مسلم) (مسلم شریف، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب تحریش الشیطان وبعثہ سرایاہ لفتنۃ الناس: مسند احمد بن حنبل، کتاب باقی مسند المکثرین، باب مسند جابر بن عبداللہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے، پھر اپنی ٹولیوں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں میں فتنے برپا کریں، پس ان میں سے اس کا زیادہ مقرب وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ گر ہے ایک (شیطونگڑا) ان میں سے آتا ہے اور کہتا ہے میں نے یہ فتنہ کا کام کیا ہے یہ کیا ہے تو وہ کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا (فرمایا) پھر ان میں سے ایک اور (شیطونگڑا) آتا ہے اور کہتا ہے میں نے اس کو نہیں چھوڑا حتی کہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دی آپ نے فرمایا پھر وہ ابلیس اس شیطونگڑے کو اپنا قرب بخشتا ہے اور کہتا ہے ہاں تم (بڑے چالاک ہو)

پس جو عامل اپنے عملیات سے میاں بیوی میں پھُٹ ڈالتا ہے، وہ شیطان کے سب سے بڑے کارنامے میں اس کا شریک کار ہے، فَاعْتَبِرُوْا يَآ أُولِي الْأَبْصَارِ!

(۷) کلمات غیر معلومۃ المعنی کے تعویذ اور نقش

بعض عامل تعویذوں میں ایسے الفاظ و کلمات لکھتے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ہوتے یا ایسے نقش لکھتے ہیں جن کے ہندسوں سے مراد معلوم نہیں ہوتی، کہ ان کا تعلق کن کلمات یا اسماء وغیرہ سے ہے۔

اصلاح: ایسے تعویذات اور نقوش کا استعمال کرنا شریعت میں ناجائز ہے چنانچہ آج کل اکثر تعویذ نویس عاملوں کا یہی حال ہے کہ ان کو نقوش کی حقیقت معلوم

نہیں ہوتی ویسے ہی کسی غیر مستند کتاب وبیاض وغیرہ سے نقل کر کے لکھ دیتے ہیں، شامی میں ہے:

قالوا وانما تکرہ العوذة اذا کانت لغیر لسان العرب ولا یدری ماھو ولعله یُدخله سحرا و کفرا وغیر ذلك و اما ما کان من القرآن او شیء من الدعوات فلا باس به (ردالمحتار فصل النظر والمس)

فقہاء نے فرمایا ہے: ایسا تعویذ مکروہ ہے جو غیر عربی زبان میں ہو اور وہ تعویذ نویس یہ نہ جانتا ہو کہ وہ کیا ہے اور شاید اس کو جادو اور کفر وغیرہ کا مرتکب کر دے لیکن جو تعویذ قرآن مجید سے یا کسی قسم کی دعاؤں سے ہو تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں (ردالمحتار)

ہاں وہ الفاظ جو قرآن مجید اور حدیث وغیرہ میں مرقوم ہیں، جائز ہیں اگر چہ ان کے معانی بھی معلوم نہ ہوں۔

ویستثنی منه ماورد نصا و ان لم یفهم معناه

اور ناجائز تعویذات سے وہ تعویذ مستغنی ہے جو بطور نقش وارد ہوا ہو اگر چہ اس کے معنی معلوم نہ ہوں۔

(۸) کلمات غیر مشروعۃ المعانی کا استعمال کرنا

بعض عامل ایسے کلمات بھی تعویذات اور نقوش وغیرہ میں لکھتے ہیں، یا طالبوں کو بطور وظائف بتاتے ہیں جن کے معنی یقیناً خلاف شرع ہوتے ہیں یا تو عامل لاعلمی کے باعث خود دھوکے میں ہوتا ہے یا وہ عمداً ایسا کرتا ہے۔

اصلاح: ایسے تعویذات اور وظائف کا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ گناہ اور معصیت ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

۱۵) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَابَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ (رواہ مسلم)

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے پس ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا اس میں کیا ارشاد ہے فرمایا مجھے اپنے افسون سناؤ، جب تک افسون میں شرک کی بات نہ ہو کوئی مضائقہ نہیں (مسلم، کتاب السلام، باب لاباس بالرقی مالم یکن فیہ شرک)

۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ (رواہ ابوداؤد، کتاب الطب، باب تعلیق التمائم:: مسند احمد بن حنبل:: ومشکوۃ فی کتاب الطب)

حضرت عبداللہ ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ افسون، تعویذ اور ٹوٹکے جن میں شرک کے کلمات ہوں شرک ہیں۔

(۹) قرآن مجید میں تصرف

بعض عامل قرآن مجید کے اندر اور اور عبارتیں داخل کر کے ورد و وظائف پڑھتے ہیں اور، پڑھاتے ہیں، مثلاً باموکل سورۃ فاتحہ، باموکل سورۃ فیل، باموکل سورۃ مزمل وغیرہ چنانچہ ان کا نمونہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

سورۃ فیل باموکل کا نمونہ

اَجِبْ يَاجِبْرَئِيْلُ بِحَقِّ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَا شَمْسَائِيْلُ بِحَقِّ فَعَلَ رَبُّكَ يَا كَاكَائِيْلُ بِحَقِّ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ يَالومائىل بِحَقِّ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

یَامِیْکَائِیْلُ بِحَقِّ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ یَاطوطائیل بِحَقِّ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ یَاعِزْرَائِیْلُ بِحَقِّ تَرْمِیْهِمْ یَا بُدّوح بِحَقِّ بِحِجَارَةٍ یَاکشفافیل بِحَقِّ مِنْ سِجِّیْلٍ ۙ یا احجمائیل بِحَقِّ فَجَعَلَهُمْ یَا تنکا یئل بِحَقِّ کَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۧ

سورۃ مزمل با موکل کا نمونہ

یااسرافیل بحق شموطیشا ☆ یَآاَیُّهَاالْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ یا اله الاهة الرفیع جلاله یا اله یا اسرافیل بحق معومن ☆ اَوْزِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ یا اردزائیل بحق خموناء ☆ اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ یالومائیل بحق صلجنوح ☆ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا ؕ یا تنکخیل بحق یا حجرۃ ☆ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ؕ یا فتمائیل بحق حجرقوا ☆ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ؕ یاامواکلیل بحق طهفتون ☆ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝ یا اهجمائیل بحق کفکف وارفحشد ☆ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝ یا جبرائیل بحق کهکن و مسیطع ☆ وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝ یارویائیل حق واه ۝ اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝ یا جبرائیل بحق الخشفف ☆ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۝ یا کلکائیل بحق منتظر ☆ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ یاسرحمائیل بحق تملیك و کبرهات اغثنی ☆ فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ

اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ یا حولا نیل بحق دینونی ☆ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ یا ردمائیل بحق عضاحوا ☆ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ یا عزرائل بحق اغثنی ☆ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ یا لومائیل بحق ضمتون ☆ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اصلاح: قرآن مجید میں اس طرح کا تصرف کرنا حرام اور معصیت ہے کیوں کہ اس سے نظم قرآنی مختل (خلل والی) ہو جاتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہود کے اس فعل کی کہ انہوں نے کتاب توریت میں اپنی طرف سے عبارتیں بڑھا کر اس کا مضمون کچھ سے کچھ کر دیا جا بجا مذمت کی۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ/۴۲)

اور ہمارے آیتوں میں تحریف کر کے ان کے معاوضہ میں تھوڑی قیمت یعنی دنیاوی فائدے حاصل نہ کرو، اور ہم سے ڈرتے رہو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈ مڈ نہ کرو اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ ☆

غور کرو تو باموکل سورتیں پڑھنے پڑھانے والے عمل بھی بالکل وہی کام

کرتے ہیں جس کا یہود سے سرزد ہونا اللہ تعالی نے مذموم قرار دیا ہے، وہ بھی یہود کی طرح حق کے کلام میں غیر حق کے کلام کو ملا دیا کرتے ہیں، اور اس کا ثمن قلیل کمانا ان کا مقصود ہوتا ہے ایک جگہ حکم ہے:

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ○ (سورۃ آل عمران/ ۷۸)

اور ان ہی میں سے ایک فرقہ ہے جو کتاب توریت پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے اور کچھ کا کچھ پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ کلامِ الٰہی کا جزء ہے حالانکہ وہ کتابِ الٰہی کا جزء نہیں اور کہتے ہیں کہ جو ہم پڑھتے ہیں اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں ☆

امامِ نماز کے لئے ہدایت ہے کہ:

لَایَقْرَءُ بِالْغَرِیْبَةِ عِنْدَ الْعَوَامِّ صِیَانَةً لِّدِیْنِهِمْ

امام کو چاہئے کہ عام مقتدیوں کے ساتھ غریب روایت کی بناء پر قراءت نہ پڑھے تاکہ ان کا دین فتنہ سے محفوظ رہے۔ (درمختار باب صفۃ الصلوۃ)

ای بالرویات الغریبۃ و الامالات لان بعض السفھاء یقولون ما لا یعلمون فیقعون فی الاثم والشقاء (رد المحتار)

یعنی غریب روایات اور اماموں سے نہ پڑھے کیوں کہ بعض بے وقوف لوگ بے علمی سے کچھ بکنے لگیں گے اور خواہ مخواہ گناہ اور محرومی میں مبتلا ہوں گے۔

جب خود قرآن مجید کے خالص کلمات کو مشہور و متداول روایت کے مطابق پڑھنے کا حکم ہے، اور غیر مشہور روایت پڑھنا ممنوع ہے، تاکہ عوام مبتلائے فتنہ نہ ہو جائیں، تو خیال فرمایئے کہ قرآن مجید کی آیات میں غیر قرآنی کلمات کا ٹھونس دینا

کس قدر محذور و محظور ہوگا اور اس سے عوام کس قدر غلط فہمی اور کلام اللہ کے بارے میں کس قدر بدگمانی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

وہ جو روافض کہا کرتے ہیں کہ قرآن کے چالیس پارے نازل ہوئے تھے دس پارے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غائب کر دیئے ایسا گنگا جمنی سورتوں سے تو ان روافض کے قول کی تائید ہوگی، استغفر اللہ

(۱۰) قرآن مجید کو الٹ پڑھنا

بعض عامل قرآن مجید کو الٹا پڑھتے ہیں اور طالبوں کو بھی پڑھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح وظیفہ پڑھنے میں بڑی تاثیر ہوتی ہے ناظرین کی چاشنی کے لئے نمونہ پیش خدمت کیا جاتا ہے، مثلاً۔

سورۃ فیل کو الٹا پڑھنے کا نمونہ

لو کام فصعك مهلعجف ليجس نم تراجحب مهيمر تـ ليبـ ابا اريط مهيلع لسرا وليلضت يف مهديك لعجي ملا ليفلاباحصاب كبرلعف فيك رت ملاO

اصلاح: اس طرح قرآن مجید کو پڑھنے میں سخت اہانت اور بے ادبی پائی جاتی ہے ایسا تصرف کرنا حرام اور سنگین جرم ہے (بلکہ کفر کے قریب ہے)

قرآن مجید کی نظم و ترتیب کا لحاظ رکھنا اس قدر داخل ادب ہے کہ اس کی سورتوں کو آگے پیچھے پڑھنا بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے چنانچہ درمختار میں ہے۔

ویکره الفصل بسورة قصيرة وان يقرء منكوسا (در مختار)

اور مکروہ ہے یہ کہ دونوں رکعتوں کی قراءت میں ایک چھوٹی سورت کو چھوڑ جائیں اور یہ کہ الٹا پڑھیں۔

اس کی شرح میں علامہ شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں۔

بان یقرء فی الثانیة سورة اعلی مما قرء فی الاولی لان ترتیب السورفی القراء ة من واجبات التلاوة

اس طرح کہ دوسری رکعت میں ایسی سورۃ پڑھے جو پہلی رکعت میں پڑھی ہوئی سورت سے اوپر کی ہو، کیوں کہ قرءات میں سورتوں کی ترتیب رکھنا واجبات میں سے ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ جب سورتوں کو آگے پیچھے پڑھنا سوء ادب ہے تو آیتوں کا ہی نہیں بلکہ حروف تک کا سلسلہ بالکل الٹا کر دینا کس قدر بے ادبی اور کلام اللہ کو اپنے لہو ولعب کا تختہ مشق بنانا ہے اور اس کا کس قدر خوفناک وبال پڑنے کا احتمال ہے

(۱۱) خون سے تعویذ لکھنا

بعض عامل مرغ وغیرہ کے۔ خون سے تعویذ لکھتے ہیں اور جب خون لینے کے لئے مرغ کو ذبح کرتے ہیں، تو اس کے گوشت کو مزے کے ساتھ خود اڑاتے ہیں۔

اصلاح: ان میں بھی کئی خرابیاں ہیں ایک تو یہ کہ طالبِ تعویذ سے مرغ کا مطالبہ صرف اس بنا پر تھا کہ اس کے خون کی ضرورت ہے جب مرغ سے مطلوبہ شئے حاصل ہوگئی تو باقی ذبیحہ طالبِ تعویذ کا حق ہے، اس لئے ان کے بغیر عامل کو اپنے تصرف میں ملانا ہرگز روا نہیں گرسنہ چشم عامل چپکے سے اس ذبیحہ کو اپنے دولت کدہ خاص کے اندر بھیج دیتے ہیں، اور طالبِ تعویذ بے چارہ شرمے شرمائے چپ ہو رہتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ عامل کا خود مرغ کو کھانا بھی کوئی آدابِ تعویذ میں داخل ہوگا، ایک ذرا سی بات کے لئے کیا جھگڑا کرنا ہے، عامل کا یہ عمل بھی، ☆ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ (سورۂ بقرہ/۱۸۸) کی وعید کے تحت آ جاتا ہے۔

دوسرے شرع شریف میں خون کا حکم نجس ہونے کے اعتبار سے پیشاب کے برابر ہے اور نجاست کے ساتھ قرآن شریف کا لکھنا معاذ اللہ کفر ہے، جبکہ اکراہ و اضطرار کے بغیر قصد و اختیار سے لکھا جائے، چنانچہ ردالمحتار جلد سوم صفحہ ۲۸۴ میں ہے۔

کما لو سجد لصنم او وضع مصحفا فی فاذ ورة فانه یُکفَّر وان کان مصد قاالان ذلك فی حكم التكذیب كما افاده فی شرح العقائد

جیسے کہ اگر بت کو سجدہ کرے، یا قرآن مجید کو گندگی میں رکھ دے پس وہ کافر قرار دیا جائے گا، اگرچہ تصدیق کرتا ہو کیوں کہ یہ افعال تکذیب کے حکم میں ہیں جیسا کہ شرح عقائد میں بتایا گیا ہے۔

اور اگر کوئی اکراہ کے سبب سے قرآن مجید کو نجاست سے لکھے، یعنی اس کو ڈرایا جائے کہ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو تجھے قتل کیا جائے گا، یا تیرے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے جائیں گے، اور ڈرانے والا ایسے ضرر پہچانے پر قادر بھی ہو اور پھر وہ شخص بخوفِ جان اس کا ارتکاب کرے تو گناہ گار نہیں ہے لیکن پھر بھی مرتکب ہونا اور جان دے دینا افضل ہے اگر مارا گیا تو شہید ہوگا، اور اگر ڈرانے والا ان باتوں پر قادر نہ ہو یا سوائے قتل و قطع کے کسی اور امر مثلا عداوت یا عزل منصب یا اہانت و تذلیل وغیرہ سے ڈرائے تو جائز نہیں، چنانچہ درمختار جلد پنجم صفحہ ۸۴ میں ہے:

وان اکره علی الكفر بقطع او قتل رخص له ان یظهر ما امر به و یوجر لو صبر و لم یرخص بغیرهما

اور اگر کسی کفر کی بات پر قطعِ عضو یا قتل کی دھمکی سے مجبور کیا گیا تو اس امر کے ارتکاب کی اجازت ہے جس کا حکم دیا جائے اور اگر یہ کرے تو اجر پائے گا اور ان دونوں باتوں کے بغیر اجازت نہیں۔

تیسرے ایسا تعویذ اگر بازو پر باندھا ہو یا جیب یا گلے میں پڑا ہو تو نماز درست نہیں ہوگی، کیوں کہ نجس چیز کا بدن سے مقترن ہونا مفسد نماز ہے جیسا کہ رد المحتار کے فصل البیر میں ہے:

لو وجد فی جبته فارة میتة فان لا ثقب فیھا اعاد مذ وضع القطن فیھا ......الخ

اگر اپنے روئی دار چوغے میں مری ہوئی چوہیا پائے تو اگر چوغہ میں سوراخ نہ ہو جس سے چوہیا کے داخل ہونے کا احتمال ہو تو جب سے روئی ڈالی ہے اتنی نمازیں قضا کرے۔

(۱۲) نقوش میں تصاویر بنانا

بعض عامل محبت وعداوت کے تعویذات میں طالب ومطلوب یا قاتل ومقتول کی تصویریں بھی بناتے ہیں۔

اصلاح: تصاویر بنانا اور تصویر رکھنا بڑا گناہ ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

○ (۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فَاِنَّ اللہَ مُعَذِّبُہٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْھَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْھَا اَبَدًا○

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اس پر عذاب کرتا رہے گا، جب تک کہ وہ اس میں جان ڈالے اور جان ڈالنا اس سے کبھی نہ ہو سکے گا لہٰذا عذاب بھی موقوف نہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب التصاویر التی لیس فیھا روح وما یکرہ من ذلک)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر بنانے والا قیامت کے روز سے ابد الآباد تک عذاب میں مبتلاء رہے گا۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَا ذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَاخَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ متفق علیہ (مشکوٰۃ شریف ،کتاب اللباس ،باب التصاویر، فصل اول:: بخاری ،کتاب البیوع ،التجارۃ فی ما یکرہ لبسہ للرجال والنساء)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غالیچہ خریدا اور اس میں جانداروں کی تصویریں تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر تشریف نہ لائے تو انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک سے ناراضگی کے آثار معلوم کئے آپ فرماتی ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ ورسول کے روبرو توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ غالیچہ کیسا ہے؟ آپ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یہ آپ کے واسطے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس کا تکیہ بنائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مصور لوگ قیامت کے روز عذاب دیئے جائیں گے اور ان کو کہا جائے گا کہ ان میں جان ڈالو جو تم نے بنائیں اور یہ بھی فرمایا: جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری ومسلم ومشکوۃ)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مکان کی زینت کے واسطے بھی تصویریں رکھنی نہیں چاہئیں چہ جائیکہ تصویردار تعویذ گلے میں ڈالنا۔

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اَتَیْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَكُوْنَ دَخَلْتُ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ عَلَی الْبَابِ التَّمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْهِ تَمَاثِیْلُ وَكَانَ فِی الْبَیْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ عَلٰی بَابِ الْبَیْتِ فَیُقْطَعُ فَیَصِیْرُ كَهَیْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ فَلْیُجْعَلْ وِسَادَتَیْنِ مَنْبُوْذَتَیْنِ تُوْطَاٰنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوٰۃ، کتاب اللباس، باب التصاویر، فصل ثانی،)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام آئے اور کہا کہ میں کل آپ کے پاس آیا تھا مجھ کو کسی نے مکان میں جانے سے نہ روکا مگر اس سبب سے اندر نہ گیا کہ دروازہ پر تصویریں تھیں اور گھر میں رنگین پردہ تھا کہ اس میں صورتیں تھیں اور نیز گھر میں کتا تھا پس حکم کرو کہ وہ سب تصاویر جو دروازے پر ہیں دور کر دی جائیں، تو ہو جائیں جیسے درخت کی تصویر اور حکم کرو پردے کے لئے کہ پھاڑا جائے اور اس سے دو تکیے بنائے جائیں اور پاؤں کے نیچے روندنے کو پڑے رہیں اور کتے کے لئے حکم دیں کہ نکال دیا جائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (ترمذی)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَهَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ رواه الترمذی (مشکوٰۃ کتاب اللباس، باب التصاویر، فصل

ثانی صفحہ ۳۹۹، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز دوزخ سے ایک کرم نکلے گی کہ اس کی دو آنکھیں دیکھنے کو ہوں گی اور دو کان سننے کو ہوں گے اور ایک زبان بولنے کو ہوگی اور کہی گی کہ تین شخصوں پر متعین ہوں ہر ظالم عناد والے ڈھیٹھ پر ایسے لوگوں پر جنہوں نے اللہ کے ساتھ اور معبود ٹھہرایا اور تصویر بنانے والوں پر۔

(۱۳) عامل، پیر اور غیر محرم عورتیں

بعض جاہل عامل اور پیر غیر محرم عورتوں کو دم کرنے یا آسیب نکالنے کے بہانے سے مس کرتے ہیں ہاتھ لگاتے اور ان کے جسم کو برہنہ کر کے دیکھتے ہیں اور بعض تو اڑا کر لے جاتے ہیں سینکڑوں واقعات مشاہدہ ہیں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ ...... اَلْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ (رواہ مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کا زنا نامحرم کو پکڑنا ہے (مسلم شریف، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا وغیرہ)

ہاں ڈاکٹر اور حکیم وغیرہ کو نیک نیتی سے ہاتھ لگانا جائز ہے۔

(۲) معاویہ بن حمیدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے چھپانے کا بدن کس موقع پر چھپائیں اور کس موقعہ پہنہ چھپائیں آپ نے فرمایا: تم اپنے ستر کو تمام لوگوں سے چھپاؤ بجز اپنی بیوی اور لونڈی کے (سنن ابی داؤد، کتاب الحمام، ما جاء فی

(التعری)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اجنبی عورت کی شکل صورت پر شہوت سے نظر ڈالے گا قیامت کے روز اس کی آنکھوں میں سیسہ پگلا کر ڈالا جائے گا (ہدایہ)

(۱۴) عامل اور پیر کے پاس عورتوں مردوں کا اجتماع

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہاں کوئی عامل ہوتا ہے خواہ وہ مشہور ہو یا غیر معروف عوام الناس عورتیں اور مرد کثرت سے وہاں دیکھا دیکھی جوق در جوق آنے شروع ہو جاتے ہیں جہاں ان کی نشست و برخاست ایک ہی جگہ ہوتی ہے اور اس سے وہ تمام خرابیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں جو نامحرم مردوں عورتوں کے اختلاط سے متوقع ہیں۔

اصلاح: ایسی جگہ عاملوں کے پاس مستورات کا جانا نہایت قبیح اور زبون ہے کیوں کہ وہاں میلوں کی طرح تمام مفاسد مجتمع ہوتے اور ہر قسم کے لوگ وہاں آتے ہیں بدمعاشوں اور غنڈوں کو بدنظری تاڑبازی، زنا، چوری اور لڑائی فساد وغیرہ کرنے کا خوب موقع ملتا ہے، چنانچہ ہزاروں واقعات اس کے شاہد ہیں۔

زمانہ حال کے ایک عامل کا چشم دیدہ حال سن لیجئے اس نے عملیات کے جال کو وسیع کرنے کے لئے واعظ کا پیشہ اختیار کر رکھا ہے پنجاب کی ریاستوں اور وسطی اضلاع کے قصبوں اور گاؤں میں دورہ رہتا ہے چونکہ عملیات کا جادو زیادہ تر نساء غافلات (غافل عورتوں) پر چلتا ہے اس لئے ایسی تدابیر اس واعظ کا دستور العمل ہیں جن سے عورتوں کی حاضری مجلس میں زیادہ ہو، مثلاً اپنی چہرہ آرائی وعظ کے لئے رات کا وقت مخصوص ہونا دن کو وعظ سے انکار کر دینا چہرہ آرائی کے لئے پوڈر غازہ مسّی، دنداسہ کا استعمال رنگیل لباس جب رات کو گیس کی روشنی میں واعظ صاحب چہرہ

گلگوں اور کاکلِ مشکین کی سج دھج کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں، تو عورتیں دل تھام کر رہ جاتی ہیں اثنائے وعظ میں بار بار یہ ارشاد ہوتا ہے کہ بیبیاں سامنے بیٹھیں اور بلند آواز کے ساتھ ہم نوا ہو کر کلمہ کی ابیات پڑھیں یہ ابیات اس واعظ کی خود تصنیف کردہ ہیں اور ہر وعظ میں حاضرین کو سناتا اور پڑھاتا ہے ہر وعظ کے آخر میں یہ لکچر ہوتا ہے کہ فقیر کے پاس محبت وعداوت اور تسخیر کے معجز نما عمل موجود ہیں ایک دو دن کے عمل سے شوہر اپنی بیوی کا غلام ہو جاتا ہے۔

فلاں مقام پر ایک شخص اپنی بیوی کو ہمارے وعظ کی مجلس میں آنے نہیں دیتا تھا، صبح کو وہ عورت فقیر کے پاس آ کر فریاد کرنے لگی فقیر نے ایک نقش اس کو لکھ کر دے دیا جب وہ اپنے گھر گئی تو شوہر نے اس کے پاؤں پر گر کر معافی مانگی اس لکچر کا اثر یہ ہوتا ہے کہ صبح کو اس واعظ کے حجرے کی طرف جہاں وہ فرد کش ہوتا ہے برقعہ دار اور چادر پوش عورتوں کا تانتا بندھ جاتا ہے خادم باہر بیٹھا اطلاع کرتا ہے تو حجرہ کھلتا ہے عورتیں اندر داخل اور حجرہ بند جب ان عورتوں سے فراغت ہوتی ہے تو وہ دوسری زنانی ٹولی کو اندر آنے کی اجازت ہوتی ہے یہی شغل سارا دن رہتا ہے اور حضرت کی چاندی ہوتی ہے، بعض مقامات پر بعض خاص مستورات کے متعلق کچھ ایسے حالات و واقعات بھی سنے گئے ہیں جن کی شرمناک تفصیل اور افسوس ناک نتائج کے ذکر کی تہذیب اجازت نہیں دیتی یہ واعظ صاحب دو ایک جگہ قید بھی بھگت چکے ہیں، ضَرَبَ یَضْرِبُ کی گردان سے خاطر تواضع بھی ہوئی ہے مگر اپنی دھن کے پکے ہیں، بے پایاں دولت جمع کر لی اور اراضیات و باغات خرید لئے بڑی بڑی عمارتیں بنالیں۔

ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ عورتوں کو ایسے مجمع میں ہرگز جانے نہ دیا کرے، اور ان کو نرمی یا سختی سے حسب حال ضرور روکے ورنہ قیامت کے روز پوچھا جائے گا، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ (رواہ البخاری، کتاب الجمعۃ، الجمعۃ فی القری والمدن ومسلم، کتب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائر والحث علی الرفق)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے متعلق پوچھا جائے گا۔

کیا ہی اچھا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

چوزن راہِ بازار گیرد بزن وگرنہ تو درخانہ بنشیں چوزن

یعنی عورت منڈی بازار میلے مجلس میں جانے لگے تو اس کو سزا دو ورنہ خود عورت بن کر گھر میں بیٹھ جاؤ اور مرد ہونے کا دعوی نہ کرو۔

حاشیہ تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب پردہ (مولف)

(۱۵) عملیات پر کامل اور حتمی اعتقاد

بعض عامل اور طالب عملیات، بڑا زبردست اعتقاد رکھتے ہیں چنانچہ وہ علانیہ کہتے ہیں کہ یہ عمل اکسیر اور یہ تعویذ تیر بہدف ہے۔

اصلاح: عملیات پر ایسا اعتقاد رکھنا کہ اس میں ضرور فلاں تاثیر ہے یہ سراسر غلطی اور ناجائز ہے چنانچہ ردالمحتار میں یہ حدیث منقول ہے:

(۱) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ لِاَنَّھُمْ یَعْتَقِدُوْنَ اَنَّھَا تَمَامُ الدَّوَاءِ وَ الشِّفَاءِ بَلْ جَعَلُوْھَا شُرَکَاءَ لِاَنَّھُمْ اَرَادُوْا بِھَا دَفْعَ الْمَقَادِیْرِ الْمَکْتُوْبَۃِ عَلَیْھِمْ وَ طَلَبُوْا دَفْعَ الْاَذٰی مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی الَّذِیْ ھُوَ دَافِعُہٗ (تبیین الحقائق، فصل فی اللبس، ردالمحتار، فصل فی اللبس)

جو شخص تعویذ پہنے اللہ تعالی اسے اس کے لئے مفید نہ بنائے کیوں کہ لوگ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہی پوری دوا اور شفاء ہے بلکہ اس کو شریک حق بنا لیتے ہیں، کیوں کہ وہ اس کے ذریعہ تقدیروں کو دفع کرنے کا قصد رکھتے ہیں جو ان کے لئے مقدر ہیں اور اللہ تعالی کے غیر سے تکلیف دور کرنے کی التجا کرتے ہیں وہ اللہ جو اس کا دفع کرنے والا ہے (شامی)

(۲) عن عیسی بن حمزة قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ (رواہ ابوداؤد و مشکوۃ باب الطب الرقی)

عیسی ابن حمزہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم کے پاس گیا اور ان کے جسم پر سرخی عارض تھی تو میں نے کہا تم کوئی تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے انہوں نے کہا میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کوئی کچھ تعویذ وغیرہ گلے میں ڈالے اس کو اس کے سپرد کیا جاتا ہے۔

آج کل اکثر عوام عملیات کو ایسا مؤثر سمجھتے ہیں اور ان پر ایسا بھروسہ رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی سے بھی غافل اور بے فکر ہو جاتے ہیں، حتی کہ بعض عامل ان آثار کو اپنے اختیار اور قدرت میں سمجھنے لگتے ہیں، بعض اوقات یوں دعوے بھی کرتے ہیں کہ فلاں عمل سے یوں کر دیں گے اور فلاں سے یوں، الغرض اگر کسی عامل کا ایسا اعتقاد نہ بھی ہو لیکن جاہلوں کا تو یہ اعتقاد ضرور ہوتا ہے چنانچہ اسی واسطے عوام الناس حکمی عمل اور تیر بہدف تعویذ اور عمل تلاش کرتے پھرتے ہیں، بعض اوقات اس میں ایک اور خرابی بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ جب اثر نہیں ہوتا تو جاہل یہ کہنے لگ جاتا ہے کہ

اللہ تعالی کے نام میں بھی اثر (نعوذ باللہ) تاثیر نہیں ہے اور علاوہ اس کے قرآن و حدیث کے صحیح ہونے اور اللہ کے صادق الوعد ہونے میں بھی (نعوذ باللہ) شبہ کرنے لگتا ہے، بنا بریں اس مفسد اور خرابی سے بچنا بچانا دونوں ضروری ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کو تعویذ ہرگز نہیں دینا چاہئے، بلکہ جہاں ایسا احتمال ہو وہاں صاف طور پر کہہ دینا چاہئے کہ یہ مثل یا یہ تعویذ طبی دوا کی طرح ہے، مؤثر حقیقی نہیں ہے نہ ہی اس پر اثر ہونے کا حتمی وعدہ قرآن وحدیث میں پایا جاتا ہے، اثر دینا تو اللہ تعالی کے اختیار میں ہے یہ تو ایک حیلہ اور سبب ہے۔

اگر ایسی عملی اور اعتقادی خرابیاں اور مفاسد طب میں بھی پیدا ہونے لگیں تو ایسے شخص کے لئے یہ بھی ممنوع ہے لیکن چونکہ اکثر دواؤں کے اثر کی علت حرارت و برودیت وغیرہ کی کیفیات کو سمجھتے ہیں یا اگر علت معلوم نہیں تو بھی وہ اسباب متبذلہ سے ہیں اس لئے ان کی وقعت قلب میں ایسی نہیں ہوتی کہ اس کے تخلف کو بعید یا اعتقاد تخلف کو خلاف دین سمجھنے لگیں لہٰذا اس میں یہ خرابی اور مفسدہ شاذ ونادر ہی پیدا ہوتا ہے، وَالنَّادِرُ لَاعِبْرَةَ لَهٗ۔

(تعویذ اگرچہ مؤثر حقیقی نہیں مگر اللہ تعالی کے فضل سے اثر رکھتے ہیں، عامل کو چاہئے کہ اللہ تعالی کا اعتقاد لوگوں کو سکھائے اور اس کی عطا سے ناامید نہ رکھے، کیونکہ عملیات میں روحانی طور پر اثر پایا جاتا ہے جس کا ثبوت آگے جا کر آئے گا، ان شاء اللہ تعالی)

(۱۶) ترک حیوانات

بعض عملیات میں ترکِ حیوانات وغیرہ کیا جاتا ہے اکثر عامل یاد رکھنے والے اس ترک کو موجبِ تقرب الی اللہ اور طاعت مقصودہ سمجھنے لگتے ہیں۔

اصلاح: ایسا اعتقاد بدعت سیئہ، ضلالت محضہ، تعدّی حدود شرعیہ اور مخالف سنّت حقہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○

اور جس جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس میں سے کیوں نہیں کھاتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم پر حرام کی ہیں وہ تفصیلاً تم سے بیان کر دیں ان میں بھی جس کے کھانے پر مجبور ہو جاؤ اور وہ درست ہے اور بہت لوگ اپنی خواہشوں سے لوگوں کو بہکاتے ہیں ان کو علم کچھ نہیں بیشک تیرا پروردگار حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے۔ (سورہ انعام رکوع ۱۴/ آیت ۱۱۹)

کسی چیز کو قابلِ اکل یا لائقِ ترک قرار دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ عامل کا جو عامل ایسا کرے وہ معاذ اللہ خدائی افعال میں دخیل ہونے کا مرتکب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○ (سورۃ یونس رکوع ۶/ آیت ۵۹)

اے پیغمبر لوگوں سے پوچھو کہ بھلا بتلاؤ تو سہی اللہ تعالیٰ نے جو روزی تمہارے لئے اتاری ہے پھر تم نے اس میں سے کچھ حلال ٹھہرائی کچھ حرام اے، پیغمبر کہہ دو کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو یہ حکم دیا ہے یا تم اپنی طرف سے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو، اس طرح اپنی طرف سے احکام ایجاد کر لینا بدعت سیئہ ہے اور ہر بدعت سیئہ کا کام مردود ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ○

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے اس دین میں نئی بات نکالے جو اس میں سے نہیں ہے بس وہ بات مردود ہے (بخاری، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور الصلح مردود:: و مسلم، کتاب الاقضیۃ، باب نقض الاحکام الباطلۃ ورد محدثات الامور)

(۱۷) حلال چیز کو حرام سمجھنا

بعض عامل وظائف اور اعمال میں بعض حلال چیزوں کو حرام سمجھ کر سختی سے پرہیز کرنا بتلاتے ہیں چنانچہ وہ بڑی تاکید سے کہتے ہیں کہ اگر پرہیز نہ کی گئی تو عمل میں بھی کامیابی نہ ہوگی۔

اصلاح: کسی مصلحت کی بنا پر تو ترک حیوانات جائز ہے لیکن حلال اشیاء کو حرام سمجھ کر چھوڑنا کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ○ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (سورہ نحل، آیت ۱۱۷،۱۱۶)

اور نہ کہو اپنی زبانوں کے جھوٹ بنانے سے کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھنے لگو بیشک جو اللہ تعالی پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے تھوڑا سا فائدہ دنیاوی ہے سو حاصل کرلیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اشیاء کی حلت و حرمت ایک عام شرعی اصول کے ماتحت ہے جن پر ہر شخص

یکساں طور پر مامور و مکلّف ہے اگر کوئی شخص خاص اپنے لئے ایک حلال چیز کو حرام قرار دے لے جیسا کہ عاملوں کا شیوہ ہے کہ گوشت انڈے وغیرہ ترک کر دیتے ہیں شرع میں اس کی اصل نہیں ایسی چیز سے پرہیز کرنا جس کی اصولِ شرع نے اجازت نہ دی ہو بے بنیاد ہے!

(بعض عامل گائے کے گوشت کی بالخصوص پرہیز کرتے ہیں اور طالب کو بھی کہتے ہیں کہ نہ کھائے یہ کام دراصل ہندوؤں کے اثر کا نتیجہ ہے چنانچہ یہ: ریاستوں کے رہنے والے عامل و پیراب بھی اس کے پابند پائے جاتے ہیں، مؤلف رحمہ اللہ تعالی) (اب لوگ جادوگری میں بہت داخل ہو چکے ہیں شاید اسی کی بنیاد پر آج کل بڑا گوشت ناپسند کیا جاتا ہے، جس کی تحقیقی صورت حال آپ کے سامنے ہے، لہٰذا اس کا ارتکاب کرنے سے بچنا چاہئے، اگر کسی بندۂ حق کو اپنے چلہ وغیرہ میں روحانی طور پر ایسا کرنا پڑے کہ کچھ مختصر چیز کھا کر گزارا کرے تو باقی اشیاء کو حرام سمجھ کر نہ چھوڑے بلکہ اپنی منزل کو عبور کرنے کے لئے وقتی طور پر اسے ترک کر دے تاکہ منزل یک سوئی سے طے ہو جائے، جیسا کہ ہمارے بزرگوں کا سلسلۂ وظائف ہے اس میں کسی طرح کی کوئی پابندی نہیں چلتے پھرتے ہر وقت ذکر میں رہنا پسندیدہ ہے چودہ جملے ہیں جن میں سے ہر ایک کو اٹھارہ لاکھ بار پڑھنا ہے میں اس کا مطلب یہ سمجھتا ہوں ہے اتنا ذکر کرنے سے بندہ کو عادت ہو جاتی ہے ہر وقت ذکر میں رہنے کی لہٰذا اس کے بعد وہ سستی نہیں کرتا اور ذکر الٰہی کے بغیر اسے سکون نہیں ملتا، ایک وظیفہ ایسا ہے جسے ہر روز سوا لاکھ بار پڑھنا ہے اور پابندی ہے کہ مغرب سے وقتِ عشا کے شروع ہونے تک آدھا سیر دودھ پینا ہے صبح شام دونوں وقت غسل کرنا ہے اور یہ عمل اکتالیس دن کا ہے، اس کے بعد کوئی بھی چیز کھانے سے منع نہیں کیا گیا، لہٰذا وقتی طور پر کچھ پابندی کرنے سے بندہ گناہگار نہیں مستقل کوئی چیز چھوڑنا یا چھڑوانا حرام قرار

دے کر یہ برا اور ممنوع ہے جس کی شرع شریف نے اجازت نہیں دی ہے، ہاں علاج کے لئے کبھی حکیم منع کر دیتا ہے کہ فلاں چیز نہ کھانا اس سے تجھے تکلیف ہو گی تو مریض اگر چھوڑ دے تو جلد صحت یاب ہو جاتا ہے یوں اس راہِ طریقت میں جلد کامیابی کے لئے کچھ پابندی اختیار کر لی جائے تو منزل جلد مل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَحَمِدَاللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً (متفق علیہ) (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجہ الناس بالعتاب:: مسلم، کتاب الفضائل، باب علمہ باللہ تعالی وشدۃ خشیتہ)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تیار کی پھر اس کی اجازت دی تو لوگوں نے اس سے پرہیز کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ گئی آپ نے ایک تقریر فرمائی پہلے اللہ تعالی کی حمد کی پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ ایسی چیز سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں ہے، پس قسم ہے اللہ تعالی کی کہ مجھے ان لوگوں سے زیادہ علم ہے اور ان سے زیادہ خوف ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸) عملیات میں تارک نماز ہونا

بعض عامل ایسے عمل اور وظائف بتلاتے ہیں کہ جس میں یہ تاکید کی جاتی ہے کہ اس دوران میں نماز وغیرہ نہ پڑھی جائے بلکہ ہر وقت وظیفہ میں مشغول

رہیں، کیوں کہ اس طرح کرنے میں کامیابی کی زیادہ امید ہے (نعوذ باللہ) (جیسا کہ ریاض گوہر شاہی کا فتنہ ہے، جو صرف درود شریف پڑھتے رہنے کی تلقین کرتے ہیں اور نماز روزہ کی کوئی فکر نہیں، یا ادھر کا مونکی میں میں نے سنا کہ کوئی پیر ایسا ہے جو نماز سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ میری بیت ہو جاؤ نماز وغیرہ کی تمہیں ضرورت نہیں وغیرہ وغیرہ من خرافاتہ معاذ اللہ یہ شخص تو پیر ہونے کے قطعاً لائق نہیں چہ جائے کہ اسے پیر بنایا جائے اور کوئی اس کا مرید ہو، قادری شطاری)

اصلاح: اس قسم کے وظیفے پڑھنے ہرگز جائز نہیں، یہ سراسر معصیت اور کفر ہے کیوں کہ نماز کو عمداً چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے، چنانچہ احادیث شریف میں ہے:

(۱۱) عن ابی الدرداء قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ ...... لَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ (رواہ ابن ماجۃ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب دوست ﷺ نے یہ وصیت کی کہ نہ چھوڑو نماز فرض جان بوجھ کر کیوں کہ جو کوئی اسے جان بوجھ کر ترک کرے گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا۔

(۱۲) عن جابر قال قال رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ (رواہ مسلم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام اور کفر کے درمیان نماز کا فرق ہے (صحیح مسلم شریف، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ)

احناف کے نزدیک تارک نماز کافر نہیں ہوتا، بلکہ وہ قریب کفر کے پہنچ جاتا ہیکیونکہ اس نے کفروالسعمل کیا ہے (دلائل کے لئے دیکھو نماز حنفی)

؎ میانِ مومن و مشرک تفاوتے نیست
کہ ایں نماز گذارست و آں نماز گزار

(نماز گذار سے نماز ادا کرنے والا اور نماز گزار سے نماز چھوڑنے والا مراد ہے، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

(۱۹) مریدوں کے ہاں زبردستی مہمان بننا

بعض عامل اور پیر ذراسی واقفیت یا جدی پیر ہونے کی وجہ سے لوگوں کے گھروں میں جا کر ڈیرا جما لیتے ہیں، اور زبردستی مہمان بن جاتے ہیں بیچارے میزبان کو ان کا تمام خرچ اخراجات طوعًا و کرہًا برداشت کرنا پڑتا ہے، اور اچھے سے اچھا کھانا مرغ پلاؤ، وغیرہ کھلانا پڑتا ہے، خواہ وہ بے چارے غریب اور محتاج ہی کیوں نہ ہوں، اور رخصتِ کے وقت نذر و نیاز بھی مجبورًا دینی پڑتی ہے کہ اس کے بغیر بددعاء کا خدشہ، اور اپنے بزرگوں کا ننگ و ناموس ایسے موروثی پیروں کا ذکر آگے چل کر بڑی تفصیل کے ساتھ آئے گا۔

اصلاح: یہ تکلیف مالایطاق غریب غربا پر ڈالنا سخت ظلم ہے کہ لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا، ”اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی گنجائش سے زیادہ مجبور نہیں کرتا“ مگر یہ رنگیلے پیر ایسے حضرت ہیں، کہ سنتُ اللہ کے خلاف اپنے غریب مریدوں کا گلا گھونٹتے ہیں، اور ان کی چھ ماہ کی روٹیاں ہفتہ عشرہ میں چٹ کر جاتے ہیں ”چندیں شکل برائے اکل“

(۲۰) عاملوں کا مسجدوں میں ڈیرہ لگانا

بعض نمازی عامل مسجدوں میں آکر فروکش ہوتے ہیں اور وہاں ہر قسم کے لوگ آنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے مسجد کی بے ادبی ہوتی ہے بعض ننگے پاؤں آجاتے ہیں، بعض جنبی اور ناپاک آدمی بھی آگھستے ہیں اور بڑا شوروغل برپا کرتے ہیں، اور دنیا کی باتیں کثرت سے کرتے ہیں۔

اصلاح: اول تو مسجدوں کو گھروں کی طرح استعمال کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ مسجد سے باہر حجرے وغیرہ میں ٹھہرنا مناسب ہے، تاکہ دنیاوی غرض سے لوگوں کی آمدورفت اور دنیاوی گفتگو سے خانہ خدا کی بے ادبی نہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے:

○ عن الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَکُوْنُ حَدِیْثُھُمْ فِیْ مَسَاجِدِھِمْ فِیْ اَمْرِ دُنْیَاھُمْ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ فَلَیْسَ لِلّٰہِ فِیْھِمْ حَاجَۃٌ۔

حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے مرسلا روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی مسجدوں میں دنیاوی باتیں کریں گے، پس ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھو اللہ کو ان کی ضرورت نہیں (بیہقی، شعب الایمان، فصل المشی الی،،،، جامع الاحادیث، باب یاء النداء، جز ۲۳)

دوسرے عامل کے پاس ہر قسم کے لوگ جو آئیں گے تو ان میں سے بہت سے لوگ مسجد کے آداب سے واقف نہیں ہوتے، وہ اونچی آواز سے بولیں گے، اور مسجد میں ذکرِ حق کے سوا بلند آواز سے بولنا ممنوع ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عن مالك قال بنٰی عُمَرُ رَحْبَةً فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّی الْبُطَیْحَاءَ وَ قَالَ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَّلْغِطَ اَوْ یُنْشِدَ شِعْرًا اَوْیَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْیَخْرُجْ اِلٰی هٰذِهِ الرَّحْبَةِ (رواہ فی الموطا، مشکوۃ شریف، کتاب الصلوۃ، باب المساجد ومواضع الصلوۃ، تیسری فصل)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مسجد کے دروازے پر ایک صحن بنایا تھا جس کا نام بُطَیحاء رکھا گیا اور فرمایا جو شخص چیختا چلاتا یا شعر پڑھتا یا آواز بلند کرتا ہے وہ اس صحن کی طرف آ جائے۔

تیسرے وہ لوگ کوئی عبادت وطاعت کی غرض سے تو نہیں آئیں گے کہ تطہیر وتنظیف کے پابند ہو کر آئیں،

بلکہ کوئی طلبِ روزگار کے لئے، کوئی خواہشِ نکاح کے لئے،
کوئی حصولِ اولاد کے لئے، کوئی دفعِ اعداء کے لئے،
کوئی فتحِ مقدمات کے لئے، کوئی تسخیرِ عوام کے لئے،
کوئی استمالتِ حکام کے لئے عمل سیکھنے آئے گا،

اور ممکن ہے ان میں بے نماز، بے وضو، جنبی، گندہ لباس، نجس البدن، فاسق، کافر، ہر طرح کے لوگ ہوں، حالانکہ مسجد کو ہر طرح کی ناپاکی اور بدبو سے محفوظ رکھنے کا حکم ہے، اور اس میں یہاں تک احتیاط ملحوظ ہے کہ:

عن معاویة ابن قرة عن ابیه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ وَقَالَ مَنْ اَکَلَهُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَ قَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَابُدَّا اٰکِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا [1] قال یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ (ابوداود، کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الثوم)

[1] تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب "آداب مسجد وتعمیر مسجد"

معاویہ ابن قرۃ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان دو پودوں سے یعنی پیاز اور لہسن سے ، اور فرمایا: جس شخص نے ان کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے ، اور فرمایا: اگر تم ضروری ان کو کھانا چاہو تو پکا کر ان کی بو مار لو۔

(۲۱) تعویذات کی بے ادبی

بعض عامل تعویذوں کے استعمال کا ایسا طریقہ تجویز کرتے ہیں جس میں ان تعویذات کے مندرجہ کلمات و آیات کی سخت بے ادبی ہوتی ہے ، مثلاً کوئی تعویذ آمد ورفت کی جگہ دفن کیا جاتا ہے ، کوئی جلایا جاتا ہے ، کوئی نجس جانور کتے وغیرہ کو کھلایا جاتا ہے۔

اصلاح: اس طرح کرنا یا جس طریقہ سے بے حرمتی اور بے تعظیمی ہوتی ہو ، سب ناجائز ہے ، چنانچہ ردالمحتار کتاب الکراہیۃ قبل فصل النظر والمس میں ہے:

یکرہ کتابۃ الرقاع فی ایام النیروز والزاقھا بالابواب لانہ فیہ اھانۃ اسم اللہ تعالی واسم نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعویذات کو نوروز کے دنوں میں لکھنا اور ان کو دروازوں سے چسپاں کرنا مکروہ ہے کیوں کہ اس میں اللہ تعالی کے نام اور اس کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نام کی توہین ہوتی ہے۔

(۲۲) تعویذات کے لکھنے اور چھپوانے کے لئے وضو

بعض عامل تعویذات کو بلا وضو لکھ کر بے وضو طالبوں کو دے دیتے ہیں۔

اصلاح: اگر تعویذ آیات قرآنی کا ہو تو اس کو بے وضو لکھنا جائز نہیں ہے

اور نہ ہی بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے، ہاں اگر اوپر سے دوسرا کپڑا علیحدہ لپٹا ہو تو جائز ہے، چنانچہ ردالمحتار کتاب الکراہیۃ قبیل فصل النظر والمس میں ہے۔

لاباس بان یشد الجنب والحائض التعاویذ علی العضد اذا کانت ملفوفۃ۔

اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جنبی مرد یا حائضہ عورت تعویذوں کو اپنے بازوؤں پر باندھیں جبکہ وہ چمڑے یا پارچہ میں ملفوف ہوں۔

اگر آیات قرآنی طشتری وغیرہ پر لکھی جائیں، تو ان کے لکھنے اور چھونے کے لئے بھی وضو شرط ہے اس لئے بہتر ہے کہ اگر طالب باوضو نہ ہو تو خود عامل لکھ کر پانی سے دھو کر اس کو دیدے، افسوس ہے کہ بڑے بڑے عامل و پیر بھی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے طالب تو بالعموم جاہل ہی ہوتے ہیں وہ تو معذور ہیں۔

جب تعویذ کی ضرورت نہ رہے تو اس تعویذ کو دھو کر اس پانی کو کسی پاک جگہ پر پھینک دینا چاہئے یا اس کو کہیں جنگل یا قبرستان میں دفن کر دینا بہتر ہے۔

(۲۳) غیر مسلموں کو تعویذ دینا

بعض عامل اور پیر غیر مسلموں کو آیات قرآنی والے تعویذ بھی دے دیتے ہیں۔

اصلاح: اگر غیر مسلم کو تعویذ دینا ہو تو بہتر یہ ہے، کہ اس میں آیات قرآنی بالکل نہ لکھے بلکہ کوئی اور جائز عبارت لکھ دے، یا حروف جدا جدا کر کے لکھ دے، یا ان کے ہندسے ابجد کے حساب سے لکھ دے، ورنہ ناجائز ہے، کیوں کہ غیر مسلم کے گھر میں پاک کلمات کی حرمت و تعظیم متوقع نہیں، ممکن ہے کہ جب اس تعویذ کی ان کو ضرورت نہ رہے، تو کہیں ادھر ادھر پھینک دیں، اسی لئے فقہ کا مسئلہ ہے، کہ بحالت

جہاد کفار کے ملک میں قرآن مجید ساتھ لے جانا درست نہیں ہے، کیوں کہ ممکن ہے لشکر اسلام کو شکست ہو تو قرآن مجید کفار کے ہاتھ لگ جائے، اور وہ اس کی بے ادبی کریں، ہاں اگر اسلامی لشکر اس کثرت اور قوت کے ساتھ ہو کہ اس کی شکست کا اندیشہ نہ ہو، تو پھر قرآن مجید کا ساتھ لینا جائز اور درست ہے، چنانچہ غنیۃ الطالبین میں ہے۔

وتکرہ المسافرۃُ بالمصحف الٰی ارض العدو لئلا تنا ولہ ایدی المشرکین الا ان یکون للملسمین قوۃ ظاھرۃ و الشوکۃ و الغلبۃ فیجوز استصحابہ۔

اور قرآن مجید کو دشمن کی سرزمین کی طرف سفر میں ساتھ لے جانا مکروہ ہے تاکہ مشرک لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں چلا جائے لیکن اگر مسلمانوں کی قوت نمایاں ہو اور شوکت اور غلبہ حاصل ہو تو پھر اس کا ساتھ لے جانا جائز ہے۔

اسی پر تعویذ کے معاملہ کو قیاس کرے گا چاہے اس میں بھی آیات قرآنیہ یا کلماتِ متبرّکہ درج ہوتے ہیں۔
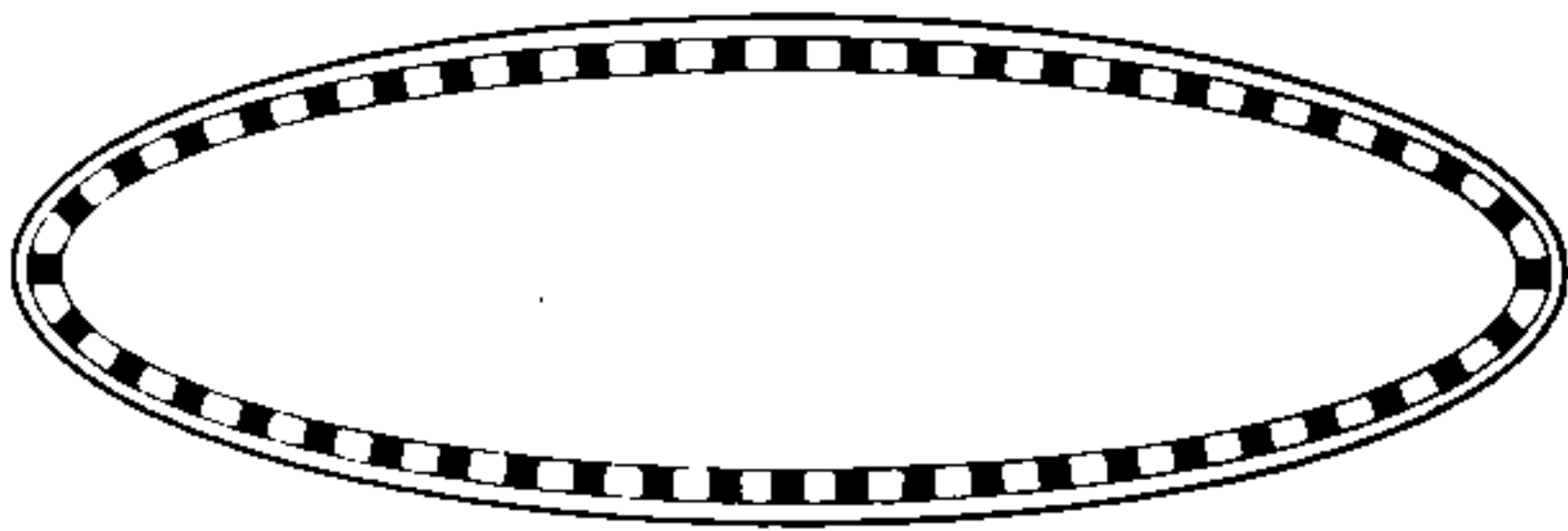
فصل سوم

بعض مفاسد دینیہ سے چشم پوشی بلکہ ان کی ترویج

عامل کا منصب یہ تھا کہ وہ عامل بالدین اور عامل باحکام الاسلام ہوتا ہے، وہ علم وعمل کا جامع ہوتا اور عامل کامل کہلا کر لوگوں کے لئے نمونہ کبری پیش کرتا، مگر صد افسوس، کہ آج کل کے عامل بجائے اس کے کہ گمراہ وغلط کار لوگوں کو اعمال حسنہ کی شاہراہ میں ڈالیں، اور ان کو نکوکاری و پرہیزگاری میں اپنا پیرو بنائیں ؛ الٹا مذاق عام سے مالی فائدہ اٹھانے کے لئے خود ان جاہل لوگوں کے پیرو بن جاتے ہیں عوام کالانعام اپنی جہالت و بے خبری میں عقائدِ فاسدہ اور اعمالِ باطلہ کی بنا پر جو کچھ خلافِ شرع ان عاملوں کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں، اور جو غیر مشروع مرادات کے پورا ہونے کی آرزو ان پر ظاہر کرتے ہیں یہ عامل لوگ من وعن ان کا نام لیتے ہیں، گویا وہ خود ان جاہل لوگوں کی خواہشات کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں، اور ان کی کسی بات پر اصلاحی ترمیم وتردید نہیں کرتے، تاکہ ایسا نہ ہو، کہ یہ لوگ (ان عاملوں سے) بداعتقاد ہو جائیں، اور شکار قابو سے نکل جائے۔

(۱) عاملوں اور پیروں کی پرستش

بعض جہلاء اور بے دین لوگ بالعموم عاملوں کو نہ صرف ولی بلکہ خدا کہنے سے بھی نہیں ڈرتے، چنانچہ کہہ دیا کرتے ہیں ”حضرت جی آپ تو ہمارے رب ہیں ہیں (معاذ اللہ من ذلک) پھر کوئی ہاتھ جوڑتا ہے، کوئی جھک کر گھٹنوں کو ہاتھ لگاتا ہے، حتی کہ کوئی سجدہ تک کر دیتا ہے (نعوذ باللہ من جھل الجھلاء)۔

((واقعات وحکایات

۱) ادھر کاموںکی میں دو معتبر آدمی ڈاکٹر محمد اویس اور ڈاکٹر شمشاد احمد صاحبان نے اطلاع دی کہ ہسپتال کے ساتھ ایک مزار ہے اس میں ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ آٹے کے توڑے اٹھائے جا رہے تھے ہم نے سوچا شاید کوئی عرس وغیرہ کی تقریب ہو گی ارادہ کیا کہ چلتے ہیں بابرکت محفل ہے اس میں شریک ہوتے ہیں۔

جب ہم آگے گئے تو ایک کمرے میں لوگ جا رہے تھے ہم بھی ادھر ہو گئے کیا دیکھا کمرے کے اندر دروازے کے سامنے ایک بہت بڑی تصویر لگائی گئی ہے ایک عورت اور ایک بچہ آئے اس عورت نے پہلے پھر بچے نے اس تصویر کو سجدہ کیا پھر وہ دونوں آگے ہوئے تو ایک آدمی منہ میں نشیلہ پان ڈالے بیٹھا تھا بڑی ہی تجسس کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اس عورت اور بچہ نے اس کو بھی سجدہ کیا مگر اس آدمی نے ان سے کچھ نہیں کہا، پھر ہم اٹھے اور دربار پر حاضری دینے کے لئے گئے تو وہا کیا دیکھا کہ عورتیں قبر کا طواف کر رہیں تھیں اسے دیکھ کر بھی بڑا افسوس ہوا، البتہ ہم سمجھ گئے کہ یہ دو نمبر کام ہے یہاں سے نکلنا چاہئے لہٰذا ہم وہاں سے دم دبا کر چلے آئے، کیوں کہ وہاں پر سارے وہ ہم خیال تھے ورنہ شاید کوئی ہنگامہ ہو جاتا۔

۲) یوں ہی میرے پاس ایک طالب علم مولانا محبوب عالم صاحب پڑھنے آتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ادھر ملتان کی طرف ایک پنڈ (گاؤں) وغیرہ میں ہم تقریر کے لئے گئے تو وہاں ہم نے ایک پیر بے ضمیر کو دیکھا جو سال میں ایک بار نہاتا ہے، اور غسل کا پانی لوگ بطور تبرک لے جاتے ہیں، اور وہ چارپائی پر بیٹھ کر نہاتا ہے، افسوس کی بات ہے کہ لوگ اس سے بھی عقیدت رکھتے ہیں جو انہیں اپنی ناپاکی بھی دھو کر پلا دیتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا اسے سال بھر میں جنابت لاحق نہیں ہوتی، اگر وہ

جنبی ہوتا ہے اور نہاتا نہیں تو سارا سال پلید رہا، جب نہایا تو پورے سال کی پلیدی اس پانی میں اتار کو لوگوں کو پیش کردی جسے لوگ اُتنے واہ لے جاتے ہیں، نہ انہیں کوئی پوچھنے والا ہے جو گند پھلا رہا ہے نہ ان لوگوں کو کوئی ہدایت دینے والا ہے کہ یہ آدمی مسلمان نہیں ہے، روحانیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، جادوگر ہے، اس لئے پلید رہتا ہے، کیونکہ کہ جادوگر کے لئے پلید رہنا ضروری ہے، ورنہ شیاطین اسے زندہ نہ رہنے دیں، کیونکہ روحانیت کے لئے پاک ہونا ضروری ہے۔

۳) ایک جادوگر کی بابت پتہ چلا کہ وہ بھی...... میں ہے اور بہت بڑا بدعقیدہ بھی ہے، ایک عورت اس کے پاس چلی گئی کہ میرا خاوند مر جائے، اس کے لئے کوئی تعویذ دے دو، اس نے کہا اپنے بڑے بیٹے کو لے کر آ، وہ بیٹے کو لے کر آ گئی، اس نے کہا یہاں پر میرے سامنے ماں بیٹا زنا کرو، ان دونوں نے کوئی دیر نہیں لگائی، اس نے انہیں تعویذ دے دیا وہ عورت تعویذ لے گئی اور جا کر گھر کی دیوار میں رکھ دیا وہ دیوار گر گئی مگر آدمی بچ گیا، گناہ گار بھی ہوئے، اس عمل کو اگر جائز سمجھا تو کافر بھی ہوئے مگر مطلوب ہاتھ نہ آیا، ایسے موقع پر پنجابی میں کہتے ہیں:

گروں بے گر ہویا باروں پڑوا کھایا

اس راوی کا نام ذکر نہیں کرتا ہوں، کہ اس کے سچا ہونے کا یقین نہیں، کہ اس کی عادت ہے، قصہ گوئی اور داستانیں گڑھنے کی، لکھ اس لئے دی ہے کہ ایسا بعید بھی نہیں آج کل لوگ دین کو سمجھ کر نہیں بلکہ لطف اندوزی اور انسانی حقوق کا نعرہ لگا بے حیا ہوئے جاتے ہیں۔

۴) جیسا کہ کسی نے بتایا: کہ انٹرنیٹ پر ایک لڑکا اس کی بہن اور اس کی ماں اپنی نشریات کرتے ہیں، کہ ہم آپس میں محبت کرتے اور انجائے (enjoy) کرتے ہیں، یہ ہمارا انسانی حق ہے، سمجھ یہ آتی ہے کہ ایسے لوگ بے دین ہیں جنہیں

مسلمانوں میں اس طرح کی حرکات کرنے کے لئے داخل کر دیا جاتا ہے، ایک تو وہ اگر ملنگوں یا پیروں والا انداز بنا کر آئیں تو نذرانے بٹورتے ہیں۔

دوسرے (Enjoy) کا جھانسا دے کر بے حیائی پھیلاتے ہیں، تاکہ کوئی مسلمان اپنے دین پر قائم نہ رہے، کیونکہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوسکتا کہ اپنی ہی ماں بہن سے بے حیائی کرے، اور پھر اسے نشر بھی کرے، استغفر اللہ و معاذ اللہ تعالیٰ من ذالک، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی))

اصلاح: ان باتوں میں کئی خرابیاں ہیں، اول تو اس غیر معمولی تعظیمی سلوک سے عامل میں عجب وتکرار پیدا ہوجاتا ہے، جو اس کے لئے ایک روحانی ہلاکت کا مترادف ہے۔

چنانچہ یہ حدیث اس پر ناطق ہے:

عن ابی بکرۃ قال: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلَاثًا (مشکوۃ) (صحیح بخاری، کتاب الشہادات، باب اذا رجلا رجلا کفاہ)

ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں ایک شخص کی تعریف کی، تو آپ نے اسے فرمایا: تو نے تو اپنے بھائی کا گلا کاٹ ڈالا یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دہرائے۔

دوسرے تعظیم کرنے والوں کے یہ افعال صاف شرک وکفر ہیں، اگر عامل اپنی تعظیم سے لذت گیر ہونے کے باعث ان افعال کو پسند کرے اور جائز رکھے، تو اس شرک وکفر میں برابر کا حصہ دار ہے، اگر دل سے افعال کو برا سمجھتا ہے، مگر اپنی دکانداری قائم رکھنے کے لئے لوگوں کو سختی سے نہیں روکتا تو بھی دین پر دنیا کو مقدم

رکھنے کا مجرم اور گنہگار ہے۔

عامل کا فرض ہے کہ جو لوگ ایسی تعظیم کریں جو حد شرک تک پہنچے، ان کو خوب جھڑک کر ان افعال سے منع کرے اور ان کی برائی ان کے ذہن نشین کردے، پھر بھی نہ مانیں تو ان کو تعویذ وغیرہ دینے سے صاف انکار کردے۔

(۲) تعویذ کو ناپاک جگہ لے جانا

بعض لوگ جو اپنے پاس تعویذ رکھتے ہیں، تو وہ پیشاب و پاخانہ کی جگہ میں ہمراہ لے جاتے ہیں۔

اصلاح: اگر نگینہ پر کوئی دعا یا آیت کندہ ہو، یا کاغذ پر لکھی ہوئی ہو، تو اگر اس پر موم یا کپڑا لپیٹ کر رکھا ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز ہے بہتر تو یہی ہے، کہ دونوں صورتوں میں اتار کر جائے، چنانچہ ردالمحتار کتاب کراہیۃ میں ہے:

فلو نقش اسمه تعالی اواسم نبیه صلی الله علیه وسلم استحب ان یجعل الفص فی کمه اذا دخل الخلاء وان یجعله فی یمینه اذا استنجی (قهستانی)

پس اگر اللہ تعالیٰ کا نام یا اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نگینہ پر نقش کرایا ہو تو مستحب یہ ہے کہ نگینہ کو اپنی آستین میں چھپالے جبکہ بیت الخلاء میں جانے لگے، اور یہ کہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پہن لے جبکہ استنجا کرنے لگے۔

(۳) کیمیا گری کا خبط اور عاملوں کی عیاری

کیمیا گری کے معنی ہیں قلعی تانبا وغیرہ ادنیٰ دھاتوں سے چاندی سونا بنانا، یہ خبط زمانۂ قدیم سے آج تک چلا آتا ہے، اور اچھے اچھے مہذب و مقطع لوگ اس

میں مبتلا رہ چکے ہیں، اور ساری عمر اپنی حلال کمائی کو کیمیا گری کی بھٹی میں جھونک دینے کے بعد مشت خاکستر کے سوا کچھ بھی ان کو ہاتھ نہیں لگا۔

کیمیا فی الواقع ممکن ہے یا محض خیال خام ہے، اس میں بڑا اختلاف ہے، اور قائلین و مانعین میں دونوں طرف بڑے بڑے ماہرین فن اور مشاہیر رجال شامل ہیں، بہر کیف کیمیا سچ ہو، یا جھوٹ، یہاں اس سے بحث نہیں، بلکہ یہاں مقصود صرف یہ بتانا ہے کہ کیمیا گری کا عملیات کے ساتھ کوئی دور کا تعلق یا کوئی بھی نسبت نہیں مگر چونکہ محنت سے ٹلنے اور مفت کی دولت حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والی مخلوق میں ایک بہت بڑی جماعت کیمیا کی دلدادہ ہے، اور ان میں سے بعض کا خیال ہے، کہ عامل لوگ جو کلام کے زور سے دشمن کو دوست بنا دینے کی طاقت رکھتے ہیں، وہ تانبے کا سونا بھی بنا دیں، تو بعید نہیں، اس لئے عملیات کے دکانداروں نے بھی عوام الناس کے اس خیالِ خام سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے عملیات کے اجزاء میں ایک جزء کیمیا کا بھی شامل کر لیا ہے، گویا عامل کا یہ ذاتی منصب نہ تھا، کہ وہ کیمیا گر ہوتا، مگر چونکہ جہلائے خوش اعتقاد نے اس کو خواہ مخواہ کیمیا گر بنا دیا، اس لئے عامل نے سمجھا کہ جس بات میں فائدہ حاصل ہو اس کو اختیار کرنے میں کیا حرج ہے، چنانچہ بہت سے دغاباز عامل دیکھے گئے ہیں کہ وہ تعویذ نویسی کے ساتھ کیمیا گری کا جال بھی بچھاتے ہیں، اور اکثر بے خبر لوگوں کو خوب مونڈتے ہیں۔

اصلاح: سچے عامل کو کیمیا گری سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے، عملیات کا کام کلامِ الٰہی اور اسمائے الٰہیہ سے برکت حاصل کرنا قرب الٰہی سے تعلق رکھنا ہے، اور کیمیا گری خالص طلب دنیا کے مترادف ہونے کے اعتبار سے کلاب دنیا کا کام ہے۔

(۴) سٹے کی قمار بازی اور عاملوں کا نرخ و نمبر بتانا

سٹے کا منحوس و نامبارک نام اکثر ناظرین قارئین نے سنا ہوگا، آج کل عاملوں کی ایک گندھا دماغ و تیرہ درون جماعت نے اس ناپاک کام میں بھی حصہ لینا شروع کیا ہے، مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سٹے کی تشریح کی جائے، کہ وہ کیا چیز ہے، اور اس کی صورت کیا ہے، پھر ہم بتائیں گے کہ وہ عامل لوگ اس میں کس طرح کا حصہ لیتے ہیں۔

سٹے کی تعریف اور اس کی قسمیں

سٹے کی دو صورتیں ہیں، ایک تو تجارتی صورت ہے، وہ یہ ہے کہ مثلاً آج گندم کا نرخ منڈی میں چار روپیہ فی من ہے، ایک شخص کو امید ہے، کہ آئندہ چل کر گندم دو روپیہ فی من تک ارزاں ہو جائیں گے، اس لئے اس نے اعلان کر دیا کہ آج سے چار ماہ بعد میں تین روپیہ فی من کے حساب سے گندم دے سکوں گا، بخلاف اس کے ایک اور شخص کو توقع ہے کہ چار ماہ کو گندم بہت گراں ہو جائے گی، اس لئے وہ نفع کی امید سے آج ہی اس شخص کو کچھ رقم بطور بیعانہ دے کر پانسو من گیہوں ڈیڑھ ہزار روپے کے خرید لیتا ہے، بایں وعدہ کہ آج سے چار ماہ بعد فلاں تاریخ کو پانچ سو من گیہوں وزن کرالوں گا، اس وقت نرخ خواہ کچھ ہی ہو اگر معاملہ صرف یہاں تک ہوتو جائز ہے، اور اس کو شرع میں بیع سلم کہتے ہیں مگر اس میں خرابی یہ ہے کہ اس میں درحقیقت نہ بائع گندم فروخت کرتا ہے، نہ اس کے پاس اس کا کوئی ذخیرہ ہے اور نہ مشتری خریدتا ہے نہ اس کو اس کا ذخیرہ کرنا مقصود ہے، بلکہ یہ صرف زبانی لسانی نرخ قیمت آزمائی ہے، چنانچہ اگر یہاں وقت معہود پر گندم ارزاں ہوگئی مثلاً دو روپیہ فی من ہوگئی تو خریدار خسارہ کا پانچ سو روپیہ نقد بیچنے والے کے حوالے کر دیتا ہے، اور اگر

گراں مثلاً چار روپیہ فی من ہو گئے تو فروخت کرنے والا منافع کے پانچ سو روپیہ خریدار کے دامن میں ڈال دیتا ہے۔

اس میں خرابی کی وجہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں نہ جنس کا لینا دینا ہے نہ ہی کہیں جنس موجود ہے، اور نہ اس کی قیمت کی رقم لین دین میں ہوتی ہے، بلکہ جنس اس کی قیمت کے فرضی نام سے محض اس کے منافع یا خسارہ کی رقم کا لین دین ہے جو صاف قمار ہے، ان قمار باز تاجروں کو اس معاملہ میں عاملوں کی بڑی تلاش ہوتی ہے، جو اپنے علم کے زور سے یہ بتا دینے کا دعوی رکھتے ہیں، کہ فلاں ماہ اس میں یہ نرخ ہوگا، اور فلاں میں یہ ہوگا تا کہ اسی بنا پر نفع ونقصان کو ملحوظ رکھ کر سودا کریں یا اس سے باز رہیں، پنجاب کی بڑی بڑی منڈیوں میں اس قمار بازی کا وبا عام ہے، اور ایک دنیا اس سے بن اور بگڑ رہی ہے۔

سٹے کی دوسری صورت صاف اور بلا تاویل قمار بازی کی شکل میں ہے یعنی چند قرعہ دار مقامی حکام کی نگرانی ونظام میں اس کا کاروبار کھولتے ہیں جس کا فیصلہ ایک نمبر سے لے کر سو نمبر تک کئی ایک عدد پر ہوتا ہے، جو بطور قرعہ نکالا جاتا ہے، لوگ ایک روپیہ سے لے کر سینکڑوں روپے تک کی رقوم اس سٹے میں لگاتے ہیں، اور ہر شخص جو رقم لگاتا ہے اس کے ساتھ ہی رَجْمًا بِالْغَیْبِ ایک نمبر اختیار کر لیتا ہے، اور افسر کو نوٹ کرا دیتا ہے، جب سٹے کا نمبر نکلنے کا مقررہ دن آتا ہے، تو ایک مخلوق کثیر جمع ہوتی ہے، مقامی سرکاری افسر انتظام کے لئے موجود ہوتا ہے، اس کی نگرانی میں ایک سے سو نمبر تک الگ الگ پرچوں پر لکھ کر ایک گھڑے میں ڈال دئے جاتے ہیں، ایک ناخواندہ و بے تمیز بچہ کو بلا کر اس سے ایک نمبر نکلواتے ہیں پرچی کے کھلتے ہی جب نمبر ظاہر ہوتا ہے، تو جن جن لوگوں کا اختیار کردہ نمبر اس سے مل جاتا ہے، ان کو فی روپیہ کے عوض چونسٹھ روپیہ کے حساب سے رقم مل جاتی ہے، اور ایسے اشخاص چند ایک ہی

ہوتے ہیں، اور باقی تمام لوگ خائب وخاسر روتے پیٹتے اپنے اپنے گھروں کی راہ لیتے ہیں۔

اس قسم کے سٹے کے لئے عاملوں کی بڑی ضرورت سمجھی گئی ہے، اور آج کل ایک دنیا ایسے عاملوں جفریوں نے مجذوبوں، فقیروں، سادھوؤں سنیاسیوں کے پیچھے ماری ماری پھرتی ہے، جن سے ان کو نمبر معلوم ہونی کی امید ہوتی ہے جو سٹے کی آئندہ صحبت میں نکلنے والا ہے۔

سٹے بازوں کے مضحکہ انگیز قیاسات

یہ لوگ جن کا دماغ سٹے کے خیالات اور طمع زر کے خانمان سوز جذبے سے ماؤف ہو چکا ہے، نمبر فہمی کے لئے عجیب عجیب قیاسات جمایا کرتے ہیں، جب وہ مجذوبوں، اور تارک الدنیا فقیروں سے نمبر پوچھتے اور منت سماجت کرتے ہیں اور وہ حسب عادت کچھ بے معنی بڑ ہانک دیتے ہیں، تو سٹہ باز فوراً اس سے قیاساً کسی نمبر کا مطلب اخذ کر لیتا ہے، مثلاً ایک شخص کسی مجذوب کے پاس ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گیا، اور بار بار التماس کی، کہ نمبر بتاؤ۔

مجذوب نے کہا، بابا کیوں ستاتے ہو، میں کیا جانوں نمبر کیا ہوتا ہے، جب اس نے زیادہ دق کیا، تو مجذوب نے کڑک کر کہا چلا جا، کتے! سٹے باز خوش ہو گیا، کہ کتے کے لقب میں نمبر بتا دیا، کاف کے بیس عدد ہیں یہی نمبر ہے۔

ایک شخص کو بتا دیا گیا، کہ فلاں گاؤں کے فلاں مندر کا سنیاسی سادھو نمبر بتاتا ہے، وہ آٹھ سات میل طے کر کے وہاں پہنچا، سادھو مندر کے دروازہ میں بیٹھا تھا، یہ شخص اس کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا، سادھو نے اس کا مقصد پوچھا تو اس نے بتایا، کہ نمبر کا طالب ہوں، سادھو نے کہا کہ مندر کی مرمت کے لئے بیس روپیہ تو مجھے

جڑتے نہیں، اگر سٹے کا نمبر مجھے آتا، تو سب سے پہلے میں خود ایک رقم حاصل کر کے اپنے مندر کی مرمت کراتا، لوگ غلط کہتے ہیں، کہ میں نمبر بتاتا ہوں، میری ساٹھ سال کی عمر ہوگئی، آج تک ایسے خبط کے پیچھے نہیں پڑا، سٹہ باز ساٹھ کا عدد سن کر نہال ہو گیا، اور خوش خوش واپس چلا گیا۔

ایک اور شخص اسی طرح کسی سادھو کے درپے ہو گیا، کہ نمبر بتاؤ، اس نے نہایت سختی سے انکار کر دیا، یہ شخص مایوس ہو کر جانے لگا، تو سادھو نے چند الائچی دانے جو اس کے پاس پڑے تھے، اس کو دے دیئے، اس نے لے کر گنے، تو سات عدد تھے، فوراً اس کو یقین ہو گیا، کہ سات کا نمبر بتایا ہے۔

سٹے شاہ مجذوب

عرصہ ہوا شہر نابھ (پنجاب) میں ایک مجذوب رہتا تھا، وہ بالکل فاتر العقل تھا، ہر وقت غلاظت میں لت پت رہتا، فرائض دینی کا تو اسے کیا خیال ہوتا، سترِ بدن تک کی ہوش نہ تھی، کہتے ہیں کہ وہ شاہ غوث علی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا، اثنائے سلوک میں یہ حالت ہوگئی تھی کہ بعض لوگ اس کو ولی کامل سمجھتے تھے، اور بعض اس کے پشتارہ کمالات کو گرداب رجعت میں غرقاب خیال کرتے تھے، بہرکیف یہ حالت تو چشم دید ہیں، کہ وہ سٹہ بازوں کا مرجع خاص تھا، اور ان کی بدولت اس کے پاس شیرینی اور روپوں پیسوں کی ڈھیریاں لگی رہتیں، سٹے بازوں کے رجوع کثیر کے باعث اس کا اصلی نام بھی سٹے شاہ کے لقب میں مستور ہو کر رہ گیا، ان لوگوں کو بھی اس پر یہاں تک اعتقاد تھا، کہ اگر وہ کسی سٹے باز سے دق ہو کر اس کے دس جوتے لگا دیتا، تو وہ سمجھتا کہ مجھے دس کا نمبر بتایا ہے۔ (نعوذباللہ من شرور انفسنا)

کامونکی میں بھی ایسے نمبری بہت زیادہ ہیں اگر کوئی راہنمائی کر دی جائے تو

اپنی توہین سمجھتے ہیں اور نوجوان قسم کے لوگ ان کے اردگرد رہتے ہیں جس سے ان کو بہت فخر حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنے سا کسی کو نہیں سمجھتے، معاذ اللہ!

اس عمل کی یہاں اس قدر کثرت ہے کہ میں نے ایک دوست کو ذکر فکر کی طرف راغب کیا وہ ذکر میں مشغول ہوئے، تو کئی بار مجھے بتاتے کہ آج مجھے نمبر آیا تو وہ نمبر بالکل درست تھا مجھے شروع میں تو سمجھ نہ آئی پھر جب بار بار انہوں ایسی بات کا اظہار کیا تو سمجھ آ گئی اور وہ کہتے تھے کہ بیٹھے بیٹھے دل میں آج جاتا تھا یا خواب میں آ جاتا کہ اس بار فلاں نمبر لکی نمبر ہے اور وہ بالکل درست ہوتا آخر کار ان کے اس معاملہ کو سمجھنے کے بعد میں نے کہا بھائی یہ شیطانی فریب ہے اس سے بچو کہیں اس عملِ نیک یعنی اللہ تعالیٰ کے فکر سے دور نہ ہو جانا، ہماری اصل منزل ذکرِ الٰہی ہے نہ کہ لکی نمبر تلاش کرنا اس کے پیچھے پڑنے کی ہمیں ضرورت نہیں، اس لئے اس میں نہ پڑنا بلکہ اس کی طرف دھیان ہی نہ کرو کہ یہ تو جوا ہے اور جوا کی کمائی بالکل حرام ہے، اس بات کے بعد پھر بہت انکشافات ہوئے کہ لوگ اس کام میں کتنے مہارت رکھتے ہیں اور کاروبارِ زندگی ٹھپ کر اس کے پیچھے پڑے ہیں۔

اکثر لوگ سارا دن کمائی کر کے اس امید پر کہ اگر نمبر نکل آیا تو لہریں بہریں ہو جائیں گی رقم ضائع کرتے رہتے ہیں اور گناہ گار بھی ہوتے رہتے ہیں، اور اپنے حق والوں کے حقوق کو ادا نہی کر پاتے، ایک بری چیز کے حصول کا ارادہ کرنے سے کتنی برائیاں گلے آ لگتی ہیں، سرے سے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور اس بات کو دل و دماغ میں جگہ دینی چاہئے کہ جو رقم اللہ تعالیٰ نے میرے لئے لکھ دی ہے کوئی اور نہیں لے سکتا وہ صرف اور صرف مجھے ہی ملے گی جب یہ بات پکی ہو جائے تو پھر یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ روزی رساں ہے بندہ کا عمل محض نیکی کی حیثیت رکھتا ہے اور کچھ نہیں روزی اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ لہٰذا میری روزی مجھے ہی ملے گی، قاری محمد

یاسین قادری شطاری ضیائی)

عاملوں کے ہتھکنڈے

سٹے کی اس عالم آشوب وبا میں بعض گرسنہ چشم عاملوں نے بھی اپنے پرپُرزے کھولنے شروع کر دیئے ہیں، اور وہ بعض حسابات جفریہ ورملیہ سے نمبر بتانے کے مدعی ہیں۔

اصلاح: پہلی قسم سٹہ اصول شرعیہ کی رو سے بیع کی جائز صورتوں سے خارج اور قمار میں داخل ہے۔

○ عن حکیم بن حزام قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ رواہ الترمذی ولابی داؤد قال قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِیْ الرَّجُلُ فَیُرِیْدُ مِنِّی الْبَیْعَ فَلَیْسَ عِنْدِیْ فَاَبْتَاعُ لَہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ ○ (ترمذی، کتاب البیوع، باب کراھیۃ بیع مالیس عندلک)

سیدنا حکیم ابن حزام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس موجود نہ ہو، اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ حکیم ابن خرام کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ایک شخص آتا ہے اور مجھ سے کسی چیز کی خریداری چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں، تو میں (وہ چیز اس کو فروخت کر کے) اس کے لئے بازار سے خریدتا ہوں، فرمایا: ایسی چیز فروخت نہ کر جو تیرے پاس نہ ہو۔

دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق ایسی چیز کا فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہوگا جو بالفعل پاس موجود نہیں، مگر تھوڑی دیر میں بازار سے خریدار

کے حوالہ کر سکتے ہیں، لیکن سٹے کی تجارت نما قمار بازی میں مال کے احضار واداکی نیت ہی نہیں ہوتی، نہ اولاً نہ آخراً، تو وہ بطریق اولی حرام ومخطور رہوا۔

دوسری قسم کا سٹہ بلا تاویل قمار ومیسر (جوا) ہے، اس کا حرام ہونا بالکل ظاہر ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

☆ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○

مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے تو بس ناپاک شیطانی کام ہیں، تو ان سے بچتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (سورۃ مائدہ/۹۰)

اور اس قسم کے تمام معاملات اکل بالباطل (ناجائز طریقہ سے کھانا پینا) کی قسم سے ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ؞

مسلمانوں! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور سے نہ کھاؤ، مگر سودا کر کے آپس کی خوشی سے (سورۃ نساء/۲۹)

جو عامل اس قمار بازی کا نمبر بتاتے ہیں یا اس تجارت نما قمار کے لئے نرخ اجناس کی اطلاع بہم پہنچانے کی مدد دیتے ہیں، وہ گویا اس رجس میں، اس عمل شیطان میں، اس اکل بالباطل میں اعانت کرنے کا مجرم ہے، اور اللہ کے حکم: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ کی خلاف ورزی کر رہا ہے، اس کا یہ فعل ایک جرم عظیم ہے، اور اس کی یہ کمائی قطعاً حرام ہے۔

(۵) دست غیب کا لپکا

کیمیا گری ہو، یا قمار بازی (جواریوں کا کھیل) نمبری سٹہ، یہ سارے

اعمال سنۃ اللہ کے خلاف ہیں، سنۃ اللہ یہ ہے کہ ہر شخص زور بازو سے اور محنت و مشقت سے روزی کمائے اور کھائے، پھر جس میں جتنی ہمت ہوگی، جس قدر خوش تدبیری اور کاروباری مادہ ہوگا، اتنا کمالے گا، کوئی صرف پیٹ پالنے کی ہمت رکھتا ہے کوئی سینکڑوں ہزاروں روپوں میں کھیلتا ہے، اور کوئی لکھ پتی بلکہ کروڑ پتی ہے، لیکن کیمیا گری کا دیوانہ قمار بازی کا دلدادہ اور سٹے کا شیدا تینوں یہ چاہتے ہیں، کہ سنت اللہ کے خلاف اور عالمِ اسباب کے دستور کے خلاف بلا محنت و مشقت مفت میں دولت کے ایک انبار کے مالک بن جائیں، ان کی یہ آرزو نہایت خودغرضانہ اور نامنصفانہ ہے، جو ان کی رداءتِ اخلاق اور پستیِ فطرت کی دلیل ہے۔

اسی ذیل میں ایک دست غیب کا لپکا بھی شامل ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ بعض اعمال کے زیر اثر غیب سے کچھ نقدی روزانہ آنے لگتی ہے، عامل پر صبح مصلے کے نیچے سے روپیہ دو روپیہ یا جس قدر مقرر ہوں اٹھالیتا ہے، اس قسم کی روزی بلا محنت کا شوق بھی خارق سنۃ اللہ (اللہ تعالی کی عادتِ جاریہ کے خلاف) ہونے میں قمار اور سٹے سے کم نہیں۔

عوام کالانعام ہی نہیں، بعض خواص الناس بھی اس نامنصفانہ شوق میں مبتلا پائے جاتے ہیں کہ کسی طرح دست غیب کے حصول سے مالا مال ہو جائیں، اور محنت مشقت سے نجات ملے عامل بجائے اس کے لوگوں کو خیالِ خام سے باز آنے کی تلقین کریں، الٹا ان کو اس مراد کے حصول کے لئے زیادہ مشتاق بناتے ہیں اور طرح طرح سے ان کو ٹھگتے اور لوٹتے ہیں۔

شیطان کے دو کارگر ہتھیار

شیطان نے لوگوں کی روحانی آسائش کا خون کرنے کے لئے دو کارگر ہتھیار

بنا رکھے ہیں، جو کسی کو نظر نہیں آتے، اور وہ اپنا کام کر جاتے ہیں لطف یہ ہے کہ وہ ہر شخص کو اس کے مناسب حال اپنے دام میں گرفتار کرتا ہے، اور اسی کے موافق اپنا ہتھیار بھی استعمال کرتا ہے، چنانچہ آجکل وہ دو ہتھیاروں کو بڑے زور سے چلا رہا ہے عوام تو درکنار بڑے بڑے صوفی منش لوگ اس کے شکار ہو رہے ہیں، وہ دو اوزار یہ ہیں۔ ۱) دست غیب کے لئے وظیفے

۲) کیمیا گری کی رٹ۔

ڈھدوں کے دام شیطان میں پھنسنے کی وجہ

شیطان کا قاعدہ ہے، کہ وہ جاہلوں اور بے دین لوگوں کو صاف و صریح کفر و شرک اور فسق و فجور میں مبتلا کیا کرتا ہے لیکن عابد و زاہد لوگ جو اس کے ان چکموں میں نہیں آتے، ان کو مختلف وسوسوں میں پھنسا کر ترکِ افضل اور اختیارِ فضول کے بلکہ نیکی کے زعم میں بدی کے مرتکب بنایا کرتا ہے، عابدوں زاہدوں کو یہ چنگ لگاتا ہے کہ خوب عبادت کرو، خوب عبادت کرو کسب روزی اور حصول رزق کی کوشش چھوڑ دو! اس کے لئے دست غیب کا وظیفہ اور کیمیا کی ترکیب سیکھ لو، تاکہ چین سے زندگی بسر ہو، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بڑی فراغت اور اشتیاق سے کیا کرو، دیکھو عبادت و طاعت نہایت اعلیٰ چیز ہے، مگر شیطان دشمن ہونے کے باوجود اس کی ترغیب اس لئے دے رہا ہے، کہ یہ لوگ نکھے، مفت خورے، دست غیب اور کیمیا کے دیوانے بن جائیں، عموماً ایسے ہی لوگ ان چیزوں کے پیچھے پڑتے ہیں، اور اپنا قیمتی وقت ضائع کر کے خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ (سورۂ حج/۱۴۰) (دنیا اور آخرت کے نقصان میں پڑ گیا) کے مصداق بنتے ہیں۔

خبرِ قلبِ تیرہ ہیچ نشد حاصل وہنوز
مُبطِل دریں خیال کہ اکسیر مے کنندہ

حصول دست غیب کی خوابیں

بعض عامل دست غیب کا عمل خود بھی کرتے ہیں، اور عوام الناس کو بھی سکھلاتے ہیں، چنانچہ دست غیب کے طالب کیمیا کی طرح سب جگہ موجود ہیں۔

اصلاح: دست غیب کے حصول میں بے شمار خرابیاں اور قباحتیں ہیں، چنانچہ چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) دست غیب کو حاصل کر کے بلکہ صرف اس کے خیال میں پڑنے سے آدمی کسب حلال کے ثواب اور درجہ سے محروم رہ جاتا ہے، جو نہایت اعلیٰ درجہ کی فضیلت اور بہت بڑی عبادت ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ (مشکوۃ)

سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ روزی جو تم نے کھائی ہے وہ تمہاری اپنی کمائی ہے (ترمذی، کتاب الاحکام، باب ان الوالد یاخذ من مالہ ولدہ)

۲) عن رافع بن خدیج قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ (المشكوة) (مستدرک حاکم علی صحیحین مع تعلیقات ذہبی، کتاب البیوع، حدیث نمبر ۲۱۶۰)

رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ کونسی کمائی زیادہ پاک ہے فرمایا آدمی کو اپنے ہاتھ کی محنت الخ

۳) عن المقداد بن معدیکرب قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاؤُدَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدَیْہِ (مشکوۃ)

مقداد بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی نے کبھی کوئی کھانا اس سے بہتر نہیں کھایا کہ اپنے ہاتھ کی محنت ومشقت سے کما کر کھائے، اور نبی اللہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھاتے تھے (بخاری شریف، کتاب البیوع، باب الکسب الرجل وعملہ بیدہ)

(۲) جب انسان کو ایک مرتبہ دست غیب کی چٹک لگ جاتی ہے، تو تمام عمر اسی شغل میں گزر جاتی ہے، جو کچھ تھوڑی بہت عبادت پہلے کرتا تھا، اس میں بھی خلل آجاتا ہے بلکہ بالکل چھوٹ جاتی ہے۔

(۳) دست غیب کے ورد ووظائف جن میں اکثر آیات قرآنی ہوتی ہیں، محض حصول زر کے لئے پڑھتے ہیں، جو نہایت مذموم ہے، کلام پاک کو دنیاءِ ناپاک کے لئے پڑھنا کس قدر نالائق ہے۔

پردۂ کعبہ راء جل خر کرد (کعبہ کے غلاف کو گدھے کا جل بنادیا ہے)

(۴) بعض دفع عامل صرف نذرانے وصول کرنے اور خدمت لینے کی غرض سے غیر معتبر اور غیر آزمودہ عمل بتلادیتے ہیں، اور جب طالب سخت محنت کے بعد ناکام رہتا ہے، تو اسی کا قصور بتلا کر دوبارہ اور سہ بارہ پڑھواتے ہیں، پڑھنے والا جب بظاہر اپنا کوئی قصور اور کسی شرط میں کمی نہیں دیکھتا، تو کلام الٰہی سے بداعتقاد ہو جاتا ہے۔

(جب کہ یہ بہت بڑی بدعقیدگی ہے، بندہ کسی کو اپنی طرف سے پیار کی بات کہے تو وہ شخص ایک قسم کی لذت محسوس کرتا ہے، اس کے دل کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو کلام الٰہی اتنا بھی مؤثر نہیں سمجھتا جو اس سے بداعتقادی رکھے گا، معاذ اللہ! بات

واضح ہے کہ کلام الٰہی تو بندہ کی کلام سے زیادہ مؤثر ہے، اس میں اثر ضرور ہے بتانے والا چونکہ نالائق خودغرض، دنیا کا کتا، دولت کا بھوکا، بے دین ہے اس لئے ایسے اعمالِ شاقہ سے گزارتا ہے تاکہ یہ بندہ بھی بدعقیدہ اور گمراہ ہوکر جہنم کا ایندھن بن جائے، خبردار رہ کر زندگی گزارنا چاہئے تاکہ ایمان کی متاع بے مثال، گراں بہا کا دشمن شیطان لوٹ نہ لے، اللہ تعالیٰ نبی کریم کا تصدق اپنی پناہ عطا فرمائے! آمین!

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

(۵) بعض دفعہ کثرتِ وظائف سے دماغ میں یبوست اور خشکی آ جاتی ہے جس سے عامل کی صحت خراب ہو جاتی ہے، وہ نہ دین کے کام کا رہتا ہے، نہ ہی دنیا کے کام کا، ہاں لوگوں میں مشہور ہو جاتا ہے کہ وظیفہ الٹ گیا، مؤکلوں نے مجنون کر دیا یا بعض کہتے ہیں کہ مجذوب ہو گیا۔

(۶) کبھی درحقیقت مؤکلوں کی طرف سے عامل کو کچھ جسمانی یا روحانی تکلیف بھی پہنچ جاتی ہے کیوں کہ یہ شخص زبردستی ان کو اپنا تابع بنانا چاہتا ہے، اور وہ اس کا زور توڑنا چاہتے ہیں۔

(۷) جس طرح ظاہری دباؤ ڈال کر کسی سے خدمت لینا بھی ناجائز ہے، مؤکل خیر سمجھ کر مجبوراً اس کا کام کرتے ہیں، اس لئے وہ ہر طرح سے کوشش کرتے ہیں کہ یہ عمل چھوڑ دے، تاکہ ہم کو تکلیف نہ ہو۔

حکایت

ایک شخص مسمی مستری امام الدین پنشنر مرحوم ساکن گڑھی شاہو لاہور راقم الحروف کے پاس آ کر کہنے لگا، کہ میں نے سنا ہے، آپ کے پاس دستِ غیب ہے، میں نے کہا کہ مجھ کو یہ عمل نہیں آتا، لیکن یہ تو بتاؤ، کہ تم کو دستِ غیب کی کیا ضرورت

پیش آ گئی، اس نے کہا:

کہ میں جب پلٹن میں ملازم تھا، تو مجھے ایک بزرگ نے دستِ غیب کا وظیفہ بتایا تھا، جس سے مجھے دو روپیہ ملجاتے تھے، لیکن انہوں نے کہا تھا، کہ یہ بھید کسی کو نہ بتلانا، جب یہ رقم ایک سال تک برابر ملتی رہی تو میں نے نوکری چھوڑ دی، اور اپنے وطن چلا آیا، چند سال تک یہ سلسلہ جاری رہا ایک دن میری بیوی نے کہا، کہ تم روپیہ کہاں سے لاتے ہو، مجھے ضرور بتلاؤ، کیوں کہ تم تو بوڑھے ہو، اور میں نو جوان، اور تمہارے بچے بھی چھوٹے چھوٹے ہیں، اگر تمہارا انتقال ہو جائے، تو ہمارا کیا حال ہو گا، لہٰذا جہاں جہاں تم نے روپیہ جمع کیا ہوا ہے، اس بینک یا اس شخص کا نام بتلاؤ، اور دستاویز دکھلاؤ، تا کہ ہمیں اطمینان اور تسلی ہو میں چند ماہ تک تو ٹال مٹول کرتا رہا، مگر بیوی نے میرا دم ناک میں کر رکھا تھا، تو میں تنگ آ کر اس کو یہ راز بتانے پر مجبور ہو گیا، جب میں نے یہ تمام قصہ بیان کر دیا تو پھر ان کو صبر آیا، لیکن اس راز کے بتلانے کا نتیجہ یہ ہوا، کہ وہ دستِ غیب جاتا رہا، نہایت پشیمان ہوا، آخر میں بڑے بڑے سجادہ نشینوں کی خدمتِ اقدس میں جا جا کر عرض معروض کرتا رہا، لیکن کوئی کارگر نہ ہوا، اب دو سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ میں در بدر، پھرتا ہوں مجھے ان کی یہ رام کہانی سن کر بڑی عبرت ہوئی، آخر وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا، لیکن کبھی کبھی ضرور ملا کرتا تھا، اللہ اس کو بخشے نہایت خلیق اور نیک بخت بزرگ سیرت تھا۔

دستِ غیب میں عملی خرابیاں

اگر دست غیب کا عمل کامل بالفرض ہاتھ لگ گیا، محنت بھی ضائع نہ ہوئی، اور کچھ روز یہ مقرر رہو گیا، تو وہ بھی خالی از خلجان نہیں، اس لئے کہ جہاں تک معلوم ہوا اور بزرگوں سے سنا ہے وہ یہ ہے کہ دست غیب کی چار صورتیں ہیں، اور چاروں میں فساد

اور خرابیاں موجود ہیں، کسی میں کم اور کسی میں زیادہ۔

۱) پہلی صورت یہ ہے کہ چار آنے یا دو روپے یا پانچ روپے یا کم و بیش جیسا عمل ہو، اسی قدر رقم عامل اول مرتبہ اپنی طرف سے مقرر کر دے اور لگا دے اور خرچ کر دے، بس اب یہ خاص روپیہ جس جگہ جائے گا، اور جہاں پہنچے گا، مؤکل وہاں سے وہی لا کر اگلے روز اس کو دے دیں گے، اب گویا یہ دو روپیہ مقرر ہو گئے، اور مؤکلوں نے ان کو پہچان لیا ہے، ان کے ذمہ ہے کہ ان کا خیال رکھیں، اور جہاں روپیہ گیا ہو، وہاں سے لا کر دیں، اس لئے یہ شرط لگا دی جاتی ہے، کہ اسی روز خرچ کر لینا، اگر کسی روز عامل صاحب خرچ نہیں کرتے، تو اس روز کا روزینہ موقوف رہتا ہے۔

یہ صورت بالکل ناجائز ہے، اس میں جس قدر دوسرے بے گناہ لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے، وہ کسی پر مخفی نہیں، حتی کہ بعض اوقات فساد بھی برپا ہو جاتا ہے، مثلاً کسی کو اس طریقہ سے ایک روز دو روپے وصول ہوئے، اس نے ایک روپیہ کا کپڑا خریدا، اور ایک روپیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر مدرسے کے نام پر دے دیا، بزاز (کپڑے والے) نے اتفاق سے وہی روپیہ ایک غریب مزدور کو چار دن کی مزدوری میں دے دیا، اس نے جا کر بیوی کے پاس رکھوا دیا، اگلے روز جب شوہر غلہ خریدنے کے لئے بازار جانے لگا، تو عورت سے روپیہ مانگا، عورت دیکھتی ہے، تو روپیہ موجود نہیں ہوتا، موجود کیسے ہوتا، وہ تو مؤکلوں نے عامل صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا، اب شوہر غصہ میں لال پیلا ہو رہا ہے، غریب عورت شرمندگی اور ڈر سے مری جاتی ہے، بچے ماں باپ کی لڑائی دیکھ کر چلا رہے ہیں، ہمسایہ کی ایک بڑھیا بھی گھر میں آ جاتی تھی، اس پر شبہ ہو رہا ہے، ایک آفت برپا ہو رہی ہے، اور وہ غریب ہر چند قسمیں کھاتی ہے، مگر اعتبار کسے آئے، اور کیسے آئے، میاں بیوی میں سخت لڑائی ہوئی، بچے دو وقت فاقہ سے تڑپے، ایک روز کی مزدوری کا حرج ہوا، بدن میں جان نہ رہی،

لاچار ہوکر ایک پرانا پتیلا گروی رکھا، اور دو آنے ماہوار سود پر ایک روپیہ قرض لیا مفلسی میں اس کے ادا ہونے کی صورت نہ ہوئی، آخر باپ دادا کے وقت کا تبرک دیگچہ ساہوکار کی نذر ہوا، بلکہ تین آنے گھر سے دینے پڑے۔

اب بتلایئے کہ سارے فساد کہاں سے لازم آئے، درویش صاحب کے دست غیب کی برکت سے شوہر اور بیوی میں ناچاکی ہوئی، جس سے بڑھ کر شیطان کے لئے کوئی خوشی نہیں ہے، معصوم بچے بھوکے رہے، ہمسایہ سے رنجش ہوئی، غریب کو سود دینا پڑا، نقصان ہوا۔

دوسرا روپیہ مدرسہ میں دیا، وہ مہتمم نے کئی دفعہ شمار کر کے محرر سے دستخط کرا کر سو روپیہ کی تھیلی اس کے حوالہ کی، خزانچی صاحب کے سامنے شمار ہوئے، تو ایک روپیہ کم نکلا، جھگڑا پیدا ہوا، آخر غریب محرر برخاست ہوا، اور ہمیشہ کو بدنام و بے اعتبار ہو گیا۔

یہ سب نتیجے عامل صاحب کی طمع کے ہیں، اس لئے شیطان اس جال میں شکار کے آنے سے بہت خوش ہوتا ہے۔

(۲) دست غیب کی دوسری صورت یہ ہے، کہ مؤکل لاچار ہوکر ہر روز دوسروں کا مال لا کر ان کو دیا کریں، یہ طریقہ بھی سابقہ طریقہ کے برابر صریحا حرام ہے، اور جو خرابیاں پہلے میں موجود تھیں، وہ اس میں بھی ہیں، غیروں کا مال بلا طریقہ شرعیہ کھانا ہرگز حلال نہیں، اللہ تعالی سورۃ البقرۃ رکوع ۲۳ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (سورۂ نساء/ ۲۹)

یعنی ایک دوسرے کا مال ناحق اور برے طریقہ سے نہ کھاؤ۔

حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ

یعنی کسی مسلمان کا مال کھانا اور لینا حلال نہیں، مگر اس کی خوشنودی اور رضا مندی سے۔ (کنزالعمال، باب الفضائل::موطا امام مالک، باب الصلح فی الشرب وقسمۃ الماء)

افسوس ہے کہ دونوں صورتوں میں اکل حلال کی مشاہرہ کو چھوڑ کر حرام خوری میں مبتلا ہو گئے اور تمام عبادت بے برکت اور ناکارہ ہو گئی۔

○ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض آدمی نہایت لمبا سفر کرتے ہیں، ان کے بال پراگندھا اور کپڑے غبار آلود ہوتے ہیں، مگر ان کا کھانا پینا لباس وغیرہ سب چیزیں مال حرام سے ہوتی ہیں، بھلا ایسے شخص کی دعا کہیں قبول ہو سکتی ہے۔ (بیہقی، الثانی عشر شعب الایمان، باب ذکر فصول فی الدعاء یحتاج الی معرفتھا)

یعنی باوجودیکہ سفر کی حالت اور پراگندہ اور پریشان صورت باعث قبولیت دعا ہوا کرتی ہے، لیکن حرام کی نحوست سے ان سب کا اثر کھو دیتی ہے، اور دعا درجہ اجابت کو نہیں پہنچتی۔

○ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک کپڑا دس درم میں خریدے، اس میں ایک درم حرام ہو تو، جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا، اس کی نماز قبول نہ ہوگی (مشکوۃ) (جامع الاحادیث، حرف المیم :: کنزالعمال، کتاب البیوع، الباب الاول فی الکسب، فصل اول فضائل الکسب الحلال)

احیاء العلوم میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ بیت المقدس پر ہر رات آواز کرتا ہے، کہ جو شخص حرام کھائے گا، اس کا فرض، و نفل کچھ بھی قبول نہ ہوگا۔

غور کرو کہ جس عبادت کے شوق میں بڑی محنت سے مال مفت حاصل کیا تھا

وہ رائیگاں جارہی ہے، اور مال مفت کی طمع عامل صاحب کو دوزخ میں پہنچارہی ہے۔

ترمذی شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ الْحَرَامِ اَلنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ (کتاب الجمعۃ، باب ماذکر فی فضل الصلاۃ، الفاظ حدیث شریف میں کچھ اور ہیں مفہوم یہ ہے)

یعنی جو گوشت حرام مال کھا کر بڑھے اس کے لئے دوزخ زیادہ شایاں ہے

حرام خوروں کو اس حدیث نبویہ پر ذرا گہری نظر سے غور خوض کرنا چاہئے، تاکہ ان کو لقمہ حرام کھانے کا نتیجہ معلوم ہو جائے، اور ممکن ہے کہ وہ تائب ہو جائیں۔

۳) دست غیب کی تیسری صورت یہ ہے کہ جنات مؤکل کسی ایسی جگہ سے سونا چاندی روپیہ پکڑ لائیں جو کسی کا ملک ہی نہ ہو، اس میں بظاہر کوئی خرابی نظر نہیں آتی، لیکن یہ صورت ناپید اور مفقود ہے، اور اگر بالفرض ہو بھی تو ناجائز ہے کیوں کہ مؤکلوں پر جبر کر کے ان سے خدمت لی جاتی ہے، اور اگر کوئی بھی خرابی نہ ہو تو، تو کسب حلال سے محرومی کتنی بڑی بدقسمتی ہے۔

۴) دست غیب کی چوتھی صورت یہ ہے کہ اس کے عمل کی برکت سے برضاؤ رغبت لوگ عامل صاحب کی خدمت کریں، اور بزرگی وتقدس کے معاوضہ میں نذرانہ دیں، یہ صورت نفس کو سب سے زیادہ مرغوب ہے، اس میں تو گویا خوبی ہی خوبی ہے، اور بہت ہی حلال وطیب معلوم ہوتی ہے، لیکن دوسروں کا دست نگر رہنا اور باوجود قدرت علی الکسب (کمائی پر قدرت وطاقت) کے کسب نہ کرنا جس قدر برا ہے، وہ کسی عقلمند پر پوشیدہ نہیں، اور اچھے طریقوں کو چھوڑ کر رازقِ مطلق سے اعتماد اٹھا کر اعتماد وتوکل علی الناس کر لینا جتنا مذموم ہے، دیندار خوب جانتے ہیں، یہ بھی فی الحقیقت سوال کا ایک دروازہ ہے۔

حدیث شریف میں مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے آپ پر سوال کا ایک دروازہ کھولتا ہے، اللہ تعالی اس پر فقرو مفلسی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے (حوالہ نہیں ملا)

ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمارے نزدیک عبادت اس کا نام نہیں کہ اپنا پاؤں جوڑ رکھو اور دوسرا شخص تم کو کھانا کھلائے۔

یہ چوتھی صورت گو حلال ہے، لیکن باوجود فرصت وطاقت کے اس کو ذرائع معاش بنانا مذموم ہے البتہ جو شخص معذور ہو مرض وغیرہ کی وجہ سے، یا علمِ دین کے حاصل کرنے میں مشغول ہو، یا مسلمانوں کے امورِ دنیاوی کے انتظام میں یا امور دین میں مصروف ہو، اور کوئی صورت معاش کی نہ ہو، تو اس کو اختیار کر لینے میں مضائقہ نہیں۔

پہلی دو صورتیں تو بالکل ناجائز ہیں، اور ان سے وصول شدہ مال کو صرف کرنا سخت معصیت ہے، اور اس کو فی سبیل اللہ اپنی طرف سے صدقہ کرنا بہت خطرناک گناہ ہے،

تیسری صورت بھی بعض وجوہ سے ناجائز ہے۔

انہی خرابیوں کی وجہ سے نہ اللہ تعالی نے اس قسم کے دست غیب کی ترکیب بتائی اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو ایسا عمل بتلایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر برائے نام بھی کسی کو ایسا عمل بتلا دیتے، تو کیا دست غیب میں کچھ کسر رہ جاتی، اور اگر آپ کسی کو خاک کی چٹکی بھی اٹھا کر دے دیتے، تو کیا کیمیا نہ بن جاتی، آپ نے سوائے کسب حلال کے نہ کسی کو کوئی عمل بتلایا، نہ کیمیا کی آگ میں پھنسایا۔

حکایت

منقول ہے کہ ایک صالح آدمی کسی سوداگر کی دوکان پر پانچ روپیہ ماہوار پر ملازم تھا، صوم وصلوۃ کا پابند تھا، ایک پیر صاحب تشریف لے آئے، اور دست غیب کا جال پھیلایا، اس شخص نے پیر صاحب کی دعوت کی، اور ایک روپیہ قرض لے کر نذرانہ دیا، اور دستِ غیب کے عمل کی درخواست کی، پیر صاحب نے فرمایا:

ایسی چیزیں آسانی سے نہیں ملا کرتیں، تم میرے وطن آؤ، اور چند یوم قیام کرو، پھر اس عمل کی ترکیب بتادوں ب گا، چنانچہ پیر صاحب تو وطن مالوف کی طرف تشریف لے گئے، اور وہ نیک شخص بھی چند یوم کے بعد حسب وعدہ پیر صاحب کے پاس پہنچ گیا، پیر صاحب وہاں موجود نہ تھے، ایک ہفتہ کے بعد تشریف لائے، اور اس بے چارے کے پاس جو کچھ تھا وہ اس نے ان ایام میں خرچ کر ڈالا القصہ پیر صاحب کے ہاتھ پاؤں چوم کر واپس وطن چلا آیا، جب وہ اپنی نوکری پر حاضر ہوا، تو سوداگر نے کہا کہ ہم نے اور ملازم رکھ لیا ہے، بے چارہ سخت پریشان ہوا، آخرالامر تیس روپیہ ماہوار کی طمع سے بال بچوں کو فاقہ میں ڈال کر وظیفہ رٹنا شروع کیا، رات کو بارہ ایک بجے تک وظیفہ ختم ہوتا تھا، نیند کی کمی کے باعث صبح کی نماز قضا ہونے لگی، لیکن وظیفہ میں کمی نہ ہونے دی، بڑی مشکل سے خدا خدا کر کے چالیس دن پورے ہوئے، یقین کامل ہو گیا، کہ اب غیب سے یومیہ روپیہ آیا کرے گا، چنانچہ بڑی امید بلکہ حق الیقین کے ساتھ مصلے کا گوشہ الٹتے ہیں مگر وائے تقدیر یہاں تو کچھ بھی نہیں بار بار مصلے کو الٹتا ہے اور چاروں گوشوں کو دیکھتا ہے، مگر ایسی قسمت کہاں، لاچار ہو کر اٹھا اور زاروقطار رونا شروع کر دیا، جب روتے روتے تھک گیا، تو وہیں لیٹ رہا، نہ نماز کا خیال نہ بھوک نہ پیاس اور نہ ہی نیند

سیم وزر میں جس کا دل ہو اس کو کب آتی ہے نیند
کروٹیں لیتے ہی لیتے صاف اڑ جاتی ہے نیند

آخر الامر پیر صاحب کی طرف وظیفہ کی تکمیل کا قصہ اور ناکامیابی کی داستان نہایت درد انگیز لہجہ میں لکھی پیر صاحب نے ہفتہ عشرہ کے بعد نہایت انتظاری اور بے قراری میں جواب دو حرفہ لکھا کہ احتیاط اور پرہیز میں ضرور کوئی خلل آیا ہوگا، یہاں آؤ، تو دوبارہ سمجھا دیا جائے گا، قسمت اچھی تھی کہ حاضر ہونے کو ہاتھ میں پیسہ نہ تھا، علاوہ اس کے مہینہ بھر کی مشقت، تکلیف اور مایوسی نے حوصلہ افزائی نہ کی، کئی دنوں کی فاقہ کشی اور تنگ دستی سے لاچار ہو کر دوبارہ پھر چار روپیہ ماہواری کی ملازمت ملی، اور دست غیب کے خیال سے خلوصِ دل سے توبہ واستغفار کی۔

الحاصل یہ شیطانی دھوکہ ہے، کہ دست غیب کے طالب کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ دستِ غیب حاصل ہونے سے فارغ البالی سے عبادت ہوگی، اور دستِ کرم دراز کریں گے، ہم نے تو آج تک کسی کو نہ دیکھا، کہ اس نے دستِ غیب حاصل کر کے مال ودولت لٹائی ہو، اور طاعت وعبادت میں دل لگایا ہو، بلکہ برعکس اس کے مشاہدے میں آیا ہے۔

وہ بڑے بڑے اولیاء اللہ جنہوں نے تمام عمر عبادتِ الٰہی کی نذر کردی، کیا ان میں سے کسی کی نسبت یہ کہہ سکتے ہو کہ، وہ دستِ غیب کے بھروسہ پر فارغ البال تھے۔

یاد رکھو کہ اطمینانِ قلب اور فراغتِ خاطر نہ دستِ غیب پر موقوف ہے، اور نہ گوشہ نشینی پر منحصر، بلکہ یہ وہ دولت ہے جو فاقہ مستوں کو مل جاتی ہے، اور ساز وسامان والے خواب میں بھی اسی کی صورت نہیں دیکھتے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ○ (صحیح بخاری شریف، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس)

یعنی غنی ہونا دل سے ہے (نہ مال سے)

غرض سب سے اچھا دستِ غیب کسبِ حلال ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ط

اے ایمان والو! تم پاک کمائی میں سے خرچ کیا کرو (سورۃ بقرہ/ ۲۶۷)

فصل چہارم

عملیات کوفروغ دینے کیلئے توجہ اور تصور سے کام لینا

عملیات مقصودہ کو کسی حد تک دعا و مناجات سے مناسبت ہے، یعنی مختلف آیات وکلمات یا اسماء کے پڑھنے لکھنے یا ان کے اعداد کو بصورتِ نقش تحریر میں لانے سے برکاتِ غیب سے فائدہ اٹھانا مطلوب ہوتا ہے، اور یہی بات دعا و مناجات میں ہے، مگر جب عملیات کے فن کو بطور دکانداری اختیا کیا جاتا ہے، تو اس کو فروغ دینے اور رجوعِ عام پیدا کرنے کے لئے کوئی حیرت انگیز بات اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو خالص عملیات میں نہیں ہے، اس لئے بعض عامل لوگ ایسے طریقے بھی سیکھ لیتے ہیں جن سے اپنے تخیل اور توجہ کی طاقتوں کو ترقی دے کر وہ بعض ایسے تصرفات دکھا سکتے ہیں جن کو دیکھ کر حاضرین و ناظرین متحیر ہو جائیں، اور ان کو خوانخواہ عامل صاحب کے صاحب کمال ہونے کا اعتراف کرنا پڑے، اور پھر عوام کے رجوع

سے ان عامل صاحب کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوں۔

حاضرات اور مسمریزم وغیرہ اسی قسم کے فن ہیں، جن کو بعض عاملوں نے ناکارہ غرض سے داخل عملیات کرلیا ہے، حالاں کہ خالص عملیات سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں، یہ فنِ سفلیات کہ قبیل سے ہیں، اور عملیات اعمالِ صالحہ سے ہیں۔

عملیات کو ذریعہ بزرگی بنانا

عامل لوگ چاہتے ہیں کہ عوام الناس ان کو سفلیات کے کرشموں کی بدولت بزرگ، ولی، اور مقدس سمجھیں۔

اصلاح: یہ سفدیات تو کسی طرح بھی باعث بزرگی نہیں ہو سکتے، بلکہ صلحاء وعرفاء کیلئے باعثِ ننگ وعار ہیں، اور بالفرض اگر کوئی عامل مشروع عملیات مثل تعویذ ورقیہ بھی کرے تو وہ بھی محض ان کی وجہ سے ولی اللہ اور کامل کا درجہ نہیں پا سکتا، کیوں کہ یہ امورِ دنیویہ واسباب طیبہ میں سے مثل تدبیرات طیبہ کے ہیں، طاعات وعبادات میں داخل نہیں ہیں، چنانچہ ردالمحتار کے باب اجارہ فاسدہ میں مرقوم ہے:

وما استدل به بعض المحشين على الجواز بحديث البخاری فی اللديغ فهو خطاء لان المتقدمين المانعين الاستيجار مطلقا جوزوا رقية بالاجرة ولو بالقرآن كما ذكره الطحاوی لانها ليس عبادة محضةبل من التداوی۔

اور بعض حاشیہ نگاروں نے جو اجرت علی الطاعات کے جواز پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ بخاری میں ایک حدیث آتی ہے کہ کسی نے مارگزیدہ پر اجرت لے کر پڑھا تھا تو یہ غلطی ہے کیوں کہ جو متقدمین طاعات پر اجرت کا دینا لینا مطلق ناجائز ٹھہراتے ہیں، اجرت پر رقیہ پڑھنا وہ بھی جائز قرار دیتے ہیں اگرچہ رقیہ قرآن کیساتھ ہی ہو

جیسا کہ اس کو طحاوی نے ذکر کیا ہے کیوں کہ وہ خالص عبادت کی قسم سے نہیں، بلکہ علاج معالجہ کی قسم سے ہے۔

بنابریں ان امور کو ذریعہ بزرگی سمجھنا اور لوگوں پر بطور سند کمال ان کا اظہار کرنا صریح دھوکا ہے۔

ولایت کا مدار تاثیر توجہ کشف مغیبات کشف قبور وغیرہ پر نہیں

ولایت نام ہے صرف اصلاحِ ظاہر و باطن کا، اور مقصد اس سے اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا کا حصول ہے، اور کچھ نہیں۔ باقی ممکن ہے کہ صاحبِ ولایت کو کچھ تصرفات و مکاشفات کا حصہ بھی مل جائے، مگر ان باتوں پر مدار ولایت نہیں، نہ یہ باتیں داخل ولایت ہیں، بلکہ بعض اولیاء کے آثار ولایت سے ہیں، اگر بالکل نہ ہوں تو ان کے نہ ہونے سے ولایت میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ یہ بالکل زائد امور ہیں، مگر بدقسمتی سے آج کل لوگوں نے صرف تصرفات اور اظہارِ خوارق کو ولایت سمجھ رکھا ہے، حالانکہ یہ باتیں کفار و ملاحدہ سے بھی وقوع پا سکتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہونے کی بجائے اس کے دشمن ہیں، اور لوگوں کے اس مذاق بد کی بنا پر ڈھکوسلے باز عامل بھی اظہارِ عجائبات علمیہ و عملیہ کو اپنی ولایت کی سند سمجھ کر ان کے سیکھنے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ قطبِ سلسلہ نقشبندیہ و برہانِ طریقہ مجددیہ سیدنا و مولانا خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

اہالئے ایں زمان طالبِ کشف کرامات شدہ اند و فقیری را منحصر دریں داشتہ از مقصود و بمراحل دور افتادہ اندہ، و مقصود از فقیری آنست کہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام را فرمودہ بودند کہ

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ○

(صحیح بخاری شریف، کتاب الایمان، باب سؤال جبیلا لنبی عن الایمان والاسلام والاحسان)

اس زمانہ کے لوگ کشف وکرامات کے طالب ہورہے ہیں، اورانہوں نے فقیری کواسی میں منحصر سمجھ رکھا ہے، اس لئے مقصود سے کوسوں دور جا پڑے ہیں، اور مقصود فقیری سے وہ ہے جو سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا تھا، کہ تم اللہ کی یوں عبادت کروگویا اس کو دیکھ رہے ہو، پھر اگر تم اس کونہیں دیکھتے تو وہ تم کودیکھتا ہے۔

(۱) عمل حاضرات

بعض لوگ چور وغیرہ معلوم کرنے کے لئے عمل حاضرات کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اس سے جنات حاضر ہوتے ہیں اور وہ معمول کو بتلا دیتے ہیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ضعیف العمر یا نابالغ لڑکے کے ہاتھ میں کوئی نقش یا اس کے انگوٹھے کے ناخن پر سیاہی لگا کر یا نقش کا فلیتہ بنا کر چراغ میں جلاتے ہیں، اور اس پر نگاہ جما کر دیکھ دیکھتے ہیں جس سے اس کو کچھ صورتیں نظر آنے لگتی ہیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے، کہ یہ جن ہیں۔

اصلاح: ہرچند جنات کا وجود دلائلِ عقلیہ ونقلیہ سے ثابت ہے، مگر اس صورت میں جنات کے حاضر ہونے کا دعوی سراسر دھوکا اور غلط فہمی ہے، دراصل بات یہ ہے کہ عامل جب تصور کو جما کر بیٹھتا ہے کہ معمول کو ایسا نظر آئے گا، تو اس عامل کی قوت خیالیہ سے معمول کے خیال میں وہ تصورات متشکل اور متمثل نظر آجاتے ہیں، یہ مسمریزم کا ایک شعبہ ہے جس کی بنا محض خیال ہے، اس میں کوئی خارجی چیز موجود نہیں ہوتی، چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے، کہ اگر عامل کسی اور طرف متوجہ ہوگیا، تو معمول

کی نظر سے وہ سب چیزیں غائب ہوگئیں، اسی وجہ سے معمول اکثر بچہ یا ضعیف العقل اور رقیق القلب تجویز کیا جاتا ہے، جس میں قوت انفعالیہ زیادہ ہوتی ہے، قوی دل اور عاقل پر بالعموم ایسا اثر نہیں ہوسکتا، اور اگر شاذ و نادر عامل کی قوت بہت ہی زیادہ ہو، یا صرف معمول کی یکسوئی کافی ہوجائے، تو پھر بھی ہمارا دعویٰ غلط نہیں ہوسکتا، مسمریزم والے اس کو ارواح کا انکشاف اور تصرف سمجھتے ہیں (راقم الحروف نے اس عمل کو ابتداء عمر میں کثرت سے کیا ہے، لیکن جب اس کی حقیقت سمجھ میں آ گئی تو پھر اس کو ترک کردیا گیا)۔

فنِ حاضرات کے عقلاً ناجائز......فتویٰ

سوال: ایک شخص بذریعہ حاضرات بھوت پلید اور جن چڑیل وغیرہ دور کرتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے، کہ وہ چراغ گھی کے جلا کر سامنے رکھتا ہے اور پھر چراغوں کے قریب ہی آگ کے دو انگارے رکھ کر اس پر گھی جلاتا ہے، اور چھوٹی عمر کے بچے کو پاس بٹھا کر ان چراغوں کی لو کے اندر دیکھنے کی ہدایت کرتا ہے، اور وہ بچہ اس میں دیکھتا ہے، اور عجائب و غرائب مشاہدہ آتا ہے، اور سوال و جواب ہو کر بھوت وغیرہ اتر جاتا ہے، تو کیا اس کا یہ فعل خلاف شرع شریف ہے یا نہیں؟

الجواب: میں نے جہاں تک تحقیق کیا ہے، وہ یہ ہے کہ جو کچھ اس بچے کو مشاہدہ ہوتا ہے، وہ کوئی واقعی شئے نہیں ہوتی، محض خیال اور وہمی اشیاء ہوتی ہیں، جو عامل کی قوت خیالیہ کی وجہ سے اس معمول بچہ کے خیال میں بشکل صور خارجیہ متمثل ہوجاتی ہیں، گو عامل خود بھی اس راز کو سمجھتا ہو، اور یہی وجہ ہے کہ بچوں ہی پر یہ عمل ہوسکتا ہے، یا کسی بیوقوف بڑی عمر کے آدمی پر بھی ہوجاتا ہے، اور عاقل پر خصوصاً جو اس کا قائل نہ ہو، ہرگز نہیں ہوتا، پس اس تقدیر پر ایک قسم کا خدع اور فریب اور کذب و زور ہے......الخ

حاضرات کے بطلان کا ثبوت تجربہ سے

مولانا......اپنا ایک تجربہ حاضرات کے بطلان پر بیان فرماتے ہیں:

عرصہ ہوا ایک شخص کسی قسم کے تیل کی شیشیاں فروخت کرتا پھرتا تھا، جس کا یہ خاصہ تھا کہ اگر نابالغ لڑکے کے ناخن پر کسی چیز کے ساتھ اس تیل کا نقطہ لگا دیں، اور لڑکے کو کہیں، کہ اس نقطہ میں نظر جما کر دیکھتے رہو، تو پھر جس غائب شخ کا نام لے کر جو پردیس میں گیا ہو، حاضر ہونے کا حکم دیں، تو اس کی صورت بچے کو اس نقطہ کے اندر نظر آ جاتی تھی، بہت سے لوگوں نے وہ شیشیاں خریدیں، تجربہ کیا، اور جو کچھ سنا تھا بالکل درست پایا، یورپ کی جنگ عظیم کے دن تھے، کئی اشخاص نے اپنے بچوں کو بٹھا کر اپنے ان عزیزوں کی صورتوں کے محاضرہ سے کلیجا ٹھنڈا کیا، جو فرانس، بصرہ، بغداد وغیرہ محاذات جنگ پر گئے ہوئے تھے، لوگ سمجھے تھے، کہ غائب عزیز اس وقت جس حالت میں جس لباس میں اور جس کیفیت میں ہیں ہو بہو وہی حالت اور صحیح صورت کسی اسراری طریقہ سے نظر آتی ہے، مگر مجھے اس پر اطمینان نہ تھا۔

حسن اتفاق سے ایک شیشی ہم کو بھی ہاتھ لگ گئی میں نے اس کے تیل کا ایک قطرہ اپنے چھوٹے لڑکے عزیزی محمد یعقوب کے انگوٹھے پر ٹپکایا، اور کہا اس میں نگاہ جما دو، پھر اس کو کہا تم کہہ دو کہ اشکی چھڑکاؤ کر دے، اس نے یہ لفظ کہہ دئے، اور تین چار سیکنڈ میں بتایا، کہ ایلوا ماشکی چھڑکاؤ کرتا پھر رہا ہے، پھر کہا کہو فرش بچھ جائے، اس نے یہی لفظ کہہ دیئے اور تھوڑی دیر میں بتایا، کہ فرش شطرنجی بچھ گیا، مجھے نظر آ رہا ہے، پھر اس کو کہا گیا، اب تایا صاحب آ جائیں (جو ان دنوں بانس بریلی تھے) اس نے یہ الفاظ کہہ دیئے، تین چار سیکنڈ کے بعد بتایا، تایا جی آ گئے، سنہری ٹوپی پہنے کھڑے ہیں، پھر کہا گیا، کہو چچا صاحب آ جائیں (یہ ان دنوں فاضلکا ضلع فیروز پور

میں تھے) اس نے یہ کلمات کہہ کر چند سیکنڈ کے بعد بتایا، اب تایا جی چلے گئے، چچا جی آ گئے، جو گھوڑے پر سوار ہیں، غرض یہ تماشا ختم ہوا، اور اسی دن میں نے بانس بریلی برادر مکرم کو خط لکھ کر دریافت کیا، کہ کیا فلاں تاریخ کو آپ نے سنہری ٹوپی پہن رکھی تھی، اور ایک کارڈ بنگلہ فاضل کا برادر عزیزی کو لکھا، کہ کیا فلاں تاریخ کو تم گھوڑے پر سوار ہوئے تھے، بریلی سے خط آیا، کہ اس قسم کی ٹوپی میں نے ساری عمر نہیں پہنی، بنگلہ فاضلکا سے جواب پہنچا کہ یہ واقعہ بالکل غلط ہے، اس سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا، کہ محاضرات نفس الامر میں کچھ بھی نہیں، صرف نظر جما کر دیکھنے والے کے تخیلاتِ بے اصل و بے بنیاد دکھاتے ہیں، جن لوگوں کی شکلیں نظر آتی ہیں، وہ شکلیں نہ ان کی موجودہ حالت کا فوٹو ہوتی ہیں، اور نہ وہ تمثیل وتنظیر جنات کا فعل ہوتا ہے، جیسا کہ عام لوگ خیال کرتے ہیں، بلکہ وہ صرف اس لڑکے کے صحیح دماغ کا اختراع ہوتا ہے، جس کی کچھ بھی اصلیت نہیں ہوتی۔

(۲) لوٹا گھومنے کا عمل

بعض عامل چور کے معلوم کرنے کے لئے مشکوک اور مشتبہ لوگوں کے نام لکھ کر ایک لوٹے میں ڈال دیتے ہیں، اور عامل ایک اور شخص کو آمنے سامنے بٹھلا کر دونوں اپنی ایک ایک انگلی سے اس لوٹے کو پکڑتے ہیں، اور عامل سورۂ یاسین پڑھتا جاتا ہے، اگر لوٹا گھوم جائے، تو پھر سمجھا جاتا ہے، کہ چور ان ناموں میں موجود ہے، پھر علیحدہ علیحدہ ایک ایک نام لوٹے میں ڈالا جاتا ہے پھر جس نام پر لوٹا گھوم جائے، تو اس کو چور سمجھا جاتا ہے۔

اصلاح: یہ لوٹہ وغیرہ گھوم جانا محض قوت خیالیہ کا اثر ہے، جو مسمریزم کا شعبہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جس پر زیادہ خیال ہوتا ہے اسی کا نام نکل آتا ہے، چنانچہ اگر

دو عاملوں کے سامنے مختلف دو شخصوں پر چوری کا گمان ظاہر کر دیا جائے، اور وہ دونوں الگ الگ اس عمل کو کریں، تو دونوں جگہ مختلف نام نکلیں گے، راقم الحروف نے بھی اس عمل کو کثرت سے کیا ہے، لیکن جب اس کی حقیقت سمجھ میں آ گئی، تو پھر اس کو چھوڑ دیا گیا۔

لوٹے کے عمل کا شرعاً عدم جواز

لوٹے کے عمل سے چور دریافت کرنا اس قدر رواج پکڑ چکا ہے، کہ اس میں اچھے اچھے سمجھ دار اہلِ علم اور پرہیز گار لوگ مبتلا پائے جاتے ہیں، اگر وہ اصحاب شرعی اصول پر ایک لمحہ کے لئے بھی نظر کرتے، تو ان کو اس عمل کا غیر مشروع بلکہ باعث فتنہ ہونا معلوم ہو جاتا، شرع شریف میں چور پر چوری کا الزام عائد کرنے اور اس کو اہل مسروقہ کا ذمہ دار بنانے کے لئے دو باتیں ضرور ہیں۔

اول: یہ کہ وہ خود اقرار کرے، کہ ہاں میں نے یہ مال چرایا ہے۔

دوم: یہ کہ اگر اقرار نہ کرے، تو کوئی شاہد ہو جس نے اس کو چراتے دیکھا ہے، اس کے سوا کوئی صورت شرعی ایسی نہیں، کہ اس پر چوری کا الزام عائد کیا جائے، مگر لوٹے کے عمل میں نہ اقرار ہے، نہ شہادت، صرف اپنے ہاتھ کے ایک عمل سے کسی کو خواہ مخواہ مورد الزام کر دینا ہے، جس میں کئی خرابیاں ہیں، ایک تو الزام سرقہ کے لئے ایک ایسے طریقہ کو استعمال کرنے کا گناہ، جو شرعاً حجت نہیں، دوسرے لوگوں کا اس نتیجہ کو سن کر یقین کر لینا کہ واقعی وہی چور ہے۔

اگر چہ وہ چور نہ ہو، بلکہ عامل کی غلطی سے اس کا نام نکل آیا ہو۔

تیسرے: اقرار شہادت کی صورت میں مزید فتنہ کا احتمال ہی نہیں، لوٹے کے عمل میں نام نکالنے کی صورت میں اگر چہ اصلی چور کا نام ہی نکلا ہو، نام نکلوانے

والے کے خلاف آتش عداوت بھڑک اٹھنے کا احتمال ہے۔

چوتھے: یہ طریقہ کسی طرح بھی مفید نہیں، بلکہ موجب ظن گناہ ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ○

مسلمانو زیادہ بدگمانی کرنے سے بچو، کیوں کہ بعض اوقات بدگمانی کرنا گناہ ہوتا ہے۔ (سورۃ حجرات/۱۲)

(۳) مسمریزم کی حقیقت

مسمریزم کے ذریعہ بھی بڑے بڑے تصرفات کیے جاتے ہیں، ان کا بھی یہی حال ہے، جس سے سوالوں کا جواب حاصل کرتے ہیں، اور جس کو اس کے مشاق (غلطی سے) ارواح کا تصرف سمجھتے ہیں۔

اصلاح: اس میں بھی قوت خیالی کا تصرف ہے، امتحان کے ذریعہ اس کا بطلان بھی ظاہر ہوسکتا ہے، راقم الحروف نے اس کا امتحان کیا ہے، چنانچہ ایک دفع ایک میز منگا کر اس پر عمل کیا گیا، اور زبان سے کہہ دیا گیا کہ اگر واقعی اس میں روحیں آتی ہیں، تو میز کا فلاں پایہ ایک بار اٹھے، اگر روحیں نہیں آتیں تو وہ پایہ دوبار اٹھے، چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد عمل کے اثر سے پایہ دوبار زمین سے اٹھا، چونکہ یہ میرا اعتقاد تھا کہ حقیقت میں ارواح نہیں آتیں، یہ محض قوت خیالیہ ہے، اس لئے اسی کے موافق جواب نکلا اور جس کا اعتقاد اس کے خلاف ہوگا، اس کو اس کے خلاف جواب ملے گا، غرض مسمریزم کے قاعدہ سے ان تصرفات کا منشا قوتِ خیالیہ ہونا ثابت ہوگیا۔

یہ قوت خیالیہ عجیب وغریب چیز ہے، اس سے بڑے بڑے عجائب وغرائب امور ظاہر ہوتے ہیں، ناواقف اس کو غلط فہمی سے قوت قدسیہ کی طرف منسوب سمجھتے

ہیں، لیکن یاد رہے کہ اولیاء کی کرامت اور انبیاء کے معجزات یہ محض وہبی اور غیر مکتسب ہیں۔

مسمریزم کی حرمت پر فتوی

سوال: مسمریزم ایک علم ہے جس میں صرف نظر کی اور طبیعت کی یکسوئی کی مہارت چند روز حاصل کی جاتی ہے، پھر اس سے مراحل تصوف، مثلا وحدۃ الوجود کشف القبور، سلب الامراض وغیرہ بلا کسی فکر کے طے کرتے ہیں، اور اس کے علاوہ ان کی اور اور باتیں بھی حاصل ہوتی ہیں، مثلا کسی کو بزور نظر بے ہوش کر دینا اور اس سے پوشیدہ اسرار پوچھ لینا غیر مواضع کا جو نظر سے غائب میں حال بتا دینا وغیرہ، جیسے کہ حکمائے اشراقین کیا کرتے تھے، کیا اس کا حاصل کرنا درست ہے، کوئی خلاف شرع امر تو نہیں؟

الجواب: تصوف نہ یکسوئی کا نام ہے، نہ مکاشفات کا، نہ تصرفات کا، نہ واردات کا بلکہ اس کی حقیقت ہے، اصلاحِ ظاہر و باطن پس مقاصد اس کے اعمال قالبیہ وقلبیہ ہیں اور غایت اس کی قرب و رضائے حق ہے، اور یکسوئی اس کا مقدمہ ہے، جبکہ مقصود مذکور اس پر مرتب ہو، اور واردات مثل وحدۃ الوجود وغیرہ اس کے عوارض و آثار غیر لازمہ سے ہیں، اور مکاشفات کو یہ مثل کشف القبور وغیرہ اور تصرفات مثل سلب امراض وغیرہ کو اس سے کوئی مس نہیں، ریاضت پر اس کا ترتب ہو سکتا ہے، چنانچہ کفار بھی اس میں شریک ہیں، اور مسمریزم میں کل تین چیزیں ہیں۔

بعض مخفیات کی خبر دینا۔ کچھ تصرفات کرنا۔

اس کی مہارت کے لئے یکسوئی کی مشق کرنا۔

سو اول تو اس میں مخفیات کی خبر دینا اکثر تابع خیال عامل کے ہوتا ہے

چنانچہ اگر ایک واقعہ غائبہ کو دو عاملوں کے سامنے جدا جدا مختلف طور سے بیان کر کے ہر ایک کو یقین دیا جائے، اور پھر کوئی شخص جدا جدا مجلسوں میں اس واقعہ کی نسبت دونوں عاملوں سے دریافت کرے، تو وہ دونوں اپنے قاعدہ وطریق کو استعمال کرنے کے بعد الگ الگ جواب دیں گے، جب چاہے امتحان کر لیا جائے، اور اگر فرض کر لیا جائے کہ احیاناً انکشاف واقعی بھی ہو جاتا ہے، تو کشف کا تصوف سے تعلق نہ ہونا اوپر معلوم ہو چکا ہے، اسی طرح تصرفات کا اس سے تعلق نہ ہونا ہے، اب رہی یکسوئی، سو وہ مقدمہ تصوف جب ہی ہے جب تصوف اس پر مرتب ہو، اور جب مسمریزم میں یہ نہیں، تو وہ مقدمۂ تصوف بھی نہ ہوا، پس محقق ہو گیا، کہ تصوف سے مسمریزم کو اصلاً تعلق نہیں ہے، اب رہا اس سے قطع نظر اس کا جواز یا ناجواز، تو چونکہ مشاہدہ سے اس پر مفاسد کثیرہ کا ترتب معلوم ہوا جیسے کہ انبیاء واولیاء کے کمالات کو اسی قبیل سے سمجھنا، چنانچہ ایسا ہی تو ہم اس سوال کا منشا بھی ہوا ہے، یا ان کیساتھ دعوی وزعم مساوات ومماثلت کا کرنا، اور عامل میں عُجب پیدا ہو جانا بعض امور جن کا تجسس حرام ہے، ان پر مطلع ہونے کی کوشش کرنا انکشافات پر جو کہ شرعی حجت نہیں ہیں، بلا دلیل شرعی بینہ، واقرار ومشاہدہ کے یقین کر لینا، اس بنا پر کسی پر چوری وغیرہ کے سوءِ ظن کو پختہ کر لینا، بعض اغراض غیر مباحہ میں تصرف سے کام لینا، یا خود اگرچہ مفاسد سے بچ سکے، مگر عوام کے لئے اس عامل کا موجب افتتان واختلال ہو جانا، وغیرہ ذلک من المفاسد العدیدۃ الشدیدۃ، اس لئے یہ فن گویا بالذات وبنفسہ، مقتضی قبح نہ ہو مگر بوجہ عوارض ومفاسد مذکورہ کہ عادۃً اس کے لوازم میں سے ہیں، قبیح لغیرہ کی قسم میں داخل ہو کر منہی عنہ وحرام ہے، چنانچہ ماہر اصول وفقہ پر یہ قاعدہ مخفی نہیں۔

(۴) فریمسین کی حقیقت

فریمسین کا گو اِن عاملوں سے تعلق نہیں، مگر چونکہ یہ بھی تخیل ہی کا ایک کرشمہ ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کا ذکر بھی کر دیا جائے، اس کا ماحصل بھی اسی قوت خیالیہ کی تقویت ہے، جس کے لئے وہاں کے ممبر یہ تدبیریں کرتے ہیں کہ طالب کو بڑے بڑے سخت امتحانوں میں مبتلاء کرتے ہیں، اور سخت سخت قسمیں دیتے ہیں جس میں اکثر مضمون بددعا کا ہوتا ہے، کہ اگر میں فریمیسن کے اسرار کو ظاہر کروں، تو میں ہلاک ہو جاؤں، اور مجھ پر ایسی ایسی بلائیں نازل ہوں، میں ایسے ایسے مصائب میں مبتلا ہو جاؤں، پھر فیس بھی بہت زیادہ لیتے ہیں، اور کچھ وحشت ناک چیزیں مثل ہڈیوں اور کھوپریوں کو سامنے لاتے ہیں، اس کے بعد چند معاہدے اس شخص سے لئے جاتے ہیں اور بعض آلات معماری بھی وہاں ہوتے ہیں، ان کے استعمال کی کچھ اصطلاحیں مقرر ہیں، مثلاً بسولے کو زور سے زمین پر مارتے ہیں جو اشارہ ہے استحکام معاہدہ کی طرف، اور وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کیوں کہ میسن معمار کو کہتے ہیں۔

اصلاح: ظاہر ہے کہ جس شخص کو کوئی بات اتنی مصیبتوں اور سختیوں کے بعد بتلائی جائے، اور اس پر اس کا وافر مال بھی خرچ ہو، طبعاً وہ اس کی بہت قدر کرے گا، اس کے بتلا دینے سے ضرور دریغ کرے گا، خاص کر جبکہ ان بددعاؤں سے اس کے واہمہ پر طوق ضرر کا خوف بھی غالب ہو جائے وہ ہرگز ہرگز بھی نہیں بتلا سکتا، چونکہ وہاں بعض کلمات ایسے بھی کہلوائے جاتے ہیں، اور نیز ایسے اعمال بھی کرائے جاتے ہیں جس میں غیر اللہ کی تعظیم مفرط حدِ عبادت تک ہوتی ہے، لٰہذا طالب کا کفر سے بچنا بھی مشکل ہے، اور باوجود ان سب کے پھر بعض بے نتیجہ رہتے ہیں، کیوں کہ وہ عہد

چند اخلاق جمیلہ کا ہوتا ہے، جس کی تعلیم شریعت سے بہتر کوئی کر ہی نہیں سکتا، اور ان اخلاق کی مخالفت کی سزا کے واقعات بطور تھیٹر کے بھی دکھلا دیتے ہیں، جو محض مصنوعی ہوتے ہیں، اور نتائج کا یقین دلانے کے لئے تھیٹر کا مشاہدہ شرعی وعیدوں سے زیادہ نہیں ہو سکتا، نہ وہاں ارواح ہیں، نہ جن اور نہ کوئی عجب چیز ہے محض قوت خیالیہ کا نتیجہ ہے۔

فصل پنجم

ارضی وسماوی کائنات کی سعادت ونحوست کا عقیدۂ باطلہ

پیشہ ور عاملوں نے اشیاء کی سعادت ونحوست کا باطل عقیدہ اختیار کرنا اور لوگوں کو اس کا معتقد بنانا بھی اپنے پیشے کی ترویج کے لئے مفید سمجھا ہے، جب ایک عورت کی اولاد زندہ نہ بچتی ہو، تو اس کے لئے صرف تعویذ لکھ کر دے دینا اور اس کے عوض میں معمولی نذرانہ وصول کر لینا چنداں مفید نہیں تھا جس قدر اس بات میں فائدہ ہے، کہ اس کو کہا جائے:

تجھ پر فلاں منحوس ستارہ کا اثر ہے۔

تیرا طالع فلاں نحوست میں مبتلا ہے۔

تیرا گھر خاص نحوست کا مرکز ہے۔

تجھ پر فلاں بھوت کا سایہ ہے۔

فلاں چڑیل نے تجھ سے مس کیا ہے۔

فلاں جن تیرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔

ان کی نحوست تیری اولاد کو زندہ نہیں رہنے دیتی۔
اس لئے اس قدر ماش اتنا تیل، اتنا کپڑا، اتنی نقدی، ایک سفید مرغ بکری کی ایک سری وغیرہ وغیرہ حاضر کرو، تو اس نحوست کے دفع کرنے کی تدبیر ہو جائے گی
اس فصل میں ان خرافات وہدایات کی قلعی کھولی جائے گی۔

ستاروں کی تاثیر اور ایام کی سعادت ونحوست کا

باطل عقیدہ

عاملوں کا اعتقاد ہے کہ ادعیہ عملیات اور تعویذات کے فوائد سیارات وغیرہ کے تاثرات سعد ونحس پر موقوف ہیں، ہر چند شرعی دلیل سے یہ عقیدہ سراسر باطل ہے، مگر چونکہ عامل لوگوں کا رزق وروزی اس پیشے میں موقوف ہے اس لئے وہ اپنے اسلام کو اس الزام سے بچانے کے لئے تاویلا کہتے ہیں کہ قدیم زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگ ستاروں کی تاثیر سے بخوبی واقف تھے، جیسا کہ بڑی بڑی قوموں کی تواریخ سے یہ حال بخوبی معلوم ہوتا ہے، اور ان کی مختلف یادگاریں بھی اس قیاس پر کافی روشنی ڈال رہی ہیں بے شک وہ سیاروں کی قوت اور تاثیر سے واقف تھے، لیکن چونکہ عقل وہدایت کی کمی تھی، اس لئے انہوں نے ستاروں سے فائدہ اٹھانے کے طریقے میں غلطی کی، اور بجائے اس کے کہ ان کواکب کو مخلوق سمجھ کر کام نکالنے کی کوشش کرتے، اس کے برعکس انہوں نے ان کو خدا کی ذات وصفات میں شامل کرلیا، اور ان کی پرستش کرنے لگ گئے، چنانچہ اب تک بعض قومیں سورج، چاند، اور ستاروں کی پرستش کرتی ہیں۔
عامل لوگ اپنی مفروضہ تاثیراتِ کواکب کے ثبوت میں منجمین واہل ہیئت کی

مسلمہ تاثیراتِ کواکب کو پیش کیا کرتے ہیں جیسے کہ اہل ہیئت کہا کرتے ہیں، کہ نجوم وکواکب میں اللہ تعالیٰ نے خاص خاص تاثیرات رکھی ہیں، جن کا ظہور دنیا میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے، چنانچہ چاند کے کرہ کو سمندر سے خاص تعلق ہے، سمندر کا مدوجزر (اتار چڑھاؤ) چاند کی کمی بیشی پر منحصر ہے، چاند کی شعائیں غلہ اور نباتات میں عمر حیات پیدا کرتی ہیں۔

عاملوں کے نزدیک چاند کو عملیات کے اثر میں بڑا دخل ہے، چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عامل بعض اوراد، وظائف، اشغال واعمال اور تعویذ وغیرہ چاند کے گھٹاؤ، بڑھاؤ کے موافق کرتے ہیں۔

چاند کے علاوہ ان کے نزدیک ہر ستارہ کی علیحدہ علیحدہ تاثیر ہے اور عالم دنیا کا ہر واقعہ وہر حادثہ انہی تاثیراتِ نجوم کا نتیجہ، عاملوں کا یہی عقیدہ خلافِ تعلیماتِ شرع ہے، ورنہ کواکب کی جزوی تاثیرات سے کون انکار کرتا ہے، چنانچہ بعض ستاروں کی یہ خاصیت ہے، کہ جب وہ طلوع ہوتے ہیں تو ایک خاص چیز پر اثر ڈالتے ہیں، مثلاً ایک ستارہ سہیل کے نام سے مشہور ہے، وہ جب طلوع ہوتا ہے تو جس چمڑے پر اس کی شعاع پڑتی ہے، وہ خوشبودار اور رنگین ہو جاتا ہے، لوگ اس ستارے کی ساعت طلوع کا انتظار کرتے رہتے ہیں، اور جب وقت آتا ہے، تو چمڑوں کو چھتوں اور کھلے میدانوں میں پھیلا دیتے ہیں جس سے وہ خوشبودار ہو جاتے ہیں، اور رنگین بھی یہ ایک خاص ستارہ کی جزوی تاثیر ہے۔

عامل صاحبان کہتے ہیں کہ ستاروں کی تاثیر دو طرح کی ہوتی ہے، ایک تو وہ جو خود بخود ہم پر ظاہر ہوتی ہے اور اثر ڈالتی ہے، دوسری وہ جو ہماری طلب اور کوشش کی محتاج ہے، ستاروں میں بذاتہ طاقت موجود ہے، مگر جب تک ہم اس کے حصول کی سعی نہ کریں اس میں اس طاقت سے کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا، آفتاب میں اللہ تعالیٰ نے

ہزاروں قوتیں رکھی ہیں، جن میں بعض تو ہر خاص و عام پر بلا طلب نثار ہوتی ہیں، اور بعض خواہش اور محنت سے قبضہ میں آتی ہیں، مثلاً دھوپ جو انسان، حیوان اور نباتات وغیرہ کی زندگی کے لئے لازمی چیز ہے، بلا امتیاز تقسیم ہوتی ہے، مگر مادہ غذائی جو سورج کی روشنی میں قدرتی طور سے موجود ہے، اسی پھل کو ملتا ہے جس میں غذائیت قبول کرنے کا مادہ بھی ہو، یا وہی پودا اس کو حاصل کر سکتا ہے، جس کی تخم ریزی محض غذائی جوہر لینے کی خاطر ہوئی تھی۔

عامل صاحبان اپنے دعوے کے ثبوت میں یہ آیت بھی پیش کیا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ سورۃ نحل رکوع ۱،۲ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا وَ زِیْنَةً ...... وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ○ (سورۂ نحل/ ۸، ۱۲)

اور اس نے پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے تا کہ تم ان سے سواری کا کام لو اور زینت کے لئے......اور اس نے تمہارے کام میں لگا دئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے کام میں لگے ہوئے ہیں اس کے حکم سے۔

اور کہتے ہیں کہ اس ارشادِ الٰہی پر غور کرنے سے سمجھ میں آتا ہے کہ اگرچہ ان جانوروں میں تسخیر قبول کرنے کی خاصیت رکھی گئی ہے، لیکن وہ خود بخود آدمی کے تابع نہیں ہوتے، جب تک ان کو سکھلایا اور سدھایا نہ جائے، چنانچہ یہ مشاہدہ ہے کہ سرکس میں شیر اور ہاتھی وہ تعجب خیز کام کرتے ہیں جس سے اچھے اچھے عقیل وفہیم حیران و ششدر رہ جاتے ہیں، اسی پر چاند سورج اور ستاروں کو قیاس کیجئے، یہ بھی سدھانے سے کام دینے لگتے ہیں، گویا چاند سورج وغیرہ اجرام فلکی بھی ان طریقوں کے ذریعے جو عاملوں نے تسخیرِ کواکب کے لئے مقرر کئے ہیں، قابو میں آجاتے ہیں۔

صوفی نہاد دام وسرِ حقہ باز کرد   بنیادِ مکر با فلک حقہ باز کرد

غرض عاملوں نے ستاروں میں طرح طرح کی تاثیرات کادعوی کیا ہے، اور عالم سفلی کو من کل الوجوہ عالم علوم کا تابع سمجھا ہے، چنانچہ ان کے نزدیک کوئی ستارہ ملکی ستاروں میں سے سعد ہے اور کوئی نحس اور اس طرح دنیا کے تمام واقعات خیر وشر وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں، جس وقت ستارہ سعد ہوتا ہے تو کام بنتا ہے، اور جب نحس ہوتا ہے، تو کام بگڑتا ہے، سبعہ سیاروں کے نام یہ ہیں، قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ، مشتری، زحل، یہ شب وروز دورہ کرتے ہیں، اہلِ نجوم نے ان کی ساعتیں لکھی ہیں، اگر ان کے خلاف ہوگا، تو کچھ اثر نہ ہوگا، اور عمل برباد ہوگا، عامل ضرور سمجھتا ہے کہ جب عمل پڑھنے یا تعویذ لکھنے کا ارادہ کرے، تو وہ اول ساعت کو دیکھے، آج کے روز کیسا ستارہ ہے، اور اس وقت کس ستارہ کا دورہ ہے، اور یہ سعد ہے یا نحس، ہر ستارے کی ایک ساعت ایک گھنٹہ کی ہوتی ہے، توسیع معلومات کے لئے ان خرافات کی تفصیل عرض کردینی مناسب معلوم ہوتی ہے۔

اتوار کے دن کی نیک وبد ساعات

پہلی: ساعات شمس ہے عمل محبت، حکام کی ملاقات، اور نیا کپڑا پہنا جائے،

دوسری: ساعت زہرہ ہے یہ ساعت مذموم ہے، کوئی نیا کام نہ کیا جائے۔

تیسری: ساعت عطارد ہے تعویذ محبت لکھا جائے اور سفر کیا جائے۔

چوتھی: ساعت قمر ہے، خرید وفروخت نہ کی جائے، کوئی نیا کام نہ کیا جائے۔

پانچویں: ساعت زحل ہے، اس میں بغض وعداوت کا عمل کرنا زیادہ مؤثر ہے۔

چھٹی: ساعت مشتری ہے، اس میں حکام وغیرہ سے مافی الضمیر بیان کرنا مفید ہے۔

ساتویں: ساعت مریخ ہے، یہ ساعت نحس ہے، اس میں کوئی کام نہ کیا جائے۔

آٹھویں: ساعت شمس ہے، یہ ساعت نیک ہے، اس میں جو کام کیا جائے بخیروخوبی انجام ہوگا۔

نویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں محبت کا عمل اور تسخیر خلائق اور سفر کیا جائے۔

دسویں: ساعت عطارد ہے، اس ساعتِ نیک میں محبت کا عمل کیا جائے۔

گیارہویں: ساعت قمر ہے، اس میں طلسمات وغیرہ لکھے جائیں۔

بارہویں: ساعت زحل ہے، یہ ساعت نحس ہے، اس میں بغض وعداوت کا عمل یا کوئی کام نہ کیا جائے۔

پیر (دوشنبہ) کے دن کی نیک و بد ساعات

پہلی ساعت قمر ہے، اس میں تسخیر اور زبان بندی کا عمل کیا جائے۔

دوسری ساعت زحل ہے، اس میں سفر کیا جائے، اور حکام سے اپنی حاجات بیان کی جائیں۔

تیسری: ساعت مشتری ہے، اس میں میاں بیوی کی ناموافقت کے لئے تسخیر کا عمل کیا جائے۔

چوتھی: ساعت مریخ اس میں دشمن کی تباہی، ہلاکت اور بیمار ڈالنے کے لئے عمل کیا جائے۔

پانچویں: ساعت شمس ہے، اس میں انجامِ مرام، عقدِ لسان و تسخیرِ خلائق کے لئے عمل کیا جائے۔

چھٹی: ساعت زہرہ ہے، اس میں طلسمات کو کیا جائے۔

ساتویں: ساعت عطارد ہے، اس میں تسخیر وعقد لسان کا عمل کیا جائے۔

آٹھویں: ساعت قمر ہے، اس میں محنت کا عمل کیا جائے، اور میاں بیوی کی موافقت کا عمل کیا جائے۔

نویں: ساعت زحل ہے، اس میں بغض وعداوت اور ہلاکت کا عمل کیا جائے۔

دسویں: ساعت مشتری ہے، اس میں جو کام کیا جائے گا اس کا انجام بخیر ہوگا۔

گیارہویں: ساعت مریخ ہے، اس میں بغض کے تعویذ لکھے جائیں، اور عداوت کے عمل کئے جائیں۔

بارہویں: ساعت شمس ہے، اس میں زبان بندی اور محبت کا عمل کیا جائے بڑا موثر ہوگا۔

منگل (سہ شنبہ) کے دن کی نیکو بد ساعات

پہلی: ساعت مریخ ہے اس میں بغض وعداوت کے عمل کئے جائیں۔

دوسری: ساعت شمس ہے، اس میں کوئی کام نہ کرے۔

تیسری: ساعت زہرہ ہے، اس میں نکاح کرے، اور مباشرت کرے نیک بخت لڑکا پیدا ہوگا۔

چوتھی: ساعت عطارد ہے، اس میں قیدی کو رہائی کے واسطے عمل کیا جائے۔

پانچویں: ساعت قمر ہے، اس میں کوئی جدید کام نہ کرے۔

چھٹی: ساعت زحل ہے، اس میں بیماری کے لئے تعویذ کئے جائیں۔

ساتویں: ساعت مشتری ہے، اس میں تسخیر کا عمل کرنا نہایت مفید ہے۔

آٹھویں: ساعت مریخ ہے، اس میں دشمن کو بیمار کرنے کے واسطے عمل کیا جائے۔

نویں: ساعت شمس ہے، اس میں نکاح کیا جائے، اور ہم بستری کی جائے، اور محبت کا عمل کرنا بڑا مفید ہے۔

دسویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں کوئی نیا کام نہ کیا جائے، کیوں کہ یہ ساعت نحس ہے۔

گیارہویں: ساعت عطارد ہے، اس میں سفر کرنا اچھا نہیں۔

بارہویں: ساعت قمر ہے، اس میں بغض وعداوت کا عمل کیا جائے۔

بدھ (چارشنبہ) کے روز کی نیک و بد ساعت

پہلی ساعت عطارد ہے، اس میں محبت اور تسخیر کا عمل کرنا بڑا مفید ہے۔

دوسری: ساعت قمر ہے، اس میں کوئی عمل نہ کیا جائے، کیوں کہ یہ ساعت مذموم ہے۔

تیسری: ساعت زحل ہے، اس میں شفائے امراض کے تعویذ لکھے جائیں

چوتھی: ساعت مشتری ہے، اس میں محبت اور ترقی رزق کا عمل کرنا بڑا مفید ہے، یہ نیک ساعت ہے۔

پانچویں: ساعت مریخ ہے، اس میں دشمنی اور مخالفت کا عمل کیا جائے، یہ ساعت نحس ہے۔

چھٹی: ساعت شمس ہے، اس میں محبت اور ترقی رزق کا عمل پڑھا اور لکھا جائے اور اس میں سفر کرنا بھی بڑا اچھا ہے یہ ساعت نیک ہے۔

ساتویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں جو کام کیا جائے اس کا نتیجہ اچھا ہوگا، یہ ساعت نیک ہے۔

آٹھویں: ساعت عطارد ہے، اس میں بچوں کے رونے اور نظر لگنے کے تعویذ لکھنا مفید ہے۔

نویں: ساعت قمر ہے، اس میں محبت کا عمل کرنا بڑا مفید ہے۔

دسویں: ساعت زحل ہے، اس میں حکام وغیرہ سے ملاقات کرنا اور ملازمین کے لئے درخواست کرنا غرضیکہ ہر طرح کے نیک کام کرنا بڑے مفید ہیں۔

گیارہویں: ساعت مشتری ہے، اس میں حکام اور رؤساء سے ملاقات کرنا بڑا مفید ہے۔

بارہویں: ساعت مریخ ہے، اس میں صرف بغض اور عداوت کا عمل کرنا مفید ہے۔

جمعرات (پنجشنبہ) کے دن کی نیک ونحس ساعات

پہلی ساعت مشتری ہے، اس میں توسیعِ رزق خلاصی قیدیاں، اور تسخیرِ خلائق کا عمل کیا جائے۔

دوسری: ساعت مریخ ہے، اس میں کوئی نیا کام نہ کیا جائے، نہ ہی سفر کیا جائے۔

تیسری: ساعت شمس ہے، اس میں محبت کا تعویذ لکھا جائے، اور سفر نہیں کرنا چاہئے۔

چوتھی: ساعت زہرہ ہے اس میں محبت اور تسخیر کے لئے عمل کیا جائے، یہ ساعت اچھی ہے۔

پانچویں: ساعت عطارد ہے، اس میں نکاح کرنا بڑا مفید ہے۔

چھٹی: ساعت قمر ہے، اس میں حکام کے ساتھ ملاقات کی جائے، اور سفر نہ کیا جائے۔

ساتویں: ساعت زحل ہے، اس میں جو کام کیا جائے مفید ہے، ساعت نیک ہے۔

آٹھویں: ساعت مشتری ہے، اس میں ترقی رزق اور تسخیرِ خلائق کا عمل کرنا بڑا مؤثر ہے۔

نویں: ساعت مریخ ہے، اس میں تسخیر کا عمل کرنا، اور حکام سے ملاقات کرنا بڑا مفید ہے۔

دسویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں محبت کا تعویذ لکھا جائے۔

گیارہویں: ساعت عطارد ہے، اس میں کوئی نیا کام نہ کیا جائے، اور نہ ہی سفر ورنہ نقصان ہوگا۔

(اس جگہ کتاب میں دسویں کو نویں لکھا ہے اس طرح ایک ساعت کا ذکر رہ گیا ہے)

جمعہ کے دن کی نیک و بد ساعات

پہلی ساعت زہرہ ہے اس میں نکاح کرنا تسخیر خلائق کا عمل کرنا بڑا مؤثر ہے

دوسری: ساعت عطارد ہے، اس میں صرف طلسمات لکھنا بڑا فائدہ مند ہے

تیسری ساعت قمر ہے، اس میں کوئی نوایجاد کام نہ کیا جائے۔

چھوتھی: ساعت زحل ہے، اس میں نظر بد کا تعویذ لکھا جائے۔

پانچویں: ساعت مشتری ہے، اس میں میاں بیوی کی موافقت کے لئے محبت کا تعویذ لکھا یا عمل کیا جائے۔

چھٹی: ساعت مریخ ہے، اس میں قضائے حاجات کا تعویذ اور حکام سے ملاقات کی جائے۔

ساتویں: ساعت شمس ہے، اس میں محبت کا تعویذ لکھا جائے، اور نکاح کیا جائے۔

آٹھویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں جو کام کیا جائے مفید ہو، کشائش رزق کے لئے تعویذ لکھنا یا عمل کرنا بڑا مؤثر ہے۔

نویں: ساعت عطارد ہے، اس میں تسخیر کا عمل کرنا بڑا مفید ہے، یہ ساعت نیک ہے۔

دسویں: ساعت قمر ہے، اس میں عداوت کا عمل کیا جائے۔

گیارہویں: ساعت زحل ہے، اس میں کوئی عمل نہ کیا جائے۔

بارہویں ساعت مشتری ہے، اس میں قضائے حاجات اور تسخیر خلائق کا عمل اور حکام وغیرہ سے ملاقات کی جائے، یہ ساعت مبارک ہے۔

ہفتہ (شنبہ) کے دن کی نیک و بد ساعات۔

پہلی ساعت زحل ہے، اگر اس دن میں یہ ساعت شروع ماہ ہو تو نیک ہے محبت اور کشائش رزق کا عمل کیا جائے، اگر اخیر ماہ میں ہو تو نحس ہے، بغض وعداوت کا عمل کیا جائے، آخر اور شروع ماہ سے مراد یہ ہے کہ اگر ہفتہ کو مہینہ کی پہلی تاریخ پڑے تو شروع ماہ میں یہ دن ہوا لہٰذا اس کی ساعت مبارک ہے، اگر انتیس یا تیس کوئی ایسی تاریخ ہو، کہ اسی دن چاند ہو، تو نحس ہے۔

دوسری: ساعت مشتری ہے، اس میں محبت کا عمل کرنا بڑا مؤثر ہے۔

تیسری: ساعت مریخ ہے، اس میں بغض وعداوت کا عمل کرنا بڑا مفید ہے

چوتھی: ساعت شمس ہے، اس میں قضائے حاجات اور محبت کا تعویذ لکھا جائے۔

پانچویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں محبت کا عمل کیا جائے۔

چھٹی ساعت عطارد ہے، اس میں حصول تمنا کے لئے عمل کرنا چاہئے۔

ساتویں: ساعت قمر ہے، اس میں کوئی نیا کام نہ کیا جائے، یہ ساعت نحس۔

آٹھویں: ساعت زحل ہے، اس میں دفع امراض کا عمل کیا جائے۔

نویں: ساعت مشتری ہے، اس میں جو کام کیا جائے کامیابی ہو، یہ ساعت نیک ہے۔

دسویں: ساعت مریخ ہے، اس میں دشمن کو بیمار ڈالنے کا عمل کیا جائے، یہ ساعت نحس ہے۔

گیارہویں: ساعت شمس ہے، اس میں تسخیر کا تعویذ کیا جائے۔

بارہویں: ساعت زہرہ ہے، اس میں محبت اور تسخیرِ خلائق کا تعویذ لکھا جائے، اور میاں بیوی کی موافقت کے لئے عمل کرنا بڑا ہی مفید ہے۔

نقشہ دریافت ساعت

جب آفتاب طلوع ہو، تو ایک لکڑی بارہ انگلی کی ہموار زمین پر آفتاب کے سامنے کھڑی کرے، پھر اس کے سائے کو دیکھ کر ذیل کے نقشے سے ساعت معلوم کرے۔

صبح			بعد دوپہر		
نمبر شمار	انگل	ساعت	نمبر شمار	انگل	ساعت
۱	۴۰	۱	۱	۶	۷

۲	۲۰	۲	۲	[illegible]	۸
۳	۱۸	۳	۳	۱۸	۹
۴	۱۲	۴	۴	۲۰	۱۰
۵	۸	۵	۵	۳۶	۱۱
۶	۴	۶	۶	۴۰	۱۲

اوقاتِ تعویذات کی غیر شرعی تعین

عامل کہتے ہیں کہ جس شخص کا طالع حمل ہو، اس کے لئے تعویذ محبت یکشنبہ یا سہ شنبہ کے دن اول وقت اور عداوت وغیرہ کے لئے آخر روز لکھے، اگر طالع ثور ہو، تو دوستی کے لئے جمعہ کے دن صبح کی نماز کے وقت اور عداوت وغیرہ کے لئے زوال کے وقت، اگر طالع جوزاء ہو، تو حبّ کے لئے روز شنبہ کو آخر دن میں، اگر طالع سرطان ہو، تو صلح وسازگاری کے لئے شنبہ کے دن اور عداوت وغیرہ کے لئے زوال کے وقت اگر طالع اسد ہو تو دوستی کے لئے پنج شنبہ کے دن بعد نماز صبح کے، عداوت کے لئے چہار شنبہ زوال کے وقت، اگر طالع سنبلہ ہے، تو محبت کے لئے جمعہ کے دن صبح کو جمعہ کے وقت عداوت کے لئے، اگر طالع عقرب ہے، تو دوستی کے لئے جمعہ کے دن اول وقت، اور عداوت کے لئے آخر وقت، اگر طالع قوس ہے، تو محبت کے لئے پنج شنبہ کے دن اور عداوت کے لئے، دوشنبہ کے روز، اگر طالع میزان ہے تو دوستی کے لئے روز شنبہ، اور عداوت کے لئے سہ شنبہ کا روز، اگر طالع جدی ہے، تو محبت کے لئے روز یکشنبہ طلوع آفتاب کے وقت اور عداوت کے لئے، روز آدینہ یعنی جمعہ، اگر طالع دلو ہے، تو دوستی کے لئے، روز جمعہ، اور عداوت کے لئے روز یکشنبہ شام کے وقت، اگر طالع حوت ہے، تو دوستی کے لئے روز جمعہ بوقت صبح، اور عداوت کے

لئے روز شنبہ۔

تعویذ لکھتے وقت بخور جلانے کا خبط

عامل کہتے ہیں، کہ جب کوئی تعویذ لکھے، تو جس ستارے کی ساعت میں لکھنے کا اتفاق ہو، اس کے موافق بخور جلائے، بخور ستارے کے علیحدہ علیحدہ ہیں، اگر بخور اس ستارے کے موافق نہ ہوگا، تو فائدہ نہ ہوگا، بخور دھونی کو کہتے ہیں۔

نام ستارہ	نام بخور
زحل	عود، لوبان، رال، قرنفل
مشتری	مشک، کافور، صندل سرخ، عود، شکر
مریخ	لوبان، عود، رال
شمس	دار چینی، عود، مشک، زعفران
زہرہ	عود، عنبر، مشک، صندل سفید، کافور، اسپند
عطارد	صندل سرخ، قرنفل، کافور، نمک، سنگ، عود
قمر	شہد، کافور، عود

طالع کے معلوم کرنے کا غیر مشروعہ طریقہ

عامل کہتے ہیں، کہ جو شخص کا طالع دریافت کرنا مطلوب ہو، اس کے نام کے عدد، اور اس کی ماں کے نام کے عدد نکال کر جمع کرے، پھر اس مجموعہ کو بارہ پر طرح (تقسیم کر) دے، اگر ایک باقی رہے، تو حمل ہے، اگر دو بچیں، تو ثور ہے، اگر تین بچیں، تو جوزاء ہے، اگر چار بچیں، تو میزان ہے، اگر آٹھ بچیں، تو عقرب ہے، اگر نو بچیں، تو قوس ہے، اگر دس بچیں تو، جدی ہے، اگر گیارہ بچیں، تو دلو ہے، اگر کچھ نہ

بجے تو حوت ہے، مثلاً

طالب غلام محمد بن ہاجرہ ہے، اس کے عدد ۱۳۷۷ ہیں جب بارہ سے طرح دیا، تو نو بجے لہٰذا اس کا طالع برج قوس ہے۔

اسی طرح سے عددِ مطلوب فاطمہ بنت جمیلہ ہے، اس کے عدد ۲۳۳۲ ہیں جب بارہ سے طرح دیا، تو سات بجے، لہٰذا اس کا طالع برج میزان ہے۔

عاملوں کا قاعدہ ہے کہ اگر برج عاشق آتشی ہے، اور برج معشوق آبی، درمیان آب و آتش کے مخالفت ہے، لہٰذا دو تعویذ لکھتے ہیں، ایک تعویذ آتشی، دوسرا آبی۔

اگر طالع عاشق بادی، اور طالع معشوق خاکی ہے، تو اس صورت میں بھی دو تعویذ لکھتے ہیں۔

اگر طالع طالب آبی اور طالع مطلوب خاکی ہے، اس میں موافقت ہے، پس ایک تعویذ کافی ہے۔

غرض جیسا مزاج ہو، اس کے موافق تعویذ لکھتے ہیں، آتشی کے لئے آتشی، اور آبی کے لئے آبی۔

ہر شخص کے نام میں اس کی قسمت پوشیدہ ہونے کا خبط

ایک قدیم عبرانی طریقہ درج کیا جاتا ہے، جس کی مدد سے آپ کسی شخص کے نام کے عدد معلوم کر کے اس کے پورے کیرکٹر اور واقعات ماضی و مستقبل کا اندازہ کر سکتے ہیں، گویا دوسرے الفاظ میں ہر ایک شخص کی قسمت اس کے نام میں پوشیدہ ہوتی ہے، اگر کسی شخص کا نام اس کے لئے نحس ثابت ہو، اور وہ اپنے نام کو اس طرح تبدیل کر لے کہ اس کا مجموعہ اعداد مسعود مبارک ہو تو اس شخص کی قسمت خوشگوار طریقہ

پر تبدیل ہو جائے گی، اگر ذرا بھی غور و تامّل سے کام لیا جائے تو ایسی مثالیں بہت دستیاب ہوں گی کسی شخص کے محض نام تبدیل کر لینے سے اس کی قسمت بھی بدل گئی۔

قسمت معلوم کرنے کا عبرانی یا عربی غیر شرعی طریقہ

جب کسی شخص کے حالات دریافت کرنے مطلوب ہوں، تو پہلے عبرانی یا عربی ابجد کے اعتبار سے اس نام کے اعداد نکال لئے جائیں، اگر وہ سینکڑوں میں ہوں، تو ان کو دہائیوں اور اکائیوں میں منتقل کر لیا جائے، اس کے بعد اعداد کے ما حصل سے حالات بیان کئے جائیں، مثلاً کسی شخص کے نام کے اعداد ۱۴۷ ہیں ان کو باہم جوڑنے سے ۴+۱+۷=۱۲ حاصل ہوئے ہیں، اگر ۱۲ کو پھر جوڑا جائے، تو ۱+۲ سے ۳ کا عدد حاصل ہوتا ہے، لہٰذا اس شخص کے حالات ۱۲ کے عدد کی خاصیت کے مطابق بیان کئے جائیں گے، مثلاً ایک شخص حامد حسین کا حال دریافت کرنا مطلوب ہے، تو اعداد ابجد کے اعتبار سے اس کے نام کے اعداد

ح ا م د ح س ی ن =۳۷ ہوں گے

۸+۱+۴۰+۴+۸+۶۰+ ۱۰+۵۰=۳۷

۳۷ کا مجموعہ ۷+۳=دس ہے، پھر اعداد کی خاصیتوں کا نقشہ دیکھیں، پس جس شخص کے حالات ہم دریافت کر رہے ہیں، اس کے کیرکٹر میں یہ تمام باتیں مجتمع ہوں گی، ان حالات کو بیان کرتے وقت ہمیں دس کے حاصل یعنی ایک کے عدد کی خاصیتیں بھی پیش نظر رکھنی چاہئیں۔

اعدادِ ابجد معلوم کرنے کا سہل طریقہ

اعداد معلوم کرنے کے لئے حروف ابجد کی ایک اور تقسیم بھی ہے جس میں عددِ حروف کو دہائیاں اور سینکڑے نظر انداز کر کے باہم جمع کر لیا گیا ہے، مثلاً ا-ی-

قع = ایقغ) = ۱ + ۱ (ب ـ ک ـ ر = بکر) = ۲ + ۲ (ج ـ ل ـ ش = جلش) = ۳ + ۳ د ـ م ـ ت = دمت) = ۴ (ہ ـ ن ـ ث = ہنث) = ۵ + ۵ و ـ س ـ خ (وسخ) = ۶ + ۶ ز ـ ع ـ ز = زعز) = ۷ + ۷ (ح ـ ف ـ ض = حفض) = ۸ + ۸ (ط ـ ص ـ ظ = (طصظ) = ۹ ☆

نقشہ عبرانی

۱) صناع ازل کی علامت ہے، جس شخص کے نام کا عدد ایک ہو، اس کی قوت متخیلہ بہت زبردست ہوگیا ور وہ اختراع پسندیوں کے لحاظ سے بہت شہرت حاصل کرے گا، اس کی فطرت میں حکمرانی اور اقتدار طلبی کا جذبہ پوشیدہ ہوگا، اس کی جسمانی صحت ہمیشہ اچھی رہے گی۔

۲) یہ عدد دیوی کی حیثیت رکھتا ہے، اور حکمت الٰہیہ کی علامت ہے، اس کی خاصیت تخلیقِ ایجادات، دلکشی، اثر اندازی، کیمیا کی جانب رجحان، علوم و فنون سے شوق، صنفی مسرت وغیرہ۔

۳) اس عدد کی حیثیت ملکہ کی ہے، خاصیت، وسعت ترقی اقتدار، دولت ثروت، افزائش۔

۴) بادشاہت کی علامت ہے، خاصیت، راست بازی، انصاف پسندی، انانیت، حصولِ خواہشات، قیام واستقلال، بلند حوصلگی، ناموری، تمول۔

۵) استاذ یا حکیم کی علامت ہے، خاصیت: قانون عمومی، مذہب، تربیت، درس وتدریس، آزادی، پابندی نظام عمل۔

۶) عاشق کی علامت ہے، خاصیت: جذباتِ محبت، عورت ہو، تو مرد کی جانب اور عورت ہو، تو مرد کی جانب رجحان طبیعت، وفا شعاری، اطاعت، جذبات میں ہیجان، قلبی سوز وگداز، تمتع، بیداریٔ ضمیر، غلط راستہ سے بچنا۔

۷) اسیرس ودیوتا کے رتھ کی علامت ہے، خاصیت: مقناطیسی کشش ذہانت، علم وعمل، امیدوں کی بارآوری، قوتِ احساس۔

۸) عدالت یا میزان وشمشیر کی علامت ہے، خاصیت: عدل و انصاف، دیانت، غیر جانبداری، معقولیت پسندی، اعتدال، قانون کا اہتمام، ہمدردیٔ خلائق، غریب پروری۔

۹) راہب کی علامت ہے، خاصیت سنجیدگی، متانت، بگڑنے کے بعد بنا، تقسیم کار، اصول پسندی، احتیاط، غوروفکر، مراقبہ ومجاہدہ، کسی چیز کی تلاش وجستجو، نئی چیزوں کا انکشاف۔

۱۰) یہ عدد ابو الہول یا قسمت کے پہیہ کی علامت ہے، خاصیت: اصباب وعلل، قانون، اخلاق، انقلاب، پسندی، شہرت طلبی، مطالعہ، پابندیٔ اوقات، کسی چیز کی ہروقت اشاعت، تلون، مسلسل سیاحت، گردش، قلبی محبت۔

۱۱) شیر کی علامت ہے، خاصیت: قوت ارادی، قوت جسمانی، فتوحا تسخیر، سرگرمیٔ عمل، اظہار طاقت، عزم واستقلال، اقتدارِ حکومت مگر مالی فائدہ کم ہو۔

۱۲) قربانی کی علامت ہے، خاصیت: روحانی، زوال، بربادی، دیو ،نقصانات، ناکامی کے کاموں کا بن بن کر بگڑ جانا، توقعات میں مایوسی۔

۱۳) موت یا کاشتکاری کی علامت ہے، خاصیت: انقلاب، ردعمل، ناکامی، مایوسی، نخل امید کی پامالی، زوال، بربادی، موت۔

۱۴) دیوتاؤں کے دوطشتوں کی علامت ہے۔ خاصیت: معاشری تعلقات، احباب واعزاء سے محبت اوران کی امداد، کیمیا سازی کا شوق، ازدواجی محبت غیروں کی نگاہ میں محبوبیت۔

۱۵) شیطان کی علامت ہے، خاصیت: ریاکاری، بدظنی، بغض وحسد

اسرار، سازشیں، جعلسازی، قانون شکنی، بغاوت، بدامنی، مفسدہ پردازی، اشتعال انگیزی۔

۱۶) متزلزل منارہ کی علامت ہے، خاصیت: ناگہانی مصیبت، اپنے غرور کی وجہ سے بربادی، حد سے تجاوز، شکست، تباہی، عزل وسقوط، غیر متوقع حادثات۔

۱۷) ستارہ کی علامت ہے، خاصیت: طمانیتِ قلب، ایمان واعتقاد، مایوسی میں کامیابی کی جھلک، دوسروں سے بہت جلد توقعات قائم کرنا ہر ہر ایک بات کا فوراً یقین کرلینا۔

۱۸) شفق سرخ کی علامت ہے، خاصیت: تاریکی شبہات ہر کام میں لَیتَ وَلَعَلَّ، ضرورت سے زیادہ تساہل، توقعات میں ناکامی، خوشگوار تبدیلیاں، دیوانگی، مختلف امراض۔

۱۹) سورج کی علامت ہے، خاصیت: قوت ارادی، مقناطیسی کشش، تسخیر، ہردل عزیزی محبوبیت عیش ومسرت جسمانی صحت، کامیابی اعزاز، شہرت، ناموری، عروج واقتدار، خواہشات کی تکمیل۔

۲۰) روزحشر کی علامت ہے، خاصیت: روحانی ترقی، ذہانت، نئے مشاغل، مستعدی، تخریب کے اور تعمیر، قوتِ عمل، انہماک، مصروفیت، کام کے پورا کرنے کی عجلت۔

۲۱) تاج کی علامت ہے، خاصیت: طویل عمر جسمانی صحت طاقت، ثابت قدمی، عزم واستقلال، تکالیف برداشت کرنے کی غیر معمولی قوت، اعزاز، تمول، جائداد، میراث، امتیازات وغیرہ۔

۲۲) حماقت کی علامت ہے، خاصیت: ضرورت، احتیاج، محرومی،

انانیت، غلط کاری، جھوٹی شیخی، ناعاقبت اندیشی، دیوانگی، بربادی۔

مؤکلوں کی تحقیق عاملوں کی نظر میں

عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہر یوم کے لئے موکل کے نام سے آگاہ ہو، تاکہ جس روز عمل شروع کرے، اس روز کے مؤکل کا نام ادب و تعظیم سے لے کر ان سے امداد کا طالب ہو اس سے دلی مقصد بہت جلد حاصل ہوتا ہے۔

مؤکلوں کے نام

ہر روز میں دو فرشتے مؤکل ہیں، ایک علوی سماوی، دوسرا سفلی ارضی،

۱۔ اتوار کو مَلکِ علوی روقیائیل ہے، اور ملکِ سفلی ابوعبداللہ المذہب۔

۲۔ پیر کو ملک علوی جبرائیل، اور اس کا خادم شمکائیل ہے، اور ملک سفلی ابو عبداللہ الحارث۔

۳۔ منگل کو ملک علوی اسرافیل ہے، ملک سفلی ابوعبداللہ، بعض کے نزدیک المعی الاحمر ہے۔

۴۔ بدھ کو ملک علوی میکائیل ہے، اور اس کا خادم توائیل ہے، اور ملک سفلی دو ہیں، ایک ودیعہ دوسرا ایرقان۔

۵۔ جمعرات کو ملک علوی صرفیائیل ہے، اور ملک سفلی السید شمودی ہے۔

۶۔ جمعہ کو ملک علوی عینائیل ہے اور مل سفلی عبدالرحمٰن جس کا لقب ابیض ہے۔

۷۔ ہفتہ کو ملک علوی عزرائیل ہے، اور ملک سفلی ابونوح میمون سبحانی ہے،

اعداد ابجد مع مؤکلات

اعداد ابجد مع مؤکلات مفصلہ ذیل ہیں۔

آتشی	ا اسرائیل ۱	ہ دورائیل ۵	ط اسمائیل ۹	م رومائیل ۴۰	ف سرحمائیل ۸۰	ش ہمرائیل ۳۰۰	ذ اہرائیل ۷۰۰
بادی	ب جبرائیل ۲	و انمائیل ۶	ی سراکیطائیل ۱۰	ن حولائیل ۵۰	ص ہجمائیل ۹۰	ت عزرائیل ۴۰۰	ض عطکائیل ۸۰۰
آبی	ج کلکائیل ۳	ز شرفائیل ۷	ک حروزائیل ۲۰	س ہمواکیل ۶۰	ق عطرائیل ۱۰۰	ث میکائیل ۵۰۰	ظ نورائیل ۹۰۰
خاکی	د دردئیل ۴	ح تنکفیل ۸	ل طاطائیل ۳۰۰	ع لورائیل ۷۰	ر موالکیل ۲۰۰	خ مہکائیل ۶۰۰	غ ارفائیل ۱۰۰۰

اعمال مؤکلات

اعمال مؤکلات وہی طالب کرسکتا ہے، جس میں خداداد قابلیت، قوتِ ارادہ، اور جفاکشی خاص طور پر ودیعت کی گئی ہو، عام کا تو کیا ذکر خاص الخواص بھی باموکل اعمال کے نام سے کانپ اٹھتے ہیں، ایسے اعمال کا کرنا، اوران میں پورا اترنا محض صاحبِ عزم اصحاب کا کام ہے، ہم اور تم کس شمار میں ہیں۔

برجوں کا بیان عاملوں کی نظر میں

عامل کہتے ہیں کہ برج کی حقیقت یہ ہے کہ بسبب گردش آفتاب کے

آسمان میں دائرہ پیدا ہوتا ہے، اور اس کو دائرۃ البروج کہتے ہیں، آفتاب اس دائرہ کو مدت ایک سال میں طے کرتا ہے، اور اس کو برابر بارہ حصوں پر تقسیم کیا ہے، اور ہر حصہ کا نام برج رکھا ہے، اور ہر برج کو موافق اس صورت کے جو بسبب اجتماع ستاروں کے جیسی شکل پیدا ہوئی ہے، اس شکل پر اس برج کا نام رکھا، اور برج کو اہلِ ہنداس کہتے ہیں۔ برج بارہ ہیں۔

(۱) حمل ہندی میکھ، ماہ بیساکھ بشکل مینڈھا، ذوشاخ، سر بجانب مغرب، اور دم بجانب مشرق، پیٹھ بجانب شمال، پاؤں بجانب جنوب، اور منہ پیچھے کی طرف پھرا ہوا ہے، گویا کسی چیز کو دیکھتا ہے، خانہ مریخ شرقی آتشی سرخ وبال زہرہ شرف آفتاب، ہبوطِ زحل، مذکر منقلب مؤکل تنکفیل حرف ا، ع، ل، ی۔

(۲) ثور ہندی برکھ، ماہ جیٹھ بصورت گائے، سر بجانب مشرق اور دُم بطرفِ مغرب خانہ زہرہ، جنوبی خاکی سفید وبال مریخ بشرف قمر مؤنث، ثابت مؤکل میکائیل، حرف ا۔ب۔

(۳) جوزا: ہندی متھن، ماہ اساڑھ، بصورت دولڑکے، برہنہ باہم ملے ہوئے، سر بجانب شمال، مشرق، اور پاؤں بجانب جنوب اور مغرب، خانہ عطارد غربی بادی زرد وبال مشتری وشرف راس ہبوط، ذنب مذکر دوجسدین مؤکل کلکائیل حرف، ق۔ک۔

(۴) سرطان: ہندی کرک ماہ ساون، بصورت جانور دریائی، خانہ قمر شمالی آبی سفید وبال زحل شرف مشتری ہبوط، مریخ، مؤنث منقلب، مؤکل ہموکیل حرف ح-د۔

(۵) اسد: ہندی سنگھ، ماہ بھادوں بشکل جانور صحرائی (شیر) خانہ شمس شرقی آتشی سرخ، وبال زحل، مذکر ثابت مؤکل اسرافیل حرف-م۔

(۶) سنبلہ: ہندی کنیاں ماہ کنوار (آسن) بصورت دختر، دامن لٹکائے ہوئے، سر بجانب مغرب وشمال پاؤں بجانب مشرق وجنوب، بایاں ہاتھ لٹکائے ہوئے، داہنا ہاتھ برابر کندھے کے اٹھائے ہوئے، ہاتھ میں درخت کی بالی لئے ہوئے، خانہ عطارد جنوبی، خاکی سبز وبال مشتری شرف عطارد، وہبوط زہرہ مؤنث، ذوجسدین، مؤکل ہموائیل حرف-ب-د۔

(۷) میزان: ہندی تلا، ماہ کاتک بصورت ترازو، خانہ زہرہ، غربی، بادی سفید وبال مریخ، شرف زحل، ہبوط آفتاب، مذکر منقلب، مؤکل رومائیل حرف-ر-ت-ط

(۸) عقرب: ہندی برچھیک، ماہ اگھن، بصورت بچھو، خانہ مریخ شمالی، آبی سرخ وبال زہرہ، ہبوط قمر، مؤنث ثابت، مؤکل لومائیل، حرف ج-ن-ض-ز-د-ط۔

(۹) قوس: ہندی دھن، ماہ پوس، بصورت مرد ہاتھ میں تیر کمان، خانہ مشتری شرقی، آتشی زرد وبال عطارد، شرف ذنب ہبوط راس، مذکر ذوجسدین مؤکل عطرائیل حرف-ف۔

(۱۰) جدی: ہندی بکر، ماہ ماگھ، بصورت بکری، خانہ زحل، غربی خاکی سیاہ وبال قمر، شرف مریخ، ہبوط مشتری، مؤنث منقلب، مؤکل کاکائیل حرف-خ-غ۔

(۱۱) دلو: ہندی کنبھ، ماہ پھاگن، بشکل مرد، ڈول ہاتھ میں لے کر ٹیڑھا کر کے پانی زمین پر گراتا ہے، خانہ زحل، غربی بادی، زرد وبال آفتاب مذکر ثابت مؤکل دردائیل، حرف-ص-س-ش-ث-ک۔

(۱۲) حوت: ہندی مین، ماہ چیت، بصورت دو مچھلیاں ملی ہوئی کے، خانہ مشتری شمالی آبی، سرخ وبال، عطارد، شرف زہرہ مؤنث، دوجسدین مؤکل تنکفیل حرف-چ-د۔

اصلاح: عاملوں، تعویذ نویسوں کے یہ تمام قواعد واصول منہاجِ شریعت سے جداگانہ اور عقائدِ اسلام سے بیگانہ ہیں کیوں کہ..............................

...........قرآن مجید میں جتنی آیات دعا کے بارے میں وارد ہیں، ان میں سے کسی میں اس امر کا ذکر نہیں ہے کہ دعا میں ستاروں کی تاثیرات سعد ونحس کو معتبر مانا جائے اور نہ ہی احادیثِ صحیحہ میں اس کا ثبوت پایا جاتا ہے، یہ لوگوں کا اپنا خانہ ساز من گھڑت عقیدہ ہے، شرع شریف سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

غرض سعد ونحس کا انحصار ستاروں کی گردش پر مطلق نہیں ہے، بلکہ جس مطلب کے لئے اللہ تعالی نے ان کو بنایا ہے البتہ ان پر انکار ضرور پڑتا ہے، مثلا سورج کی گرم روشنی سے میووں، پھلوں، اور کھیتوں کا پکنا، چاند کی روشنی سے پھولوں کا کھلنا وغیرہ اور بس، باقی سعد ونحس کے اعتبار سے کیا ستارے کیا ایام اور کیا ساعات سب یکساں ہیں، چنانچہ مجالس الابرار مجلس ۳۹ میں ہے۔

ان تخصيص شوم بزمان دون زمان غير صحيح لان الزمان عبارة عن مدة ممتدة يعرف مقدارها بحركة الافلاك والنجوم وهو فى ذاته امرواحدمتشابه الاجزاء يحصل بخلق الله تعالى ويقع افعال العباد فلايكون فيه يمن ولاشوم الاباعتبار افعال العبادفكل زمان شغل العبد بعبادة وهو زمان مبارك عليه وكل زمان شغله العبد بمعصية فهو زمان مشئوم عليه وفى الحقيقة اليمن ه الطاعة والشوم هوالمعصية۔

نحوست کی تخصیص کسی خاص زمانے کے ساتھ غیر صحیح ہے، کیوں کہ زمانے سے ایک مسلسل مدت مراد ہے، جس کی مقدار افلاک اور نجوم کی حرکت سے پہچانی جاتی ہے۔ اور فی ذاتہ ایک ہی چیز ہے، جس کے اجزاء یکساں ہیں، وہ اللہ تعالی کی

قدرت سے وجود میں آتا ہے، اور بندوں کے افعال اس میں وقوع پاتے ہیں، پس خود اس میں برکت اور نحوست نہیں ہوسکتی، مگر بندوں کے افعال کے لحاظ سے، پس جس زمانہ کو بندے نے عبادت میں صرف کیا، وہ مبارک زمانہ ہے اور جس زمانہ کو بندے نے گناہ میں صرف کیا، وہ منحوس زمانہ ہے، اور فی الحقیقت برکت طاعت ہی ہے، اور نحوست گناہ ہی ہے۔

کسی حق شناس شاعر نے ان کواکب پرست خبطیوں کی طرف نہایت اچھے الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

دریں دریاءِ پُر گوہر سعادت جستن از اختر

بداں ماند کہ مورے دانہ از مورِ دگر گیرد

یعنی ستارے بیچارے خود مخلوق ہیں اور اپنے خالق کے محتاج ہیں، پس ان سے سعادت ویمن کی آرزو رکھنا ایسا ہی ہے، جیسے ایک چیونٹی دوسری چیونٹی سے دانہ چھیننے کی کوشش کرے۔

بے شک قرآن مجید میں برجوں کے ہونے کا ثبوت پایا جاتا ہے، چنانچہ

(۱) اللہ تعالی سورہ حجر رکوع ۲ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ○ (سورۂ حجر/۱۶)

اور ہم نے بنائے ہیں آسمان میں برج اور اس کو آراستہ کیا ہے دیکھنے والوں کے لئے۔

(۲) اللہ تعالی سورۃ فرقان رکوع ۵ میں ارشاد فرماتا ہے:

تَبٰرَكَ اللّٰهُ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا ○ (سورۂ فرقان/۶۱)

یعنی بڑی بابرکت ذات ہے جس نے بنادئے آسمان میں برج۔

(۳) اللہ تعالی سورۂ بروج میں فرماتا ہے:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ○ (سورۂ بروج/۱)

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں۔

لیکن ان آیات میں صرف برجوں کے وجود کا ذکر ہے، اور وہ تفصیل مادی یا روحانی جو عامل اور منجم (نجومی) کرتے ہیں، اور ان پر جس عجائبات کے عمل تعمیر کرتے ہیں، کہیں نہیں پائی جاتی، یہ باتیں انہوں نے علم ہیئت اور نجوم سے حاصل کی ہیں، جو قابل اعتبار نہیں ہیں۔

منازل قمر

قرآن مجید میں چاند کی منزلوں کا ثبوت بھی پایا جاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالی سورۂ یونس رکوع ایک میں ارشاد فرماتا ہے:

(۱) هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ○ (سورۂ یونس/۵)

وہی ہے جس نے بنایا سورج کو چمکتا ہوا، اور چاند کو روشن اور ٹھہرائیں اس کی منزلیں، تاکہ تم معلوم کرلو گنتی برسوں کی اور حساب۔

(۲) اللہ تعالی سورۂ یاسین میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ○ (سورۂ یٰسٓ/۳۹)

اور چاند کے لئے ہم نے مقرر کردیں منزلیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے پرانی ٹہنی۔

منجم کہتے ہیں کہ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، ہر رات ایک منزل (پچھتر) طے کرتا ہے، اگر انتیسویں رات کو پوشیدہ رہے، تو اس رات کو بھی ایک منزل طے

کرتا ہے۔

ان آیات میں بھی وہ تفصیل نہیں پائی جاتی، جو علم ہیئت اور منجم لوگ بیان کرتے ہیں، وہ ان کی اپنی تحقیق ہے، جو شرح میں حجت نہیں ہو سکتی۔

(۲) ساعت سعد یا نحس میں پیدا ہونے کے نتائج کا

باطل خیال

عامل خیال کرتے ہیں کہ آدمی ساعت نحس میں پیدا ہونے کے سبب سے مفلس و نادار ہوتا ہے، اور ساعت سعد میں پیدا ہونے سے متمول اور امیر ہوتا ہے۔

اصلاح: یہ خیال بالکل لغو اور خلاف شرع ہے، چنانچہ معمولی سمجھ والا بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے، کہ جس ساعت میں بادشاہ اور امیر لوگ پیدا ہوتے ہیں، اس میں غریب اور مسکین بھی پیدا ہوتے ہیں لیکن امیری غریبی راحت و تکلیف اور سعادت و شقاوت میں مختلف ہوتے ہیں، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے، کہ ان میں مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے، چنانچہ سورہ روم رکوع ۴ میں ارشاد ربانی ہے:

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ (سورہ روم/ ۳۷)

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فراخ کرتا ہے، روزی جس کے لئے چاہے اور تنگ کرتا ہے جس کے لئے چاہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو ایمان لاتے ہیں، یعنی جو حکم الٰہی کی تصدیق کرتے ہیں رزق کی فراخی اور تنگی میں)

الغرض عاملوں کا یہ خیال کہ ستارے وغیرہ میں سعادت و نحوست پائی جاتی

ہے، بالکل غلط اور خلاف عقل ونقل ہے، کیا ہی اچھا ایک عربی نے کہا ہے:

فلا السعد یقضی به المشتری ولاالنحس یقضی علینا زحل

نہ مشتری سعد و نیکی کا حکم کرتا ہے اور نہ زحل نحس (بدبختی) کا حکم کرتا ہے

ولکنه حکم رب السمآء وقاضی القضاة تعالی وجل

بلکہ آسمان کے پروردگار کا حکم ہے، اور وہی احکم الحاکمین تعالی شانہ ہے

(۳) عملیات میں ساعت اور دن کی قید

بعد عامل اکثر عملیات میں ساعت یا دن کی قید کی رعایت کرتے ہیں، بعض ہ کے عروج ونزول کا لحاظ کرتے ہیں۔

اصلاح: ان سب کا مبنی وہی اعتقاد تاثیر نجوم ہے، جو سراسر معصیت ہے، چنانچہ مشکوٰۃ شریف باب الکہانت میں ہے:

○ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِّنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ الْكَوَاكِبُ كَذَا وَكَذَا○ (مسلم شریف، کتاب الایمان ،باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالی جب کوئی برکت آسمان سے نازل فرماتا ہے، تو لوگوں کی ایک جماعت اس کی ناشکری کرتی ہے، اللہ تعالی بارش اتارتا ہے، تو لوگ کہتے ہیں، کہ فلاں ستارے کے اثر سے اتری ہے (رواہ مسلم)

(۴) عورت گھوڑے اور مکان کی نحوست کی تحقیق

بعض نفس پرور عامل علی الاعلان کہتے ہیں کہ بعض عورتوں یا بعض مال

مویشی یا بعض مکانوں کے سبب سے نحوست ہو جاتی ہے، جس کا علاج تعویذ گنڈے کے سوا کچھ نہیں ہے، اسی وجہ سے جہلاء کو جب بھی کوئی تکلیف وغیرہ پہنچتی ہے، تو ان میں بھی یہی خیال خام پایا جاتا ہے، اسی لئے وہ در بدر تعویذات اور جنتر منتر وغیرہ کی تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ ان چالاک، عاملوں نے اپنے دعوے کو بعض احادیث نبویہ سے ثابت کرنے کی بھی کوشش کی ہے، چنانچہ وہ احادیث یہ ہیں:

○ ۱)عن ابن مسعود کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا الطِّیَرَۃُ فِی الْمَرْاَۃِ وَالدَّابَّۃِ وَالدَّارِ (رواہ البیھقی والحاکم)

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست صرف عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے۔

○ ۲)عن ابن عمر اَلشُّوْمُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَرْءَۃِ وَالْمَسْکَنِ وَالدَّابَّۃِ (رواہ الترمذی والنسائی)(صحیح بخاری/کتاب الطب، باب الطیرۃ)

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہے، عورت، گھر اور گھوڑے میں۔

○ ۳)عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اِنْ کَانَ الشُّوْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْءَۃِ وَالْفَرَسِ (رواہ احمد والبخاری ،کتاب الجہاد والسیر ،باب ما یکرہ من شوم الفرس)

سہل بن سعد سے رویت ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو پھر گھر ،عورت اور گھوڑے میں ہے۔

○ ۴)عن ابن عمر اَنَّ امْرَءَۃً جَاءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَکَنَّا دَارًا وَ نَحْنُ ذُوْمَالٍ وَفِرٍ

فَاحْتَجْنَا وَ سَاءَتْ ذَاتُ بَيْنِنَا وَ اخْتَلَفْنَا فَقَالَ بِيعُوْهَا اَوْ ذَرُوْهَا وَهِيَ ذَمِيمَةٌ (رواه ابن جرير)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، اور کہنے لگی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک گھر میں رہنے لگے، حالانکہ ہم بڑے دولتمند تھے، پھر محتاج ہو گئے، اور ہمارے تعلقات بگڑ گئے اور ہم میں اختلاف پیدا ہو گئے، آپ نے فرمایا: اس کو بیچ ڈالو، یا (فرمایا) اسے چھوڑ دو! (اس میں راوی کو شک ہے، کہ حضور نے بیچ دو فرمایا یا چھوڑ دو فرمایا) اور وہ برا ہے،

اصلاح: ان احادیث سے عورت، گھوڑا اور مکان کی نحوست کا امکان سمجھنا غلط فہمی ہے، کیوں کہ اول تو ان حادیث کے خلاف اور روایات موجود ہیں، چنانچہ:

○ عن حکیم ابن مُعْوِيَة...... قَدْ يَكُوْنُ الْيُمْنُ فِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَ الْمَرْءَةِ (ترمذی، کتاب الادب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الشوم:: ابن ماجہ، کتاب النکاح ، مایکون فیہ الیمن والشوم)

حکیم بن مُعْوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ...... کبھی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں برکت ہوتی ہے۔

○ عن قتادة عن ابی حسان اَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا عَلٰى عَائِشَةَ فَحَدَّثَاهَا اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اَلطِّيَرَةُ فِي الْمَرْءَةِ وَ الْفَرَسِ وَالدَّارِ فَغَضِبَتْ غَضْبًا شَدِيْدًا وَ قَالَتْ مَا قَالَ اِنَّمَا قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ (رواه ابن جرير)

قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ابو حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دو شخص آئے انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کبھی نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہوتی ہے، اس پر عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت غضبناک ہوئیں اور کہا: یہ نہیں فرمایا: آپ نے تو یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت ان چیزوں سے بدشگونی لیا کرتے تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

○ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مذکورہ بالا روایت سن کر فرمایا:

وَالَّذِیْ نَزَّلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَطُّ اِنَّمَا قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِیَّةِ كَانُوْا یَتَطَیَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ (عینی شرح بخاری جلد ۶)

قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز یہ نہیں فرمایا، آپ نے تو فقط یہ بیان کیا تھا کہ جاہلیت میں لوگ ان چیزوں سے بدشگونی لیا کرتے تھے۔

اس کے بعد بھی اگر کسی کوتہ خیال کو یہ شبہ رہے، کہ مذکورہ بالا احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشیاء مذکور کی نحوست کا اعتراف فرمایا ہے، تو اس کی تشفی کے لئے ہم ایک محدث کبیر اور فقیہ جلیل کا فتوی درج کرتے ہیں، جو حدیث کے تمام دفاتر متداولہ کے بڑے عالم اور روایات کی صحت وسقم کے پورے ناقد اور حدیثوں کے محل ومعنی کو پوری طرح سمجھنے والے ہیں، جب وہ بھی ان حدیثوں کے ہوتے ہوئے، فتوی دیتے ہیں، کہ ان احادیث سے کہیں بھی کسی چیز کی نحوست ثابت نہیں، بلکہ ایسے اعتقاد کی نہی وارد ہے، تو لامحالہ ان حدیثوں کی تاویل کرنی پڑے گی، اس

کے بعد بھی اگر اس کی تشفی نہ ہو، تو اس کا علاج اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حدیث میں کسی چیز کی نحوست مذکور نہیں......فتوی

سـوال

ذکر چیزے نحس نیز بحدیث شریفہ یافتہ شدہ است یا نہ، امید کہ بعینِ توجہ ثبت فرمائند۔

سوال: کیا حدیث شریف میں کسی نحس شئے کا ذکر بھی آیا ہے، یا نہیں امید ہے کہ جناب پوری توجہ سے تحریر فرمائیں گے؟

الجـواب

شرعا نحوست در چیزے نیست و فالِ بد گرفتن و در چیزے نحوست اعتقاد کردن در احادیث منع از ں وارد شدہ است، واللہ اعلم،

الراجی عفور رب القوی

ابو الحسنات

الجواب: ازروئے شرع شریف کسی چیز میں نحوست نہیں ہے، اور بری فال لینا اور کسی شئے میں نحوست کا اعتقاد رکھنا حدیثوں میں منع کیا گیا ہے (چہ جائیکہ ان میں ثبوت درج ہو) فتاوی مولوی عبدالحق لکھنوی۔

دوم: شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ''ما ثبت بالسنۃ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

کلمہ لا طیرہ کے بعد اِن شرطیہ اس بات پر دلالت کرتا ہے، کہ نحوست ان تینوں چیزوں میں بھی نہیں ہے، اور مراد یہ ہے، کہ اگر نحوست کا دعوی کہیں ہوتا، تو ان

چیزوں میں ہوتا، کیوں کہ یہ چیزیں سب میں زیادہ نحوست کو اخذ کرنے والی ہیں، لیکن نحوست کا وجود تو ان میں ہے ہی نہیں، تو اس کا وجود اصلاً نہیں ہے۔

تطبیق روایات

ان دونوں مضامین میں تطبیق اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ بالذات تاثیر یعنی مستقل نحوست تو منفی ہے، اور تمام اشیاء میں مؤثر بالذات اللہ ہی ہے، اور اور سب چیزیں اس کی پیدائش اور تقدیر سے ہیں، اور نحوست کا ثبوت ان اشیاء میں اللہ تعالیٰ کی جریانِ عادت کے موافق ہے کہ ان میں پیدا کر دیتا ہے وران کو عادت کے موافق سبب بنایا ہے جیسے آگ جلانے کے واسطے ہے، اب نحوست کی نفی بالذات تاثیر کی طرف پڑتی ہے، اور اس کا ثبوت وجودِ عادی کی طرف ہے۔

سوم: بعض علماء نے گھوڑے، مکان اور عورت کی نحوست کی یوں تشریح کی ہے۔

عورت کی نحوست کا مطلب یہ ہے کہ وہ بدمزاج اور تند خو ہو، اور خاوند کی تابع اور فرمانبردار نہ ہو، یا خلیق اور سلیقہ والی نہ ہو، یا اسی طرح کا کوئی اور عیب رکھتی ہو، جس سے خانگی کاروبار میں خلل واقع ہوتا ہو۔

مکان کی نحوست کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تعمیر بے قاعدہ ہو، اور حسب منشا نہ ہو تنگ و تاریک ہو، ہوادار نہ ہو، یا کوئی اور اس طرح کا عیب رکھتا ہو، جس سے اچھے، گھر کے سے فائدے اور منافع حاصل ہوتے ہوں۔

گھوڑے کی نحوست کا مطلب یہ ہے، کہ وہ شریر اور سرکش ہو، اس کی رفتار اور چال اچھی نہ ہو، یا خوشنما اور قد و قامت میں اچھا معلوم نہ ہوتا ہو، یا کوئی اور اس طرح کا عیب رکھا ہو، جس سے وہ کاروبار کے متعلق خلل انداز ہوتا ہو۔

غرض نحوست باعتبار کراہت ان اسباب کے ہے جو ان اشیاء میں شرع یا طبع کے مخالف موجود ہیں، جو کہ شرع السنۃ میں مذکور ہے، وہ اس کی تائید ہے، گویا یوں کہنا ہے کہ اگر کسی کے پاس ایسا گھر ہو جس میں رہنا مکروہ معلوم ہوتا ہے، یا بیوی ہے، کہ اس کی صحبت سے ناخوش ہے، یا گھوڑا ہے، کہ اس کو پسند نہیں آتا، تو اس کو الگ کر دے۔

اس طور کہ گھر سے نکل جائے، اور بیوی کو طلاق دیدے، اور گھوڑے کو بیچ ڈالے۔ تاکہ اس پر سے وہ کراہت جاتی رہے، جو اپنے دل میں پاتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے جواب میں فرمایا تھا: جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ ہم ایک گھر میں تھے اس میں ہماری گنتی بہت تھی، آخر حدیث تک ہے کہ یہ برا ہے، پھر اس کو حکم فرمایا کہ اس گھر میں سے چلے جاؤ، تاکہ ان پر سے وہ کراہت جاتی رہے، جو اس کے دل میں پیدا ہوئی تھی، آپ نے یہ نہیں فرمایا: کہ نحوست اس کا سبب ہے، لہٰذا شوم اور نظر کی نفی اپنے حال پر باقی ہے۔

غرض ان تینوں چیزوں کی نحوست کے وہ معنی نہیں ہیں، جو خود غرض عالموں اور جاہلوں نے سمجھ رکھے ہیں، کہ فلاں منحوس چیز کے خریدنے سے بیٹا مر جاتا ہے، یا فلاں قسم کے مکان میں رہنے سے اسے مفلسی اور غریبی آ جاتی ہے، یا اور کسی جگہ کہ وہاں کوئی سکونت نہیں رکھ سکتا، یا وہاں کوئی پنپنے نہیں پاتا، یا فلاں عورت جب سے گھر آئی ہے، بے برکتی اور بے یمنی ہوگئی ہے، یا فلاں بچہ جب سے پیدا ہوا ہے، گھر میں اور کاروبار میں نحوست آ گئی ہے، یہ باتیں محض جہالت اور بے علمی کے سبب سے مسلمانوں میں رائج ہوگئی ہیں۔

(۵) کسی نومتولد بچے کی نحوست کا عقیدہ باطلہ

بعض عامل اور جوتشی پتری دیکھ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے گھر میں جو

بچہ پیدا ہونے والا ہے، اس کی پیدائش کی نحوست سے تم پر فلاں آفت آئے گی، پھر اس بچہ کی نحوست کو دور کرنے کی خود ہی تدبیر بتاتے ہیں، کہ اتنی رقم دو اتنا غلہ اتنا کپڑا، اتنی فلاں چیز، اور اتنی فلاں چیز ہم کو دے دو، تو بلا ٹل جائے گی، سائل جاہل جوان ٹھگوں کی باتوں کو حرف تقدیر کی طرح اہم سمجھتا ہے، فوراً ان کی مطلوبہ چیزیں حاضر کر دیتا ہے، اور اپنا مال و متاع لٹا کر اپنی دانست میں مطمئن ہو جاتا ہے۔

اصلاح: کوئی بچہ اپنے ساتھ کسی قسم کی نحوست نہیں لاتا، بلکہ وہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے، البتہ پیدائش کے بعد ایسے جاہل و مبتدع ماں باپ کی صحبت و تربیت کی نحوست اس غریب بچہ پر پڑ جاتی ہے، یہ محض ان خود غرض عاملوں کے فریب ہیں۔

اگر اتفاق سے کسی بچہ کے تولد کے بعد کوئی حادثہ ہو جائے، تو اس کو بچہ کی نحوست کا نتیجہ سمجھنا بدترین جہالت ہے، یہ واقعات اتفاقیہ ہیں، جو ہمیشہ دنیا میں وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں، فرض کرو زید کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوتا ہے، ادھر تقدیر سے اس کا گھوڑا مر جاتا ہے، ساتھ ہی اس کی بھینس بیمار ہو جاتی ہے، وہ دوسری طرف سرکاری طور سے اس پر کسی قسم کا الزام عائد ہو کر، دارو گیر کی نوبت پہنچتی ہے، اب محلہ میں گھر گھر سرگوشیاں ہو رہی ہیں، کہ زید کے گھر میں بچہ کیا پیدا ہوا ہے، گونا گوں مصیبتوں کا پیغام لے کر آیا ہے، ایسی منحوس اولاد کا منہ خدا نہ دکھائے ان کم فہم لوگوں کو اتنا سمجھنے کی توفیق نہیں کہ ایک گناہوں سے پاک و معصوم بچہ کو نحوست شامت سے کیا علاقہ زید کو اس کے اپنے اعمال کی سزا قدرت کی طرف سے مل رہی ہے، ہاں یہ اتفاق کی بات ہے، کہ اس کی سزا اور بچہ کی پیدائش ایک وقت میں جمع ہو گئیں، اس میں بچہ کا کیا قصور؟ کہ اس کو نفرت و حقارت سے دیکھا جاتا ہے، بالغرض اگر یہ بچہ پیدا نہ

ہوتا یا کسی عارضہ سے اس کا حمل ساقط ہو جاتا، تو کیا زید اپنے اعمال کی سزا سے بچ جاتا؟

(۶) عدوی، ہامہ، طیرہ، صفر غول اور نوء وغیرہ اشیاء کی نحوست

عرب کے لوگ ایامِ جاہلیت میں عدوی، ہامہ طیرہ صفر، غول اور نوء وغیرہ کو منحوس خیال کرتے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے، تو آپ نے ان چیزوں کی نسبت فرمایا: کہ ان میں نحس وغیرہ کچھ نہیں ہے، چنانچہ وہ احادیث یہ ہیں۔

○ عن ابی ھریرہ قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاعَدْوٰی وَ لَا طِیَرَۃَ وَلَا ھَامَۃَ وَلَا صَفَرَ (رواہ البخاری، کتاب الطب، باب لا ھامۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھوت ہے اور نہ اُلو ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ نحوست ہے۔

○ عن جابر قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ (رواہ المسلم، کتاب السلام، باب لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر ولا نوء ولا غول)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، نہ چھوت ہے، اور نہ نحوست ہے اور نہ بھوت ہے۔

○ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاعدوی و لا ھام ولا نوء ولا صفر (رواہ المسلم، اوپر والا حوالہ ہے)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوت ہے، نہ الو ہے، اور نہ تاثیر کرنے والی منازلی قریبی، اور نہ صغر ہے (مسلم)

ہامہ کی تشریح

ہام کے معنی الو کے ہیں، مگر عرب کے زمانہ جاہلیت میں اس کا اطلاق مقتول کی روح پر ہوتا تھا، جو ان کی دانست میں مقتول کے جسم سے الو کی شکل میں متبدل ہو کر اڑ جاتی تھی، اور اس وقت تک مقتول کی قبر پر یا اس کی ہڈیوں پر منڈلاتی فریاد کرتی، اور "پانی پلاؤ، پانی پلاؤ" کا غل مچاتی رہتی تھی جب تک قاتل سے بدلہ نہیں لیا جاتا تھا۔

الو کی محبت کا خیال

عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت میں الو کو بھی منحوس خیال کرتے تھے، ہندوستان میں بھی اس خیال کے لوگ موجود ہیں، اسی لئے بعض لوگ الو کا گھر میں آنا اور بیٹھنا منحوس سمجھتے ہیں، اسی خیال کی نسبت سعدی علیہ الرحمۃ گلستان میں ارقام فرماتے ہیں:

کس نیاید زیرِ سایۂ بوم　ورہما از جہاں شود معدوم

(اگر ہما جہان سے ختم ہو جائے تو کوئی بھی الو کے سایہ کے نیچے نہ آئے گا)

توہم پرست لوگوں میں مشہور ہے کہ جہاں الو بولتا ہے، وہ مقام ویران ہو جاتا ہے، چونکہ یہ جانور ویران مقامات، پرانے کھنڈرات اور قبرستانوں میں رہتا سہتا ہے، اس لئے جاہل لوگ سمجھتے ہیں، کہ ان مقامات کی ویرانی اس جانور کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

اصلاح: یہ خیال ان لوگوں کی ایک منطقی غلطی پر مبنی ہے وہ علت ومعلول کی ترتیب میں غلطی کھا رہے ہیں، وہ کہتے ہیں، کہ بستی اس لئے اجڑی، کہ وہاں الو جا پہنچا، یعنی انہوں نے الو کا جانا علت اور بستی کا اجڑنا معلول سمجھ لیا، حالانکہ ترتیب بالعکس ہے، یعنی الو وہاں اس لئے گیا، کہ وہ بستی پہلے اجڑی ہوئی تھی، جس کو وبا یا قحط وغیرہ قدرتی حوادث نے اس کے رہنے والوں کے اعمال بد کی شامت سے تباہ وغارت کیا تھا، اور الو ویران مقامات کو اپنے رہنے سہنے کے لئے اس لئے پسند کرتا ہے کہ دن کو اسے نظر نہیں آتا، اس لئے دن کے وقت بستی میں کوے وغیرہ مختلف جانور اور کھلاڑی لڑکے اس کو ستاتے ہیں، ویران مقام میں نہ کوئی آتا ہے، نہ اس کو ستاتا ہے پس حقیقت یہ ہے، کہ بستی کا اجڑنا علت تھی، وہاں جانا معلول، الو نے بستی کو نہیں اجاڑا، بلکہ اجڑی ہوئی بستی نے اپنی طرف بلا لیا، کہ یہاں آجاؤ، امن سے رہو گے پس بستی کی ویرانی میں الو کی نحوست کا دخل نہیں، بلکہ یہ اس کے رہنے والوں کی بداعمالی کی نحوست کا اثر ہے۔

ابر نایداز پے منع زکات   وز زنا افتد وبال اندر جہات

(زکوۃ روکنے کی وجہ سے بارش نہیں ہوتی اور زنا کی وجہ سے تمام جہتوں میں وبال پڑتا ہے)

غول کی تشریح

غول بھوت کو کہتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ عرب کے لوگ ایامِ جاہلیت میں سمجھتے تھے کہ مرا ہوا انسان بھوت ہو جاتا ہے، اور وہ جو شکل چاہے، اختیار کرسکتا ہے، اور وہ جس کو چاہتا ہے، مار ڈالتا ہے، چنانچہ ہندوستان میں بھی بعض جہلاء ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

بھوت کی تحقیق

بھوت ہندی لفظ ہے، جس کے معنی زمانہ گذشتہ کے ہیں، ہر گذشتہ چیز کو بھوت کہتے ہیں، اور اسی معنی کے لحاظ سے مرے ہوئے آدمی کو بھوت کہتے ہیں، عام اس سے کہ وہ نیک اعمال ہو، یا بد، مگر عرف عام میں اس مرنے ہوئے آدمی کا نام ہے جو بداعمال یا بحالت ناپا کی مرا ہے، اس کی روح ہر طرف بھٹکتی، آوارہ پھرتی اور زندہ لوگوں کو ستاتی رہتی ہے، وہ روح ایسی ذی اختیار ہو جاتی ہے، کہ جب چاہے وجودِ ظاہری اختیار کرے، اور جب چاہے غائب ہو جائے، وہ زندہ آدمی کے جسم میں حلول کر جائے، اور بڑی قوت کے کام جو انسانی طاقت سے خارج ہوں کر گذرے۔

بھوت پریت کے معتقد اس امر کی شہادت بھی پیش کرتے ہیں، کہ ہم نے اپنے کانوں سے بھوت کی آواز سنی، اور اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا، کسی نے اس کو سر بریدہ دیکھا اور کسی نے الٹے پاؤں والا، اور کسی نے بڑے بڑے دانتوں والا سیاہ رنگ کا کبھی بھیڑ کے بچے کی شکل، اور کبھی بکری اور بھینسے کی صورت میں دیکھا، کہیں وہ چھلاوہ کی صورت میں جلوہ کرتا ہے، اور کہیں بلند ہوتے اس کا سر آسمان سے لگ جاتا ہے، بہت سے آدمیوں نے اس کو عورتوں کے سر پر چڑھے ہوئے دیکھا ہے، بعض بھوتوں نے اپنا نام بقید ولدیت وسکونت بتادیا ہے، بلکہ مزید براں اپنے بھوت ہونے کی وجہ کہہ دی، علی العموم ان کی سکونت ویران مکان، ٹوٹی ہوئی پرانی قبریں، مرگھٹ، ویران باؤلیاں، اندھے کنویں، انار کے درخت، خالی برج فصیلوں کے غیر آباد گر گج اور مہریاں قرار دی گئی ہیں۔

بھوت کا ظہور دو طرح کا بیان کیا جاتا ہے، ایک زندہ آدمی میں حلول کر دوسرا خارج میں باشکال مختلف

اول: میں اس امر پر بحث کی جاتی ہے کہ آیا بھوت بذاتہ مادی ہے، یا غیر مادی، اگر مادی ہے، تو اس چیز کا ظہور جسم انسان میں کیوں کر ہوتا ہے، جبکہ پہلے اس قسم کی غیر مادی چیز جسم میں موجود ہے۔

مثلاً حرارت جو انسان کے جس میں ننانوے درجہ بموجب تھرمامیٹر کے ہے، اگر ہم اور حرارت داخل کریں، تو دو حرارتیں ظاہر ہے کہ باہم مل جائیں گی، اسی طرح بھوت وغیرہ کی روح زندہ آدمی کی روح سے مل کر ایک کیوں نہیں ہو جاتی، اگر یہ کہا جائے کہ اوپر سایہ پڑتا ہے تو بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا، کہ بغیر داخل ہوئے جن یا بھوت کی روح انسان کے ہر عضو اور آلہ آواز پر قابو کیوں کر پا لیتی ہے، عموماً ایسی باتیں کہ کسی کے سر پر جن آسیب بھوت پری کا سایہ ہے طب کی لاعلمی کی وجہ سے پوشیدہ امراض کے اثرات اور نتائج کو کسی قسم کا سایہ تصور کیا جاتا ہے، فریب اور دھوکہ دہی کے یہ معنی ہیں کہ کچھ روپیہ حاصل کرنے یا ناجائز خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنایا جاتا ہے شرفاء میں یہ باتیں بہت کم ہوگئی ہیں، مگر ارذل اقوام میں بہت شدومد سے جاری ہیں، ان کے ہاں مرنے کے بعد سوکن کا لپٹنا لازمی ہے، کوئی بچہ، عورت، یا مرد اُن کے ہاں بغیر جادو کے اثر کے مرتا ہی نہیں، قاعدہ ہے کہ ہر شخص کا کوئی نہ کوئی دشمن ضرور ہوتا ہے۔ مرنے والے کے رشتہ دار یہ سمجھتے ہیں، کہ دشمن نے یوں بٹھا کے مار ڈالا ہے، فلاں بھوت اسے اپنے ساتھ لے گیا۔

اصلاح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انسان مرنے کے بعد بھوت نہیں ہو جاتا، اور نہ ہی وہ منحوس ہو جاتا ہے، البتہ اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے تا قیامت عذاب وثواب میں مبتلا ضرور رہتا ہے۔

غرض اسلام کو ان فضول اور دور از عقل باتوں سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے، اس قسم کے مہمل خیالات جو کم عقلوں کے لئے بھوت، پریت، جن، بلا، چڑیل، آسیب وغیرہ بن جاتے ہیں، دور کرنے کے لئے اسلام نے ہدایت کی ہے، کہ اللہ تعالی کی پناہ مانگنی چاہیئے، وہی اس لاعلاج مرض سے نجات دے گا، اور ان اوہامِ باطلہ کا ازالہ اسی کی پناہ میں آنے سے ممکن ہے۔

نوء کی تشریح

جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ نوء اٹھائیس ستارے ہیں، سو وہ منازل ہیں اس میں سے غرب میں تیرھویں رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل ڈوب جاتی ہے، اور دوسری منزل اس کے مقابل کی نکل آتی ہے، سو یہ اٹھائیس کے اٹھائیس ستارے سال کو پورا بنا دیتے ہیں، اور عرب کہا کرتے تھے، کہ ایک منزل کے ڈوبنے اور اس کے مقابل کے نکلنے سے مینہ برستا ہے، سو عرب مینہ کو منزل کی طرف نسبت کرتے تھے، اور یہ کہا کرتے تھے کہ فلانی منزل کے سبب سے ہم پر مینہ برسا۔

اصلاح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد سے منع فرمایا کہ مینہ کو اس کی طرف نسبت کرنا شرک ہے، چنانچہ اس مضمون کی ایک حدیث پیچھے گذر چکی ہے۔

صفر کی تشریح

ابن اثیر نہایہ میں کہتے ہیں کہ صفر عرب کے گمان میں پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے۔

انسان کو بھوت کی حالت میں کاٹتا ہے، اور ستاتا ہے اور یہی مرض میں تجاوز

کرتا ہے۔

کرمانی شرح صحیح بخاری میں ہے: صفر پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے، عرب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بارش لئے زیادہ تجاوز کرنے والا ہے۔

طیبی شرح مشکوۃ میں ہے: عرب کہتے ہیں کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہےاور بھوک کے وقت جوالم ہوتا ہے، سووہ اس کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں کہ صفر پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں اور وہ ایسے کیڑے ہیں، کہ بھوک کے وقت جوش میں آتے ہیں، اور بعض وقت مار ڈالتے ہیں۔

نہایہ میں ہے کہ صفر کیڑا ہوتا ہے، جو جگر میں اور پسلیوں کی ہڈیوں کے سرے میں پیدا ہوتا ہے، سواس سے آدمی نہایت زرد ہو جاتا ہے، اور بعض وقت اس کو مار ڈالتا ہے۔

جامع الاصول میں ہے، کہ ابوداؤد کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں اٹھتا ہے، وہ خیال کرتے ہیں، کہ یہ متعدی ہے۔

نہایہ میں ہے کہ اس سے مراد ماہ محرم کو صفر سے مؤخر کردینا، اور صفر کو وہ ماہ محرم ٹھہرادینا ہے محدثین کے نزدیک صفر سے مراد وہ مہینہ ہے جو محرم کے بعد آتا ہے۔

غرض صفر کی تشریح میں مختلف اقوال ہیں، خلاصہ ان کا تین امور پر ہے، یا تو مشہور مہینہ یا پیٹ کے اندر کا کیڑا، یا تقدیم وتاخیرِ ماہ۔

غرض اس مہینے کو عرب کے لوگ منحوس سمجھتے تھے، ہندوستان میں بھی جاہل لوگ بالخصوص مستورات منحوس جانتی ہیں، اور اس ماہ کا نام انہوں نے تیرہ تیزیاں رکھا ہوا ہے، اسی واسطے ان دنوں بیاہ شادی وغیرہ خوشی کی رسم کبھی نہیں کرنے دیتے، وجہ

تسمیہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس مہینے کے پہلے تیرہ روز تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بیمار تھے، گویا تیرہ روز تیزی کے ہیں، اور یہ نام ملکہ نور جہاں بیگم کی ایجاد ہے جو اس بات کی دلیل ہے، کہ اس قسم کی بدعات کی موجد زیادہ عورتیں ہوتی ہیں۔

بعض عاملوں نے کتب عملیات میں ماہ صفر کے بارے میں آفات وبلیات کا آسمان سے بکثرت نازل ہونے کا ذکر لکھا ہے، اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے روحانی علاج ادعیہ وغیرہ سے بتلایا ہے علی ہذا اُن میں آخری چہار شنبہ (بدھ) کے فضائل بھی درج ہیں۔

اصلاح: یہ سب علاج غیر معتبر اور بے سند ہیں کسی صحیح اور مستند کتاب میں، ان امور کا ذکر نہیں ہے، یہ عاملوں کا اپنا گھر کا ساختہ پرداختہ علاج ہے، شرع شریف سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: کہ یہ مہینہ منحوس نہیں ہے، تو پھر کون مسلمان اور حضرت کا نام لیوا ہو کر یہ کہنے کی جرءت کرسکتا ہے، کہ یہ مہینہ منحوس ہے، اور پھر اس کا علاج بھی تجویز کرے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جس کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف راہ پر چلنا چاہا وہ ہرگز منزل تک نہ پہنچ پائے گا۔

عدوی کی تشریح

عدوی کہتے ہیں چھوت کو، یعنی ایک بیماری کا دوسرے کو لگ جانا چھوت کے متعلق اطباء میں اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ مرض متعدی نہیں ہوتا، اور بعض کہتے ہیں کہ تجربہ سے ثابت ہوا کہ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں، مثلاً خارش، جذام، طاعون، چیچک، سرخ بادہ، گندہ دہنی، موسمی بخار، اور زکام وغیرہ۔

اصلاح: یہ بھی محض وہم ہے، کیوں کہ اگر حقیقت میں یہ امراض متعدی ہوتے ،تو یہ ضروری اور لازمی ہوتا، کہ ایک گھر یا ایک شہر کے سب لوگ ان میں مبتلاء ہو جاتے ،اور کوئی بھی نہ بچ سکتا، لیکن مشاہدہ اس کے خلاف ہے۔

عن ابی هریرہ قال:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَاهَامَةَ- فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَابَالُ اِبِلٍ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَاْتِي الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا ؟ قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ (رواه البخاری ومسلم وابو داؤد)(جامع الاصول من احادیث الرسول ،کتاب الطیرة والفال الخ :: الجمع بین الصحیحین ،المتفق علیه من مسند ابی هریرة الدوسی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ عدوی ہے نہ ہامہ ہے اور نہ صفر۔ یہ سن کر ایک اعرابی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حال ہے ان اونٹوں کا جو ریگستان میں ہرن کی طرح پاک و صاف اور صحیح وتندرست ہوتے ہیں، ان میں ایک خارشی اونٹ آ جاتا ہے تو وہ دوسروں کو بھی خارشی کر دیتا ہے؟

آپ نے فرمایا: بھلا یہ تو بتلاؤ کہ پہلے خارشی اونٹ کو کس نے خارشی کیا؟

مطلب یہ ہوا کہ جس نے پہلے اونٹ کو خارشی کیا تھا، اسی کی طرف باقی اونٹوں کے خارش ہونے کو کیوں نہیں منسوب کیا جاتا۔

اعتراض

بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جذامی سے نفرت کرو!

عن ابی هریرة قال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : صلی اللہ علیه وسلم لَا عَدْوٰى

وَ لَاطِیَرَۃَ وَ لَاھَامَۃَ وَ لَاصَفرَوَفِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ (رواہ البخاری، کتاب الطب، باب الجزام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: متعدی بیماری کوئی چیز نہیں اوران میں کوئی نحوست نہیں اور صفر میں کوئی نحوست نہیں اور کوڑی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت محض بوجہ وفورِ شفقت ہے، کیوں کہ منظور یہ ہے کہ، عقیدہ عدوی کا سدِ باب کر دیا جائے اور جو اموراس عقیدہ کا سبب اکثر کمزور طبائع کے لئے بن جاتے ہیں، ان سے بھی روک دیا جائے، مثلاً، کوئی شخص کسی کوڑھی کے ساتھ نشست برخاست رکھتا تھا، اور قضائے الٰہی سے اسے بھی کوڑھ ہو گیا، تو ممکن ہے، کہ خود اس شخص کو یا کسی دوسرے ضعیف الاعتقاد کو یہ شبہ پیدا ہو کہ اس چھوت کے سبب سے ایسا ہوا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ لوگ شرکِ خفی کے دریا میں غرقاب نہ ہو جائیں، ورنہ اگر شبہ کے پیدا ہونے کا احتمال نہ ہو، تو پھر کوڑھی کے ساتھ نشست و برخاست کرنا ممنوع نہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَھَا مَعَہٗ فِی الْقُصْعَۃِ: فقال: کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَ تَوَکُّلاً عَلَیْہِ (مجالس الابرار مجلس ۳)(مسند ابن ابی شیبہ، ترمذی، باب الاکل مع المجذوم، مسند ابی یعلی، باب مسند جابر،)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ کھانا کھلانے کے لئے پیالے میں ڈال دیا

اور فرمایا: اللہ تعالی پر یقین رکھتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے۔

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوڑھیوں کے ساتھ کھانے کی وجہ یہ تھی، کہ آپ یقین کرتے تھے، کہ اللہ تعالی کے حکم کے بغیر کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

طیرہ کی تشریح

طیرہ بدشگونی کو کہتے ہیں، چنانچہ کرمانی شرح صحیح بخاری میں ہے، کہ عرب کے لوگ ایامِ جاہلیت میں جب کسی اہم بڑے کام کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلتے تھے، تو کسی پرندے کو اڑاتے تھے، اگر وہ پرندہ حسنِ اتفاق سے داھنی طرف اڑتا تو فال نیک سمجھتے، اور اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس جان کر لوٹ آتے، یا اسی قسم کی کوئی اور حرکت کرتے تھے۔

ہندوستان میں بھی ایسے جاہل لوگ پائے جاتے ہیں، چنانچہ راقم الحروف نے بہ چشمِ خود جاہلوں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے، مثلاً اگر کسی کے ہاں نئی بہو بیاہی آئی، یا نیا ملازم نوکر رکھا گیا، یا نیا جانور خریدا گیا، یا لڑکا پیدا ہوا، اتفاق سے اسی عرصہ میں کسی قسم کا کوئی نقصان ہو گیا، تو بس یہ یقین ہو گیا، کہ یہ نقصان اس کی منحوس قدمی کی وجہ سے ہی ہوا ہے، گویا قضیہ اتفاقیہ قضیہ لزومیہ کے حکم میں قرار دے لیا گیا، علی ہذا اگر سفر یا کسی خاص کام کو جاتے وقت کسی نے روک دیا، یا کوئی جانور بول اٹھا، یا کتا رویا، یا بلی راستہ کاٹ گئی، یا کوئی کانا یا گنجا یا کوئی مُلاّ یا برہمن سامنے آ گیا، یا اتفاق سے کسی کو چھینک آ گئی تو پھر اس امر پر ایمان لے آئے، کہ اب یہ کام ٹھیک نہیں ہوگا۔

بعض جاہل جب سفر کے لئے گھر سے باہر جانے لگتے ہیں، تو اپنے زعم کے مطابق شگون نیک کا سامان مہیا کرتے ہیں، اس طرح کہ مہترانی کو کہتے ہیں کہ دروازے کے باہر کھڑی رہو یا کسی کو پانی کا بھرا ہوا مٹکا لے کر کھڑا کیا جاتا ہے، گویا یہ

نیک فال سمجھے جاتے ہیں، ان کا سب سے پہلے ملنا سفر کو کامیاب بنا دیتا ہے۔

اصلاح: یہ محض کفار کی جہالت اور غلط فہمی تھی، جو انہوں نے ان امور کو شوم ونحس قرار دے رکھا ہے، لیکن مسلمانوں کی حالت پر سخت رنج اور افسوس آتا ہے، کہ انہوں نے بھی کفار کے لغو مخترعات پر اپنے عقائد کو وابستہ کر لیا، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول مقبول کی اس مقدس تعلیم کی طرف جو ان سارے فاسد عقائد کی سرے سے بیخ کنی کر رہی ہے، کبھی التفات نہ کی، سنئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ (رواہ ابوداؤد)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدشگون لینا شرک ہے، اور آپ نے تین بار فرمایا (پھر ابن مسعود نے اپنی طرف سے کہا) اور ہم میں کوئی ایسا نہیں (کہ طیرہ کا خیال اسے نہ آئے) مگر اللہ اس کو توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے۔ (تفسیر قرطبی، تفسیر ابن کثیر، سورۂ یوسف ۱۰۵، ::)

دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شگون لینے کو بار بار فرمایا کہ یہ شرک ہے، تاکہ لوگ اس عادت بد کو چھوڑ دیں، مگر افسوس ہے کہ مسلمان آپ کے فرمان واجب الاذعان کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے، اور شرکیہ افعال سے باز نہیں آتے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید ــــ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

بعض جاہل خاص تاریخوں دنوں، مہینوں میں سفر کرنا منحوس خیال کرتے ہیں، اور حتی المقدور ان دنوں میں سفر نہیں کرتے۔

یہ باطل عقیدہ ہندوؤں سے مسلمانوں میں آیا ہے، ہندو لوگ وسوسوں کے معتقد ہیں جس کی رو سے خاص خاص ایام میں خاص خاص سمتوں کی طرف سفر کرنا مضر سمجھا جاتا ہے، یہ خیال سراسر غلط ہے، کیوں کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ محض مشیتِ ایزدی سے ہو رہا ہے، لَا تَتَحَرَّكُ وَرَقَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ، یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی ہل نہیں سکتا۔

غرض شرع شریف میں نہ کوئی آدمی منحوس ہوتا ہے، اور نہ کوئی چرند پرند اور نہ کوئی حجر و شجر، اور نہ کوئی دن اور تاریخ، اور نہ ہی کوئی ستارہ اور شمس و قمر بلکہ جب کسی کو کوئی تکلیف اور مضرت پہنچتی ہے تو کسی کی نحوست سے نہیں پہنچتی، بلکہ اس کے خود اپنے اعمال کی شامت سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پہنچانے سے پہنچتی ہے۔

اس امر کا ماننا کہ بعض ایام میں سفر کرنا اچھا ہے، اور بعض میں منحوس، گویا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ زمانہ کے بعض حصے مبارک ہیں اور بعض منحوس۔

زمانہ کی تعریف

زمانہ ایک دراز اور غیر قائم مدت کا نام ہے، جس کی مقدار افلاک اور ستاروں کی رفتار سے معلوم ہوتی ہے، باقی زمانہ فی نفسہ ایک امر واحد اور متشابہ الاجزاء ہے جس میں بندوں کے افعال واقع اور صادر ہوتے رہتے ہیں، پس زمانے کا شوم اور حسن اگر ہے، تو باعتبار افعالِ عباد ہے، فی نفسہ نہ اس میں شوم ہے اور نہ سعد زمانہ کے جس حصہ میں انسان کو طاعت اور عبادت کی توفیق ہے، اسی کو سعد اور مبارک کہیں گے، اور جس حصہ میں ان امور کی توفیق نہیں تو وہی منحوس خیال کیا جائے گا، باقی حقیقت میں یمن اور سعد طاعت اور فرمانبرداری سے ہے، اور شوم اور نحوست ارتکاب معاصی ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ زمانہ کا منحوس اور مبارک ہونا محض ایک اعتباری

اور فرضی امر ہے، فی ذاتہ زمانے کے اجزاء کو شوم اور یمن میں کوئی دخل نہیں، یہ عقلی مسئلہ ہے، کہ موثر الاشیاء وہی چیز ہوگی، جس کا ثبوت واقعی اور نفس الامری ہو اور وہ چیز جس کا وجود یا تحقیق محض فرضی اور اعتباری ہو، جو ہر وقت فرضِ فارض اور اعتبارِ معتبر کے تابع ہو، بھلا کیا خاک مؤثر ہوگی، اور اگر بالفرض تھوڑی دیر کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے، تو ایسی بے اصل اور ضعیف شئے کا جیسا کچھ قوی اثر ہوگا، اس کا اندازہ بھی اہلِ عقل پر مخفی نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ زمانہ کا مبارک اور منحوس ہونا بذاتہ کوئی چیز نہیں، صرف ایک وہمی اور ایک فرضی خیال کی موافقت ہو جاتی ہے، تو پھر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہے، اگر فلاں فلاں اوقات میں فلاں کام کیا جائے گا، تو ضرور پورا ہوگا، ورنہ نہیں غرض مسلمان کو شگونِ بد وغیرہ کی کوئی اصلیت نہیں سمجھنی چاہئے، بلکہ ہر مصیبت اور ہر بلا کے وقت صابر اور عیش و آرام کی حالت میں شاکر رہنا چاہئے اور اس امر پر سچے دل سے ایمان لانا چاہئے، کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی مؤثر حقیقی نہیں ہے، جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے، اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالی کے بندوں پر اگر کسی وقت کوئی مصیبت بھی پڑ جاتی ہے تو وہ یہ خیال کرتے ہیں، کہ ہمارے پیارے محبوب کی اس وقت یہی خوشی ہے ہمارے سر اور آنکھوں پر ہمارے لئے اس میں راحت ہی راحت ہے، کیوں نہ ہو سچا عاشق وہی ہے، جو اپنی تمام خواہشوں کو معشوق کی خواہش کے طابع کر دے بقول شخصے

صابر ہیں ہر ستم پر راضی ہیں ہر جفا پر
ہم ہیں تمہارے عاشق صبر و رضا کے بندے

جب انسان کو یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے، اس وقت اس کے سامنے یہ توہمات لغو اور شرک وغیرہ سب دور ہو جاتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اللہ تعالی کی

یاد سے ایک دم غافل رہنا اور غیر اللہ کے پاس جا کر التجاء کرنا شرک اور ہزار موت سے بڑھ کر ہے۔

ہر دم چو بے دانایاں نتواں گرفت یاری ما ئیم و آستانش تا جاں زتن برآید

الحاصل جب کوئی مصیبت آ جائے، یا کسی قسم کا مالی نقصان ہو جائے، تو اسے اپنی شامت اعمال خیال کر کے بدرگاہِ رب العالمین نادم ہو کر اپنے سابقہ اور موجودہ گناہوں سے خلوص دل سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے، اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے بچنے کی توفیق مانگنی چاہیے، اور اس سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (سورہ طلاق/۲)

اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی سبیل یعنی آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

شگون بد کے منہی عنہ ہونے کی علت

بدشگون کے منہی عنہ ہونے کی وجہ اور علت جو راقم الحراف کی ناقص رائے میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ ایسے امور کے یقین کرنے سے چند روز کے بعد بتدریج انسان کو انہیں امور پر کامل بھروسہ اور پورا اطمینان ہو جاتا ہے، جس کا مہلک اور بر نتیجہ کسی وقت میں یہ پیغام ہوتا ہے، کہ وہ قومی تعلقات جو ہر بندے کو اپنے حقیقی مالک کے ساتھ ہونے چاہئیں، آہستہ آہستہ ضعیف ہوتے اور گھٹتے جاتے ہیں، اور جس قدر تعلقات مبدءٔ فیاض کی جانب سے کم ہوتے جاتے ہیں فطرتی طور پر قلوب میں اسی قدر بجائے نور کے ظلمت اور تاریکی ترقی کرتی جاتی ہے، کیوں کہ دو مختلف اور متضاد چیزوں کا ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہونا یقینی طور پر محال ہے، لہٰذا جب ان

سے ایک زائل ہوگی، تو اس کے مقابل والی دوسری چیز ضرور پیدا ہو جائے گی، غرضیکہ چند دنوں میں انسان کے اپنے معبود کے ساتھ تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں، اور اس کی وجہ سے اس کا تمام قلب سیاہ و تاریک ہو جاتا ہے، جس سے وہ ان غیبی امور کا جن کی حقیقت پر ایمان لانا ضروری ہے، قطعی منکر ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس کے دل میں یہ امر پورے طور سے پختہ ہو جاتا ہے، کہ نظام عالم کی بعض اشیاء میں اجرام علویہ کو دخل ہے اور بعض میں اجسام سفلیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہوتا، اور بارش اس وقت ہوتی ہے، جب فلاں ستارہ فلاں برج میں جاتا ہے، ایسے ہی فلاں چیز کی موجودگی میں فلاں چیز کو دخل ہونا قطعی دلائل سے باطل ہو چکا ہے، مؤثر خیال کرنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی نفع وضرر کا مالک ہے

تمام ظاہری اسباب سے اپنی نظر کو آگے بڑھا کر مسبب الاسباب پر اپنی نظر کو جمانا چاہیے، اور اس بات کا یقین رکھنا چاہیے، کہ تمام علل اور اسباب خالق کے ارادے اور اس کی قدرت کے ساتھ وابستہ ہیں، اور یہ اسباب بذاتِ خود اس کے اذن کے بغیر کچھ بھی ضرر و نفع نہیں پہنچا سکتے، وہی کسی کے دل میں ڈالتا ہے، کہ تم سے احسان کرے، اور کسی کے دل میں ایسا خیال پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ تمہارے ساتھ برائی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

گر گزندت رسید ز خلق مرنج   کہ نہ راحت رسد خلق نہ رنج

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست   کہ دل ہر دو در تصرف اوست

گرچہ تیر از کماں ہمے گذرد   از کماں دار بیند اہلِ خرد

(۱) اللہ تعالیٰ سورہ یونس رکوع ۱۱ میں ارشاد فرماتا ہے:

☆ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط ○ (سورہ یونس/ ۱۰۷)

اور اگر اللہ تعالی تم کو کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے اور کوئی بھی اس کو دور نہیں کرسکتا، اور اگر وہ تمہارے حق میں بھلائی کرنا چاہے تو کوئی بھی اس کی مہربانی کو دور نہیں کرسکتا۔

○ (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا: اے لڑکے اگر تمام لوگ اکٹھے ہو کر تم کو نفع پہنچانا چاہیں، اور اللہ تعالی نے تمہارے لئے مقدر نہ کیا ہو، تو وہ ہرگز تم کو نفع نہیں پہنچاسکیں گے، اسی طرح اگر وہ سب اکٹھے ہو کر تم کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہیں، جو اللہ تعالی نے تمہارے لئے تقدیر میں نہیں لکھی ہے، تو وہ ہرگز تم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاسکیں گے، الخ (ترمذی ومشکوۃ) (اربعین نووی:: جامع الاحادیث، مسند عبداللہ بن عباس)

فصل ششم

رمل نجوم جفر وغیرہ علوم محظورہ کا استعمال

پیشہ ور عاملوں میں سے پچانوے فیصد عامل تو ہم پرست مردوں عورتوں کی ضعیف الاعتقادی سے مالی فائدہ اٹھانے کے لئے رمال اور منجم بھی بن جاتے ہیں، کیوں کہ یہ عامل جانتے ہیں، کہ ان عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے لوگوں کو اپنے دام تسخیر میں لانے کے لئے، دوطرفہ گھیر اڈالنا خوش تدبیری میں داخل ہے، پہلے نجوم ورمل کی کتاب نکال کر بتایا، کہ طالع ایسا ہے، اور تیرا انجام اس طرح خطرناک ہے، جب وہ خطرہ کے خوف سے لرزہ براندام ہوگیا (یا ہوگئی) اور ہاتھ جوڑ کر عرض

کرنے لگا (یا لگی) کہ حضرت جی! کسی طرح اس خطرہ کو دور کیجئے تو جھٹ اپنی بھینٹ کی شرائط اس سے منوا کر تعویذات کی کتاب کھول کر نقش لکھ دیا، مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے:

تا کہ احمق باقی است اندر جہاں مردِ عاقل کے شود محتاج ناں

یعنی جب تک بے وقوف لوگ دنیا میں زندہ و سلامت موجود ہیں، چالاک آدمی بھوکا نہیں مرتا۔

اس فصل میں رمل و نجوم وغیرہ کے علوم باطلہ کے متعلق شرعی نقطہ نظر سے بحث کی جائے گی۔

(۱) علم غیب اور انسان کی اس کے لئے بے صبری

یہ بات انسان کی سرشت میں داخل ہے، کہ وہ کسی بات کے انتظار میں صبر کر کے زیادہ کام نہیں لے سکتا، اس کے مرتعش ہاتھوں میں صبر کا پیمانہ ہمیشہ چھلکتا رہتا ہے، وہ چاہتا ہے، کہ اپنی بے صبری کے جھونکوں سے دفتر قدرت کا ایک ایک ورق الٹ دے، اور دیکھے اس کے اندر کیا ہے، مجموعی طور پر اولادِ آدم کی مثال اس طالب علم کی سی ہے جس نے یونیورسٹی کا امتحان دیا ہے، لیکن اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کچھ عرصہ صبر و سکون سے کام لے تا کہ ایک دن نتیجہ شائع ہو اور معلوم ہو جائے کہ وہ امتحان میں کامیاب ہوا، یا ناکام، بلکہ وہ ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے، کہ کسی طرح مجھے اپنی کوششوں کا نتیجہ تاریخ معینہ سے پیشتر معلوم ہو جائے وہ اپنے امتحان کا پرچہ لے کر ایک ایک ساتھی طالب علم سے اس کا مقابلہ کرتا ہے، وہ اپنے جوابات کی صحت جانچنے کے لئے کتابوں کی اوراق گردانی کرتا ہے، وہ اپنے اساتذہ کے مکانوں کی خاک چھانتا ہے، اسے اس بات کا یقین کامل ہے، کہ ایک دن نتیجہ ضرور شائع ہوگا

لیکن وہ تاریخ معینہ کا صبر کیساتھ انتظار نہیں کرسکتا۔

انسان کا علم بہت محدود ہے، اسے یہ خبر نہیں، کہ ایک ساعت کے بعد کیا ہونے والا ہے، لیکن وہ اپنے مستقبل کا حال معلوم کرنے کے لئے ہمیشہ بے چین رہتا ہے، اسے اتنا صبر نہیں کہ وہ اپنے مستقبل کے حالات سے بے، پرواہ ہو کر علیحدہ رہے، اور یہ سمجھ لے کہ جو کچھ ہونے والا ہے، وہ ایک دن ہو کر رہے گا، اور خود اس کے سامنے آجائے گا، بلکہ وہ یہ چاہتا ہے، کہ اسے مستقبل (آئندہ زندگی) کا عمل آج ہی معلوم ہو جائے ....مثلاً اس کی شادی کب ہوگی؟

کتنے بچے ہوں گے؟ اس کی صحت کیسی رہے گی؟

اس کے معاملات کا انجام کیا ہوگا؟ اس کی عمر کیسی گذرے گی؟

یہ وہ سوالات ہیں جو عام طور پر حضرت انسان کے دماغ میں گشت کرتے ہیں، وہ ہر وقت اس چکر میں رہتے ہیں کہ کسی طرح اس روزن میں سوراخ کر کے جو قدرت نے ان کی نگاہ کے سامنے حائل کردی ہے، عروس مستقبل کا خوش آئند کا نظارہ کرلیں، علم غیب تو سوائے علام الغیب کے کسی کو نہیں (اس پر مولانا صالح صاحب کی انتہائی تحقیقی کتاب شائع ہو چکی ہے، جس میں آپ نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی جسے چاہے رسولوں میں سے علم غیب عطا کر دیتا ہے، لہٰذا اس کی تفصیل مولانا کی تحقیق سے اس کتاب "علمِ غیبِ رسل" میں ملاحظہ فرمائیں، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی) لیکن عامل کہتے ہیں کہ اللہ تعالی انسان کو چند اشارات ضرور بتلادے ہیں، جن سے وہ اپنی تشنگی شوق بجھا سکے، انہیں مخفی اشارات کے سنگِ اساس پر بے صبر اولادِ آدم نے اپنے مستقبل کے حالات معلوم کرنے کے لئے مختلف علوم کا عالیشان قصہ تیار کیا ہے، علم الاعداد، علم نجوم، جوتش، رمل، جفر، سارک، تعبیر، سرو بلاد وغیرہ سب اسی زنجیر کی کڑیاں ہیں۔

حالات مستقبلہ کے مخفی معنی کی حکمت

اگر بصیرت کاملہ سے کام لیا جائے، تو صاف نظر آتا ہے، کہ مستقبل کے حالات کا انسانی درک (پہنچ وسمجھ) سے مخفی رہنا حکمتِ الٰہیہ کے مقتضیات سے ہے، اور مذکورہ بالا من گھڑت علوم سے ان حالات کے گنج مکنون میں نقب لگانے کی کوشش کرنا حکمت الٰہیہ میں دخل اندازی کی کوشش ہے۔

مثال

انسان کو صرف سامنے کی طرف دیکھنے کے لئے چہرے پر دو آنکھیں دی گئی ہیں، اگر قدرتِ حق کو یہ منظور ہوتا کہ وہ ساتھ ہی اپنے پس پشت کی فضا پر بھی نظر دوڑا سکے، تو اس کی گدی یا پشت پر بھی آنکھیں ہوتیں، جیسے کہ بعض کیڑوں کی نسبت محققین نے دریافت کیا ہے، کہ ان کی پشت، کمر اور پہلوؤں پر آنکھیں ہوتی ہیں، اور وہ ایک طرف رخ رکھے ہوئے بھی دوسری طرف دیکھتے ہیں جس طرح اس قادرِ مطلق نے انسان کے چہرے پر دو آنکھیں ایک خاص صنعت وحکمت کے ساتھ بنادی ہیں اس کے لئے کب مشکل تھا کہ اس گدی پر بھی دو آنکھیں بنا دیتا مگر کسی وجہ حکمتِ خداوندی نے اس کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی لہٰذا اس کی اس نے توجہ نہیں فرمائی۔

خالق کی قدرت اور آئندہ کی معلومات

اسی طرح خالقِ برحق نے ہمارے دماغ میں یہ قوت ودیعت کردی ہے کہ واقعاتِ ماضیہ کا عکس اس میں محفوظ رہے اور ہم جب چاہیں چیز با آسانی نظر کر سکیں، اس کے لئے یہ کون سی انوکھی بات تھی کہ حوادث مستقبلہ بھی ہم پر آئینہ کردیتا، ہمارے

دماغ میں کوئی ایسی قوت رکھ دیتا، جس کی روشنی میں ہم اپنے آنے والے واقعات کو اس تفصیل کے ساتھ اور اس صفائی سے دیکھ سکتے جس طرح ہم تھوڑی دیر کے لئے ....اپنے ماضی کے حالات کا دفتر حرف با حرف پڑھ سکتے ہیں۔

حالات ماضی اور حالات مستقبل کا یکساں ہونا

واقعات خواہ ماضی سے تعلق رکھتے ہوں خواہ مستقبل سے فی نفسہا واقعات ہیں اور قدرت کی اس ایجاد کا تعلق دونوں کے ساتھ یکساں ہے، ہاں فرق ہے تو صرف اس قدر ہے، کہ مقدم الذکر واقعات موجود فی الخارج ہو چکے ہیں، اور مؤخر الذکر آئندہ ہونے والے ہیں، لیکن محض اس فرق کی بنا پر یہ بات ضروری نہ تھی، کہ ہماری نگاہِ ادراک پہلی قسم کے واقعات پر حاوی ہو اور دوسری قسم کے واقعات پر حاوی نہ ہو، لامحالہ اس میں کوئی خاص حکمت ہے، کہ ہماری چشم بصیرت صرف ماضی کا مطالعہ کر سکتی ہے، اور مستقبل کی طرف اس کے سامنے تاریکی ہی تاریکی رکھی گئی ہے، ہمارے آئینۂ دماغ پر صرف ماضی کا عکس پڑ سکتا ہے، مستقبل کے عکس کی اس کو صلاحیت ہی نہیں دی گئی، ماضی کی طرف ہماری آنکھوں کے سامنے سے حجاب اٹھا دیا گیا اور مستقبل کی طرف ایک سنگین دیوار حائل کر دی گئی، ماضی کے علم سے بندہ کو بہرور بنا دیا، مگر مستقبل کا علم خداوند جل وعلا نے اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ (اور نبی پر منکشف فرمایا جیسا کہ علمِ غیبِ رسل میں دلائل مولانا صاحبِ کتاب نے دیے ہیں، قادری شطاری ضیائی)

غیبی باتیں معلوم کرنے کے لئے انسان کی حرص

ایک مشہور مقولہ ہے:

اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ،

انسان کو جس چیز سے باز رکھا جائے وہ اسی کے درپئے حصول ہو جاتا ہے مستقبل کے علم کو غیب کے پردے میں مخفی رکھا گیا، اور انسان اس سے محروم رہ گیا، تو اس کو سب سے زیادہ اس علم کے حصول کی لو لگ گئی، اور وہ مختلف حسابات سے موجودات عالم کی حرکات وسکنات پر قیاس کرنے سے اور کبھی محض اٹکل پچو کے طریقہ سے اس کا پتہ لگانے کے درپئے ہو گیا، علمِ غیب تو قطعاً وحتماً اس کے حیطۂ اختیار سے باہر ہے، وہ اپنی لاعلمی کی اس دیوار کو جو قدرت نے اس کی بصیرت اور بصارت اور مستقبل کے مابین کھڑی کر دی ہے، ہرگز ہٹا نہیں سکتا، وہ اگر چاہے کہ اپنی گدی پر چہرے کی آنکھوں کی سی دو اور آنکھیں بنا لے، تو نہیں بنا سکتا، ہاں کبھی حسابی حیلوں اور وہمی وتخیلی ڈھکوسلوں اور اٹکل سے تیر تکوں سے مستقبل کے متعلق کچھ کچھ الٹے سیدھے لشم پشم معلومات حاصل کرنے پر قادر ہو جاتا ہے، جن کو کسی یقینی یا ظنی علم کے ذیل میں شمار نہیں کیا جا سکتا، مذکورہ بالا معلوات اسی قسم کے ڈھکوسلوں میں سے ہیں، مگر شریعت نے ان علوم کا مقصد سنتِ الٰہیہ کے خلاف اور مصالح بشریہ کے لئے مضر ہونے کے سبب سے ان سے کام لینا اور ان پر یقین کرنا حرام قرار دیا ہے۔

اندھے مدرک کا اندھا ادراک

علم غیب خاص خداوند تعالی کا حصہ ہے۔

لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط۔ (سورۂ نمل/ ۶۵)

رمل نجوم اور جفر کا اندھا ہنر مند صرف اتنی طاقت رکھتا ہے، کہ علم غیب کے بلند پیکر ہاتھی کو ٹٹول ٹٹول کر کچھ اٹکل پچو بتا دے، کہ وہ ایسا ہے، اگر اس کا ہاتھ ہاتھی کی ٹانگ پر جا پڑا، تو پکار اٹھے گا، کہ ہاتھی ستون کا سا ہے، اگر سونڈ سے ہاتھ چھو گیا، تو بتائے گا، کہ وہ ایک بڑے موٹے سانپ کا ہم شکل ہے، اگر اس کے کان کو ہاتھ لگا

گیا، تو کہے گا کہ ہاتھی ایک بڑے چھاجھ یا پنکھے کا سا ہوتا ہے، مگر اتنی سی بات پر یہ یقین کر لینا کہ اس قسم کے علوم غیب کا پردہ اٹھا دینے کی قوت رکھتے ہیں، سراسر جہالت ہے، حضرت حافظ نے خوب کہا ہے۔

زسرغیب کس آگاہ نیست قصہ مخواں کدام محرم دل رہ دریں حرم دارد

یعنی غیب کا راز کوئی نہیں جانتا، فضول جھک نہ مارو، وہ کون محرم دل ہے جو غیب کے مقام میں پاؤں رکھ سکے۔

نجومیوں رملیوں کی بے بسی

خود منجم، رمال اور جفار لوگ اس بات کے معترف ہیں، کہ ہم صرف ایک قسم کا حساب جانتے ہیں، جو کبھی صحیح ہوتا ہے، اور کبھی غلط بھی ہوسکتا ہے، وہ خود اپنے منہ سے مانتے ہیں کہ ہم کو غیب کا علم نہیں غیب کا علم اللہ تعالی کو ہے، پھر ان کے بتائے ہوئے حال مستقبل کو نوشتہ تقدیر سمجھ بیٹھنا کہاں کی دانشمندی ہے، اگر ان کے حسابات فی الواقعہ حال مستقبل کا صحیح نقشہ پیش کر سکتے، تو وہ اپنے ذاتی احوال کے متعلق کبھی کسی غلطی کا ارتکاب نہ کرتے حالانکہ منجموں، جفاروں کی زندگی اسی طرح غلطیوں بے خبریوں اور بدتدبیریوں سے مملو ہوتی ہے، جس طرح عام لوگوں کی، کیا یہی بے عقل وبدتدبیر لوگ غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں جہاں عقل اور علم کے پاؤں بھی لنگ ہیں حضرت حافظ رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں۔

درکارخانۂ کہ رہِ علم وعقل نیست وہم ضعیف رائے فضولی چرا کند

یعنی جس کارخانہ میں عقل اور علم کا دخل نہیں، وہم ضعیف اس میں دخل دینے کی حماقت کیوں کرے۔

ایک نجومی اپنے گھر کے حال سے بے خبر رہا

کتاب گلستان میں ایک حکایت درج ہے کہ کسی شخص کی ایک نجومی کی عورت کے ساتھ آشنائی تھی، اور نجومی کو اس کا علم نہ تھا، ایک دن اچانک وہ گھر میں آیا تو عورت کو اس شخص کے ساتھ ہم بستر پایا، بہت سٹپٹایا، شور وغوغا سن کر لوگ اکٹھے ہوگئے، شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

تو براوجِ فلک چہ دانی چیست　　چوں ندانی کہ درسرائے تو کیست

یعنی جب تجھے اتنی خبر نہیں کہ تیرے گھر میں کون شخص چوری چھپے روز آتا ہے، تو تجھے آسمان پر ستاروں کے آنے جانے کا حال کیا خاک معلوم ہوگا۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ بھی خوب فرماتے ہیں:۔

منجے کہ کند صد غلط بہ تختہ خاک　　زنور چرخ چہ داند اگرچہ ہشیار است

جو نجومی سطح خاک پر سینکڑوں غلطیاں کرتا ہے، وہ انوار فلک کو کیا جانے۔

ایک نجومی طلبہ مکتب کے نرغہ میں

لدھیانہ کے ہائی سکول کا سچا واقعہ ہے کہ ریاضی کے استاذ اپنے مکتب میں طلبہ کو پڑھا رہے تھے، ایک نجومی اندر چلا آیا، اور حسب عادت پکارا "کوئی رمل نجوم فال نکلوالو" سکول کے لڑکے آپ جانتے ہیں، فن شرارت کے استاد ہوتے ہیں، اس کی قطع وضع، اس کے علم وہنر، اس کے بستہ وزنبیل اور اس کی دستار وشلوار پر وہ پھبتیاں کسنی شروع کیں، کہ نجومی اپنا سا منہ لی کر رہ گیا، اور وہ بیچارہ پیکرِ ندامت بن کر واپس جانے ہی کو تھا، کہ منشی صاحب مرحوم نے اس سے کہا، میاں نجومی! لوگوں کی قسمتوں کا پتا دیتے تھے، اس کمرے میں داخل ہونے سے پہلی ذرا اپنی قسمت ملاحظہ نہ فرمائی، کہ یہاں سے انعام لے کر جاؤ گے یا نہیں، حضرت صائب رحمۃ اللہ علیہ نے

خوب کہا ہے کہ رمل و نجوم کی پتری کو صحیح سمجھنے والوں کی عقل پر افسوس ہے۔

وائے بر کوتاہ بینائیکہ میدانند حق   باہزاراں خطِ باطل صفحۂ تقویم را

رمل و نجوم وغیرہ کے حرام ہونے کی حکمت

اسلام میں ایسے علوم کے ممنوع و محذور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دینِ پاک سراپائے عمل ہے، اس دین مقدس کی رو سے انسان دنیا میں خلافتِ الٰہی کے منصبِ جلیل پر مامور ہے، اور اس منصب کا تقاضا ہے کہ انسان دین و دنیا اور تمدن و معاشرت وغیرہ کے تمام شعبوں میں اپنے متعلقہ فرائض کو پوری ہمت و استقلال اور شوق و ذوق سے بجالاتا رہے، دن ساعت اور سعد و نحس نہ دیکھے، کسی وہم فضول یا تخیل بے بنیاد کو اپنی ہمت و عزم میں مزاحم نہ ہونے دے، جب موقع ملے، توکل بخدا دنیا کے میدانِ عمل میں ہر چہ بادہ باد! کہہ کر کود پڑنے کے لئے ہمہ تن آمادہ رہے لیکن اگر وہ اپنی اس تگ و دو اور سعی و کوشش کے نتائج قبل از وقت معلوم کرنے کے درپے ہو جائے، اور اس پر کچھ واقعات مظنون و متوہم طور پر منکشف بھی ہو جائیں، تو اس سے اس کی ذہنیت پر بہت برا اثر پڑے گا، اس کا سلسلہ عمل خلل پذیر ہو جائے گا، اور عامہ افراد پر اس قسم کا عالمگیر اثر پڑنے کی صورت میں نظام عالم ہی درہم برہم ہو جائے گا۔

خلیفہ ہارون رشید اور ایک نجومی

خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں ایک نجومی کے علم و ہنر کا بہت چرچا ہوا، تو خلیفہ نے اپنے حضور میں اسے طلب کر کے یوں ہی ہنسی ہنسی میں پوچھا، بتاؤ ہماری کتنی عمر باقی ہے،؟ نجومی نے حساب لگا کر عرض کیا، صرف دو سال باقی ہیں. نجومی کا اتنا کہنا تھا کہ خلیفہ کے چہرے پر یاس، حسرت کی زردی چھا گئی، وزیر اعظم جعفر برمکی

بڑا دانا و مدبر تھا، اس نے دیکھا کہ خلیفہ کی حالت متغیر ہوتی جاتی ہے، اگر اس کے دل و دماغ پر یوں ہی وہم و فکر کا غلبہ رہا تو چار دن میں شیرازۂ سلطنت منتشر ہو جائے گا، جعفر کو کیا عجیب تدبیر سوجھی، فوراً نجومی سے کہا، تم جھوٹ کہتے ہو، کہ خلیفہ کی عمر کے صرف دو سال باقی ہیں، بھلا بتاؤ تو تمہاری عمر کتنی باقی ہے، اس نے کہا میری عمر تو ابھی بہت باقی ہے، دس سال تک میری زندگی کو ابھی خطرہ نہیں، جعفر نے کہا پھر دیکھو ابھی تمہارے اس نجوم کا امتحان ہو جاتا ہے، اور ثابت ہو جاتا ہے کہ تمہاری زندگی کے دس سال تو کیا دس منٹ بھی باقی نہیں، اتنا کہہ کر ادھر جلاد کی طرف اشارہ کیا، اور ادھر نجومی کا سرتن سے جدا تھا، نجومی اور اس کے نجوم کا یہ حشر دیکھ کر خلیفہ کی جان میں جان آ گئی۔

نتیجہ

اس واقعہ سے قیاس ہو سکتا ہے، کہ اگر اسی طرح ہر شخص کو اپنی عمر اپنی صحت اپنی دولت و ثروت اپنی اولاد اور اپنے کاروبار کے متعلق غیبی نتائج کا پتا لگ جائے، تو دنیا دار العمل نہ رہے، بلکہ ایک ماتم کدہ بن جائے، عمران و حضارت کے گلزار کو وحشت اور اداسی کی خزاں تاخت تاراج کر ڈالے، اسی حکمت کی بنا پر قدرت نے مستقبل کے علم پر حجاب ڈال دیا اور انسانی قلب و دماغ کو اس سے بے خبر رکھا ہے، نجوم و جفر وغیرہ اس قدرتی حجاب کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، گویا وہ منشائے قدرت کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، اس لئے وہ مسلک اسلام کے خلاف سمجھے گئے ہیں، اور اسی لئے حرام ہیں۔

جاہلوں کی توہم پرستی

بدشگونی کا توہم علمی اور روحانی تاریکی کی علامات سے ہے، نفس الامر میں

اس کی کچھ بھی اصلیت نہیں، ہمارے ملک میں بعض لوگوں خصوصاً ہندوؤں میں طیرہ کے اعتقاد کا یہاں تک دخل ہے، کہ کسی کام کو جاتے وقت چھینک آ جائے، تو وہیں بیٹھ جاتے ہیں، کہ بس اب کام میں کامیابی نہ ہوگی، راستے میں کوئی کتا کان ہلا دے، یا کوئی پوچھ بیٹھے، کہ حضرت کہاں جا رہے ہیں؟ تو بس اس کو بھی اپنی ناکامی کی دلیل سمجھ لیتے ہیں، اور فوراً واپس آ جاتے ہیں، اس قسم کی سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں توہمات کی باتیں مروج ہیں، جن پر ہندوؤں کے بعد زیادہ تر مسلمان عورتیں کاربند ہیں، اور وہ ایک خلافِ اسلام مظاہرہ کرنے کے علاوہ اپنے وقت کا نقصان اور کام کا ہرج گوارا کرتی ہیں، افسوس صد افسوس۔

مسلمان کی شان

ایک مرد مسلم کی شان یہ ہونی چاہئے، کہ وہ ہر وقت اپنے آپ کو مالک الملک جل شانہ کی حفظ و امان میں سمجھے اور تمام کائنات کو اس کے قبضہ و قدرت میں مقہور و مجبور جانے۔ ساتھ ہی یقین رکھے، کہ کائنات کی بڑی سے بڑی ہستی اس کے حکم بغیر ذرہ بھر نہ ضرر پہنچا سکتی ہے، اور نہ ہی فائدہ، وہ اپنے نیک مقاصد اور مباح ارادوں کو منصۂ ظہور پر لانے کے لئے ہر وقت اپنے لئے میدان عمل کو کشادہ سمجھے، جس کے اندر قدم رکھنے کے لئے اس کو نہ کسی پتری کھولنے کی ضرورت ہے، نہ کسی پنچھتر کے دیکھنے کی، اور نہ کسی مہورت کے کرنے کی نہ کوئی طیر اس کے مقاصد کا مانع ہوسکتا ہے نہ کوئی ہامہ، نہ کوئی بدشگونی، نہ کوئی چھینک، نہ کوئی بھیانک آواز، نہ کوئی منحوس شکل، یہ توہمات صرف مشرکوں کے لئے ہیں، مرد مسلم ان کی ذرا پروا نہیں کرتا

رکتا نہیں کسی سے سیل رواں ہمارا

مولانا ہاتفی نے مسلم کی عزت و ہمت کا فوٹو خوب کھینچا ہے:

باختر شناساں ندارم نیاز خداوند اختر بود کارساز

بود رائے روشن ارسطوئے من مددگار من زور بالائے من

مجھے نجومیوں کی ضرورت نہیں، خالقِ نجوم یعنی حق تعالیٰ میرا کارساز ہے، روشن عقل میرا ارسطو وزیر ہے، زور بازو میرا مددگار ہے۔

(۲) نجوم کا تعلق جادو اور کہانت سے

علم نجوم دو طرح کا ہے ایک وہ جو صرف اجرام علوی کی حرکات و سکنات، قرب و بعد، طلوع و غروب سے بحث کرتا ہے، اس کو غیبی امور کے انکشاف سے کوئی تعلق نہیں، وہ گویا آسمانی جغرافیہ ہے، اصولِ اسلام اس کے منع کا کوئی فتویٰ نہیں دیتا، دوسرا وہ جس میں ستاروں کی رفتار سے واقعات عالم پر استدلال کیا جاتا ہے، یہی علم نجوم ہے جو شرعاً حرام ہے، کیوں کہ اس سے عقائد دینیہ اور اعمال اسلامیہ میں خرابی لازم آتی ہے۔

اصلاح: اس قسم کے علم نجوم کا استعمال کرنا نہ صرف ناجائز ہے، بلکہ کفر ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

○ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِّنْ عِلْمِ النُّجُوْمِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ اَلْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ رواه رزين (المشکوۃ باب الکہانت، فصل اول)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی بات علم نجوم کی سیکھی سوائے اس کے کہ اللہ نے بیان کی ہے، تو اس نے جادو کی ایک راہ سیکھی، نجومی کاہن ہے، اور کاہن جادوگر ہے، اور جادوگر کافر

ہے۔

(۳) کاہن اور جوتشی کے پاس جانا

بعض جاہل مسلمان عورتیں اور مرد کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس بھی جاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں، ایسے لوگوں کے پاس جانے میں شرع شریف میں سخت ممانعت ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

○ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ اَوْ اَتٰی امْرَءَتَہٗ حَائِضًا اَوْ اِلَی امْرَءَتِہٖ فِیْ دُبُرِھَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ○(شرح رسالہ کتاب الایمان، باب تاویل اھل السنۃ :: شبہات الرافضۃ حول الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم وردھا :: روایت ابوداؤد کی ہے)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی جوتشی کے پاس جائے، پھر وہ جو کچھ بتائے اس کو ٹھیک سمجھے، یا اپنی بیوی کے ساتھ بحالت حیض جماع کرے، یا اپنی بیوی کے ساتھ خلاف وضع فطری فعل کرے (یعنی اس کی پیٹھ میں بدفعلی کرے) تو وہ اس دین کے اتباع سے الگ ہوگیا۔

(۴) نجومی اور رملی سے غیب کی بات پوچھنے کا نتیجہ

نجومی اور رمال سے غیب کی بات پوچھنے سے چالیس یوم کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، چناچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ حَفْصَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَا تُقْبَلُ صَلَاتُہٗ

اَرْ بَعِیْنَ لَیْلَـۃً (رواہ مسلم)(بیھقی، سنن کبری، کتاب القسامۃ، باب ماجاء فی النھی عن عن الکھانۃ واتیان الکاھن)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوکوئی غیب کی خبریں بتانے والے کے پاس جا کر اس سے کچھ نیک وبد پوچھے تو اس کی چالیس روز کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں (مشکوۃ ،باب الکہانت،)

نجومی کے غیب نہ جاننے کا اقرار

ایک مولوی صاحب کسی شہر میں اپنے ایک دوست کے ہاں تشریف فرما تھے کہ ایک نجومی غیب کی باتیں بتلانے والا اس مکان کے اندر آ گیا،اور بہ آوازِ بلند کہنے لگا،''ساعت گھڑی بچاریں،،مولوی صاحب نے حاضرین میں سے ایک خادم کو کہا کہ تم جا کر اس نجومی کے پانچ جوتی لگاؤ کہ وہ کیوں بلا اجازت مکان کے اندر گھس آیا مولوی صاحب کے اس حکم کی فوراً تعمیل کی گئی جب شوروغل ہوا،تو مولوی صاحب نے اس نجومی کو بلا کر نہایت محبت اوراخلاق سے کہا:

پنڈت صاحب اگر آپ برانہ منائیں،تو میں کچھ عرض کروں،اس نے کہا: فرمایئے! آپ نے کہا: اگر تم غیب داں ہوتو تم کو لازم ہے کہ اس علم سے اپنی ذات کو بھی فائدہ پہنچاؤ،اس مکان میں گھسنے سے پہلے آپ کو بچار کر لینا چاہئے تھا کہ آیا اس مکان میں روپیہ پیسہ ملے گا،یا جوتے پڑیں گے،نجومی نے شرمندگی سے سر جھکا لیا اور کہا: سچی بات یہ ہے کہ ہم تو اس حیلہ سے اپنا پیٹ پالتے ہیں،غیب کی بات ایشور (خدا) کے سوا کوئی نہیں جانتا،یہ تائب ہ

چوں نتوانم دورِ گردوں راز یکدیگر شناخت

من کہ خود ز جوزا زا قرب سالہا نشنا ختم

یعنی میں برسوں جوزاء اور عقرب میں بھی فرق نہیں سمجھ سکا، پھر آسمان کی بارش کی مجھے کیا خبر؟

(۵) رمل اور نجوم کے متعلق فتوی شرعیہ

علم رمل اور فتوی

سوال: علم رمل سیکھنا ور سکھانا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب: اصل رمل زمانہ حضرت ادریس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے، اور ان کے معجزات میں شمار کیا گیا ہے، مگر ہماری شریعت میں اس کی ممانعت وارد ہے، سدًا للذریعہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں:

ھو علم بضروب اشکال من الخطوط والنقطة بقواعد معلومة تخرج حروفا تجمع وتستخرج جملة دالة علی عواقب الامور و قدعلمت انه حرام قطعا واصله لادریس علیه السلام ☆

وہ نقطوں اور خطوں کی ایک طرح کی شکلوں کا علم ہے، جس کے خاص قواعد ہیں، ان سے حروف نکلتے ہیں، جن کو جمع کیا جاتا ہے، اور ایک فقرہ برآمد کیا جاتا ہے، جو نتائج امور پر دلالت کرتا ہے، اور تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ وہ قطعی حرام اور اس کی اصلیت حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف منسوب ہے۔

ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی میں ہے:

ان تعلمه وتعلیمه حرام شدید التحریم لمافیه من ایهام العوام ان فاعله یشارك الله فی غیبهم ۔

اس کا سیکھنا اور سکھانا نہایت سخت حرام ہے، اس لئے اس میں عام لوگوں کو یہ وہم دلانا ہے کہ اس کا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ساتھ علم غیب میں شریک ہے۔

صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں معاویہ بن حکم سے مروی ہے:

قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ اَيِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ ۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا اور ہم میں سے بعض لوگ خط کھینچتے ہیں تو فرمایا: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انبیاء میں سے ایک نبی خط کھینچتے تھے تو اگر یہ خط ان کے خط کے مطابق ہو تو یہ وہ ہے (سنن کبری للبیہقی جزء ۲؛ سنن نسائی ،باب الکلام فی الصلاۃ، کتاب صفۃ الصلاۃ)

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں:

قال النووی اختلف العلماء فی معناه والصحیح ان معناه من وافق خطه فهو مباح ولا طریق لنا الی معرفة ذلك والعلم الیقینی بالموافقة فلا یباح وقال عیاض معناه من وافق خطه فذاك الذی تجدونه اصابة مما یقول لانه اباح ذلك لفاعله قال ویحتمل ان هذا مسخ من شرعنا وقال الخطابی هذاالحدیث یحتمل النهی عن هذا الخط وان کا علما لنبوة ذالك النبی وقد انقضعت فنهی عن تعاطی ذلك قال النووی فحصل من مجموع کلام العلماء الاتفاق علی النهی عنه الآن☆ (فتاوی مولانا عبد الحی ،جلد دوم)

امام نووی فرماتے ہیں: علماء نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ جس شخص کا خط ان کے خط سے مطابق ہو، وہ مباح ہے،

اور ہم کو اس مطابقت کا علم ہونے اور علم بھی یقینی ہونے کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں لہٰذا وہ مباح نہیں، عیاض نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کا خط اس کے موافق ہو تو یہ وہی ہے، جسے اس کے کہنے کے مطابق ٹھیک پاتے ہو، نہ یہ کہ اس کو اس کے فاعل کے لئے جائز ٹھہرایا ہے، اور فرمایا کہ احتمال ہے کہ اس حدیث سے اس قسم کے خط کی معرفت ثابت ہونے کا احتمال ہے، اگرچہ وہ اس نبی کی نبوت کے لئے نشان و معجزہ تھا، مگر چونکہ ان کی نبوت گزر چکی اس لئے اب اس کے استعمال سے ممانعت فرمادی ہے، نووی کہتے ہیں: پس علماء کے تمام اقوال کا حاصل یہ نکلا کہ اب اس کے ممنوع ہونے پر سب کا اتفاق ہے (فتوی مولانا عبدالحی جلد دوم)

علم نجوم کا حرام ہونا

سوال: مسلمان کو علم نجوم پڑھنا کیسا ہے،؟ اور نجومی نے جو لوگوں کو اخبار غیبی بتلا کر زر دلباس فراہم کیا ہے، شرعاً وہ کمائی کیسی ہے، بعض لوگوں کا مقولہ ہے، کہ یہ علم حق تعالی نے ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کو تعلیم کیا تھا، وہ نجومی جو وقوع حوادث آئندہ کو کہ امر تقدیری ہے، بقواعد نجوم بتاتا ہے، یہ کچھ غیب میں شمار نہیں، تو مسلمان معتقدین علم نجوم کا اس طرح عقیدہ رکھنا اور بیان کرنا شریعت میں کیا سمجھا جائے گا؟

الجواب: چونکہ اس پر مفاسد اعتقادیہ وعملیہ مرتب ہوتے ہیں، لہٰذا حرام ہے، اور بعض اوقات مقتضی بکفر ہے، اور ایسی کمائی بھی حرام ہے، اس مقولہ کا جواب یہ ہے کہ اولاً، یہ روایت ثابت نہیں۔

دوسرے: وہ خاص قواعد مسند صحیح سے منقول نہیں، جس سے یہ کہا جائے، کہ یہ وہی علم ہے۔

تیسرے: عام طور پر خود اہلِ فن اور دوسرے رجوع کرنے والے بھی کواکب کو متصرف اور فاعل مستقل سمجھتے ہیں، جو مثل عقیدہ علمِ غیب کے خود یہ عقیدہ استقلالِ فعل کا ہو تو منافی توحید ہے۔

چوتھے: جو علم بلا اسباب علم ہو، وہ علم غیب اور جو چیز اسباب علم سے نہ ہو اس کو سبب سمجھنا باطل ہے، اور کواکب کا اسبابِ علم سے ہونا ثابت نہیں پس یہ اسبابِ علم نہ ہوئے، تو ان کو اسبابِ علم سمجھنا باطل ہوا، پس ان کے ذریعہ سے جس علم کے حاصل ہونے کا دعوے کیا جائے گا، وہ علم بلا اسباب ہوگا، اور یہی علم غیب ہے پس اہل نجوم اس اعتبار سے مدعی علم غیب ہوئے، اور ان کا مصدق معتقد علمِ غیب کا ہوا۔

پانچویں: جس طرح عقیدہ باطلہ معصیت ہے اسی طرح عمل غیر مشروع بھی معصیت ہے، اور نجومی اس سے خالی نہیں ہے۔

انبیاء و اولیاء کا غیب دان ہونا اس سے مستثنیٰ ہے، تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب ،، علم غیب رسل'' مؤلف (جو اس وقت بھی قادری رضوی کتب خانہ سے چھپ چکی ہے)

کہانت اور عرافت کے متعلق معلومات

سوال

فال نکالنا کیسا ہے؟ مجھے اس بات کا علم ہے کہ دو شخصوں کے درمیان کوئی مقدمہ ہو، یا کسی قسم کا مقابلہ ہو، اور مجھے ان دونوں کا نام اور عمر معلوم ہو جائے، تو میں جان لیتا ہوں، کہ کون غالب ہوگا، اور کون مغلوب، کچھ قواعد ہندسہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہوں، یعنی دونوں ناموں کے حروف کے عدد نکال کر اور عمر معلوم کر کے جان لیتا ہوں، کہ فلاں غالب اور فلاں مغلوب ہے، اور بعض وقت فقط عمر معلوم کرنے سے علم

ہو جاتا ہے، اور گاہے دونوں مقابل کو ایک جگہ دیکھنے سے دل میں آ جاتا ہے، کہ اس معرکہ میں فلاں غالب ہوگا، اور فلاں مغلوب اور اس بات کو میں مدت سے آزماتا ہوں، اور ہمیشہ مطابق پاتا ہوں، جس سے میرے دل میں یہ آ گیا ہے، کہ یہ خداوند تعالیٰ کی عادات سے ہے، کہ ایسا ہی کرتا ہے، گو وہ ہر شئے پر قادر ہے، جس طرح بذریعہ بادل ہی پانی برساتا ہے، اگرچہ وہ قادر ہے کہ بدونِ بادل کے برسائے، اب مجھے یہ دریافت کرنا ہے، کہ یہ کیا چیز ہے؟ فال ہے، اور وہ شرعاً ممنوع ہے، اور میں نے ترجمہ احیاء العلوم مذاق العارفین میں بھی دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ میری امت سے ستر ہزار بلاحساب بہشت میں جائیں گے، تو لوگوں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے اس حدیث میں یہ لفظ بھی فرمایا ہے:

وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ (صحیح البخاری، باب (ومن یتوکل)) لَا يَتَطَيَّرُوْنَ کے معنی فال کے ہیں، تو اس حدیث سے ممانعت معلوم ہوتی ہے، اور خلاف توکل معلوم ہوتا ہے، پس اگر میرا یہ فعل بھی دال ہے، تو میں اس سے توبہ کرنا چاہتا ہوں، جب سے میں نے اس کو سنا، کہ یہ فال ہے، مجھے بہت فکر ہوگئی، کیوں کہ میں بہت دنوں سے ایسا کرتا تھا، اور مجھے دو فریقوں کو مقابل میں دیکھنے سے فوراً جی میں آ جاتا ہے، اور ہمیشہ مطابق ہونے کی وجہ سے میں کہہ بھی دیا کرتا ہوں، کہ فلاں غالب اور فلاں مغلوب ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ، اگر ممنوع ہو، تو اب کہنے سے توبہ کرلوں اور اس سے نفرت رکھوں جو حکمِ شریعت ہو اس سے اطلاع بخشیں، اور اگر دل میں آنے سے بھی گناہ ہو، تو میں اس کو کیوں کر دور کروں، اس کی ترکیب ارشاد فرمایئے۔

الجواب

یہ عمل عرافتہ ہے، جو ایک قسم ہے کہانت کی اور حرام محض ہے، نیز حرمت فی نفسہا کے ساتھ موجب افتتان عوام و جہلاء بھی ہے، اور دل میں آ جانا، یہ القاءِ شیطانی ہے، اس کا مطابق نکلنا ایسا ہی ہے جیسے کہنہ اور منجمین کے اخبار کی مطابقت ہے، اول تو مطابقت کا کلیہ دعوی اور اثبات مشکل، دوسرے کسی طریق کا موجب علم ہو جانا مستلزم نہیں اس کے جواز کو، چنانچہ تجسس ممنوع یقیناً مفید خبر صحیح ہو سکتا ہے، پھر بھی حرام ہے، جواز ناجواز احکامِ شرعیہ سے ہے، اس کے لئے مستقل دلیل کی حاجت ہے، اور ما نحن فیہ میں حرمت کے دلائل صریح و صحیح موجود ہیں، پس حرمت کا حکم کیا جائے گا، اور اسباب عادیہ پر مثل سیماب کے اس کا قیاس مع الفارق ہے۔

اولاً اس کی صحت مشاہد

ثانیاً سبب و مسبب میں وجہ ارتباط ظاہر

ثالثاً شرع میں بھی معتبر

رابعاً اس میں کوئی فتنہ اعتقادی و عملی نہیں، اور مقیس میں سب امور مفقود پس قیاس محض باطل ہے فال متعارف بھی اسی قبیل سے ہے، دونوں کا ایک حکم ہے، خود تسمیہ متحد ہو، یا متغائر، اور تطیر بھی اس کی ایک نوع ہے جس کو حدیث لا طیرہ میں صاف منفی و باطل فرمایا ہے اور حدیث شریف میں جو تطیر کو خلاف توکل فرمایا ہے اس سے کوئی شبہ نہ کرے کہ جائز ہوگا، لیکن خلافِ اولی ہوگا، اصل یہ ہے کہ توکل کے بعض مراتب یعنی اعتقادی توکل فرض اور شرائط ایمان سے ہے، تطیر اس توکل کے خلاف ہے، اس لئے حرام اور شعبہ شرک کا ہے، جیسا کہ اور احادیث سے مفہوم ہوتا ہے، جس فال کا جواز ثابت ہے اس میں ا[illegible] اخبار نہیں ہے، بلکہ کلماتِ خیر سے رجاءِ رحمت ہے، جو [illegible] بھی مطلوب ہے، وانّی ہذا من ذاک؟ اور یہاں ما نحن فیہ

میں اول اعتقاد ہے، پھر اخبار پھر بدگمانی اور یاس بھی اس لئے اس کے ممنوع ہونے میں کوئی شک نہیں یہ اس طرح مشاہدہ کسی کو استخارہ سے شبہ پڑے تو وہ واقعہ استدلال کرنے کے لئے موضوع و مشروع نہیں، صرف مشورہ کے درجہ میں ہے بخلاف اس کے واقعات پر استدلال ہے، غرض یہ بالکل حرام ہے، اور توبہ کرنا اس سے فرض ہے اور دل میں اگر اس طرح آئے کہ اس کو حرام بھی سمجھا جائے تو کوئی گناہ نہیں، (اس مضمون میں یہ بات یقیناً کفر ہے کہ بندہ کہے کہ اللہ تعالی بھی ایسے کرتا ہے، صاحب فتوی کا اعتقاد یہ ہے کہ اللہ تعالی جب چاہے جان لے مگر اہلِ سنت کا اعتقاد یہ نہیں کیونکہ بندہ کی صفات اللہ تعالی کی صفات کی مثل ہو نہیں سکتیں اور اللہ تعالی کا علم قدیم ہے جب کہ بندہ کا علم حادث ہے اس لئے اپنے مطابق سمجھنا یہ کفر ہے، معاذ اللہ من ذالک، شطاری قادری ضیائی)

(۶) فال نکالنا

فال نیک لینے کی اصلیت تو احادیث نبویہ میں پائی جاتی ہے، مگر افسوس ہے کہ اس جائز بلکہ مسنون چیز کو لوگوں نے اس کی اصلی حالت پر نہیں رکھا، بلکہ اپنی ایجادات اس میں ملا کر بدعات قبیحہ کی حد میں اس کو داخل کر دیا ہے، چنانچہ آج کل جو طریقے فال نکالنے کے عاملوں نے ایجاد کر رکھے ہیں، وہ سب بے اصل اور غیر ثقہ ہیں مثلاً بعض قرآن مجید کو کھول کر دیکھتے ہیں، یا دیوانِ حافظ اور سکندر نامہ وغیرہ کتابوں کے اشعار میں، یا تسبیح کے دانوں میں، یا لکیریں کھینچ کر، علاوہ اس کے اور کئی قسم کے فالنامے بڑے بڑے مشہور اشخاص اور اشیاء کے نام پر خود غرض لوگوں نے خود ساختہ شائع کئے ہیں، مثلاً فالنامہ امام جعفر صادق، فالنامہ حافظ شیرازی، فالنامہ ملا نجیب حسین، فالنامہ محی الدین ابنِ عربی، فالنامہ حضرت دانیال، فالنامہ قرآن مجید

فالنامہ حکیم معظم ہندی اعدادی، فالنامہ نپولین، فالنامہ اسمائے پیغمبراں، فالنامہ اسماءِ اولیائے کرام، فالنامہ بروج، فالنامہ سیارگان، فالنامہ پھول وغیرہ وغیرہ۔

فال کی شرعی تعریف

فال نیک لینے کی تعریف احادیث نبویہ میں اس طرح آئی ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَةَ وَخَیْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ (متفق علیه) (الجامع الاحادیث، حرف الکاف، المحلی من الکاف:: بخاری، کتاب الطب، باب الطیرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ جانوروں کے ساتھ شگون (بدشگون) لینے کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور اس کی اقسام سے بہتر فال ہے، لوگوں نے عرض کیا کہ فال کیا ہے، فرمایا: کہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کسی نے سنا ہو۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اچھا کلمہ کان میں اتفاقاً پڑ گیا، تو اس سے رحمت خداوندی کے امیدوار ہو سکتے ہیں، یہی فال نیک ہے اور بس، نہ یہ کہ قصداً ایسے دلائل کا تتبع کیا جائے، جن سے خیر و شر کے نتائج نکلتے ہیں، اور پھر ان پر یقین کیا جائے۔

شرع شریف میں فال نیک کی اصلیت کو بطور مثال یوں سمجھو، کہ کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو وہ اسے تلاش کرتا ہو، اتنے میں اتفاق سے کسی کے منہ سے یہ لفظ نکلے یاواجد، یعنی اے پانے والے، یا کوئی شخص راہ بھول جائے، اتنے میں کوئی بول اٹھے، یاراشد، یعنی اے سیدھی راہ پانے والے وغیرہ ان کلمات کو سن کر اور شخص

کہہ دے یا سالم، یعنی اے سلامت رہنے والے، وغیرہ، ان کلمات کو سن کر اس شخص کے قلب میں یہ خیال پیدا ہو جائے، کہ یہ ایک مبارک کلمہ ہے، امید ہے کہ میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی، یا مجھے راستہ مل جائے گا، یا میرا بیمار تندرست ہو جائے گا، یہ فال نیک اور مسنون ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وبارک وسلم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَن عبد الله بن بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَئَلَ عَنِ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهٖ وَ رُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهُ رُئِيَ كِرَاهِيَةَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْيَةً سَئَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اسْمُهَا فَرِحَ بِهَا وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ وَاِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِيَ كِرَاهِيَةَ ذٰلِكَ فِيْ وَجْهِهٖ (رواہ ابو داؤد باب فی الطیرۃ، کتاب الطب)

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شئے سے برا شگون نہیں لیتے تھے، اور یہ جب کسی عامل کو روانہ کرتے، تو اس کا نام پوچھتے، اگر وہ پسند آتا، تو خوش ہوتے، اور یہ خوشی آپ کے چہرہ انور میں معلوم ہوتی، اور اگر وہ نام پسند نہ آتا، تو وہ کراہت آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتی، اور جب کسی گاؤں میں جاتے تو اس گاؤں کا نام پوچھتے، پھر اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے، اور وہ خوشی آپ کے چہرہ مبارک سے معلوم ہوتی، اور اگر اس کا نام پسند نہ آتا تو اس کی کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی (ابوداؤد و مشکوۃ کتاب الفال والطیرۃ)

یہ ناخوشی کا ظاہر ہونا بدشگون لینا نہیں ہے، کیوں کہ اس کے سبب سے آپ کسی کام سے باز نہ رہتے تھے۔

(۷) علاجِ اوہامِ فالِ بد

اگر کسی شخص کے دل میں کسی طرح کا فالِ بد کا وہم یا خلجان گذرے، تو اس کا کفارہ شرع شریف میں یہ ہے، کہ یوں دعا کرے۔

اَللّٰھُمَّ لَا طِیَرَ اِلَّا طِیَرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

اے اللہ! نہیں ہے بدشگونی تیری قدرت سے اور نہیں بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔

مطلب: یہ ہے کہ نیک و بد تیری ہی تقدیر اور اختیار میں ہے، شگون کو کچھ بھی دخل نہیں ہے اس دعا کا ثبوت اس حدیث سے پایا جاتا ہے۔

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعٰوِیَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ مَنْ خَرَجَ یُرِیْدُ السَّفَرَ وَیَرْجِعُ مِنْ طِیَرٍ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ لَا شُؤْمَ فَاِنْ یَّکُ شُؤْمٌ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْءَۃِ وَالْمَسْکَنِ مِنْ رَدَّتْہُ الطِّیَرَۃُ عَنْ حَاجَتِہٖ فَقَدْ اَشْرَکَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کَفَّارَۃُ ذٰلِکَ قَالَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا طِیَرَ اِلَّا طِیَرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَلْفَالُ مُرْسَلٌ وَالْعِطَاسُ شَاھِدٌ عَدْلٌ لَاشُؤْمَ وَقَدْ یَکُوْنُ الْیُمْنُ فِی الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْءَۃِ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حکیم بن معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: طیرہ شرک ہے، جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے، پھر وہ طیرہ سے ہٹ آئے تو وہ ان احکام سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے ہیں، کافر ہوا، نحوست نہیں ہے، اگر نحوست ہوتی تو گھوڑے عورت میں اور گھر میں ہوتی، جس طیرہ کاروبار سے ہٹا رکھے، اس نے بیشک شرک کیا، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کفارہ کیا ہے، فرمایا: کہ یہ پڑھے، الٰہی کوئی طیرہ نہیں ہے مگر تیرا طیرہ، اور کوئی خیر نہیں مگر تیری خیر، اور سوائے تیرے کوئی معبود نہیں، فال بھیجی ہوئی ہے اور چھینک گواہِ عادل ہے شوم نہیں ہے، اور کبھی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں برکت ہوتی ہے۔

اس دعاء کا پڑھنا بھی بدشگونی کے توہم کا کفارہ ہے۔

(۲) اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِکَ (رواہ ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ)

الٰہی تیرے سوا نیکیوں کو کوئی نہیں لاتا، اور تیرے سوا برائیوں کو کوئی نہیں دفع کرتا، نہ پھرنا برائی سے نہ قوت نیکی کی مگر تیرے سبب سے (تفسیر قرطبی)

اس دعا کا ماخذ حدیث شریف ہے۔

عن عروۃ بن عامر القرشی قال ذُکِرَتِ الطِّیَرَۃُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسَنُھَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَّا یَکْرَہُ فَیَقُلِ اللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ (رواہ ابو داؤد: کتاب الطب، باب فی الطیرۃ)

عروہ بن عامر قریشی سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ کا ذکر آ گیا آپ نے فرمایا: اس میں سے فال بہتر ہے اور وہ آسمان کو (اس کے مقصد سے) نہ لوٹائے، جب تم میں سے کوئی مکروہ امر کو دیکھے تو یہ کہہ لیا کرے:

الٰہی تیرے سوا نیکیوں کو کوئی نہیں لاتا، اور تیرے سوا برائیوں کو کوئی دور نہیں کرتا، اور نہ پھرنا برائی سے نہ قوت نیکی کی ہے مگر تیرے سبب سے۔

(۸) استخارہ

اگر کسی شخص کو کوئی تکلیف ہو، یا کوئی نیا کام کرنا ہو، یا بیوپار کرنا ہو، ملازمت

کی تلاش کر رہا ہو، اور اس میں متردد ہو، کہ یہ کام کسی طرح ہوگا ۔یا یہ تکلیف کیسے رفع ہوگی اور کب ،تو خبردار وہ رمل نجوم کے خبط میں پڑ کر اپنے دین وایمان کو تباہ نہ کرے بلکہ اس کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے، کہ حضور قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ دعائے خاص (استخارہ) پڑھ کر متوجہ الی الحق ہونا چاہئے، پس جوامر عزم کے ساتھ قلب میں آجائے، وہ مفید اور کارآمد ہوگا، اور یہ ضروری نہیں ہے، کہ اس سے انکشاف ہو، محض رفع تردد ہے۔

ہاں اگر اللہ تعالی بتلادے، یا کسی بزرگ کی برکت سے معلوم ہو جائے ،تو اور بات ہے، کیوں کہ بعض طالبوں کو بفضلہٖ تعالی یہ برکت حاصل ہوتی ہے، وہ دعاءِ خاص اس کتاب کے حصہ حدیثی عملیات میں شرح وبسط کے ساتھ عملِ استخارہ کے تحت میں لکھی گئی ہے۔

غرض اگر امورِ غیبیہ کے متعلق کچھ اطمینان وسکون کے سامان کرنے کی خواہش ہے، تو اس کی تدبیر یہ نہیں، کہ نجوم ورمل وغیرہ خرافات سے توہمات کی الجھن میں پڑو بلکہ بہتر تدبیر یہی ہے کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرو، دعا کرو، مناجات کرو، استخارہ کرو، نماز حاجت پڑھو! حضرت صائب رحمۃ اللہ علیہ خوب فرما گئے ہیں ۔

ہیچ نکشاید بجز وسواس از علم نجوم چہرہ از جدول خوں صفحۂ تقویم کن

درگذر از ثابت وسیارہ صائب ہمچو برق روئے از نیک قبلہ روشن ہمچو ابراہیم کن

یعنی نجوم سے کچھ حاصل نہ ہوگا، اشکباری سے کام لو، ستارہ دل کا خیال چھوڑ دو اور ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی طرح ستاروں کے خالق کی طرف رخ کرو، اور کہو۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝ (سورۂ انعام/۷۹)

(۹) نیک عامل کی صفات

اعمال ونقوش کے کام کو ایک کھیل یا ذریعہ معاش نہ بنالیا جائے، اس کے آداب وقواعد کا پورا لحاظ رکھنا لازم ہے، یہ کام اس شخص کو زیبا ہے، جو متقی و پرہیزگار خداترس اور متبع شریعت ہو، جس کو کوئی طمعِ حکامِ دنیا یا کوئی غرضِ نفسانی اس پاک فن کے ناجائز استعمال پر آمادہ نہ کرے، بلکہ محض افادۂ خلق کے لئے اس سے کام لے، اور جو کچھ نذر و نیاز پیش کی جائے، اس کو محض ایک عقیدت مندانہ ہدیہ سمجھ لے، عمل کا معاوضہ نہ سمجھے، حتیٰ کہ اگر ایک طالبِ عمل تعویذ وغیرہ لے کر کچھ بھی نذر نہ دے، تو اس پر دل گرفتہ وناراض نہ ہو، اور اپنی نیت محض اِفادہ خلق کی رکھ کر اس سے درگذر کرے، اگر اس فن کو محض روزی حاصل کرنے کا حیلہ بنالیا جائے، اور تعویذ ونقش کی فیس دوکانداروں کی طرح لڑ جھگڑ کر وصول کی جائے، اور عدم ادائگی فیس کی صورت عمل کو بدی کے ساتھ کیا جائے، یا بطور خیانت اس کو محض رکھا جائے، تو یہ باتیں شان بزرگی کے لئے بالکل غیر موزوں ہیں، اور ایسے عاملوں کے عملیات وتعویذات مسلوب البرکۃ (بی برکت) اور بے اثر ہو جاتے ہیں، اور نیز وہ افادۂ خلق کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں، بلکہ کسی نہ کسی صورت میں مبتلائے شامت ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

(۱۰) آخری التماس

جس عامل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور مجتہدین کی پیروی کی، اس نے ہدایت پائی، اور جس نے ان کی مخالفت کی، وہ گمراہ ہوا، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوا، سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند برفتند و بسیار سرگشتہ اند

خلاف پیمبر کسے راہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محال است سعدی کہ راہ صفا   تواں رفت جز بر پے مصطفی ﷺ

باب دوم

تاثیرِ عملیات

آجکل کے بے برکت زمانہ میں عملیات کی برکات اور تاثیر کے متعلق بہت کچھ بدگمانیاں پھیل رہی ہیں، جس میں کچھ تو یورپ کے ملحد فلسفہ کا دخل ہے، اور کچھ موجودہ عاملوں کی کج اعمالی اس کی ذمہ دار ہے، بہرحال ہم اس باب میں عملیات کی تاثیر کے ثبوت میں بحث کریں گے۔

آخر ان لوگوں کے لئے ہدایات درج کریں گے جو عملیات کی تاثیر کے قائل ہونے کے باوجود بعض خاص صورتوں میں ناکامی کے باعث ان کی تاثیر کے متعلق بدمذہب اور متشکک ہو جاتے ہیں۔

(۱) تاثیر عملیات کا ثبوت

تقریر اول: عام طور پر دیکھا جاتا ہے، کہ جس طرح پرانے خیالات کے لوگ کلام، افسون تعویذ کی تاثیرات کے قائل ہیں، اسی طرح کی روشنی والے، ایسی تاثیرات کے اعتقاد کو باطل پرستی یا قوت واہمہ کے انفعال پر محمول کرتے ہیں، اگر فریق اول اپنے مشاہدات یا تجربات سے اس کی وجہ استدلال اخذ کرتا ہے، تو فریق مخاطب ایسے مشاہدات اور تجربات کو محض حسن اعتقاد یا اتفاقی وقوع پر محمول کرتا ہے، لیکن اگر محض لانسلم کا فیصلہ کن فقرہ چھوڑ کر واقعات کو تحقیق کر کے ان کو عقلی کسوٹی پر

رکھا جائے، تو صاف ثابت ہوگا، کہ تاثیر کا اثباتی پہلو نہایت ہی زبردست دلائل سے مؤید ہے، اوران کا ایسی تاثیرات سے واقعات اور دلائل عقلی کی تہ تک نہ پہنچنے کا ایک نتیجہ ہے، پہلے ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اسی تاثیرات کے وجود پر عقلی دلائل سے کیا امتناع وارد ہوتا ہے، یعنی کیا سچ مچ ایسی تاثیرات ممتنع الوجود ہیں، یا ممکن الوجود کیوں کہ منطقی خیال کے مطابق اگر کوئی شئے ممتنع الوجود نہ ہو، تو ممکن الوجود ضرور ہوگی، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے، کہ کوئی چیز اگر ناممکن الوجود ثابت کی جا سکے، تو اس کو ممکن الوجود تسلیم کرنا لازم ہوگا، ایسی تاثیرات کے وجود کے برخلاف نئی روشنی والوں کی طرف سے بہ تفصیلِ ذیل اعتراضات پیش کئے جاتے ہیں۔

پہلا اعتراض: ایسی تاثیرات کا وجود خلاف قانون قدرت ہے، یا قاعدہ علت معلول کے مخالف ہے۔

دوسرا اعتراض:......ایسی تاثیرات کے وجود پر کوئی عقلی دلیل قائم نہیں ہوسکتی؟

تیسرا اعتراض:......گو ایسی تاثیرات ناممکن نہ ہوں، لیکن تاہم خارج از قیاس ضرور ہیں؟

جواب

پہلا اعتراض جو سب سے زیاد سنگین معلوم ہوتا ہے، اور بڑے شد ومد سے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، یہ درحقیقت بالکل بودا اور لغو ہے۔ کیوں کہ اگر ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ کسی امر کا قانون قدرت کے مخالف واقعہ ہونا ایک امر محال ہے، تو ساتھ ہی یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ قانون قدرت سے وہی قانون مراد ہے جو انسانی دماغ کا بنایا ہوا نہیں ہے، اور انسانی طاقت کے حیطہ اقتدار سے باہر ہے، اور یہ بھی

اظہر من الشمس ہے کہ اس دنیا میں جس قدر علل اور معلولوں کو ہم سلسلہ قدرت کے اندر داخل سمجھتے ہیں وہ بھی محض انسانی استقرار کا نتیجہ ہے، ورنہ عقلی دلائل سے کوئی شخص کسی خاص امر کا قانون قدرت میں داخل یا اس سے خارج ہونا ثابت نہیں کرسکتا، ہم دیکھتے رہتے ہیں کہ آگ ہمیشہ حرارت پیدا کرتی ہے، اس لئے ہم اس کے لئے حرارت کے لزوم کو قانون قدرت کے ماتحت سمجھنے پر مجبور ہیں، لیکن ہمارے پاس کوئی عقلی دلیل اس لزوم کی اس استقرار سے پہلے موجود نہ تھی، اور نہ اب ہے، کہ آگ کے لئے حرارت خاصہ لازم ہے، اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک معلول کو پیدا کرنے کے لئے جس طرح علت کا وجود ضروری ہے، اسی طرح اسکے ساتھ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ علت صرت اس حالت میں معلول کو پیدا کرے گی، جبکہ کوئی دوسری علت اس معلول کی مانع موجود نہ ہو، اور نیز اس علت کی تمام شرائط متحقق ہوجائیں جن کی موجودگی اس علت کے وجود میں آنے کے لئے ضروری ہے یا دوسرے معنوں میں اس علت کے لئے دیگر اسباب کا وجود ایسا ہی ضروری ہے، جیسا کہ اس معلول اول کے لئے اس علت اول کا وجود، علی ہذا القیاس ایک معلول کے پیدا ہونے کے لئے ہزار ہا علل اور اسباب کی ضرورت ہے، جن کا استقصا انسانی قدرت سے باہر ہے انسان آگ سے روشنی پیدا کرسکتا ہے، لیکن خیال کرو کہ اس میں کتنی باتیں ضروری ہیں، مکانیت اس کے لئے شرط ہے ہوادار کمرے کا وجود اس کے وجود کے لئے لازم ہے، دیگر منافی اسباب کا نہ ہونا شرط ہے۔

الغرض کسی معلول کی علت تامہ نہ کہ ناقصہ دریافت کرنا انسان کے لئے ایک نہایت ہی مشکل کام ہے اور اسی طرح یہ کہنا کہ کوئی معلول صرف ایک خاص قسم کی علت سے پیدا کیا جاسکتا ہے، اس سے بھی مشکل ہے، دنیا میں جس قدر معلولات کے لئے ہم مختلف علتیں تجویز کرتے ہیں، وہ سب کی سب علت ناقصہ ہی ہیں، پھر

کیونکر انسان یہ دعوی کرسکتا ہے کہ ایک شخص کے کلام یا منتر یا تعویذ کا دوسرے پر اثر ڈالنے کے لئے کسی حد تک بھی مؤثر سمجھنا قانون قدرت کے خلاف ہے، جب ایسی ہزار ہانا معلوم علل ناقصہ کسی واقعہ کے وجود اور عدم پر عمل کرتی رہتی ہیں، اور ہر ایک واقعہ کے وجود یا عدم پر قدرت کے کئی مخفی اسباب عامل ہوتے ہیں، تو یہ ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں، کہ ہم قانون قدرت یا علت و معلول کے پورے سلسلے پر حاوی ہو گئے ہیں، بلکہ اس ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلے گا، کہ ہم اپنے استقرار سے دیکھیں کہ دیگر علل ناقصہ کی طرح تاثیرات کے وجود پر منتر و کلام یا تعویذ بھی ایک علت ناقصہ ٹھہرائی جا سکتی ہے یا نہیں؟ دوسری صورت میں یہ نتیجہ ہوگا، کہ ہمارے پاس اس کے قطعی طور پر ناممکن ہونے کی کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب

میں یہ کہا جا سکتا ہے، کہ جس طرح اور اسباب کی تاثیرات پر ہمارے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں ہے اسی طرح کلام کی تاثیرات کے متعلق عقلی دلیل کا نہ ہونا ان کے وجود کے منافی نہیں ہے، ہم روزمرہ اجسام کے زمین کی طرف آنے کو زمین کی کشش ثقل پر محمول کرتے ہیں، اور مؤخر الذکر کو مقدم الذکر کی علت قرار دیتے ہیں، لیکن ہمارے پاس اس بات کی کوئی عقلی دلیل موجود نہیں ہے، کیوں کہ زمین کی کشش ثقل موجود ہے، اور کیوں کہ وہ ایسی کشش اجسام کو مرکزِ زمین کی طرف کھینچتی ہے۔

تیسرے اعتراض کا جواب

تیسرا اعتراض بھی اس تمثیل سے جو کشش ثقل زمین کے متعلق دی گئی ہے، رفع ہو جاتا ہے، یعنی جس طرح زمین کا ہر شئے کو اپنے مرکز کی طرف کشش کرنے کا فعل خلاف قیاس ہونے کے باوجود آپ تسلیم کر رہے ہیں، تعویذات کے اثر کو بھی

باوجود خلاف قیاس ہونے کے تسلیم کر لیجئے۔

علاوہ ازیں جب ہم بہت سی ایسی باتوں کا جو ہمارے روزمرہ تجربے یا مشاہدے میں آ رہی ہیں، صحیح ہونا تسلیم کرتے ہیں، گو ان کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل نہ کر سکیں، تو پھر کلام کی تاثیر کو محض خارج از وہم وقیاس سمجھ کر اپنے تمام تجربہ یا مشاہدہ پر پانی پھیر دینا کون سی عقلندی کی بات ہے؟

مشہور یونانی حکماء نے جس طرح عام دواؤں کو مفید یا مضر الاثر بیان کیا ہے، اسی طرح یعنی ادویات کو مفید یا مضر بالخاصیت بیان کیا ہے۔

جیسا کہ ایک خاص قسم کی لکڑی صرع کے مریض کے گلے میں لٹکائے رکھنا مفید ثابت ہوا ہے، گو یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ اس لکڑی میں کسی قسم کی فاعلی قوت ہے، جو ایسے مریض کے کسی عضو پر اور کیوں کر فائدے کا اثر پہنچاتی ہے، تاہم ان کو باوجود اپنے عدمِ فہم کے اس کے فائدے کو تسلیم کرنا پڑا۔

علم مسمریزم کے رو سے ایک حیوانی جسم کا دوسرے جسم کو مؤثر کر دینا روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا ہے، اور اس کی بعض دریافتیں ایسے پایہ تحقیق کو پہنچ گئی ہیں کہ ان سے کوئی نئی روشنی والا انکار نہیں کر سکتا ہے، اس لئے اگر ہمارے تجربات یا مشاہدات کلام افسون یا تعویذ کی تاثیرات کی بھی تائید کریں، تو صرف اس بناء پر کہ یہ پرانے طریق کے آدمیوں کے خلاف ہیں، اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، تصدیق وتوثیق کے لئے تجربہ ومشاہدہ کے علاوہ قابل اطمینان اور کون سی بات ہو سکتی ہے، اگر محض اس بناء پر تجربات کی بھی تکذیب کی جاتی ہے، کہ یہ پرانے لوگوں کے خیالات ہیں، تو آگ کی حرارت اور پانی کی ٹھنڈک سے بھی انکار کر دیجئے، کیوں کہ یہ بھی ایک پرانا خیال چلا آتا ہے۔

گر از بسیط زمیں عقل معدوم گردد　　بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

تعصب اور خود پرستی وہ بلائے عظیم ہے کہ اگر عقل دنیا سے ناپید ہو جائے، پھر بھی خود پرست آدمی اپنے آپ کو سب سے زیادہ عاقل اور اپنی بات کو سب سے زیادہ صحیح سمجھے گا۔

تقریر دوم

بعض لوگ خوانخواہ بدیہیات اور محققین کے عینی مشاہدات کو غلط خیال کر کے سچے واقعات سے انکار کرتے ہیں، جب ہمارا اپنا ذاتی تجربہ عملیات کی تاثیر کے متعلق ہو چکا ہے، تو پھر ہم کیوں کر دوسروں کی غلط اور قیاسی باتوں پر یقین کر سکتے ہیں دنیا میں سب سے بہتر شہادت تجربہ ہے، جب کوئی شخص کسی بات کے متعلق اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتا ہے، تو پھر کسی کی تکذیب اس کے یقین کو کب متزلزل کر سکتی ہے، جب دل و دماغ ذرا سی بات سے فوراً متاثر ہو جاتے ہیں، اور باعتبارِ روحانیت ان پر تھوڑا بہت اثر ضرور پیدا ہوتا ہے، تو پھر کونسی وجہ ہے کہ امراض جسمانی ہوں یا روحانی ان پر عملیات کا اثر نہ ہو، یہ بات دوسری ہے کہ اس زمانہ میں سچے اور لائق عاملوں کی تعداد بہت کم ہے، جن کا ملنا ہر شخص کے لئے دشوار ہے، کیونکہ جو لوگ بلا تعلیم و تلقینِ مرشد اور بلا محبت و ریاضت محض عملیات کی کتابوں کو پڑھ کر اپنے آپ کو عامل سمجھتے ہیں، البتہ ان کے عملیات میں تاثیر نہیں ہو سکتی، پس ایسے عاملوں کو دیکھ کر اگر کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ عملیات میں تاثیر نہیں ہے، تو یہ ان کی غلط فہمی اور جہالت ہے، کیوں کہ سچے عاملوں کے عملیات کی ہزار ہا اشخاص نے آزما کر تصدیق کی ہے، چنانچہ راقم الحروف کوئی بڑا عامل تو نہیں ہے، اور نہ ہی دعویٰ کر سکتا ہے، البتہ بزرگوں کا عطیہ ہے، کہ چند عمل جو اکثر میرے تجربہ میں ہیں وہ اکسیر اور تیر بہدف ہیں جس کی تصدیق ناظرین خود اس کتاب کے عملیات سے کر لیں گے۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ آں کہ عطار بگوید

عملیات کی تاثیرات کا ایک ثبوت یہ بھی ہے، کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں پر نظر ڈالتے ہیں، تو پھر ہر ایک میں ایک نہ ایک اثر ضرور پاتے ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نباتات حیوانات اور جمادات میں سے ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ اثر دے رکھا ہے، جن کے معلوم کرنے کے لئے ہمارا ادراک جس قدر وسیع ہوتا جاتا ہے، اسی کے موافق ان کے جداگانہ اثر پر عبور ہوتا جاتا ہے لیکن جس قدر ان کے اثر کا ہم کو ادراک ہوتا ہے، وہ ایک محدود دائرہ میں ہے، حالانکہ ان اشیاء کی تاثیرات کا سلسلہ غیر محدود ہے، اس لئے کہ ان میں سے بہت سی ایسی چیزیں ہیں، جن کا اثر اب تک ہمارے علم میں نہیں ہے، تو کیا ان کی نسبت یہ کہہ دیا جائے گا، کہ وہ اثر سے خالی ہیں، نہیں بلکہ ہماری معلومات کا قصور ہے، کہ اس کے اثر سے ہم لاعلم ہیں، اس میں یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ ان چیزوں کا وجود اس سے ہوا ہے جس کو عناصر بسیط کہتے ہیں، ان میں بھی قدرتی اثر موجود ہے، جس کی ترکیب سے ان چیزوں کا وجود ہوا، اگر ان میں کسی قسم کا اثر نہ ہوتا، تو کیا موالیدِ ثلاثہ کی پیدائش ان کی ترکیب سے ہوتی، ہرگز نہیں جبکہ یہ مسئلہ مانا ہوا ہے، کہ ہر شئے میں خواہ ذی روح ہو یا غیر ذی روح، ان میں اثر موجود ہے، اسی طرح کلام اور افسون کے اثر کو کیوں نہ تسلیم کریں، اور اس دعوی کے لئے کسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں ہے، جبکہ ہم ان کے اثر کو دیکھتے اور اس سے مؤثر ہوتے ہیں۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید از وے رومتاب

تقریر سوم

ایک شخص کو کسی جرم میں بادشاہ نے قتل کی سزا دی، ابھی قتل کے سامان

ہو رہے تھے، کہ اس نے حاضرین سے کہا: مجھے تو اپنے بادشاہ کی خوشی منظور ہے، اس لئے جب تک میرے قتل کے لئے دار و رسن آئے، اس وقت تک آپ صاحبان لاٹھی مکے، چھتر سے ہی مجھے مارنا شروع کریں، تاکہ میرے آقا خوش ہوں، بادشاہ اس بات سے ہنس پڑا اور اس کو معاف کر دیا۔

قاضی ہمدان سے لواطت کا جرم سرزد ہوگیا، بادشاہ نے کہا: اس کو حنفیہ مذہب کے مطابق قلعہ کے برج پر سے گرادو، تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو قاضی بڑا حاضر دماغ تھا بولا حضور کسی دوسرے شخص کو قلعہ کے برج پر سے گرانا چاہئے تاکہ مجھے عبرت ہو، بادشاہ کو اس بات پر ہنسی آ گئی، اور اس کو معاف کر دیا۔

غرض ناظرین نے اس قسم کے واقعات اکثر کتابوں میں پڑھے ہوں گے، کہ ایک شخص کو قتل کرنے کے لئے لے جا رہے تھے، کہ اس نے کوئی لطیفہ یا فقرہ ایسا برجستہ کہا کہ حاکم نے خوش ہو کر اسے معاف کر دیا، تو یہ صرف کلام کی تاثیر ہے، جس نے اس کو موت کے منہ سے بچالیا۔

سخن کز دل آید بود دل پذیر　　　پذیر سخن بود شکر جائے گیر

یعنی بات دل میں کھب جانے والی تھی کھب گئی، جو بات دل کی تہ سے نکلے، وہ دل میں کھب ہی جاتی ہے۔

اگر ایک ستم رسیدہ شخص نہایت عجز سے غمگینی کے تلخ آنسو بہاتا ہوا اپنی دردناک کہانی بیان کرے، تو سننے والا ضرور متاثر ہوگا، یہ کیوں؟ صرف اسی درد انگیز کلام کے اثر سے کسی شاعر کا شعر ہے:۔

جراحات السنان لها التيام　　　ولا يلتام ماجرح اللسان

یعنی نیزے کا زخم تو بھر جا... زبان کا زخم نہیں بھرتا۔

ایک اور شاعر کا کہنا ہے

گرصد ہزار لعل و گہر مے دہی چہ سود   دل را شکستہ ٔ نہ کہ گوہر شکستہ ٔ

یعنی اگر تم لاکھوں لعل و موتی بھی اس کے خوش کرنے کو دو، تو بے سود ہیں، کیوں کہ تم نے ایک بات کہہ کر اس کی دل شکنی کی ہے، گوہر شکنی نہیں کی۔

معلوم ہوا کہ کلام میں کوئی ایسا سحر انگیز اثر ہے جس کا اثر دل پر فوراً پڑتا ہے، پس جب معمولی کلام کی یہ تاثیر ہے تو بھلا اس مقدس اور متبرک کلام کی تاثیر کیسے کچھ نہ ہوگی، جس سے انوار الٰہی درخشاں ہیں۔

غرض جب ایک معمولی شخص کی دل شکن بات لوگوں کے دلوں کو چکنا چور کر دیتی ہے، اور اس کی شیریں کلامی ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیتی ہے، تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ نفس کش اور برگزیدہ اشخاص کا کلام غیر معمولی اثر نہ رکھتا ہو۔

(۲) عملیات سے بدگمانی رکھنے والوں کو تسلی بخش جواب

وہ لوگ جو نقوش اور عملیات سے بدظن ہیں، وہ اگر ذیل کی تقریر کو صدق دل سے مطالعہ کریں تو امید قوی ہے کہ وہ راہ راست پر آجائیں۔

فرض کرو کہ ایک ناواقف بڑھئی کند اوزاروں کے ساتھ ایک عمدہ لکڑی کی چوکھٹ بنانے بیٹھا ہے، یا ایک ناواقف مسافر کسی جگہ جانے کے لئے جو مشرق کی طرف ہے، مغرب کی طرف منہ کر کے چل دیتا ہے، اور منزل مقصود کا راستہ یا پتہ کسی سے دریافت نہیں کرتا، اور اگر دریافت کرتا ہے تو اپنے جیسے ناواقف شخص سے، تو کیا تم کہہ سکتے ہو، کہ وہ مسافر منزل مقصود پر پہنچ جائے گا، یا وہ ناواقف بڑھئی کند اوزار کے ساتھ حسب دلخواہ عمدہ چوکھٹ تیار کرلے گا نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ مسافر اپنی منزل مقصود سے دور ہوتا جائے گا، اور سفر کی تکلیف علیحدہ ہوگی، علی ہذا ناواقف بڑھئی نہ صرف لکڑی ہی کو خراب کرے گا، بلکہ اوزار بھی اور خراب ہوجائیں گے، اور ممکن ہے

کہ وہ زخمی بھی ہو جائے، پس جب مادی اور ظاہری کاموں کا انجام یہ ہوتا ہے، کہ ناواقفی اور خاطر خواہ سامان واوزار نہ ہونے کی صورت میں ایک مسافر بھٹک جاتا ہے، یا دوسرا کام خراب کر دیتا ہے، تو روحانی کاموں میں بدرجہ اولی لازم آیا، کہ ناواقف بھٹک جائے گا، یا ناکام ہوگا، اور بعض دفع نقصان بھی اٹھائے گا، اور ہر ایک انسان خواہ کیسی ہی موٹی عقل کا کیوں نہ ہوگا، کسی دوسرے سے راستہ نہ پوچھنے والے ناواقف مسافر اور کند اوزاروں سے کام کرنے والے انجان بڑھئی کو بیوقوف اور پاگل وغیرہ کہے گا، اندریں حالات ہماری سمجھ میں نہیں آتا، کہ ان صحاب کو جو روحانیات کے میدان میں بغیر واقفیت اور رہبر کے اور اصول وقواعد جانے بغیر کود پڑتے ہیں، اور ناکام رہ کر تضیعِ اوقات کے علاوہ نقصان مایہ او شماتتِ ہمسایہ کا مستوجب بن کر علم کی ہستی سے انکار کر بیٹھتے ہیں، اور نقوش وعملیات کے روحانی علم کو بے اثر اور فضول ڈھکوسلہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں، کیا کہیں وہ خود ہی سمجھ لیں کہ وہ کس خطاب کے مستحق ہیں۔

جس طرح الفاظ اپنے اندر معانی رکھتے ہیں یا جسم اپنے اندر روح رکھتا ہے اسی طرح نقوش وعملیات بھی اپنے اندر اثر ومعانی رکھتے ہیں، اور جس طرح الفاظ کو باہم موقع موقع پر ترتیب دیتے ہیں ایک کلام مکمل یا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے، یا ان کا کوئی اثر پیدا ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح نقوش وعملیات کے بظاہر مہمل اور بے معنی الفاظ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنی اور اثر یا نتیجہ رکھتے ہیں، اگر ان کو موقع اور محل کے لحاظ سے الفاظ کی طرح ترتیب دے کر استعمال کیا جائے گا تو بھی وہ اپنا نتیجہ یا اثر ظاہر کریں گے، یہ علم سرتاسر صفائی کی باطن قلب کی توجہ اور پرہیزگاری پر مبنی ہے، قلب کی توجہ ایک ایسی چیز ہے جو تمام اثر ڈالنے والی مادی یا روحانی اشیاء پر اثر ڈالنے میں ہمیشہ سبقت رکھتی ہے۔

چنانچہ مسمریزم کا علم جو اس علم کا ایک معمولی حصہ ہے، صرف قلب کی توجہ پر منحصر ہے، دریاؤں کی روانی روکی جاسکتی ہے، پہاڑوں کی جگہ بدلی جاسکتی ہے، انسانوں کے دلوں کو مسخر کیا جاسکتا ہے، قلب کی طاقت کو سمجھنے کے لئے ایک معمولی مثال دیکھو، ایک انسان جس کے دل میں کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا جب کسی حاکم کے روبرو کمرۂ عدالت میں جاتا ہے، تو خود بخود بغیر کسی ظاہری دباؤ کے اس کا دل مرعوب ہوجاتا ہے، حاکم کے ذاتی اثر اقتدار سے دل مرعوب نہیں ہوتا، کیونکہ وہی حاکم اگر کمرۂ عدالت کے باہر ملتا ہے، تو دل پر چنداں اس کا رعب نہیں پڑتا، بلکہ دل کو مرعوب کرنے والا وہ خیال ہے، جو ہر وقت کمرۂ عدالت میں جاری وطاری رہتا ہے نقوش عملیات کے روحانی علم میں بھی یہی قلبی طاقت ہے، جو سب کام کرتی اور اثر پیدا کر کے نتائج مرتب کرتی ہے، بدظن لوگوں کی ناکامی اور دعا یا عمل کے بے اثر ہونے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ ان کے اعمال پاک نہیں ہوتے۔

ایک شخص جس کا کھانا پینا بولنا چالنا اوڑھنا بچھونا سونا جاگنا گوشت پوشت اور خون کے ذرے ذرے میں لقمہ حرام شامل ہو، یا بدظنی جاری وساری ہو، اس کی دعا یا عمل یا نقش کس طرح موثر ہوسکتا ہے، حالانکہ صدق مقال، اکل حلال اور بے غرض عملیات کے عامل کے لئے پہلی شرط ہے، اس کے بغیر تمام عمل فضول اور اکارت ہوجاتا ہے۔

خواہ ہماری کوتاہ بین آنکھیں دیکھ سکیں یا نہیں، اور ہماری محدود عقل میں آسکے، یا نہیں لیکن یہ مسلمہ امر ہے کہ کائنات میں ہر ذرے کی ہر ادنی سے ادنی حرکت یا فعل سے کچھ نہ کچھ تغیر ضرور پیدا ہوتا ہے، اور اس کا وہ فعل یا حرکت قیاسی وہمی ہو، یا مادی وروحانی اور اس تغیر کا اثر بھی تھوڑا ہو یا بہت، اچھا ہو، یا برا بہرحال ضرور ہوگا، ہلکی سے ہلکی ہوا کا ایک جھونکا کم از کم گرد وغبار یا کسی تنکے یا کاغذ کے پرزے ہی کو ایک

جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے، ناتواں چیونٹی کی ایک حرکت بھی اپنے پاؤں سے سطح ارضی پر نقوش پیدا کرتی ہے، انسان وحیوان چرند وپرند کی آواز کی حرکات بھی کرۂ ہوائی میں تھرتھراہٹ ڈال کر تغیر پیدا کرتی ہیں، اس نظریئے کو مدنظر رکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں، کہ بعض نقوش وعملیات کے بظاہر مہمل اور بے ربط اور نہ سمجھ میں آنے والے الفاظ یا اعداد بھی جن کو ایک انسان زبان سے ادا کرتا یا کاغذ پر لکھ کر اپنے خیال میں کوئی کام کرتا ہے، کائنات کی کسی نہ کسی چیز میں کچھ نہ کچھ تغیر پیدا کر سکتے ہیں چنانچہ اس تغیر کے پیدا ہو جانے کا نام اثر ہے، اور اسی اثر کا پیدا کرنا عامل کا منتہائے مقصود ہوتا ہے، اس تغیر یا اثر کو پیدا کرنے کے لئے روحانیت کے عاملوں نے روحانی طور پر چند دعاؤں یا افعال کو ایک خاص صورت میں ترتیب دیا ہے، جن کو نقوش و عملیات یا چلّے یا تعویذ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، خواہ ان ادعیہ کے الفاظ کے معانی یا افعال کی حرکت کی ترتیب اور وجہ بیاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، کیوں کہ روحانیات سمجھ سکنا کوئی آسان کام نہیں معمولی اور موٹی عقل والا کوتاہ بین تو کجا، بڑے بڑے سمجھدار اور زود فہم لوگوں کی عقل بھی اس میدان میں چکر کھا جاتی ہے، روحانیات کو سمجھ سکنا روحانی عاملوں کا کام ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمدرد بنی نوع انسان کے خیال سے روحانی عاملوں کا یہ فرض ہونا چاہئے تھا، کہ وہ خلق خدا کے لئے ایسے صاف اور عام فہم اصول وضع کرتے جن کو ایک موٹی عقل کا انسان بھی سمجھ کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے، اور اس کا ثواب ان لوگوں کو ملتا مگر انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا بلکہ معاملہ کو پیچ دار بنا دیا لیکن اس اعتراض کے عائد کرنے سے بیشتر عامۃ الناس کی سیرت کا ایک گہری نظر سے مطالعہ کرنا ضروری ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ہر زمانہ ہر قوم ہر ملک، میں انسانیت کا دور دورا ہے، حق گوئی حق جوئی کی بجائے ناحق گوئی اور دوسرے کو ضرر رسانی کا خیال ہر وقت

دامن گیر رہتا ہے، اپنے فائدے کے لئے خواہ وہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو، دوسرے کا بڑے سے بڑا نقصان کر دینا عام آدمیوں کے نزدیک ایک معمولی بات ہے، وہ سرتاپا ظلمت ونفسانیت میں مبتلا ہیں، اگر نقوش وعملیات کے علم کو ایسا صاف آسان اور عام بنادیا جاتا، تو دنیا میں امن وچین کی زندگی کا تصور مشکل سے ہوسکتا تھا، کیوں کہ روحانیات کا اثر ادویات کے تاثرات پر ہمیشہ سے غالب رہا ہے، اور تا قیام دنیا رہے گا، نیز دوسری وجہ یہ ہے کہ مفت کی کوئی قدر نہیں ہوتی، اگر عامۃ الناس کو یہ علم بغیر محنت میسر آجاتا، تو کوئی قدر بھی نہ رہتی، اور بیدریغ و بے جا اس کا استعمال کیا جاتا۔

علاوہ اس کے اس علم کو پیچیدہ اور مشکل بنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زبان کو محنت جفاکشی، حوصلہ صبر واستقامت اور عزم واستقلال کا عادی بنایا جائے، تاکہ کشمکشِ حیات کی ساری منازل پر غالب آکر فائز المرام ہو، اور وہی صاحب عزم میدان میں داخل ہو، جو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو، اور خود بینی اور خودغرضی سے مبرا ہو۔

(۳) عملیات اور نقوش کے مؤثر ہونے کا ایک اور ثبوت

اس میں شک نہیں ہے کہ کائنات کا تمامی کاروبار ایک ضابطہ میں منسلک ہے، اور دنیا کے جس قدر معاملات ہیں، ایک قاعدے میں جکڑے ہوئے ہیں، لیکن اس کا علاج، قاعدوں کا اجراء اور تنسیخ گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے۔

اہل نجوم ستاروں کی تاثیرات پر بقائے عالم کا انحصار رکھتے ہیں، ان کے خیال میں اجرامِ فلکی کی نقل وحرکت تمام کارگریوں کا ذریعہ ہے، فلاسفر تدبیر کی ریشہ دوانیاں سبب استقرار عالم سمجھتے ہیں، ان کے خیال میں ہر شئے کا اتمام ظاہری ذریعہ کے ماتحت ہے، اہل تصوف ان دونوں باتوں کے خلاف ہیں، وہ ایک دوسرے برتی

کارخانہ کے لامع پر کاروبار ہستی کا انحصار رکھتے ہیں، اور اسی طاقت کی تسخیر حقیقی تسخیر ہے۔

دعوت سہ حرفی، حروف تہجی مقطعات اور اعداد وغیرہ اسی کے تحت ہیں، کیوں کہ یہ اس طاقت کی تسخیر ہے جس کے قبضہ میں تسخیر کے تمام پہلو دیئے ہوئے ہیں۔

نئی روشنی والے ان نقوش والفاظ کی وقعت اس سے زیادہ نہیں سمجھتے، کہ اول الذکر مہمل اور فضول لکیریں، اور ثانی الذکر لایعنی الفاظ ہیں، جس کا نہ کوئی اثر ہوتا، اور نہ ہوسکتا ہے لیکن اس پر ہمارا ایمان ہے، کہ یہ تمام نقش ونگار بامعنی اور اثردار ہیں، معمولی باتوں میں بھی اگر غور کریں گے، تو اس کا اثر مستتر دیکھیں گے۔

عروس مراد کی نقاب کشائی

اب ہم آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ اعداد کی مخفی قوت کے ہاتھوں آپ عروس مراد کی نقاب کا کشائی کس طرح کر سکتے ہیں، ممکن ہے کہ آپ کے دل میں اب بھی مختلف قسم کے شبہات عائد ہوں، اور آپ اس پر یقین نہ کر سکیں، کہ اعداد میں مخفی قوت کس طرح پوشیدہ ہے، ہم آپ کو مطمئن کرنے کے لئے آپ کی توجہ ایک معمولی مثالی کی طرف مبذول کرتے ہیں، آپ نے عاملوں اور درویشوں کو تعویذات اور نقوش لکھتے دیکھا ہوگا، بلکہ ممکن ہے کہ آپ خود بھی کسی بزرگ سے تعویذ طلب کرنے گئے ہوں، کبھی آپ نے اس پر بھی غور کیا، کہ اس تعویذ کے اندر جو چند لکیریں کھینچی ہوئی ہیں ان کا مطلب کیا ہے، یہ لکیریں فضول اور بے کار نہیں، بلکہ آیات اور اسمائے الٰہی کے حروف ہیں، جن کے اعداد کی مخفی قوت آپ کو فائز المرام بناتی ہے، جس وقت آپ تعویذ اپنے بازو پر باندھتے ہیں، یا اپنے عزیز اپنے بچے کے گلے میں پہنا دیتے

ہیں اس وقت تعویذ میں درج شدہ خطوط اور حروف کے اعداد اپنا اثر ڈالتے ہیں، بعض تعویذوں میں کسی قسم کے حروف نہیں ہوتے، بلکہ اعداد ہوتے ہیں، یہ اعداد بھی کسی مقدس نام یا پر عظمت کلمہ سے حاصل کر کے لکھے جاتے ہیں، اور یہاں بھی اعداد کی مخفی قوت کام کرتی ہے۔

غرض نقش ونقوش کے متعلق جو آج کل ان کی لغویت اور بے بنیادی کے خیالات اشاعت پا گئے ہیں، وہ صرف عدمِ واقفیت کا سبب ہے، ورنہ یہ معاملہ جہاں تک غور کیا جائے، صحیح ثابت ہوتا جائے گا۔

نقش شطرنجی چالوں اور اعداد سے پر کرنے کا نام نہیں ہے، یہ آیات مقدسہ کلام پاک کے مختلف مقامات کے عدد ہوتے ہیں جن کو استادوں کے بتائے ہوئے طریقوں سے بھرا جاتا ہے۔

آپ نے قرآن مجید میں پڑھا ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کوڑھی اور اندھے وغیرہ مریضوں کو تندرست کر دیتے مٹی کے پرندے بناتے اور پھونک مار کر اڑا دیتے مُردوں کو جلا دیتے آخر یہ کوئی دوا نہ تھی، جو کچھ تھا، جھاڑ پھونک اور کلامِ الٰہی کا اثر تھا، بزرگانِ دین نے انہیں نقوش سے ہزاروں کو فیضیاب کیا، قبل یہ کہ قرآن مجید اس قادر مطلق کا کلام ہے، جس کے قبضہ میں عالم کی باگ ہے، اس کا ہر لفظ ہر حرف خاص اثر رکھتا ہے، کسی آیت سے حب کا کام لیا جاتا ہے، کسی سے بغض کا کسی سے جن اتارا جاتا ہے، کسی سے دست غیب کا کام لیا جاتا ہے، الغرض انہیں آیاتِ مقدسہ کے اعداد سے نقش بنائے گئے ہیں۔

سینکڑوں واقعات ہمارے مشاہدہ میں آ چکے ہیں، پھر انکار کی وجہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (سورہ مائدہ/۳۵)

اور اس کی صورت یہی ہے کہ کلام یا اعدادِ کلام سے فائدہ اٹھانا سیکھو، اور فائدہ اٹھاؤ! امریکہ کے بعض محققوں نے معلوم کیا ہے کہ بعض آدمیوں کے ہاتھ میں مقناطیسی طاقت ہے، جس چیز کو وہ ہاتھ لگاتے ہیں، اس میں برقی اور مقناطیسی تاثیر منتقل ہو جاتی ہے، بعض آدمی محنت ریاضت سے اس طاقت کو بڑھاتے ہیں، اور ان کو ملکہ ہو جاتا ہے، کہ اگر کسی بیمار کو اس ارادہ سے ہاتھ لگائیں، کہ وہ اچھا ہو جائے، تو بیمار ان کے ہاتھ کی بجلی سے فوراً اچھا ہو جاتا ہے، امریکہ کے فلاسفروں نے جو کچھ معلوم کیا ہے، وہ آج کل کے نئی روشنی والوں کے ماننے کے لئے غالباً کافی ہوگا، اور ان کے لئے اس توضیح کی اب حاجت نہ ہوگی، کہ اسی دستِ برقی کو ہم اپنی اصطلاح میں تاثیر کہتے ہیں، حضرت محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿بابا صاحب کے یہاں خدمت تعویذ نویسی مولانا بدر الدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد تھی، ایک دن وہ موجود نہ تھے، مجھ کو حکم ہوا، کہ تعویذ لکھ دو، ہم نے تم کو اجازت دے دی فرمایا: بزرگوں کے ہاتھ کا لگنا بھی تعویذ کے اثر کے لئے ضروری چیز ہے﴾

میرا خیال ہے کہ حضرت سلطانُ المشائخ محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ روشنی والوں کے نزدیک اس قدر قابل یقین نہ ہوگا، جس قدر کہ امریکہ کے ڈاکٹر کا کہنا صحیح ہے، حالانکہ یہ چیزیں الفاظ ہی کی ترکیب سے لکھی گئیں جس کا اثر آپ پر ہوتا ہے۔

(۴) ایک سوال اور اس کا جواب

سوال:...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ رقی، عزائم، تعویذات اور نقوش وغیرہ کا استعمال قطعاً اور کلیۃً بے اثر اور غیر مفید ہے، خواہ ان میں کلماتِ الٰہیہ اور اسمائے

متبرکہ اوراَدْعِیَہ ماثورہ کا استعمال ہی کیوں نہ ہو؟

جواب:......تعویذات اور رُقی کا استعمال خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْعَیْنِ وَ الْحُمَّۃِ وَ النَّمْلَۃِ (مشکوۃ)

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے اور پھوڑے پھنسی پر کچھ پڑھ کر دم کرنے کی اجزت دی (سنن الکبری للنسائی، کتاب الطب، باب الطب)

ہمارارات دن کا مشاہدہ ہے، کہ بعض امراض مثلا بواسیر، خنازیر، درد شقیقہ اورام شبور پر کلمہ کلام پڑھ کر دم کرنے سے ایک بیّن فائدہ پہنچتا ہے، بلکہ بعض اوقات جب کسی مرض پر کوئی طبی یا ڈاکٹری دوا اثر نہ کرے، اور بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا چلا جائے، تو مریض کے گلے یا عضو ماؤف پر ایک تعویذ و گنڈہ کا باندھ دینا یا کچھ پڑھ کر دم کر دینا ایک حیرت انگیز طریقے سے پیغامِ شفا بن جاتا ہے، اور اس غیبی تاثیر کو دیکھ کر جس کا سر رشتہ کسی ظاہری حسی سبب کے ساتھ وابستہ نظر نہیں آتا، حکیم یا ڈاکٹر بھی انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں، سانپ، بچھو، دیوانہ کتا وغیرہ جانوروں کی ایذائیں اس حیرت انگیز طریقے سے زائل ہو جاتی ہیں کہ طب وڈاکٹری جس کا کام صرف یہ ہے کہ محسوس اسباب کے ذریعہ سے مقصود تک پہنچیں، اس غیر محسوس و غیر متعقل اور غیر مدرک ذرائع کو موصل الی مقصود دیکھ کر عجز و بے چارگی سے دم بخود رہ جاتی ہیں۔

غرض جس چیز سے بنی نوع انسان کے لئے ایک فائدہ عظیم متصور ہو، اور ایک خلقِ کثیر کی تکلیف رفع ہو، بلکہ بعض اوقات جانیں بھی بچ جائیں، اور ساتھ ہی اس میں کسی فعل شرک و بدعت کا ارتکاب بھی لازم نہ آئے، تو پھر اس کے ناجائز

ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے، بلکہ وہ تو پیغمبری تعلیمات میں افادہ خلق ہونے کی وجہ سے مامور بہ ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ بچھو کے کاٹنے پر ایک دم کیا کرتے ہیں، اور آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے، تو ان لوگوں نے وہ کلام جس سے دم کرتے تھے، آپ کو سنایا، تو آپ نے فرمایا:

مَا اَرٰی بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ ○

میرے نزدیک اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، اسے پہنچانا چاہئے (مشکوۃ) (صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ، مسلم کی روایت میں بھا نہیں ہے)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا، کہ عزائم ورقی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منع فرمانا اس امر پر مبنی تھا، کہ اہلِ عرب ایامِ جاہلیت سے جس قسم کے جنتر اور جھاڑ پھونک کرنے کے عادی تھے، ان میں عموماً شیطانوں اور بتوں کا ذکر ہوتا تھا، جس میں کفر وشرک لازم آتا ہے، اور کفر وشرک کی جڑیں کاٹنا اور توحید کے شجر کو بار آور بنانا اسلام کا اولین مقصد ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کلیۃ رقی (دم، جھاڑا) سے لوگوں کو منع فرمایا لیکن جب دیکھا کہ بعض رقی (دم، جھاڑا) میں کوئی وجہ شرک وکفر کی نہیں ہے، تو اجازت دے دی، گویا عزائم مطلق ممنوع نہیں ہیں، بلکہ ان میں سے وہی ممنوع ہیں، جو مخرِب ایمان اور مستلزم شرک ہوں، چنانچہ اس کی تصریح اس حدیث سے ہوتی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا بَاْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ ○ (صحیح مسلم کتاب السلام،

باب لا باس بالرقی مالم یکن فی شرک)

یعنی رقی میں کوئی حرج نہیں، تاوقتیکہ ان میں کوئی شرک کی بات نہ ہو۔

(۵) بعض دیگر امور مؤثرہ سے استدلال

عملیات سے بدگمان ہونے والے لوگ غور کریں، کہ کیا انہوں نے کبھی کلام کی بابت تاثیر کا مشاہدہ نہیں کیا؟

نظر بد کے برے اثر کا ذکر کہیں سنا؟

کیا کبھی لوگوں کو جادو کا شاکی نہیں پایا؟

جب ان امور کی تاخیر بدیہیات اور تواتر کے قبیل سے ہے، پھر عملیات کی تاثیر ماننے میں ان کو کون سی چیز مانع ہے۔

(۶) کلام کی تاثیر کے سچے واقعات

(۱) اقبال نامہ جہانگیری میں ہے کہ ایک دن جہانگیر اور بادشاہ کی خدمت میں مجلس سماع منعقد تھی، قوال نہایت زور وشور سے امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ہر قوم راست راہے دینے وقبلہ گاہے   من قبلہ راست کردم برسمت کج کلاہے

یعنی ہر جماعت کی ایک راہ ہے، ایک دین ہے، اور ایک قبلہ گاہ ہے، مگر میں نے تو اپنا قبلہ اس کجلا (معشوق) کی طرف بنا لیا۔

جہانگیر نے ملا علی احمد جو فنِ مُہر کنی میں بے نظیر شخص تھا، اس شعر کی اصلیت پوچھی ملا صاحب نے جواباً عرض کیا، کہ عالیجاہ یا اس نے اپنے والد ماجد سے سنا تھا، کہ ایک دن خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سر مبارک پر کلاہ شریف کج رکھے ہوئے ہندوؤں کا طریقہ اشنان اور عبادت ملاحظہ فرما رہے تھے، کہ اسی

اثناء میں امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے، خواجہ صاحب نے فرمایا:

ان لوگوں کو دیکھتے ہو، پھر معاً زبان مبارک سے یہ مصرع پڑھا۔

''ہر قوم راست راہے دینے وقبلہ گاہے

امیر خسرو رحمۃ اللہ نے آپ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:۔

''من قبلہ راست کردم بر سمتِ کج کلاہے،،

ملا علی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرا مصرع بھی پورا نہیں پڑھا تھا، کہ دھم سے زمین پر آ رہے اور مرغِ روح، قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔

چو دل بمہر نگاہے نہ بستہ ٔ اے ماہ ترا ز حالتِ عشاقِ بے نوا چہ خبر

''اے ماہ جبین جب تو نے کسی محبوب کی محبت میں دل نہیں لگایا، تو تجھے غریب عاشقوں کی حالت کی کیا خبر،،؟

(۲) ایک بزرگ نے کسی سے کہا، کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے، کہ چند الفاظ کے کہنے سے ایک غیر شخص جس سے واقفیت بھی نہ ہو، مسخر ہو جائے، یا ہلاک ہو جائے آپ نے معاً سائل کو ایک سخت گالی دی، جس پر اسے طیش آ گیا، اور چاہتا تھا، کہ دست و گریباں ہو جائے، لیکن آپ نے نہایت نرمی سے فرمایا:

بھائی مجھے معاف کر، مجھے بعض اوقات جنون ہو جاتا ہے، اور غلطیاں ہو جاتی ہیں، یہ سن کر وہ شخص خاموش ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: کہ کس قدر تعجب ہے کہ محض مجھ انسان کے چند الفاظ سے تجھ کو اس قدر غصہ آیا کہ تو جامے سے باہر ہو گیا، پھر میرے ہی الفاظ نے تجھ پر فوری سکون کی حالت طاری کر دی، بھلا کیا اللہ تعالی کے کلام کو میرے کلام سے بھی کم مؤثر سمجھتا ہے، اگر ایسا ہے، تو تیرا راستہ دوسرا ہے، اور میرا راستہ دوسرا، یہ فرما کر آپ اٹھ کر چلنے لگے، کہ وہ شخص آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر تاثیر کلام الٰہی کا قائل ہوا۔

(۷) نظر کا لگ جانا

کس چیز کی نظر میں زیادہ اثر ہے؟

(۱) اژدہے کی نظر میں تاثیر ایسی ہے کہ جب اس کی آنکھوں سے ہرن خرگوش وغیرہ دوسرے جانوروں کی آنکھیں ملتی ہیں، تو یہ جانور بے حس رہ جاتے ہیں پھر نہ ان کو ہلنے جلنے کی ہمت رہتی ہے، اور نہ ہی اپنی سدھ بدھ، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ اژدہا بآسانی ان کو لقمہ بنالیتا ہے۔

(۲) بلی کی بابت تو شاید یہ سب لوگ جانتے ہی ہوں گے، کہ اس کی نظر کا حال ناگفتہ بہ ہے یہ نامراد ایسی موذی ہے، کہ ننھے ننھے بچوں کا دم ان کی نظر سے اپنی نظر ملا کر ایک پل میں نکال دیتی ہے، اور چنگے بھلے جاگتے بچے اپنی نظر کا شکار بنالیتی ہے، یہی وجہ ہے، کہ لوگ زچہ کے کمرے میں بلی کو نہیں آنے دیا کرتے۔

(۳) گیدڑ کی نظر ایسی ہے، کہ جب اس کی آنکھیں کسی پرندے کی آنکھوں سے چار ہوتی ہیں تو وہ پرندہ بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑتا ہے، اور اس کا شکار ہو جاتا ہے جائے غور ہے کہ جب جانوروں کی نظروں کا یہ حال ہے، تو کیا انسان جو اشرف المخلوقات ہے اس کی نظر میں کچھ بھی اثر نہیں ہوسکتا؟ کیوں نہیں؟ انسان کی نظروں میں ایسا اثر ہے، کہ غیر کو اپنے بس میں کر لے۔

جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے

اقسامِ نظر

نظر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) نظر بد (۲) نظر نیک

عام قاعدہ ہے، کہ جب کسی کے پاس کوئی اچھی چیز ہوتی ہے، یا جب کوئی بانکا ٹیڑھا بنتا ہے، اور کوئی دوسرا اس کی طرف گہری نگاہوں سے دیکھے، تو وہ بانکا

ٹیڑھا صاف کہتا ہے، کہ یار چشم بددور، ذرا گھور کر نہ دیکھئے۔

بارہا ایسا دیکھا گیا ہے، کہ جب کوئی شخص اپنے پیارے اور خوبصورت بچہ کو جس کے بال بنے سنورے ہوں، کپڑوں سے آراستہ ہو، آنکھوں میں سرمہ لگا ہو، رخسارے بھولے بھالے ہوں، اور بچہ طرح طرح کی عجیب کھیل کھیل رہا ہو، گہری محبت کی نگاہوں سے دیکھتا ہو، تو بے چارے بچے کی جان پر آفت آجاتی ہے، یعنی یا تو اسے بخار ہو جاتا ہے، یا کسی اور مرض میں مبتلاء ہو جاتا ہے جس کا باعث یہی ہے کہ اس شخص کی بچہ کو نظر لگ گئی۔

جب کبھی کوئی خوبصورت اور نرالی چیز سامنے ہوتی ہے، تو اس کو کوئی آدمی مل کر دیکھتے ہیں، اور خوش ہو کر تعجب کرتے ہیں، تو وہ چیز بگڑ جاتی ہے۔

کئی دفعہ بھلی چنگی گائیں دودھ دیتی دیتی دودھ کم دینے لگتی ہیں، اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ کسی نہ کسی شخص نے اس گائے کا زیادہ دودھ دیکھ کر تعجب کے لہجے میں کہا ہوگا،، ''ہیں اتنا دودھ،،

عام عورتوں کا قاعدہ ہے کہ غیر شخص کے سامنے دودھ کے مکھن نہیں نکالتیں اس کا سبب بھی نظر لگنے کا خوف ہے، اگر وہ کسی کے سامنے مکھن نکال بھی لیں، اور دیکھنے والا تعجب کرے تو دوسرے دن مکھن ضرور کم نکلتا ہے۔

یہ جو کہا کرتے ہیں کہ ہر شخص کے سامنے کوئی چیز نہ کھانی چاہئے، اس کا سبب بھی نظر کے لگنے کا خوف ہے، کہ اس سے قے ہو جانے، یا دردِ شکم عارض ہونے یا کم از کم اس چیز کا مفید نہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

راقم الحروف نے بارہا آزمایا ہے، کہ جب کبھی کوئی انوکھی چیز اس کے پاس آجاتی ہے اور اپنے دوست واحباب کو دکھلائی جاتی ہے، تو جتنی تعجب کی نگاہ سے وہ چیز دیکھی جاتی ہے، اتنی ہی جلد وہ چیز گم ہو جاتی ہے۔

نظر نیک

جب کسی نہایت ہی بری چیز کو تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بشرطیہ وہ چیز ایسی بری ہو، کہ اس سے زیادہ بری نہ ہو سکے، تو وہ چیز اچھی ہو جاتی ہے، مثل مشہور ہے، کہ بارہ برس کے بعد اروڑی (مزبلہ) کی بھی سنی جاتی ہے۔

جب سخت امساک باراں ہوتا ہے، اور لوگ اکٹھے ہو کر میدان میں جا کر دعا مانگتے ہوئے مایوس نظروں سے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں، اور جب مطلع صاف نظر آتا ہے، تو ان کی مایوسی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے، تو ان کی مایوس نگاہوں کی نظر کا اثر یہاں تک ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی مایوسی پر رحم آتا ہے، اور بارش ہونے لگی ہے، تو یہ بارش بھی گویا ایک طرح کی نظر کا نتیجہ ہے۔

یہی نظر ہے جس کے ذریعہ سے ایک ولی اللہ اپنی ایک ہی نظر سے بداخلاق کو نیک بنالیتا ہے، اور ایک دائم المریض کو اچھا کر دیتا ہے، اور ایک ہی نظر سے جاہل کو خدارسیدہ اور سمجھدار بنا دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ نظر صرف برا اثر ہی نہیں کرتی، بلکہ اچھا اثر کرتی ہے، لیکن فرق صرف اس کے طریقہ استعمال میں ہے، کہ اگر بد نظر سے دیکھا جائے، تو بد ہی ہوتی ہے، اور اگر نیک نظر سے دیکھا جائے تو نیک ہی ہوتی ہے۔

نظر لگنے کی مدت

نظر کا جلدی یا دیر سے لگنا نظر والے اور نظر رسیدہ کی طاقتوں کے فرق پر منحصر ہے، مثلاً اگر نظر لگنے کی طاقت زیادہ ہو، اور جس پر نظر لگے، اس کی طاقت کم ہو، تو نظر کا اثر فی الفور ہوتا ہے، اور زیادہ دیر تک رہتا ہے، لیکن اگر دونوں طاقتیں یکساں اور برابر ہوں، تو نظر کا اثر کم اور تھوڑی دیر تک رہتا ہے، اور اگر نظر لگنے کی طاقت کم

ہو، اور جس پر نظر لگے، اس کی قوت زیادہ ہو، تو نظر کا اثر نہایت ہی کم بلکہ بعض اوقات بالکل ہی نہیں ہوتا۔

نظر کے مؤثر ہونے کے منقولی دلائل

نظر کا لگنا تجربات اور مشاہدات کے علاوہ احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے، چنانچہ چند احادیث بیان کی جاتی ہیں۔

۱) (عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَ ابْنِ عَباسٍ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَیْنَ حَقٌّ (متفق علیه) (تفسیر خازن، سورہ یوسف/ ۶۶:: تفسیر ابی سعود، سورہ یوسف،/ ۶۷)

ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے نظر کی تاثیر حق ہے۔(بخاری مسلم)

(۲) عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ قَالَــــهٗ حِیْنَ رَاٰی جَارِیَةً فِیْ وَجْهِهَا سُفْعَةٌ (متفق علیه) (مستدرک حاکم، کتاب الطب:: بخاری، کتاب الطب، باب الرقی فی العین)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکے واسطے جھاڑ پھونک کراؤ کہ اس کو نظر لگی ہے یہ آپ نے اس وقت فرمایا جبکہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی پر زردی دیکھی۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تَسْرَعُ اِلَیْهِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّهٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَیْنُ (رواه احمد والترمذی وابن ماجة ومشکوة)

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ! جعفر کی اولود اکثر نظر کا شکار ہو جاتی ہے، تو کیا ہم ان کے لئے کوئی دم درود وغیرہ کا عمل کریں؟ آپ نے اس بات کا جواب اثبات میں دیا، اور فرمایا کہ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی ہے تو وہ نظر ہوتی (سنن ترمذی ﴿ ابواب الطب، باب الرقیۃ من العین)

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَ اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا ○ (رواہ مسلم ومشکوۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نظر کا اثر واقعی ہوتا ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے سکتی، تو نظر ضرور سبقت کرتی اور جب تم سے ہاتھ پاؤں دھونے کی درخاست کی جائے، تو دھوڈالو! (مسلم شریف، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقی)

ہاتھ پاؤں دھوڈالنے سے مطلب یہ ہے، کہ نظر بد کا علاج ہے، جس شخص کی نظر لگ جانے کا احتمال ہو، اس کے استنجے اور ہاتھ منہ دھونے کا پانی لے کر نظر رسیدہ پر چھڑک دیا جائے، تو شفا ہو جاتی ہے، یہ علاج جائز بلکہ مسنون ہے، چنانچہ فرمایا:

اگر تم پر یہ شبہ کیا جائے، کہ تمہاری نظر لگ گئی، اور علاج کی غرض سے چاہیں کہ تمہارے ہاتھ پاؤں وغیرہ دھلا کر وہ پانی حاصل کریں، تو تم اس سے انکار نہ کرو، اور نظر کا اتہام اپنے لئے باعث عارضہ سمجھو، کہ نظر کا لگ جانا اپنے اختیار کی بات نہیں، خود ماں باپ کی نظر اپنے فرزند کو لگ جاتی ہے۔

(۵) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ○ (رواہ الترمذی ومشکوۃ)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ آخری دو سورتیں نازل ہوئیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس جب یہ نازل ہوئیں تو ان کے علاوہ ہر چیز کو پڑھنا چھوڑ دیا (ترمذی، ابواب الطب، باب الرقیۃ بالمعوذتین)

اگر نظر بد میں کوئی شر نہ ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کیوں پناہ مانگتے۔

(۲) بخاری و مسلم شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث میں جبرائیل علیہ والصلاۃ والسلام کے رقیہ کے یہ الفاظ ہیں:

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ الخ (جامع الاصول من احادیث الرسول، کتاب الطب والرقی المجلد السابع:: سنن الترمذی، ابواب الجنائز، باب التعوذ للمریض)

اس حدیث شریف میں حاسد کی آنکھ سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ حاسد کی آنکھ کے مجرد دیکھنے سے کچھ اثر ظاہر نہیں ہوتا مثلا اگر وہ کسی چیز کو یا اپنے محسود کو ایسی نظر سے دیکھے، جیسے کہ وہ پہاڑ اور دریا وغیرہ کو دیکھتا ہے، اور اس کے دل میں حسد کا جذبہ بالفعل موجزن ہو تو محسود کو اس کے شر کا کچھ خطرہ نہیں، لیکن اگر وہ حسد کی کیفیت سے متاثر ہو کر اپنے محسود پر نظر ڈالے، جبکہ اس کے دل میں غضب اور انتقام کے ناپاک جذبات موجزن ہوں تو کچھ شک نہیں، کہ اس کی یہ نظر نفس حاسد کی قوت اور ضعف کی حالت کے مطابق محسود پر اپنا اثر ڈالے گی، اگر اس کے جذبات خبیثہ طاقت ور ہوں گے تو یہ ممکن ہے، کہ وہ محسود کو اپنی نظر سے ہلاک کر دے، یا بیمار بنا دے، اور بہت سے لوگ اپنے تجربہ سے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں، اس نظر بد کا اثر نفس خبیثہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے، جو اس کی سمیت کا اثر ہوتا ہے،

جیسا سانپ جبکہ اس میں قوت غضبیہ جوش زن ہوتی ہے، اور اس حالت میں کسی کو کاٹ لے، تو اس کی سمیت کا اثر مہلک ہوتا ہے سانپوں کی بعض اقسام میں کیفیت بہت قوی ہوتی ہے، یہاں تک کہ صرف گھورنے سے کسی شخص کو اندھا کر دیتے ہیں، اور عورت کا اس سے اسقاطِ حمل ہو جاتا ہے، جیسے کہ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی لنڈورے سانپ اور ذوالطفیتین کا یہی اثر بیان فرمایا ہے۔ (ذوالطفیتین وہ سانپ ہوتا ہے جس کی آنکھوں کے نیچے دو سیاہ نقطے ہوتے ہیں) جبکہ سانپ میں ایسی کیفیت کا پیدا ہونا ممکن ہے جس کے اثر سے ایک انسان اندھا ہو سکتا ہے، اور کسی عورت کا حمل ساقط ہو سکتا ہے، اس لئے اگر کسی شریر اور خبیث نفس میں قوتِ غضبیہ کی آگ اور آتشِ انتقام مشتعل ہو کر جب وہ محسود کی طرف متوجہ ہو، تو کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنی زہریلی شعاعوں سے جو اس کی پُر غضب اور پُر حسد آنکھوں سے نکلتی ہیں اپنے محسود کو ہلاک کر ڈالے، یا کسی مرض میں مبتلا کر دے یا کسی اور طرح اس کو تکلیف پہنچائے، نظرِ بد کے اثر سے جو شخص بیمار ہوتا ہے، اس کی تشخیص حکیم اور ڈاکٹر سے نہیں ہو سکتی جس کی وجہ یہ ہے، کہ اس کی بیماری کا تعلق عالمِ طبیعت سے نہیں، بلکہ عالمِ ارواح سے ہے، اور اس کی حقیقت قوتِ روحانی کا اجسام اور طبائع میں اثر کرنا ہے، اس کا علم خاص خاص لوگوں تک محدود ہے، اور جو لوگ اس کوچہ سے نابلد ہیں، وہ اپنی جہالت کے باعث اس سے منکر ہیں۔

اپنے اختیار سے نظر لگا دینا

ہم نے ایک معتبر آدمی سے ضلع حصار (پنجاب کے ایک ضلع کا نام ہے) کی ایک قوم کا حال سنا ہے، وہ لوگ بالاختیار نظر لگا دینے کا ملکہ رکھتے ہیں، عام لوگوں کی نظر تو بلا ارادہ و بلا اختیار لگتی ہے، اور ان کو خبر تک نہیں ہوتی، کہ نظر کا شرارہ کب

آنکھ سے چھڑ گیا، اور کسی چیز کے خرمنِ حسن کو پھونک ڈالنے والا ثابت ہوا، مگر یہ لوگ نظرِ بد کا بھرا بھرایا طمانچہ اپنے قبضے میں رکھتے ہیں، جہاں ارادہ ہوا، چھوڑ دیا ایک شخص سے دوستی ہے، روز ملتے ملاتے ہیں، اس کے بال بچے گھر بار مال مویشی نظر کے سامنے ہیں، کوئی برا اثر کبھی نہیں ہوتا، سوءِ اتفاق سے آپس میں ناراضگی ہوگئی، عداوت اور انتقام کی ٹھن گئی، اب جو عمداً اور ارادۃً اس کی بھینس پر نظر ڈالتے ہیں، دودھ اپنا بند کر دیتی ہے، بچے کو تاکتے ہیں، تو بیمار ہو جاتا ہے، مکان پر نظر جماتے ہیں تو اس میں دراڑ آجاتی ہے، یہ ہیں نظر کے کرشمے۔

نظر بد اور حسد کی مقناطیسی طاقت

نظر بد اور حسد کا مقناطیسی اثر من وجہ یکساں ہے، لیکن ایک اور درجہ سے دونوں میں فرق ہے، یکساں تو اپنے اثر سے ہیں کہ ہر ایک کا نفس خاص کیفیت سے رنگین ہو کر اپنی توجہ کو کسی ایک پر مبذول کرتا ہے، اور جس پر مبذول کی جاتی ہے، وہ صرف ایذاء و تکلیف بنتا ہے، اور بعض اوقات اس کا کام ہلاکت ہوتا ہے۔

دونوں میں فرق اس لحاظ سے ہے کہ نظرِ لگانے والے کی آنکھوں میں جو مسموم اثر پایا جاتا ہے وہ صرف اس شخص یا چیز پر اثر کرتا ہے، جس کے ساتھ وہ دوچار ہوجائے، لیکن حاسد کے لئے حاضر اور غائب یکساں ہے، نظر بد لگانے والے کے دل میں بھی اکثر حسد کا جذبہ موجود ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات اس کا اثر ایسی چیزوں پر بھی ہوتا ہے، جن سے ان کو حسد نہیں ہوتا مثلاً پتھر یا عیون یا کھیتی وغیرہ۔

بعض اوقات اس کا اثر اپنی جان پر اپنے مال وغیرہ پر بھی ہوتا ہے، کیوں کہ نظرِ بد کا اثر اسی شخص یا چیز پر ہوتا ہے، جو صاحب نظر کو حسین معلوم ہو، اور پھر وہ اس کو گھور کر دیکھ لے، اللہ تعالیٰ سورۃ قلم رکوع ۲ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ (سورۂ قلم/۵۱)

یعنی قریب ہے، کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا، تم کو اپنی آنکھوں (کی مقناطیسی تاثیر) کے ذریعہ سے اپنی جگہ اور اپنے مرکز سے ہٹائیں، اس حالت میں جبکہ وہ کلام پاک سنتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ وہ مجنوں ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں بعض مفسرین یہ کہتے ہیں، کہ اس سے مراد نظر بد کے (اثر سے آپ کو ایذاء پہنچانا ہے، چنانچہ مروی ہے، کہ بعض ایسے اشخاص جو نظر بد کے لئے مشہور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے، اور انہوں نے آپ کو گھور کر کہا، کہ ہم نے تو کبھی ایسا آدمی نہیں دیکھا، اور نہ کسی کا ایسا چبھتا ہوا کلام سنا۔

گھورنے پر اونٹنی کا زمین پر لوٹنا

یہ اس قسم کے اشخاص تھے کہ جب کسی فربہ اونٹنی پر ان کی نظر بد پڑ جاتی تھی، تو ان کو اپنی نظر بد کے اثر پر اس قدر اعتماد تھا، کہ وہ اپنے غلام سے کہہ دیتے تھے، کہ یہ ٹوکری لے لو، اور فلاں شخص کی اونٹنی کا گوشت لے آؤ، اور ایسا ہی ہوتا تھا کہ ان کے گھورنے پر اونٹنی زمین پر گر کر لوٹنے لگتی، اور اس کا مالک اس کو مجبوراً ذبح کر دیتا۔

نظر بد کے اثر کو بھوکے رہ کر تیز کرنا

کلبی کہتا ہے کہ عرب میں ایک شخص تھا، جو (اپنی نظر بد کے اثر کو تیز کرنے کے لئے) ایک دو دن کھانا چھوڑ دیتا تھا، اور پھر جب کوئی اونٹ یا بھیڑ بکری اس کے پاس سے گذرتی، اور وہ کہہ دیتا کہ میں نے تو ایسا کئی اونٹوں کو دیکھا تو ہر اونٹ فوراً گر پڑا، اسی شخص سے کافروں نے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر بد کا نشانہ بنائے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے رسول کو محفوظ رکھا، اور

یہ آیت نازل فرمائی۔

مہلک نظر کے اسباب اور اثرات

جو نظر مہلک اثر پیدا کرتی ہے، اس کا سبب بعض اوقات حسد اور عداوت ہوتا ہے، اور جیسے حاسد کے نفس خبیث کا محسود پر موذی اور مہلک اثر پڑتا ہے، اسی طرح اس نظر بد لگانے والے پر بھی پڑتا ہے، اور اس کا اثر اس وجہ سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے کہ سامنے ہونے کی حالت میں قوتِ انسانی پر اپنا عمل زائد کرتی ہے، کیوں کہ جب دشمن نظروں سے غائب ہو، تو ممکن ہے کہ انسان اس کی عداوت بھول جائے، لیکن اس کو دیکھ کر پوشیدہ جذبات موج پر آجاتے ہیں، اور نفس بالکلیہ محسود کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور اس لئے اس حالت میں نظر کا اثر قوی ہوتا ہے، یہاں تک کہ جس پر نظر ڈالنا مقصود ہوتا ہے، بعض اوقات وہ گر جاتا ہے، بعض اوقات اس کو بخار ہو جاتا ہے، اور کبھی غش کھا جاتا ہے۔

(۸) جادو کا اثر

جادو کا اثر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

جادو کا اثر بھی برحق ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، اور اس کا یہاں تک اثر ہوا کہ بعض اوقات آپ کو خیال پیدا ہوتا تھا، کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے، لیکن حقیقت میں نہیں کیا ہوتا تھا، جب یہ حالت پیدا ہوئی، تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اور پھر مجھ سے اس طرح مخاطب ہوئے، کیا تم کو معلوم ہے، کہ

جس کام کے بارے اللہ تعالی سے درخواست کی تھی، اس بارے میں مجھ کو قطعی علم عنایت ہوا ہے، عائشہ اس کی غرض تو اصلاح ہے (اور ایسی باتوں سے شریعت نے منع نہیں کیا) کہ میرے پاس (خواب یا مکاشفہ کی حالت میں) دو آدمی آئے، ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس جس کے بعد ایک نے دوسرے سے کہا: اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پہلے نے پھر کہا: کس نے اس پر جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم یہودی نے۔ پہلے نے دریافت کیا: کس چیز کے ذریعہ سے؟ اس نے کہا: کنگھی کے گرائے ہوئے بالوں اور نر کھجور گابھے کے ذریعہ سے۔ پہلے نے سوال کیا: وہ جادو کہاں ہے؟ اس نے کہا: وہ ذروان کے کنوئیں میں جو بنی ذریق کے قبیلہ میں ہے۔

اس واقعہ کے دکھائی دینے کے بعد آپ اس کنویں پر تشریف لے گئے، اور واپس آ کر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے سامنے اس طرح بیان فرمایا: کہ اس کا پانی اس قدر سرخ تھا، گویا اس میں مہندی کے پتے بھگوئے گئے ہیں، اور اس کے اردگرد کھجور کے درخت شیطانوں کے سر معلوم ہوتے تھے، (بدصورت اور پرانے ہونے کی وجہ سے) عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اس کو نکالا نہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ کو اللہ تعالی نے شفا بخشی، تو میں نے مناسب خیال نہیں کیا، کہ لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کروں، اس کے بعد اس کنویں کو بند کیا گیا، لیکن صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے، کہ جب آپ کنویں پر تشریف لے گئے تو آپ نے اس کو باہر نکالا۔ (بخاری شریف، کتاب الطب، باب ھل یستخرج السحر)

تطبیق روایات

ان دونوں روایتوں میں بظاہر تناقض معلوم ہوتا ہے ایک سے نکالنا اور دوسری سے نہ نکالنا ثابت ہوتا ہے، لیکن درحقیقت ان میں کچھ تناقض نہیں، کیوں کہ نکالنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اس کو خود نکال کر دیکھا اور پھر دفن کر دیا، لیکن نہ نکالنے سے مراد یہ ہے کہ نکال کر منظر عام پر اس کو نہیں لائے، اور لوگوں کو نہیں دکھایا، جس کا مانع بھی آپ نے بیان فرمایا، اور وہ یہ ہے کہ اگر ایسا کرتے تو مسلمانوں میں ایک جوش پیدا ہو جاتا، اور ان کا خاموش رہنا ممکن نہ تھا، جس کا نتیجہ یہ ہوتا، کہ ساحر کی قوم بھی اس کی حمایت کے لئے کھڑی ہو جاتی، اور فریقین میں فتنہ وفساد کی آپ مشتعل ہو کر اس کی چنگاریاں دور دور تک پھیل جاتیں، اور پھر اس کا فرو کرنا دشوار ہو جاتا، چونکہ مقصود حاصل ہو چکا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفا ہوگئی، اس لئے جادو کو نکال کر منظر عام پر لانا، اور خوامخواہ لوگوں کے جذبات کو تحریک دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب خیال نہیں کیا تھا۔

جادو کا اثر تفسیر ابن قیم سے

ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا تھا جس کے اثر سے کئی روز تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت رہی، اس کے بعد جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام آپ کے پاس تشریف لائے، اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے، اور گرہیں لگائی ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر وہ گرہیں کنویں سے نکلوائیں، اور ان کو کھولنا شروع کیا، اور جب آپ کوئی گرہ کھولتے تھے، تو اس سے آپ کو تخفیف محسوس ہوتی تھی، یہاں تک کہ جب تمام گرہیں کھول دی گئیں، تو آپ کی طبیعت بالکل ہلکی پھلکی ہوگئی، آپ نے یہودی سے اس کا ذکر تک

نہیں کیا اور نہ کبھی آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کی کوئی علامت دیکھی گئی (تفسیر معوذتین مؤلفہ ابن قیم)

بال و کنگی کا یہودی کے پاس پہنچنا

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ ایک یہودی غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، یہودیوں نے اسے بہکانا شروع کیا، اور اس کو مجبور کیا، کہ وہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنگھی مبارک کے چند ایک دندانے دے چنانچہ یہودیوں نے ان دونوں چیزوں کے ذریعہ آپ پر جادو کیا، اور اس کام کو ابن اعصم نے انجام دیا۔

سورہ فلق اور سورۂ ناس اس بارے میں نازل ہوئیں، ان سورتوں کی گیارہ آیتیں ہیں، سورۂ فلق کی پانچ اور سورۂ ناس کی چھ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو ہر آیت ختم ہونے پر ایک گرہ کھل جاتی تھی، یہاں تک کہ تمام گرہیں کھل گئیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کے اثر سے بالکل آزاد ہو گئے

جادو کا اثر بھی دوسری بیماریوں کی طرح ایک عارضہ ہے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مدت تک مبتلا رہے؛ یہ بیماری کا عارض ہونا انبیاء علیہم الصلاۃ و السلام کے لئے کوئی عیب کی بات نہیں، بلکہ ان کی بشریت کا تقاضا ہے، یہاں تک کہ بعض حالاتِ مرض میں ان پر بے ہوشی طاری ہو سکتی ہے۔

بیہوشی کا طاری ہونا عیب نہیں

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال میں چند مرتبہ بے ہوشی کا طاری ہونا صحیح روایت سے ثابت ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ

سے پوچھا، ایک شخص پر جادو کیا گیا ہے، اور وہ اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستر ہونے سے روکا گیا ہے، کیا اس جادو کو کھولا جائے، اس نے جواب دیا کچھ حرج نہیں اس کی غرض تو اصلاح ہے، اور ایسی باتوں سے شریعت نے منع نہیں کیا جس میں لوگوں کا فائدہ ہو (تفسیر معوذتین ابن قیم)

جب اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے، کہ ساحر اپنے جادو کے زور سے آنکھوں کے فعل میں اس قدر تصرف کرسکتا ہے کہ وہ ساکن کو متحرک اور متصل کو منفصل اور مردہ کو زندہ یا زندہ کو مردہ دیکھ لیتا ہے مثلا جو اس کے نزدیک محبوب تھا اس کو مبغوض اور جو مبغوض تھا اس کو محبوب بنا دے، اللہ تعالی نے ساحروں کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ○

انہوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کیا اور ان کے دلوں میں سخت خوف پیدا کیا، اور بہت بڑا جادو کا عمل کیا۔ (سورۂ اعراف/۱۱۶)

اس آیت سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنکھوں کے فعل میں تغیر پیدا ہونے کے علاوہ ان کے دلوں کی بھی حالت بدل گئی تھی۔

دوسری یہ کہ تغیر یا تو اشیائے مرتبہ میں پیدا ہوا ہوگا، مثلا ساحروں نے ارواحِ خبیثہ یعنی شیاطین سے اس بارہ میں استعانت کی جنہوں نے رسیوں اور لاٹھیوں کو متحرک کر دیا اور ناظرین نے یہ خیال کیا، کہ یہ چیزیں بذاتِ خود حرکت کر رہی ہیں، دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے، کہ دیکھنے والوں کی آنکوں میں یہ تغیر پیدا ہو گیا ہو، چنانچہ انہوں نے رسیوں اور لاٹھیوں کو حرکت کرتا ہوا دیکھا لیکن حقیقت میں وہ متحرک نہیں تھیں۔

اس میں شک نہیں کہ ساحر دونوں طرح کا تصرف کرسکتا ہے، کبھی تو خود

دیکھنے والے کے حواس میں تصرف کرتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، کہ اس کو چیزیں غیر اصلی حالت میں نظر آتی ہیں، اور کبھی وہ ارواحِ خبیثہ سے استعانت کر کے نفسِ اشیاء میں تغیر پیدا کرتا ہے۔

(۹) عملیات کے تخلف تاثیر کے متعلق چند ہدایات

اثر نہ ہونے سے عقیدہ کا بگڑنا

بعض دفع عمل یا وظیفہ میں اثر نہیں ہوتا، تو عقیدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، یہ بھی غلط فہمی ہے، کیوں کہ اگر کسی بزرگ کی بتلائی ہوئی ترکیب سے مطلب حل نہیں ہوا، تو کیا مضائقہ اس خرابی کا بُرا بار اکثر جگہ عمل بتلانے والوں کی گردن پر ہوتا ہے، وہ حضرات بلاتمیز معتبر اور غیر معتبر کے نہایت معمولی اور بلاسند کتابوں سے بڑی بڑی تاثیریں اور خارج از وہم وگمان خواص بتلا دیتے ہیں، اور غریبوں اور ناسمجھوں سے بڑی بڑی محنتیں کراتے ہیں۔ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ (یعنی جو دوسروں پر دشواری ڈالے، اللہ تعالیٰ اس پر دشواری ڈالے گا) (مستدرک حاکم، کتاب البیوع) سے نہیں ڈرتے، حالانکہ خود ان کو اتنا یقین کامل نہیں ہوتا، اس لئے خود اس محنت کو برداشت نہیں کر سکتے، ناواقف غریب کچھ تو اصل کتاب یا اصل بزرگ کا لمبا چوڑا نام اور خطاب سن کر گرویدہ ہوتے ہیں، اور کچھ بتانے والے کے تقدس وعظمت واعتقاد سے دب جاتے ہیں، اگر محبت ٹھکانے لگ گئی، تو سبحان اللہ ورنہ دل سے اس عمل اور وظیفہ کی عظمت نکل جاتی ہے۔

استقامت

عامل کے لئے لازم ہے کہ جب عمل کی تھوڑی تاثیر ظاہر ہو، یا مطلقا ظاہر نہ

ہو، تو عمل کو نہ چھوڑے بلکہ برابر پڑھتا رہے، اور مایوس نہ ہو، اور دل میں ہرگز یہ خیال نہ لائے، کہ اتنے دنوں تک پڑھتا رہا، لیکن کچھ اثر نہ ہوا، اس لئے اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔

غرضیکہ اس بات سے کبھی شکستہ نہیں ہونا چاہئے، کہ باوجود میعاد ختم ہو جانے کے اثر محسوس نہیں ہوا، تاوقتیکہ مقصود حاصل نہ ہو، عمل کو چھوڑنا نہیں چاہئے، کیوں کہ بعض اوقات کسی بے احتیاطی یا سقم کی وجہ سے خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا، لہٰذا اگر ایک چلہ میں مقصود حاصل نہ ہو تو دوسرے چلہ کو ذرا احتیاط سے کرنے سے ضرور اثر ظاہر ہوگا، ورنہ تیسرا، ہاں اگر تین چلہ کے بعد بھی مقصود حاصل نہ ہو، تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ حکمِ الٰہی اس کے خلاف ہے (یا عمل کرنے میں کوئی کوتاہی ہے، یا خوراک حلال نہیں، یا عمل میں نیت درست نہیں اور اس عمل کی تاثیر ظاہر نہ ہونے سے اللہ تعالیٰ نے اس گناہ سے بچالیا جس میں اس عمل کی وجہ سے واقع ہونا تھا لہٰذا یہ تاثیرِ عمل کا ظاہر نہ ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

قرآنی عملیات خودساختہ کا مؤثر نہ ہونا

قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ میں جس قدر دعائیں ہیں اور جن مقاصد کے لئے وارد ہوئیں ہیں وہ بلا شک وشبہ قابل اعتماد ہیں، مگر جو کچھ تاثیر و خاصیت خود ساختہ کسی کتاب میں لکھی ہے یا کسی بزرگ نے بتلائی ہے، ان کو قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے نہیں پہنچی، اور نہ ہی ان کو الہام سے معلوم ہوا ہے کہ اس کا اثر حتمی ہے، اور اس کا خلاف ہو ہی نہیں سکتا بلکہ بات یہ ہے، کہ کسی کو کسی بزرگ نے کسی ضرورت کے لئے کوئی آیت یا دعا بتلا دی، اس کو برکت اور ان کی ہمت وتوجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا مطلب پورا کر دیا، جس کا مطلب پورا ہوا ہے، اس نے سمجھ لیا، کہ اس

آیت اور دعاء سے ہر جگہ ہمیشہ یہ کام نکلا کرے گا، اس نے دوسروں کو بھی بتلا دیا، اور کتاب میں بھی لکھ دیا، حالانکہ ہر جگہ ہمیشہ ایسا ہونا ضروری نہیں ہے۔

اگر کسی کو کسی بزرگ نے سورۂ اخلاص پڑھنے کی کوئی ترکیب بتلا دی، اس سے اس شخص کا مقصد بر آیا، تو وہ شخص اس کو قاعدہ کلیہ سمجھتا ہے، اور دوسروں کو بتلا دیتا ہے، اسی طرح رفتہ رفتہ وہ بات کتابوں میں نقل ہوتی چلی آتی ہے، کسی جگہ باذن اللہ اثر ہو جاتا ہے، اور کسی جگہ نہیں ہوتا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تاثیر مقرر فرما کر دائمی وعدہ کہیں نہیں فرمایا: کہ ہم ہمیشہ اس عمل سے فلاں حاجت کو پورا کر دیا کریں گے۔

مسلمانو! اگر یہ محنت آخرت کے لئے کی جائے، تو ہر طرح ثواب ہی ثواب ہے، یہ لیکن یہ معاملہ برعکس ہے، کہ دنیاوی امور کے لئے اکثر ایسی حرکتیں اختیار کی جاتی ہیں، لطف یہ ہے کہ اگر کام بامراد نہ ہوا تو نہ صرف محنت ہی برباد ہوتی ہے، بلکہ عقیدہ میں بھی کمی آجاتی ہے، لہٰذا بتلانے والوں کو غریبوں کے دل پر رحم کرنا چاہئے، کہ خوانخواہ غیر معتبر اقوال پر بھروسہ نہ کیا کریں، جہاں تک ہو سکے مستند اور مجرب عمل بتلایا کریں۔

عمل کرنے والوں کو چاہئے، کہ اگر مقصود بر نہ آئے، تو بدظن اور بدعقیدہ نہ ہوں، بلکہ مذکورہ بالا امور پر خیال کر کے اپنا ہی قصور سمجھیں۔

بزرگوں کی حالت یہ تھی، کہ وہ لوگ خالص نیت سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے بہت سے عمل کرتے تھے، اس کی برکت سے خود بخود بلا طلب وسعتِ رزق بھی ہو جاتی تھی، اور حلِ مطالب بھی، اور رجوعِ خلائق بھی نیت بخیر تھی، ثمرہ بھی اچھا ملتا تھا، اب نیت خراب ہو گئی، تو برکات اور اثرات میں بھی کمی آگئی، عمل و دعاء کا کیا قصور اپنی ہی تقصیر ہے، وظیفے اور دعائیں تو وہی ہیں لیکن کسی جگہ تو مشتبہ اور حرام لقموں

نے اثر کو بالکل باطل کر دیا، اور کسی جگہ دوسری وجوہ مانع ہو گئی ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام مردہ پر اپنا عصا مار کر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ فرماتے تھے، اور مردہ زندہ ہو جاتا تھا، آپ کا ایک خاص خادم عصا لے کر بھاگ گیا، اور کسی اور ملک میں پہنچ کر کسی شہزادی کو زندہ کرنے کا دعویٰ کیا، بادشاہ نے کہا، اگر تم سچے نہ ہوئے تو تم کو قتل کر ڈالوں گا، اس نے کہا بہت بہتر پھر اس نے شاہی محلوں میں جا کر مردہ شہزادی پر عصا مر کر قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنا شروع کیا، اور منتظر ہوا، کہ اب زندہ ہو جائے گی، جب دس بیس ضرب کے بعد بھی مردہ کو حرکت نہ ہوئی، تو بہت گھبرایا اور اپنی جان کی فکر پڑ گئی، قسمت اچھی تھی، شرمندہ ہو کر توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ سے نجات کی دعا کی، اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو بذریعہ وحی مطلع کیا، آپ وہاں تشریف لے آئے، اور عصا مار کا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ کر مردہ کو زندہ کیا اور شرمندہ نادم خادم کی جان بچائی، اور آپ نے اس سے فرمایا: کہ اے عزیز عصا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا چرا لے گیا، مگر زبان عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی کہاں سے لاؤ گے۔ (تفسیر طبری میں اس سے کچھ مختلف روایت ہے، سورۂ آل عمران/۵۲، سورۂ ہود/ ۳۸، تفسیر ابن کثیر، ایضا)

وظیفہ کو زیادہ مقدار میں پڑھنے سے اثر نہ ہونا

وظیفہ خواں ورد و وظائف تعداد اور شمار میں تو بہت پڑھتے ہیں، لیکن وہ دل لگا کر توجہ سے نہیں پڑھتے، اس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے، کہ بتلانے والے حضرات اس قدر زیادہ مقدار بتلاتے ہیں کہ پڑھنے والا شروع کرنے کے بعد اسی انتظار اور خیال میں رہتا ہے، کہ کتنا ہو گیا، اور کتنا باقی رہ گیا، اس طرح یکسوئی نہیں رہتی، اور جب یکسوئی نہ ہوئی، تو عمل اپنا اثر کبھی بھی نہیں دکھلا سکتا، لہٰذا طالب کو اس کی

مقدار کے مطابق پڑھنا چاہئے، جتنا کہ وہ حضورِ قلب کے ساتھ بآسانی پڑھ سکے، ورنہ کیا حاصل؟ ہاں وہ شخص زیادہ مقدار کے وظائف پڑھ سکتا ہے، جس میں یکسوئی قائم رہے، اور وہ خاص خاص ہی ہستیاں ہوتی ہیں، عوام وخواص کی حالت کا مقابلہ نہیں کرنا چاہئے۔

عملیات کے مؤثر نہ ہونے کی وجہ

تمام اذکار اور ادعیہ وغیرہ جن سے چارہ جوئی کی جاتی ہے، اور کسی رفع تکلیف کے لئے انہیں پڑھا جاتا ہے، سب کے سب فی نفسہ مفید اور نافع ہیں، مگر بات یہ ہے کہ قابلیت محل اور عامل کا قوی التوجہ ہونا شرط ہے، سو جہاں کہیں، ان اشیاء پر اثر مرتب نہیں ہوگا، وہاں عامل کے ضعف، تاثیر اور محل (جس پر عمل کیا جاتا ہے) کے عدمِ قابلیت یا کسی دوسری قوی، وجہ کو اس کا مانع سمجھنا چاہئے، اور اس کی مثال بعینہ جسمانی امراض اور ادویہ کی سی ہے، کیوں کہ جسمانی امراض میں بعض اوقات دیکھا جاتا ہے، کہ دوا ہرگز مفید نہیں پڑتی اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے، کہ یا تو طبیعت اس دوا کو قبول نہیں کرتی، یا کوئی قوی مانع اس کے اثر کو روک دیتا ہے؛ کیوں کہ یہ مسلم ہے، کہ جس قدر طبیعت قبولِ اثر کے لئے تیار ہوگی اسی قدر قلب انسانی کو بھی اسی طرح سمجھ لو، جبکہ آیات یا اذکار کو قلب پورے طور پر قبول کر لیتا ہے، اور ان کا پڑھنے والا صاحب تصرف اور ہمت مؤثر کا ملک ہوتا ہے، اور وہی نتیجہ ظہور میں آتا ہے۔

غافل دل کی دعا قبول نہیں

یہی حال دعا کا ہے، کیوں کہ وہ دفعِ مصیبت اور حصولِ مطلب کے لئے بدرجہ اکمل مؤثر ہوتی ہے، مگر باایں ہمہ بعض اوقات اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا، اور اس کے مختلف وجوہ ہو سکتے ہیں، یا تو فی نفسہ دعا ہی ایسی ہوتی ہے، کہ اس کے پورا ہونے

میں کسی گناہ کا ارتکاب لازم ہو جاتا ہے، اور اس وجہ سے اللہ تعالی ایسی دعا کو دوست نہیں رکھتا، یا توجہ ءِ قلب، اور جمعیتِ خاطر سے دعا نہیں کی جاتی، بلکہ رسماً زبان سے الفاظ نکال دیئے جاتے ہیں اس لئے وہ دعا بعینہ اس تیر کی طرح ہوتی ہے، جو ڈھیلی کمان سے پھینکا جاتا ہے، کیوں کہ ایسا تیر کمان سے نکل کر اس کے قریب ہی گر پڑے گا، یا دعاء کرنے والا حرام روزی کھاتا، ظلم و ستم کرتا ہو، اور اس کے دل پر گناہوں کا زنگ چڑھا ہو، اور غفلت و سہو اور لہو و لعب کے تہہ بہ تہہ پردے پڑے ہوں۔

چنانچہ صحیح حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ ○ (مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر)

یعنی اللہ تعالی کو ایسے حال میں پکارو کہ تمہیں اجابت (قبولیت) کا یقین کامل ہو، اور یاد رکھو، کہ اللہ تعالی ہرگز ایسے دل کی دعا قبول نہیں کرتا، جو اس کے ذکر سے غافل ہو، اور اس کی طرف سے ہٹ کر کسی دوسری طرف لگا ہو، (پوری پوری توجہ درکار ہے) یہی ایک مفید دعا ہمارے پاس موجود ہے، جو مرض کو بالکل کھو دیتی ہے، مگر دل کا غافل ہونا (اور صرف زبان پر الفاظ کا جاری ہونا) اس کی قوت تاثیر کو بالکل باطل کر دیتا ہے۔

عاملوں سے بدظن نہ ہونا چاہیئے

عملیات بتلانے یا لکھنے والوں پر یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ آیا وہ خود بھی ان طریقوں کے جو یہ بتلاتے یا لکھتے ہیں، عامل ہیں، یا نہیں؟ یہ اعتراض محض واقفیت

نہ ہونے پر مبنی ہے، کیوں کہ کبھی کسی طبیب سے اس بات کا سوال نہیں کیا جاتا، کہ جو نسخہ تم تجویز کرر ہے ہو اس کو تم نے اپنی ذات پر بھی تجربہ کیا ہے یا نہیں؟ بنا بریں طالب کر اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے، البتہ اس کو اچھی طرح سمجھ کر عمل کرنا چاہئے، اگر بعد عمل کے ناکامی ہو، تو لکھنے والے سے دریافت کرنا چاہئیکہ میں نے فلاں عمل کو آپ کی تحریر کے مطابق کیا، مگر کامیابی نہ ہوئی، ممکن ہے کہ وہ کوئی اصلاح کر سکے، ہاں اگر وہ شخص فوت ہو چکا ہو، تو پھر کسی اور کامل بزرگ سے دریافت کرنا چاہئے، اور خوانخواہ بغیر تجربہ کئے عاملوں اور بزرگوں سے بدظن نہیں ہونا چاہئے کامل بزرگ کی پہچان کے لئے دیکھو میری کتاب ضرورت شیخ (مؤلف)۔

دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر کسی حکیم سے علاج کرایا جائے، اور اس کے علاج سے فائدہ نہ ہو، تو کیا وہ قابل ملامت سمجھا جاتا ہے یا نہیں، ہرگز نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ اگر عامل کے کسی عمل میں کامیابی نہ ہو تو اس کی طرف سے بدظنی ہو جائے، یا وہ کوئی عمل تعلیم کرے، اور اپنی بدقسمتی سے اس میں وہ فائدہ حاصل نہ کر سکو جو اس عمل کی غائت اصلی تھا، خدا کا حکم جس طرح حکماء اور اطباء کے علاج میں مضمر ہے، اسی طرح عاملوں کے عمل میں بھی مخفی ہے، جب یہ ثابت ہے، کہ

لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ

"خدا کے حکم کے بغیر کوئی ذرہ بھی جنبش نہیں کرتا،،

تو عمل کی ناکامیابی کیوں اس فائدہ سے باہر سمجھی جاتی ہے، بہرکیف عامل کو گھبرا کر عمل چھوڑنا نہیں چاہئے، بلکہ بار بار کرتے رہنا چاہئے، ممکن ہے کہ اگر پہلی بار کامیابی نہیں ہوئی تو دوسری بار ہو جائے گی، اسی اعتقاد کو مدنظر رکھ کر بار بار کرتے جاؤ، انشاءاللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی، بشرطیکہ ترکیب اور ہدایت وغیرہ میں کسی طرح کی غلطی یا سقم نہ ہو۔

باب سوم

تاریخِ جادو

(۱) جادو یا سحر کی تعریف

جادو یا سحر وہ علم ہے جس کے ذریعہ افعالِ عجیبہ اور اعمال خارقِ عادات بغیر ارادۂ رضاءِ الٰہی کے ظہور میں آ سکیں، چونکہ سحر کے خفیہ اسباب عالم میں کئی قسم کے ہیں، اس لئے جادو کی بھی کئی قسمیں ہوئیں، خفیہ سبب یا تو روحانیات کی تاثیر سے یا جسمانیات اور روحانیات کی مشتملہ قوت کی تاثیر سے یا جسمانیات کی مطلق تاثیر سے کبھی کواکب وافلاک کی روحانیات پر قبضہ پانے سے کبھی روحانیاتِ عناصر پر کبھی روحانیاتِ جن وشیطان ونفوس مفارقہ بنی آدم پر تصرف حاصل کرنے سے افعالِ عجیبہ کا اظہار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک ارادہ ہے، اور ایک مشیت، ارادہ کے معنی ہیں کسی امر کا قصد کرنا جس میں رضا شامل ہو مشیت میں رضا لازم نہیں، عام اسباب ومسببات کی تخلیق حق تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت عمل میں ذاتی ہے، چنانچہ بعض اسباب کا ظہور اور ان پر خاص مسببات کا ترتب محض مشیتِ حق کے ماتحت ہوتا ہے جس میں اس کی رضا شامل نہیں ہوتی، اس کی موٹی مثال یہ ہے کہ ایک بدکار آدمی بدکاری کرتا ہے، نامہ اعمال میں اس کا گناہ ثبت ہو جاتا ہے، اس بداعمالی کی شامت اس پر دنیا میں پڑتی ہے، یا آخرت میں اس کے لئے عذاب تیار ہو جاتا ہے، اور یہ سارا سلسلہ عمل حق تعالیٰ کی مشیت سے وقوع پاتا ہے، مگر حق تعالیٰ اس پر راضی نہیں، وہ

راضی اسی طرح تھا، کہ وہ شخص پرہیزگار رہتا، اور جنت کا مستحق بنتا، دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ اس سلسلہ علل کو ظہور میں لانے کا حق تعالیٰ نے ارادہ نہیں کیا، البتہ یہ اس کی مشیت تھی، جادو کا معاملہ بھی اس پر قیاس کر لینا چاہیئے، یعنی جن اسباب مذکورہ پر جادو کے عجائبات مترتب ہوتے ہیں، ان اسباب کا ظہور اور ان پر ثمرات سحر کا ترتب مشیتِ حق کے تقاضوں میں سے ہے، ارادہ حق کا ان سے تعلق نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں، اسی لئے ان اسباب کو اختیار کرنا اور ان سے جادو کے اعمال اور ان کے ثمرات کو مقصود بنانا قانونِ الٰہی میں حرام اور اکبر الکبائر ہے، مگر با ایں ہمہ اسبابِ سحر پر آثار سحر کا مرتب ہونا مشیتِ الٰہیہ کے ماتحت ہے، اس لئے ان کا ظہور ہو جاتا ہے، اگرچہ ان کو عمل میں لانے والا کافر ہو جائے۔

اس میں کسی کو بھی شبہ نہیں ہے کہ جادو کا علم طب سے نکلا ہے، طب کے عجیب وغریب کرشموں نے لوگوں کے دلوں میں جادوگروں کے عقیدہ کو مستحکم کر دیا، اور انہیں یقین ہو گیا، کہ اتنی جلدی صحت ہو جانا ضرور ارواح اور شیاطین کی مدد سے ہوا کرتا ہے اصل حقیقت کو سمجھتے تو بہت کم ہوتے ہیں مگر ظاہری حالات کو دیکھ کر حکم لگانے والے ہمیشہ کثرت سے ہوا کرتے ہیں، پھر یہ علم نجوم میں جا کے مل گیا، اس وجہ سے کہ نافہمیوں نے یہ خیال کر لیا، کہ ہر چیز کا ظہورِ آسمان سے ہوتا ہے، ستاروں اور سیاروں کا اثر ہم پر ضرور پڑتا ہے۔

جادو کی قسمیں

۱) جادو کی پہلی قسم وہ ہے جس کا علم ہاروت اور ماروت سے نکلا ہے، بابلیوں نے اس علم کو ان سے سیکھ لیا تھا، اور اسی علم میں وہ تعمق بہت کیا کرتے تھے، اور کلدانی جو بابل کے رہنے والے تھے، اسی علم میں زیادہ تر مشغول تھے۔

مؤرخین کا بیان ہے کہ بابل کے حکیموں نے نمرود کے زمانہ میں جو بابل کا بادشاہ تھا، چھ طلسم بنائے تھے، جو وہم وادراک میں بھی نہیں آسکتے، اوران کے سمجھنے سے عقل قاصر ہے، چنانچہ ان کے طلسم یہ ہیں۔

پہلا طلسم:

ایک بطخ تھی، جو تانبے کی بنائی گئی تھی، اس میں یہ عجیب جادو رکھا تھا، کہ جب کوئی جاسوس شہر میں آتا، تو وہ بطخ زور سے شور مچاتی تھی، کہ اس کی آواز شہر کے ہر ایک آدمی کے کان میں پہنچ جاتی تھی، لوگ اس آواز سے سمجھ جاتے تھے، کہ کوئی جاسوس آیا ہے، یا کوئی چور شہر میں آگھسا ہے، اسی وقت اس جاسوس یا چور کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔

دوسرا طلسم:

ایک نقارہ تھا، جس میں یہ جادو رکھا گیا تھا، کہ اگر کسی کا کوئی عزیز یا رشتہ دار گم ہو جاتا، تو وہ شخص اس نقارہ کے پاس آکر ایک چوٹ اس پر مارتا، تو وہ فوراً شور مچا کر کہتا تھا کہ تیرا دوست یا تیرا رشتہ دار یا تیری فلاں چیز فلاں جگہ اور فلاں مقام پر ہے، پس وہ شخص یا وہ چیز اس کو وہیں مل جاتی۔

تیسرا طلسم:

ایک آئینہ تھا جو چھپی ہوئی چیزوں کا عکس دکھا دیتا تھا خواہ وہ چیز زمین کی تہ میں ہو، یا پانی میں ہو، معلوم ہو جاتی تھی۔

چوتھا طلسم:

ایک حوض تھا جس کے کنارے پر سالانہ ایک جشن ہوا کرتا تھا، اس جشن

میں شہر کے بڑے بڑے رئیس اور امیر لوگ جمع ہوتے تھے، جس چیز کی ضرورت ہوتی تھی اس حوض میں سے پیدا ہو جاتی تھی، خواہ کسی قسم کا شربت پینے کو جی چاہتا خواہش کے مطابق اس حوض میں سے نکل آتا تھا۔

پانچواں طلسم:

ایک تالاب تھا، جو قضیوں اور جھگڑوں کے رفع کرنے کے لئے بنایا گیا تھا، جب دو شخصوں میں جھگڑا ہوتا تھا تو وہ دونوں تالاب پر چلے آتے تھے، اور تالاب میں کود پڑتے تھے، جو شخص حق پر ہوتا تھا تالاب کا پانی اس کے ٹخنوں تک آ جاتا تھا، جو شخص حق پر نہ ہوتا تھا، تالاب کا پانی اسے ڈبو دیتا تھا، لیکن اگر اس نے اپنی خطا کا اقرار کیا، اور سچی توبہ کی، تو پھر وہ نہیں ڈوبتا تھا۔

چھٹا طلسم:

ایک درخت تھا جو نمرود کے محل کے دروازے پر لگا ہوا تھا، اس درخت کی یہ ایک عجیب خاصیت تھی، کہ جہاں اس کے نیچے لوگ جمع ہونے شروع ہوتے، تو اس کا سایہ بھی بڑھ جاتا، حتی کہ جوں جوں آدمیوں کی کثرت ہوتی جاتی، سایہ میں بھی وسعت ہوتی جاتی تھی، یہاں تک کہ ایک لاکھ تعداد تک درخت کا سایہ برابر وسیع ہوتا جاتا تھا، اور جب ایک لاکھ سے ایک شخص بھی زیادہ ہو جاتا، تو وہ سایہ فوراً ہی گم ہو جاتا تھا۔

۲) **دوسری قسم کا جادو** وہ ہے جس سے جن وشیاطین کی تسخیر ہوتی ہے، اور اس زمانہ میں اکثر اسی کا بہت زور ہے، جادوگر جو جن کو اتارتے اور بھوت، پریت کو جلاتے ہیں، تقریباً ہر شہر اور ہر قصبے میں پائے جاتے ہیں، جاہل مرد اور عورتیں بہت

جلد ان کا شکار بن جاتی ہیں، اور اپنی زندگی کا سرمایہ جو بڑی جان کاہی سے کمایا ہے، ان کی نذر کر دیتے ہیں، بعض اوقات اپنی جانِ عزیز بھی دے دیتے ہیں۔

۳) **تیسری قسم کا جادو** وہ ہے کہ اس کے زور سے بھوتوں یا شیاطین وغیرہ کے سردار کو حاضر کیا جائے، اور پھر اس سے کام لیا جائے۔

۴) **چوتھی قسم کا جادو** صرف روحانیات وتخیلات سے تعلق رکھتا ہے، جس میں اپنے خیالات کے زور سے یا جنّی ذرائع سے دوسرے پر اثر ڈالا جاتا ہے، جس کو مسمریزم کہتے ہیں۔

۵) پانچویں قسم کا جادو وہ ہے جس میں خواص اشیاء کے کرشمے دکھائے جائیں، مثلاً، انگلیوں کا آگ سے روشن کر لینا، اس کی ترکیب یہ ہے کہ تھوڑا سا قلمی شورہ سرکہ میں تر کیا جائے، اور اس میں تھوڑا سا کف دریا ملایا جائے، اور اسے انگلیوں سے مل لیا جائے، پھر اگر چراغ سے ان انگلیوں کو روشن کیا جائے گا تو انگلیاں مثل شمع کے روشن ہو جائیں گی، مگر جلیں گی نہیں اس قسم کے جادو کو شعبدہ کہتے ہیں۔

ایک اور اعتبار سے جادو کی اقسام

جادو کی تین قسمیں ہیں۔(۱) فطری (۲) علوی (۳) مافوق القدرت

۱) فطری

جادو وہ ہے جس سے قوانینِ قدرت کے موافق عجائبات کا ظہور ہونا ہے، اور نظام کائنات اسی فطری جادو سے قائم ہے، مرنا جینا سب اسی جادو سے ظہور پذیر ہوتا ہے، بہت سے عجائبات سادہ یہ مطلق سمجھ میں نہیں آتے، جو روزمرہ یا کبھی کبھی ہماری آنکھوں کے آگے حادث ہو کے معدوم ہو جاتے ہیں، جن کا سبب ہم نہیں

دریافت کر سکتے، اور جن کے حادث ہونے کے صحیح اسباب ہماری ضعیف اور محدود عقول نہیں پاسکتیں، تو بھی اس صورت سے ہمارے بہت سے تجربے فطری فلسفہ بالخصوص بجلی علم مناظر و مرایا اور علم قوت مقناطیسی اسی قسم کے جادو کی ایک شکل پیدا کرتے ہیں، ناواقف اور جاہل لوگ ان ہی کو معجزہ اور کرامت سمجھتے ہیں، چنانچہ کہتے ہیں کہ ریاستوں میں جب پہلے پہل ریل جاری ہوئی تو ہزاروں ہندوؤں نے انجن کو سجدہ کیا، اور اسے دیوتا مانا، اب بھی ہندوستان میں ایسے آدمی موجود ہیں جو انگریزوں کو بڑا جادوگر خیال کرتے ہیں۔

(۲) علوی جادو

وہ ہے جس کے ذریعہ سے ہر قسم کے ارواح اور ستاروں پر کسی حد تک قدرت حاصل ہو جائے، اور پھر انسان پر پورا قبضہ ہو جائے۔

(۳) مافوق الفطرت

وہ جادو ہے جس سے شیاطین اور جنات مسخر ہو سکیں، اور نیز وہ بعض اوقات فطرت کی قوتوں پر عمل کے زور سے غالب ہو جاتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ فطری قوتوں پر کوئی پوری طرح غالب نہیں آسکتا۔

پہلا جادوگر

حکیم ارسطو جسے معلم اول کہتے ہیں جادو کا معتقد تھا، اس نے خود ایک روایت بابل کے جادوگروں کی بیان کی ہے، چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ شہر بابل کے دو نامور جادوگر برہماطوس اور بیداغوس تھے، ان دونوں میں کچھ تنازعہ ہوا، جب کشیدگی زیادہ بڑھی، اور گفتگو تلخی کے ساتھ ہونے لگی، اور طرفین سے طیش انگیز کلمات زبان

سے نکلنے لگے، تو بیداغوس نے کہا تو قوت اور طاقت میں مجھ سے کیا مقابلہ کر سکتا ہے؟ تو نہیں جانتا کہ مریخ اور زحل تو میرے مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے، تیری کیا حقیقت ہے؟ دم بھر میں تجھے خاک سیاہ کر سکتا ہوں، یہ سنتے ہیں برہماطوس کے تن بدن میں آگ لگی گئی، اس نے فورا مریخ کی روح سے استعانت کی، اور دم زدن میں لاف زن بیداغوس کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

اس قسم کے جادو کی دو شرطیں ہیں۔

اول شرط: یہ ہے کہ ارواح کو قلوب پر جاری سمجھے، اور یہ یقین رکھے کہ روحوں کو دلوں کی پوری کیفیت معلوم ہوتی ہے، اگر ایسا یقین نہ رکھے گا، تو قیامت تک روحیں اس کی التجاء نہ سنیں گی نہ اس پر کار بند ہوں گی۔

دوسری شرط: یہ ہے کہ کواکب کی روحانیات کی دعوت کرنے میں اول قمر کی دعوت کرے، کیوں کہ وہ ہماری دنیا سے سب سے زیادہ قریب سیارہ ہے، پھر قمر کے وسیلہ سے عطارد کی دعوت کرے، یونہی ایک کے وسیلہ سے ایک کی دعوت کرتا چلا جائے، قمر کی دعوت میں ایک نقش ہوتا ہے۔ جس پر یہ عبارت لکھی جاتی ہے۔

اَیُّهَا الْمَلِكُ الْكَرِیْمُ السَّیِّدُ الرَّحِیْمُ وَمُنْزِلُ النِّعْمَة

اور جب عطارد کی دعوت ہوتی ہے تو نقش پر لکھ کر یہ پڑھا جاتا ہے۔

مَاحَصَلَ لِیْ مِنَ الْخَیْرِ فَهُوَ عَنْكَ وَكُلُّ مَا یَنْدَفِعُ مِنَ الشَّرِمِنِّیْ فَهُوَ مِنْكَ۔

اس عبارت کو چالیس بار پڑھ کر پھر گیارہ بار یہ پڑھتے ہیں:

اَلسَّیِّدُ الْفَاضِلُ النَّاطِقُ الْعَالِمُ بِخَفِیَّاتِ الْاُمُوْرِ الْمُطَّلِعُ عَلَی السَّرَائِرِ۔

اصلاح: اس قسم کا جادو جوان الفاظ کے پڑھنے سے حاصل ہو قطعی حرام اور معصیت ہے، اور اس کا عامل نہ صرف کافر ہے بلکہ گردن زدنی بھی ہے، چنانچہ آگے چل کر ہم اس مسئلہ پر وضاحت سے روشنی ڈالیں گے۔

جادو کی نسبت مصریوں کے خیالات

جادو کی بنیاد سب سے پہلے مصر میں پڑی، جہاں بت پرستی خوب زور وشور سے رائج تھی، اہلِ مصر شیاطین پر اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ جادو کے بہت بڑے اور زبردست مؤکل یہی ہیں، مگر انہوں نے ان شیاطین یا اَجنّہ کو اربعہ عناصر پر بھی پوری قدرت دے دی تھی، اور ان کا یقین تھا کہ ہوا، آگ اور پانی پر یہ پوری حکومت رکھتے ہیں، اور تمام انسانی معاملات بالکل ان کے قبضہ میں ہیں، جہاں انہیں کوئی شدید یا خفیف مرض ہوتا تھا تو وہ یہ خیال کرتے تھے کہ شیطان یا جن کا اثر ہے، اور کوئی سبب مرض کے حادث ہونے کا نہیں ہے، مثلاً جب کسی کو بخار چڑھتا تھا تو اس بخار کی فطری سبب کی جستجو نہیں کی جاتی تھی، بلکہ جادوگر یا عامل سے تعویذ گنڈے وغیرہ لائے جاتے تھے، کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ بغیر اس ترکیب کے صحت یاب ہونا ناممکن ہے۔

یہ مافوق الفطرت کی باتیں مصر سے تمام مشرق میں پھیل گئیں، یہاں تک کہ جب یہودی بابل میں گرفتار ہوئے، تو انہوں نے اس پر عمل پیرا ہونا شروع کیا، اور اس کا اثر انجیل نویسوں پر بھی پڑا کہ جہاں اس قسم کی باتیں مروجہ انجیلوں میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔

کہتے ہیں کہ فیثا غورث کے شاگرد اپنے جادو سے اکثر مریضوں کو اچھا کر دیتے تھے، چنانچہ فیثا غورث کا بیان ہے کہ جس پر جن، بھوت، پریت یا آسیب کا سایہ ہو، وہ عمل کے مؤکلوں کی مدد سے بھی اچھا ہو سکتا ہے، در جھاڑ پھونک اور گنڈہ

تعویذ سے بھی اور جادو کے راگوں سے بھی اچھا ہوسکتا ہے۔

(۲) جادو یا سحر کی ابتداء

مؤرخین جادو کی ابتداء اس طرح بیان کرتے ہیں، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی امت کو ارواحِ خبیثہ کی پرستش کے طریقے اور ان پر قبضہ پانے کے قاعدے بتانے شروع کئے اس قلیم سے خدا پرستی میں فرق آنے لگا، تو حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کو حکم دیا کہ سب جنات اور شیاطین کو حاضر ہونے کا حکم دو، چانچہ وزیر نے سب کو حکم دیا، اور وہ دربار میں حاضر ہوگئے، حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو فرمایا:

کہ تم کل طریقے اور قواعد ارواح پرستی کے ایک کتاب میں جمع کرو، فوراً حکم کی تعمیل کی گئی، ایک کتاب تیار ہوگئی، حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کتاب کو اپنی کرسی کے نیچے جس پر آپ بیٹھا کرتے تھے دفن کر دیا، اس کے یہ معنی ہوئے کہ ارواح پرستی کا علم مٹ گیا۔

غرض جب تک حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام زندہ رہے یہی کیفیت رہی، مگر جب آپ کا اور آپ کے وزیر کا انتقال ہوگیا، پھر جنوں اور شیاطین نے چالاکی سے لوگوں کو یہ کہنا شروع کیا، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے جادو کے زور سے یہ حکومت کی تھی، اور اسی کی وجہ سے سب جن اور شیاطین ان کے مطیع ہوگئے تھے، وہ جادوؤں کی کتاب اپنی کرسی کے نیچے دفن کر گئے ہیں، اگر وہاں سے کھود کر نکال لی جائے، تو جادو کا علم ہر ایک سیکھ سکتا ہے، اور ہر شخص حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی طرح تمام مخلوق کو مطیع کر سکتا ہے، چنانچہ لوگ شیاطین کے دھوکے میں آگئے، اور انہوں نے کرسی کے نیچے سے زمین کھود کر وہ کتاب نکال لی، اور اس کو

پڑھنا شروع کیا، اس علم کے حاصل کرنے سے بہت سے عجائب وغرائب کا ظہور ہوا، اور ہر شخص سحر کی کتاب کو ازبر کرنے کی فکر میں لگ گیا، ان کی تمام امت افسون گری اور جادوٹونے میں مصروف ہونے لگی، تمام وہ خیالات جو حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ و السلام خدا پرستی کی بابت ان میں رائج کر گئے تھے، بتدریج ختم ہوگئے اور جب شیطانوں نے یہ دیکھا کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی امت پورے طور پر گمراہ ہوگئی، تو وہ رفتہ رفتہ رفو چکر ہونے شروع ہوئے، اس ترویج باطل سے دین حق کو سخت صدمہ پہنچا کتاب اللہ سے اعراض کرنے سے ان کے روحانی امراض بڑھنے لگے غائبوں، رواحِ خبیثہ اور اسلاف شیاطین کے ناموں کے ورد نے انہیں دین و دنیا کا نہ رکھا، وہ ان روحوں اور بتوں پر نذریں اور قربانیاں چڑھانے اور ان کی پرستش کرنے لگے یہی گویا کفر کی پہلی سیڑھی تھی۔

دوسرا کفران کا یہ تھا کہ وہ یہ خیال کرنے لگ گئے، کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام بھی بت پرستی کیا کرتے تھے اور بہت بڑے جادوگر تھے، یہ ان کے کفر کا دوسرا درجہ تھا۔

ابن جریر نے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو، کہ صادقوں کے ساتھ کاذب بھی ملاتا ہے، حالانکہ سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام بت پرست اور جادوگر تھے، اسے یہ معصوم پیغمبروں کی فہرست میں رکھتا ہے، اور وہ ایسا جادوگر تھا کہ اپنے جادو کے زور سے ہوا کو گھوڑا بنا کے اس کی پیٹھ پر سوار ہوتا تھا، جب یہودیوں نے اس کا غل مچایا، تو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فوراً اس کی تردید کردی، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ (سورۃ بقرہ/۱۰۲)

”یعنی سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام ہرگز کافر نہ تھے،،

اگر کوئی پیغمبر ایسا کرے، تو وہ بھی کفر سے نہیں بچ سکتا، وہ تو حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے معجزے دکھائے تھے اس لئے جن وانس اور خدا کی دیگر مخلوقات ان پر ایمان لے آئی تھی، بھلا معصوم پیغمبروں کو سحر وافسونگری اور بتوں پر نذر چڑھانے سے کیا مطلب، چونکہ یہودیوں نے حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات پر بہتان عظیم اٹھایا تھا، اس لئے وہ کافر ہو گئے، وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ط (سورہ بقرہ/۱۰۲)

"لوگوں کو اعمال سحر کی تعلیم دیتے تھے۔

ان کے افتراء اور دروغ سے لوگ دھوکا کھا کے جادو اور افسونگری میں مشغول ہوئے تھے، ان کو یقین ہو گیا کہ درحقیقت سحر کوئی بری چیز نہیں ہے، کیوں کہ جب پیغمبروں نے اس سے چشم پوشی نہیں کی بلکہ اپنی کامیابی کا اسے بہت بڑا آلہ بنایا، تو پھر اس کا سیکھنا کسی طرح بھی برا نہیں ہوسکتا، وہ جادو کے سیکھنے میں بتوں کی ایسی تعظیم کرتے تھے، جو اللہ کی شایانِ شان تھی، وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ارواحِ خبیثہ غیب دان ہیں، اور یہ مشکل کشائی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں، اگر انہیں مسخر کرلیا جائے، تو پھر دین و دنیا کی ہر چیز بہ آسانی حاصل ہوسکتی ہے۔

(۳) سحر اور ساحر کے متعلق حکم شرعی

اس قسم کا سحر جس میں جنات یا ارواحِ خبیثہ یا بتوں کو مشکل کشا سمجھا جائے، یا بتوں کو سجدہ کیا جائے، بہت بڑا کفر ہے، اگر کوئی مسلمان ایسا کرے تو وہ مرتد ہے، اور اس کو توبہ کی مہلت دی گئی ہے، چنانچہ اگر وہ مرد ہے تو اس کو تین دن کی مہلت دینی چاہئے، اگر وہ تین دن تک توبہ نہ کرے، تو اسے قتل کر دینا چاہئے، اس کو

مسلمانون کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے ،اور اگر عورت ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرد کی طرح اسے بھی تین دن کی مہلت دینی چاہیئے ،اگر تین دن میں وہ باز آگئی اور اس نے توبہ کرلی تو خیر ورنہ اسے بھی قتل کردینا چاہیئے اور اس کو بھی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہیئے مگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے، کہ جب تک وہ توبہ نہ کرلے ،اسے قید رکھنا چاہیئے ، بہر کیف جادو کرنا کفر ہے۔

اگر جادو کرنے والا یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں وہ طاقت ہے، کہ میں اپنے جادو سے خدا کا سا کام دکھا سکتا ہوں، یا پیغمبروں کے سے معجزے دکھا سکتا ہوں، جیسے پرند بنا کے ہوا میں اڑا دینا، یا ایک سال کی مسافت کو چشم زدن میں طے کر لینا، وہ شخص مرتد اور کافر ہے، ہاں اگر وہ یہ بیان کرے کہ یہ اعمال میں نے اس لئے سیکھے ہیں، کہ میں اس سے قتل نفس کر سکتا ہوں، یا بیمار کو تندرست اور تندرست کو بیمار بنا سکتا ہوں، اور امن میں خلل ڈال سکتا ہوں، یا فساد رفع کر سکتا ہوں، تو ایسا شخص فاسق اور مزوّر ہے، اس جادو کو فسق اور تزدیر کہیں گے ایسے شخص کو بھی قتل کردینا چاہیئے ، کیوں کہ اس کی ذات سے فساد کا اندیشہ ہے، اور وہ ضرور بے گناہوں کو ستائے گا، اس حکم میں ساحرہ اور ساحر میں کچھ فرق نہیں ہے، دونوں کی ایک ہی سزا ہے، چنانچہ امام فخر الدین رازی اور زاہدی رحمۃ اللہ علیہم کا اس پر اتفاق ہے، لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بیان کرے، کہ میں جادو کرتا ہوں، یا ثبوت ہو جائے ، کہ وہ جادوگر ہے، تو اسے قتل کر ڈالنا چاہیئے ، اس کو توبہ کی بھی مہلت نہیں دینی چاہیئے ، ہاں اگر وہ اس امر کا ثبوت دے دے، کہ میں نے مدت سے جادو کو چھوڑ دیا ہوا ہے، تو پھر اسے معاف کردینا چاہیئے ، (تفسیر عزیزی)

جادوگر کی سزا از روئے حدیث

جادو کا سیکھنا اور سکھانا سنگین جرم ہے، اور جادوگر کی سزا موت ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَۃٌ بِالسَّیْفِ (رواہ الترمذی)

سیدنا جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جادوگر کی سزا ضرب از شمشیر ہے (ترمذی ابواب الحدود، باب حد الساحر:: تفسیر ابن کثیر/سورۂ بقرہ/۱۰۲)

جادوگروں پر امام شافعی کا فتوی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اگر ایک شخص نے جادو کر کے کسی کو مار ڈالا، اور پھر اس نے اقرار کیا، کہ میں نے اسے جادو سے مارا ہے، اور میرا جادو ہمیشہ مہلک ثابت ہوا ہے، تو اس پر قصاص واجب ہوگیا، بیشک وہ شخص قتل کر دیا جائے، اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ میرے جادو سے یہ مرا ہے، مگر میرا جادو کبھی مہلک ہوتا ہے، اور کبھی نہیں ہوتا، تو گویا یہ قتل شبہ عمد میں داخل ہے، اور اس پر احکام شبہ عمد جاری ہونے چاہئیں اور اگر وہ بیان کرے، کہ جادو تو میں نے کسی اور شخص پر کیا تھا، لیکن چونکہ متوفی اس کا ہم نام تھا، اس سبب سے میرا جادو اس پر چل گیا، اور یہ ہلاک ہوگیا، یا یہ بیان کرے، کہ جادو کے موضع میں چلا گیا تھا، اس وجہ سے ہلاکت ہوئی، تو اس قتل کو قتل خطا کہیں گے، لہٰذا خطا کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

رفعِ اشکال

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ خارق عادت اور افعال جو محض اللہ تعالیٰ کی

قدرت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں، اکثر اوقات انبیاء اولیاء سے ان کا ظہور ہو جاتا ہے، مثلاً صورتوں اور شکلوں کا بدل دینا، مردوں کا زندہ کرنا اور برسوں کی مسافت چشم زدن میں طے کر جانا، وغیرہ وغیرہ۔

سوال

وہ افعال جو اولیاء کے ہاتھوں سے سرزد ہوتے ہیں، اور وہ افعال جنہیں جادوگر کرتے ہیں، ان دونوں میں فرق کیا ہے؟

جواب

فرق صرف اس قدر ہے کہ اولیاء ایسے افعال کا صدور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور جادوگر اپنی طرف، یا اپنے مؤکلوں کی طرف، اور نیز ان افعال کو اپنے اختیار کا کام جانتے ہیں، اور اپنے اصنام اور ارواحِ خبیثہ پر قربانیاں کرتے ہیں، اس میں شرک صریح لازم آتا ہے، اور یہی کفر ہے، اسی طرح اولاد دینا توسیع رزق، اور شفا الامراض ارواحِ خبیثہ کی طرف نسبت دیتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ ہماری قدرت اور ان کی کوشش سے اولاد پیدا ہوئی، یا رزق میں وسعت ہوئی یا مریض شفایاب ہوا، بخلاف اولیاء اللہ کے وہ یہ سمجھتے ہیں، کہ جو کچھ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے، ہم تو صرف دعا کرنے والے ہیں۔

(۴) قصہ جادو ہاروت و ماروت

بعض علمائے کرام نے ہاروت و ماروت کو بہت بڑا زبردست جادوگر اور صاحب قوت مانا ہے، چنانچہ ان کی بے نظیر قوت کا یوں بیان کرتے ہیں۔

حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے اپنی سنن میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ

تعالی عنہا سے روایت کیا ہے، کہ آپ فرماتے ہیں: ایک عورت نے قبیلہ دومۃ الجندل میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دریافت کرنا تھا، افسوس کہ آپ نے رحلت فرمائی، جب وہ میرے پاس آئی، تو میں نے اس سے دریافت کیا: تیری کیا حاجت ہے اور تو کیا کہنا چاہتی ہے؟ مجھ سے کہہ! اس نے کہا، میرا خاوند مجھ سے ہمیشہ بدسلوکی کیا کرتا تھا، اور کبھی صلح کی طرف راغب نہیں ہوا تھا، اور میری جان سخت عذاب میں رہتی تھی، کہ اتفاق سے ایک دن ایک بڑھیا میرے مکان پر آ گئی، میں نے اس سے اپنی مصیبت کا حال بیان کیا، اس نے جواب دیا کہ بیٹی! یہ کوئی بڑی بات نہیں، ہے جو کچھ میں کہوں، اگر تو اس پر مستعد ہو جائے، تو تیرا شوہر تیرا غلام بن جائے گا، اور اگر تو اٹھتے بیٹھتے لات مارے گی تو بھی وہ اف تک نہیں کرنے کا۔

میں نے کہا، کہ میں آپ کے ہر ایک حکم کو بجالانے کے لئے تیار ہوں۔

غرض جب اخیر شب ہوئی تو وہ بڑھیا میرے پاس آئی اور اپنے ساتھ دو کالے کتے بھی لے آئی، ایک کتے پر آپ سوار ہوئی، اور دوسرے پر مجھے سوار کیا، اور پھر ہم دونو روانہ ہو کر شہر بابل میں جا پہنچے، وہاں دیکھتی ہوں کہ دو مرد الٹے لٹک رہے ہیں، انہوں نے میری صورت دیکھتے ہی کہا، تو یہاں کیوں آئی؟

بڑھیا کے اشارے سے میں نے ان کو یہ جواب دیا، کہ جادو سیکھنے آئی ہوں، دونوں نے کہا کہ جادو کفر ہے، اور جو سیکھتا ہے کافر ہو جاتا ہے، لہذا بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کو واپس چلی جا، اور اپنے دین وایمان کو ضائع نہ کر! میں نے کہا: میں بغیر جادو سیکھے یہاں سے نہیں ٹلنے کی، چاہے کچھ ہی ہو، وہ بار بار منع کرتے تھے، لیکن میں اسی قدر اسرار کرتی تھی، غرض جب انہوں نے یہ سمجھ لیا، کہ یہ باز نہیں آتی تو بامر مجبوری انہوں نے کہا کہ تو اس تنور کے پاس جا کے اس پر پیشاب کر دے، چنانچہ جب میں اس تنور کے پاس پہنچی تو مجھے وہاں بڑا خوف معلوم ہوا، اس لئے میں وہاں

سے واپس ان کے پاس چلی آئی ،اوران سے جھوٹ کہہ دیا، کہ میں پیشاب کر آئی ہوں،انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو نے وہاں کچھ دیکھا بھی؟ میں نے انکار کیا،انہوں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے،تو نے پیشاب نہیں کیا،بس اب تیرے لئے یہی بہتر ہے، کہ تو یہاں سے چلی جا، کہ تو کافر نہ ہو جائے ، میں نے کہا میں ہرگز نہیں جانے کی،انہوں نے کہا جب تو نہیں مانتی اور ضد کئے جاتی ہے تو پھر جا اور تنور میں پیشاب کر، پس میں پھر دل مضبوط کر کے گئی پھر وہی خوف وہراس مجھ پر طاری ہوا،اور کلیجہ کانپنے لگا میں گھبرا کے اور دوڑ کے واپس ان کے پاس چلی آئی۔ پھر انہوں نے واپس گھر جانے کے لئے مجھ سے کہا،غرض میں نے تیسری بار جا کر اس میں پیشاب کر دیا، پیشاب کرتے ہی میں نے ایک گھوڑے کے سوار کو تنور میں سے نکلتے ہوئے دیکھا جو سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق تھا، سر پر خود فولادی بدن میں زرہ سینہ پر چار آئینہ لگائے ہوئے اس سج دھج اور شان وشکوہ سے نکلا، کہ میں ڈر گئی،وہ تنور سے نکلتے ہیں سیدھا آسمان کی طرف اڑتا چلا گیا،اور غائب ہو گیا، پھر میں ان کے پاس گئی،اور سوار کا حال بیان کیا،انہوں نے کہا، کہ اب تو سچ کہتی ہے،وہ سوار تیرا ایمان تھا، جو تجھ میں سے نکل کے آسمان پر چلا گیا،بس اب جا تو جادو کے فن میں کامل ہو گئی، پھر میں نے اپنی رفیقہ بڑھیا سے کہا، کہ میں تو جادو سیکھنے آئی تھی لیکن ان مردوں نے مجھے کچھ تعلیم نہیں دی،صرف اتنا کہہ دیا ہے کہ بس اب تو جادو میں کامل ہو گئی، بڑھیا نے کہا، میرا خیال ہے کہ تو نے اب ہر چیز سیکھ لی ،اب جو کچھ تو چاہے گی وہ ہو جائے گا،ان کی تعلیم اسی قسم کی ہوتی ہے، میں نے اس بڑھیا سے کہا میں کیونکر یقین کروں کہ مجھے جادو آ گیا ہے۔

اس نے کہا: تو یک گیہوں کا دانہ زمین میں ڈال ،اور کہہ کہ ”اے دانہ تو اگ آ“ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا،وہ دانہ فوراً اگ آیا، پھر میں نے کہا بڑا ہو، بڑا ہو

گیا، پھر کہا خوشہ لا، خوشہ لے آیا، پھر کہا خشک ہو، خشک ہوگیا، پھر کہا گیہوں بن جا، گیہوں بن گیا، جب میں نے ہر طرح آزمالیا، اور میں پوری اتری، تو اب ایمان کے خیال سے میری آنکھیں کھلیں، میں سخت نادم ہوئی، اور مجھے ایمان جانے کا بہت افسوس ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال سن کر حاضر ہوئی تھی، کہ میرے دردِ دل کا کچھ علاج ہوگا، اور میرا گیا ہوا ایمان واپس آجائے گا، اے ام المؤمنین اب تک میں نے کسی کو نہیں ستایا، اور نہ ہی کسی کو تکلیف دی، اور میں سچ کہتی ہوں کہ میں کسی کو اذیت پہنچانے سے اب تک بچی ہوئی ہوں، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: آپ کا تو وصال ہو چکا ہے، ہاں آپ کے صحابہ کرام موجود ہیں ان کے پاس جا کر اپنا حال عرض کر شاید وہ تیرے ایمان کے واپس آنے کی کوئی تدبیر بتائیں، چنانچہ وہ عورت کئی اصحاب کے پاس گئی مگر کسی نے بھی اس کی بیماری کا علاج نہ بتلایا، آخر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک تدبیر بتلائی کہ اگر تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہو تو اس کی خدمت کر، ممکن ہے کہ تیرا ایمان واپس آجائے۔ (مستدرک حاکم، کتاب البر والصلۃ :: سنن بیہقی، کتاب القسامۃ، باب قبول توبۃ الساحر حقن دمہ بتوبتہ)

ہاروت و ماروت کو دیکھنے والا جوان

(۲) دوسری روایت ابن المنذر اوزاعی نے ہارون بن رباب سے نقل کی ہے، کہ میں ایک دن عبدالملک بن مروان سے ملنے گیا، وہاں دیکھتا ہوں کہ اس کے پاس ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہوا ہے، میں نے درباروالوں سے دریافت کیا، کہ یہ کون شخص ہے، جو بادشاہ کے برابر تخت پر بیٹھا ہوا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ اس بات کا فخر کرتا ہے، کہ کہ میں ہاروت اور ماروت کو دیکھ کر آیا ہوں یہ سن کر میں اس شخص کے

پاس گیا اور اس سے کہا کہ تو ہاروت وماروت کا قصہ مجھے سنا، اس نے آنکھو میں آنسو بھر کر اپنا قصہ یوں بیان کرنا شروع کیا:

میں ایک نوجوان لڑکا تھا، میرا باپ عین جوانی کے عالم میں انتقال کر گیا، اور بہت سی دولت چھوڑ کر مرا، اور بعد میں مال میری ماں کے قبضے میں آیا میری ماں مجھ سے بہت محبت و پیار رکھتی تھی اور جو کچھ میں اس سے مانگتا تھا، وہ دے دیتی تھی اور ہر فضول خرچی میں روپیہ اڑا دیتا تھا، لیک میری ماں مجھ سے کچھ نہیں کہتی تھی، جب میں جوان ہو گیا اور مجھے کچھ عقل وشعور آیا تو میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ میرے باپ کے پاس اتنی دولت کہاں سے آتی تھی؟ اس نے کہا بیٹا! تجھے اس بات سے کیا تعلق جتنا تو خرچ کر سکتا ہے، خرچ کر مگر دریافت نہ کرو میں نے بڑی خواہش ظاہر کی، اور رونا شروع کر دیا، بہ امر مجبوری میری ماں میرا ہاتھ پکڑ کے ایک کوٹھڑی میں لے گئی، اور وہاں میں نے جواہرات اور اشرفیوں کے ڈھیر لگے ہوئے دیکھے، اس نے یہ دکھا کر کہا کہ یہ روپیہ اور یہ زرو جواہر تیری کئی پشتوں کے لئے کافی ہے تجھے ضرورت کیا پڑی کی خواہ مخواہ اس کا سبب دریافت کرنے میں اصرار کرتا ہے کہ یہ دولت باپ نے کہاں سے کمائی؟ لیکن میں پھر بھی اپنی ضد اور اصرار پر جما رہا، ناچار اس نے مجھ سے یہ راز کھول دیا، کہ تیرا باپ جادوگر تھا، اس نے جادو کے زور سے یہ دولت جمع کی تھی، یہ سنتے ہی میں نے کہا، کہ موروثی دولت پر قناعت کرنا ہمت اور اولوالعزمی کے خلاف ہے، مجھے میری ماں نے ہر چند سمجھایا کہ باپ کی دولت کا تو ہی اکیلا وارث ہے، یہ بے وقت اولوالعزمی پیدا ہو جانا میری پریشانی کا باعث ہے، لیکن میں نے ماں کی نصیحت کی کچھ پروانہ کی، اور اس سے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ میرے باپ کا کوئی ایسا دوست بھی ہے، جو ان کے علم کے راز سے واقف تھا؟

ماں نے مجبور ہو کر کہا: ہاں فلاں شخص ہے، اور وہ فلاں جگہ رہتا ہے، یہ سن کر

سیدھا اس شخص کے پاس دوڑا ہوا گیا، بڑے ادب سے جھک کر سلام کیا، اور دست بستہ اس کے سامنے بیٹھ گیا، اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ تو کون ہے! اور کہاں سے آیا ہے؟

میں نے عرض کیا: میں فلاں شخص کا بیٹا ہوں، اور فلاں جگہ سے آیا ہوں، اس نے میرے باپ کا نام سنتے ہی مجھے گلے سے لگالیا، اور نہایت مہربانی سے پیش آیا، پھر مجھ سے دریافت کرنے لگا کہ تو کس ضرورت کے لئے آیا ہے؟ تیرا باپ تو اس قدر مال و دولت چھوڑ کر مرا ہے کہ جو تیری کئی پشتوں کے لئے بھی کافی ہے، میں نے صاف صاف کہہ دیا کہ مجھے مال کی ضرورت یہاں نہیں لائی ہے بلکہ میں جادو سیکھنے کے لئے آیا ہوں، اس شخص نے کہا، اے میرے بھتیجے! یہ خیال دل سے نکال دو، کیوں کہ اس میں سراسر نقصان ہے، لیکن میں نے کہا: ۔

دست از طلب ندارم تا کام من برآید　　یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

جب تک آپ مجھے ایسا کامل نہ کر دیں جیسا میرا باپ تھا، میں آپ کا دامن نہیں چھوڑنے کا، اس نے یہ سن کر سخت تاسف کیا، اور میری اس ضد سے اسے بہت صدمہ ہوا، ہر چند اس نے کوشش کی کہ میں سمجھ جاؤں، لیکن میرے سر پر تو جادو سیکھنے کا جن چڑھا ہوا تھا، بھلا میں کیوں سمجھتا اور مجھے اس کی نصیحت کیوں کر قبول ہوتی، وہ آبدیدہ ہونے کے بعد کہنے لگا: ۔

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند

جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را

مگر یہ ساری باتیں میری سحر آموزی کے شوق کے آگے فضول تھیں آخر الامر اس نے مجبور ہوکر کہا کہ اگر تو نہیں مانتا ہے، تو فلاں روز فلاں ساعت کا منتظر رہ، غرض خدا خدا کر کے وہ وقت آیا، تو میں نے اس سے ایفائے وعدہ کی درخواست کی،

پھر بھی وہ مجھے سمجھانے لگا، کہ للہ تو اس خیال سے باز آ، میں انکار ہی کرتا رہا، لیکن جب وہ نصیحت کرتے کرتے تھک گیا:

تو اس نے کہا، میں تجھے اس جگہ لے جاتا ہوں، لیکن یہ یاد رکھنا کہ وہاں بھولے سے بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہ لینا، میں نے حتمی وعدہ کیا، کہ ایسا نہیں ہوگا، وہ مجھے ایک تہ خانہ میں لے کے اترا، میں اندازہ سے کہتا ہوں کہ ہم دونوں نے قریب تین سو۳۳ زینے طے کے کئے ہوں گے لیکن اس میں آفتاب کی روشنی اس قدر تیز تھی کہ جتنی سطح زمین پر ہوتی ہے، جب اخیر منزل پر پہنچے تو میں نے ہاروت اور ماروت کو لوہے کے زنجیروں میں لٹکا ہوا دیکھا، ان کی آنکھیں بڑی بڑی ڈھالوں کی طرح تھیں، اوران کے پر اس قدر چوڑے اور چکلے تھے، کہ میں خوف کے مارے کانپ گیا اور میری زبان سے بے ساختہ لاالــہ الاّ الــلــہ نکل گیا، یہ کلمہ پڑھتے ہی انہوں نے پروں کو جنبش دی، اور آہ وزاری کرنے لگے، اور پھر خاموش ہو گئے، میں نے امتحانا پھر کلمہ پڑھا، پھر ان کی یہی حالت ہوگئی، پھر میں نے کلمہ دہرایا، پھر ان کی وہی حالت ہوگئی پھر میں ان کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے دریافت کیا، کیا تو انسان کی جنس سے ہے؟

میں نے کہا: ہوں، پھر میں نے ان سے پوچھا۔
کلمہءِ حق سن کر تمہاری ایسی حالت کیوں ہوئی؟

انہوں نے کہا: کہ جب سے ہم آسمان سے زمین پر آئے ہیں ہم نے یہ کلمہ آج ہی سنا ہے، اور اس سے ہمیں اپنی اصلی جگہ یاد آ گئی اور ہمارے دل پر ایک چوٹ لگی اور ہم اس صدمہ سے غل مچانے لگے، اب تو بیان کر کہ تو کس پیغمبر کی امت سے ہے، میں نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوں اور یہ سنتے ہی کہنے لگے، کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم مبعوث ہو چکے ہیں، میں نے

کہاہاں، لیکن اب تو آپ کا وصال بھی ہو گیا، اور آپ کے بعد چار خلیفہ بھی ہو چکے پھرانہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت ایک ہی شخص کے تابع ہے، یا ان کا سردار علیحدہ علیحدہ ہے، میں نے کہا ایک ہی شخص کے تابع ہیں، یہ سن کے انہیں سخت رنج ہوا، پھر پوچھا کہ ان میں اتفاق ہے یا نفاق، میں نے کہا دلوں میں تو نفاق ہے، مگر بظاہر اتفاق یہ سن کروہ بہت ہی خوش وخرم ہوئے، پھر پوچھا کی ان کی عمارت کا سلسلہ بحر طبریہ تک پہنچ گیا، میں نے کہا ابھی تک نہیں پہنچا، یہ سن کروہ رنجیدہ ہوئے، مجھے ان کی باتوں سے تعجب ہوا آخر میں نے ان سے پوچھا کہ جب تم نے سنا کہ امت محمدی ایک ہی بادشاہ کے تابع ہے، تو تم کیوں رنجیدہ خاطر ہوئے، انہوں نے کہا کہ ہمارے خوش ونا خوش ہونے کی یہ وجہ ہے کہ جب ہم نے یہ سنا کہ ابھی تک ان میں اتفاق ہے، تو ہم پر بڑا صدمہ ہوا، کیوں کہ ہم سے یہ وعدہ کیا گیا ہے، کہ قیامت تک تم پر عذاب رہے گا، اور قیامت کے آنے کی نشانی یہ ہے کہ امت محمدیہ میں نفاق پھیلے، گروہ گروہ ہو جائیں، اور ہر گروہ اپنا سردار الگ الگ بنالے، دوسری قرب قیامت کی یہ نشانی ہے کہ بحر طبریہ تک سلسلہ عمارت پہنچ جائے، تیرے کہنے سے ہمیں اس لئے رنج ہوا کہ ابھی قرب قیامت دور ہے پھر میں نے کہا کہ مجھے کچھ وصیت کیجئے، انہوں نے کہا کہ کم سویا کر، اور اس خطرناک حالت سے ہوشیار ہو جا، جو عنقریب آنے والی ہے، انہوں نے مجھے جادو نہیں سکھایا، اور نہ میرے رہنما نے مجھے سحر کی تعلیم کی پھر میں وہاں سے چلا آیا۔

ہاروت وماروت کا ذکر قرآن میں

قرآن مجید فرقان حمید میں ہاروت وماروت کا قصہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ (سورہ بقرہ/۱۰۲)

اور پیچھے پڑ گئے اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت سلیمان میں، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، لیکن شیطانوں نے کفر کیا، کہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور وہ جو اتارا گیا بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اور یہ دو فرشتے کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے حتیٰ کہ کہتے کہ بلاشک ہم آزمائش میں ہیں تو تو کفر نہ کر، تو لوگ ان دونوں سے وہ سیکھتے جس کے ساتھ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔

ہاروت و ماروت کا ذکر احادیث میں

ہاروت و ماروت کا ذکر احادیث میں اس طرح آیا ہے:

ابن جریر بن ابی حاتم، حاکم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علی کرمہ اللہ وجہہ، عبداللہ بن عمر اور مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہاروت و ماروت کی بابت یہ روایت نقل کی ہے، کہ جب حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں لوگوں کے اعمال بد نے آسمان پر پرواز کی، فرشتوں میں قیل وقال شروع ہوگئی، اور انہوں نے بنی آدم کی سخت تحقیر کی، اور ان پر لعن طعن کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تم بنی آدم پر کیوں لعن طعن کرتے ہو، چونکہ ہم نے ان کی سرشت میں غضب اور خواہش نفسانی کو ملا دیا ہے، اس لئے ان سے یہ افعال قبیحہ سرزد ہوتے ہیں اگر میں تمہیں بھی زمین پر سکونت پذیر کروں، اور تم میں بھی غضب اور خواہش نفسانی

ڈال دوں، تو تم سے بھی ایسے ہی گناہ سرزد ہونے لگیں گے۔

فرشتوں نے عرض کیا: یاالا العالمین اگر ہماری سرشت میں غضب اور خواہش نفسانی کی آمیزش ہو جائے، تو بھی ہم کبھی ایسے گناہوں کے مرتکب نہ ہوں گے، اللہ تعالی نے فرمایا:

تم اپنے گروہ میں سے دو فرشتوں کو منتخب کرلو، تاکہ انہیں بھی زمین پر بھیجا جائے، اور پھر تم پر حقیقت کھل جائے، چنانچہ فرشتوں نے ہاروت و ماروت کو منتخب کیا، کیوں کہ وہ تمام فرشتوں میں سے زیادہ عبادت کرنے والے اور ہر وقت تسبیح وتہلیل میں مشغول رہنے والے تھے، پس ان کو اللہ تعالی کے حضور میں پیش کیا گیا، اللہ تعالی نے ان کی سرشت میں غضب وخواہشِ نفسانی کا مادہ ملادیا، پھر ان کو دنیا میں بھیج دیا، تاکہ وہ دنیا میں جا کر لوگوں پر حکومت کریں، اور انہیں لڑنے جھگرنے سے روکیں، قتل وغارت کو موقوف کریں اور عدل وانصاف کی چاشنی انہیں چکھائیں، فرائضِ عبودیت کی تعلیم کریں لیکن ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا کہ وہ دن بھر تو اپنے مقررہ فرائض کی انجام دہی کرتے رہیں، اور شام کو آسمان پر چلے آئیں اس لئے انہیں اسم اعظم سکھادیا گیا تھا، کہ جب وہ اسم اعظم پڑھیں تو فورا آسمان پر اڑ کے چلے آئیں، مہینہ بھر تک تو وہ یونہی آتے جاتے رہے، اور انہوں نے فرض منصبی کو بوجہ احسن ادا کیا، ان کی شہرت بھی شہر بھر میں ہوگئی، کہ دو شخص آسمان سے اتر کا فلاں موضع میں ٹھہرے ہیں نہایت نیک بخت ہیں، جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے، اور جو بات بتاتے ہیں وہ ٹھیک اترتی ہے، اور مقدمات کا فیصلہ بھی حق حق کرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے بموجب یہ بیان کیا جاتا ہے، کہ ایک عورت زہرہ نامی ان کے پاس آئی یہ عورت بڑی خوب صورت تھی اور عمدہ لباس پہنے رہتی تھی، اس کا خاوند اس پر بہت سختی کیا کرتا تھا، اس نے ان فرشتوں سے داد

خواہی کی، یہ عورت ایرانی تھی اس نے آ کر یہ بھی کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ اسم اعظم جانتے ہیں، مجھے اسم اعظم سیکھنے کا بہت شوق ہے، اور اسی لئے میں آپ صاحبوں کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں، اگر مجھے اسم اعظم آ جائے گا، تو میں اس مصیبت سے نکل جاؤں گی، انہوں نے جونہی اس کی صورت پر نظر کی دل ہاتھ سے دے بیٹھے، اور اس پر فریفتہ ہو گئے، تمام وعدے جو اپنے خالق سے کئے تھے، وہ دل سے محو ہو گئے، گویا ان کی یہ کیفیت ہو گئی۔

نہ تنہا در رہش بازم دل و دیں فدائے جان شیریں جان شیریں

ہوش و ہواس درست نہ رہے، محبت کی آگ دل میں بڑھ گئی اور اسی بے خودی میں وصل کی درخواست کی:

اس عورت نے کہا: یہ ایک محال امر ہے، میرا شوہر بڑا باغیرت شخص ہے، اگر اسے اشارۃ یہ معلوم ہو گیا، کہ میرا اور آپ کا تعلق ہے، تو وہ مجھے قتل کر ڈالے گا، ہاں اس کی ایک ترکیب یہ ہو سکتی ہے کہ اول تو تم میرے معبود کو سجدہ کرو، پھر میرے خاوند کو قتل کر ڈالو، پھر میں تمہاری ہو جاؤں گی۔

یہ سنتے ہی انہوں نے کہا: معاذ اللہ! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا، کہ ہم سوائے اللہ تعالی کے کسی اور کو سجدہ کریں، اور کسی کو بلا وجہ قتل کر دیں، توبہ توبہ ان باتوں کا ہمارے آگے نام بھی نہ لو، زہرہ یہ سن کے اٹھ کھڑی ہوئی، اور چلتے چلتے یہ کہہ گئی، کہ اگر یہ منظور نہیں ہے تو پھر میرا وصل بھی ممکن نہیں ہے۔

ہاروت و ماروت نے انکار تو کر دیا، مگر ان کے دل میں محبت کی آگ چونکہ بھڑک چکی تھی اور اس کی لپٹیں زیادہ ہوتی جاتی تھیں، اس لئے زہرہ کے چلے جانے پر ان کی یہ حالت ہو گئی تھی۔

زدیدہ رفتی و مردم ہماں نفس فریاد کہ بے تو مردم و آں گاہ چنیں بہ آسانی

کسیکہ تشنہ لب نازتست مے داند کہ موج آب حیات است چین پیشانی

نہشت غمزۂ اسلام دشمنت کہ دوروز محبت تو کنم جمع با مسلمانی

جب بے تابی اور پریشانی بڑھی، تو دوسرے دن زہرہ کو پیغام بھیجا کہ ہم آج تیرے ہاں مہمان رہنا چاہتے ہیں، اگر تو قبول کرے گی، تو ہماری اس میں بہت شرف افزائی ہے۔

زہرہ نے جواب میں کہلا بھیجا بسر و چشم تشریف لائیے، آپ ہی کا گھر ہے۔

غرض یہ دونوں وقت مقررہ پر وہاں پہنچے زہرہ نے پہلے ہی سے مکان کی آراستگی کر رکھی تھی، خود بھی خوب بن سنور کر آراستہ ہو گئی تھی، شراب کے شیشے بھی تیار تھے، زہرہ نے ان کی بڑی خاطر تواضع کی، اور اس کی زبان حال سے بیساختہ یہ نکل رہا تھا۔

وہ آئے گھر میں ہمارے خدا کی قدرت کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

اب اس کا حسن و جمال ان کے دل میں پہلے سے بھی زیادہ کھب گیا، اور ایک غیر معمولی جوش اٹھا، جس سے ان کی خواہش وصل کا اظہار ہو گیا۔

زہرہ نے کہا: سنو صاحب! بات یہ ہے کہ اگر آپ میرا وصل چاہتے ہیں، تو میں چار شرائط پیش کرتی ہوں، ان میں سے اگر ایک بھی مان لیں گے، تو میں آپ کی ہو جاؤں گی، انہوں نے نہایت اشتیاق سے دریافت کیا، سرت گردیم و قربانت شویم فرمائیے!

اس نے کہا: ایک شرط تو یہ ہے کہ میرے بت کو سجدہ کرو!

دوسری شرط یہ ہے کہ میرے خاوند کو مار ڈالو!

تیسری شرط یہ ہے کہ میرے ہاتھ سے جام شراب پی لو!

چوتھی شرط یہ ہے کہ تم مجھے اسم اعظم سکھا دو!

یہ چاروں شرطیں پیش کر دی ہیں، اب آپ کو اختیار ہے انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ سجدہ کرنا تو خدا کے سوا کسی دوسرے کو کفر ہے۔

قتل کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

اسم اعظم بھی نہیں بتا سکتے کیوں کہ یہ اللہ تعالی کا بھید ہے۔

البتہ شراب کو پی لینا کچھ بڑا بھاری گناہ نہیں ہے، یہ معاف ہو سکتا ہے، پس انہوں نے شراب پی لی اور پی بھی اس قدر کہ بدمست ہو گئے، اور اس بدمستی میں انہوں نے زہرہ کے بت کو سجدہ بھی کیا، اس کے خاوند کو قتل بھی کیا، اسے اسم اعظم بھی بتا دیا۔

بعض روایتوں میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ جونہی زہرہ کو اسم اعظم کی تعلیم ہوئی، اس کی روح نے آسمان کی طرف صعود کیا، اللہ تعالی کے حکم سے وہ روح سیارہ زہرہ کی روح کے ساتھ مل گئی، جو اب تک آسمان پر چمکتی ہے، ادھر جب ہاروت و ماروت کو ہوش آیا تو اپنے آپ کو اسم اعظم اور تجلیات ربانیہ سے خالی پایا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ‏ ‏ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

غرض اللہ تعالی نے فرشتوں سے خطاب کر کے ہاروت و ماروت کے حال کی طرف ان کی توجہ دلائی، کہ دیکھو یہ دونوں فرشتے باوجودیکہ میری تجلیات سے منور تھے، اور رات انہیں پھر آسمان پر رکھا جاتا تھا باوجود اس عنایت کے یہ کیسے شرمناک گناہ میں گرفتار ہو گئے بیچارے بنی آدم کو یہ تجلیات اور حضوری کہاں؟ اگر وہ گرفتار معصیت ہوں، تو زیادہ تعجب کی بات نہیں، فرشتوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا، اور اہل زمین کے لئے دعائے مغفرت کرنے لگے، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ (سورہ شوری/۵)

اور فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔

اب ہاروت وماروت کی حالت دن بدن بدتر ہوتی گئی، آخرہ ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اپنا سارا حال سنایا، اور کہا کہ آپ ہماری سفارش اللہ تعالی کے ہاں کریں، تاکہ ہمارا قصور معاف ہو جائے، اور ہم اپنی اصلی جگہ پر چلے جائیں، ادریس علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

جمعہ تک انتظار کرو میں تمہاری بابت رب العالمین کے حضور میں عرض کروں گا، چنانچہ یہ دونوں ہفتہ کے روز حسب وعدہ حضرت ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آئے،

انہوں نے کہا: میں نے بارگاہ الٰہی میں تمہاری سفارش کی تھی، لیکن قبول نہیں ہوئی، اچھا آئندہ جمعہ کو پھر عرض کروں گا، چنانچہ دوسرے جمعہ کو عرض کرنے پر یہ جواب ملا کہ ان سے دریافت کرو کہ وہ دنیا کا عذاب چاہتے ہیں یا آخرت کا اگر وہ دنیا کا چاہیں، تو انہیں دنیا کا دیا جائے اور اگر آخرت کا چاہیں، تو آخرت کا چنانچہ پھر وہ حسب وعدہ ادریس علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اللہ تعالی کا حکم سنایا اس پر انہوں نے آپس میں مشورہ کیا، کہ عذاب دنیا فانی ہے، اور عذاب آخرت باقی ہے، لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ہم عذاب دنیا اختیار کریں، کہ چند روزہ ہے چنانچہ انہوں نے مشورہ کے بعد کہا: ہم دنیا کا عذاب چاہتے ہیں۔

ادریس علیہ الصلاۃ والسلام نے بارگاہِ عالی میں ان کا جواب عرض کردیا۔

اللہ تعالی نے اسی وقت فرشتوں کو حکم کیا: لوہے کی آتشین زنجیروں کے ساتھ ان کو جکڑ کر کنویں میں اوندھا لٹکا دو، اور اس کنویں میں تیز آگ برابر بھڑکتی رہے، اور باری باری سے ایک فرشتہ ہر وقت موجود رہے، جو آتشین کوڑوں سے شب

وروز انہیں مارتا رہے، جب تک قیامت نہ ہو، ان کی کیفیت یہی رہے، جب ان پر پیاس کا غلبہ ہوتا ہے، تو ان کے پاس پانی لے جاتے ہیں، لیکن جب وہ پانی کے لئے منہ کھولتے ہیں، تو پانی علیحدہ کرلیا جاتا ہے۔ (سنن بیہقی اور امام مسند امام احمد)

قصہ ہاروت وماروت کی صحت کا انکار

امام فخر الدین رازی اور قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہما نے قصہ ہاروت و ماروت کی صحت سے انکار کیا ہے، چنانچہ وہ انکار کی وجوہات یہ بیان کرتے ہیں:

اول:۔ فرشتے بالاجماع معصوم ہیں، گناہ کبیرہ کا صدور ان سے ممکن نہیں ہے کیوں کہ یہ منافی عصمت ہے۔

دوم...... ان دونوں فرشتوں کو اس شدید عذاب کی گرفت میں جادو کی تعلیم کی فرصت کہاں ہوسکتی ہے، کیوں کہ وہ تو اپنے حال میں مبتلا ہیں، اور لوگ ان کے پاس جادو سیکھنے کے لئے کس طرح جاسکتے ہیں، اور پھر انکا آنے والوں کے ساتھ اختلاط پیدا کرنا کیسا؟

سوم...... یہ کیوں کر ہوسکتا ہے، کہ ایک بدکار عورت اسم اعظم پڑھتے ہی آسمان پر اڑ کر چلی گئی، اور پھر وہ ستارہ بن گئی، جو ابھی تک چمک دے رہا ہے، بجائے اس کے کہ اس کے گناہوں، بدکاریوں اور فسق وفجور کی سزا دیجاتی، الٹا اس پر یہ احسان عظیم کیا گیا، کہ آج تک کسی ولی کو نصیب نہیں ہوا۔

چہارم...... زہرہ تو مشہور سیارہ ہے جو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی خلقت سے پہلی ہی موجود تھا، لیکن اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس سیارہ کا جو سبعہ سیارات میں سے ہے ظہور ہوا ہے۔

پنجم...... یہ قصہ فرشتوں کی زبان سے نقل کیا گیا ہے، کہ انہوں نے کہا یااللہ

العالمین! اگر ہم میں غضب اور خواہش ہوتی تو بھی ہم کبھی گناہ نہ کرتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا:

اگر تم میں انسانی غضب وغیرہ کا مادہ ہوتا تو تم بھی گناہ کبیرہ کرتے، اس واقعہ سے جنابِ الٰہی کی صریح تجہیل اور تکذیب لازم آتی ہے، اور یہ فعل شنیع منافی ایمان ہے۔ (اس سے تجہیل و تکذیب اس طرح لازم آتی ہے، کہ فرشتوں کا جو کہنا ہے کہ ہم ایسا نہیں کریں گے، یہ بات گستاخی پر محمول ہوگی، قاری محمد یاسین قادری)

ششم...... اس سے لازم آتا ہے کہ ان دو فرشتوں کے نازل کرنے کا سبب یہ تھا کہ مخلوق خدا میں جادو کی تعلیم پھیلے، تو گویا اللہ تعالیٰ نے جادو کی تعلیم مخلوق کو خود دی جو صریح البطلان ہے۔

خلاصہ ءِ مضمون

جادو معاصی شدیدہ کی اقسام سے ہے، لہذا اس کا سیکھنا سکھانا اور عمل میں لانا نہایت برا ہے، بلکہ داخل کفر ہے، اس کتاب میں ایسے کفریہ اعمال کا ذکر کوئی اچھی مناسبت نہیں رکھتا تھا مگر چونکہ یہ کتاب اعمال کے تمام اصول و فروع پر مشتمل ہے، اور ہم ضروری سمجھتے ہیں، کہ فن و اعمال کا کائی شعبہ اس کتاب میں غیر مذکور نہ رہے، لہٰذا تکمیلِ کتاب کے لحاظ سے مشروع عملیات کے ساتھ اس غیر مشروع عمل کا بھی ذکر کر دینا مناسب سمجھا۔ تاہم اس ذکر سے یہ فائدہ ضرور ہوگا، کہ اعمالِ سحر کی تاریخ اس کی اصلیت، اس کی برائی، اور اس کے متعلق شریعت کا فیصلہ ناظرین کے ذہن نشین ہو جائے گا۔

اور اس سے معلومات میں ایک اچھا اضافہ متصور ہے۔

باب چہارم

تاریخ عملیات

عملیات کی ابتداء

عملیات اپنے عام مفہوم کے لحاظ سے جو عمل مشروع (تعویذ اور دم وغیرہ) اور عمل غیر مشروع (سحر وغیرہ) دونوں کو شامل ہے، ابتدائے عالم سے رائج معلوم ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۂ بقرہ/۳۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو تمام اسماء سکھا دئے۔

اس سے یہ اشارہ مستنبط ہوتا ہے، حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو ان تمام اسماء پاک کا علم بھی سکھا دیا گیا جو بطور عمل پڑھنے اور لکھنے میں آتے ہیں، پھر وہ علم توارثاً بنی آدم میں سے خاص خاص افراد کو ملا ہے۔

اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ سحر بھی ابتدائے عالم سے چلا آتا ہے، چنانچہ جب شیطان بارگاہ حق سے مردود و مطرود ہوا، تو اس نے عرض کیا۔

اَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ○ (سورۂ اعراف/۱۴)

الٰہی مجھے قیامت تک کے لئے مہلت دے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ○ (سورۂ اعراف/۱۵)

یعنی اچھا منظور ہے، اور تجھے قیامت تک کے لئے مہلت دی گئی۔

پھر شیطان بولا:

فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىٕلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ○(سورۂ اعراف/۱۶،۱۷)

یعنی ابلیس نے کہا، جب تو نے مجھے گمراہ کر دیا ہے، تو میں بھی تیری سیدھی راہ پر ان کی تاک میں بیٹھ جاؤں گا، پھر ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی دائیں طرف سے اور ان کی بائیں طرف سے ان کے پاس چلا آؤں گا، اور تو اکثر آدمیوں کو شکر گذار (یعنی ایمان دار) نہ پائے گا۔

شیطان کو بارگاہ حق سے مہلت مل گئی اور اس کو یہ موقع بھی دے دیا گیا، جس طرح چاہے، لوگوں کو بہکائے ورغلائے، اور وسواس میں ڈالے تو اس میں ایک خاص حکمت تھی، کیوں کہ اگر کوئی ایسی طاقت شریر وفاسد کام کی ترغیب دینے والی موجود نہ ہوتی تو لوگوں کی اچھی اور بری استعدادوں میں کوئی امتیاز ظاہر نہ ہوتا، پھر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تعلیم وتلقین سے نیک وبد اور سعید وشقی یکساں طور سے مستفید ہو کر اہل نجات کی ایک ہی صف میں کھڑے ہو جاتے، اور اسی طرح شقی بلا استحقاق سعیدوں میں شامل ہو جاتے، اور سعیدوں کو ان پر کوئی برتری حاصل نہ ہوتی، شیطان کے وجود اور اس کی گمراہ کن کارگزاری سے یہ فائدہ ہوا کہ اس کے مکر وحیل اشقیاء پر کارگر ہو کر ان کی شقاوت کے رنگ کو نمایاں کر دیتے ہیں، جس سے سعید وشقی کی الگ الگ حیثیتیں نظر آنے لگتی ہیں۔

شیطان کو آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے معاملے میں جو شکست نصیب ہوئی تھی، اس سے وہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا سخت دشمن ہو گیا تھا، اس نے بطور انتقام اپنی اس مہلت اور آزادی کے موقع کو یوں استعمال کرنا شروع کیا، کہ ان کی اولاد کو

بہکانے کی کوشش کرنے لگا، چنانچہ سب سے پہلے اس کا داؤ حضرت آدم کے فرزند قابیل پر چل گیا، جو اپنے بھائی ہابیل کے قتل کا مرتکب ہوا۔

غرض دنیا میں جس قدر گمراہ لوگ کافر و مشرک مبتدع، ظالم، قاتل، ساحر، سارق، خائن، باغی، زانی وغیرہ ہیں، سب شیطان کے بگاڑے سے ہوئے اور اسی کے چیلے چانٹے ہیں، اور جب سے یہ جرائم و معاصی دنیا میں ظاہر ہوئے ان کا موجد شیطان ہے، بس سحر و جادو بھی شیطان کی ایجاد ہے، اور اسی کی تاثیرات شیطانی اعمال ہی کے قبیل سے ہیں۔

گمراہ لوگ کہا کرتے ہیں:

مراد مند کی مراد فلاں بت کے آگے ماتھا ٹیکتے ہی پوری ہو جاتی ہے۔

بانجھ عورت کو فلاں قبر پر سجدہ کرتے ہی حمل ٹھہر جاتا ہے۔

ناقابل علاج مریض کا مرض فلاں درخت کی پوجا کرتے ہی دور ہو جاتا ہے، اور کوئی تعجب کی بات نہیں، کہ یہ واقعات صحیح ہوں، دراصل یہ تمام شیطانی کرشمے ہیں، ممکن ہے کہ شیطان عورت کے شکم میں کوئی ایسا تصرف کر رکھتا ہو جس سے نطفہء رحم میں نہ ٹھہرتا ہو، جب کسی انسان صورت شیطان کے مشورے سے اس نے قبر پر سجدہ کر کے اپنا ایمان ضائع کر لیا، اور شیطان کا مقصد پورا ہو گیا، تو اس نے اپنا تصرف اٹھا لیا، اور حمل ٹھہر گیا، اسی طرح پر مراد مند کا ایمان ضائع کر دینا چاہتا ہے، اور بارگاہِ الٰہی سے اس کو ایسی کوشش کرنے کے لئے آزادی بھی مل چکی ہے، جادو کا عمل بھی اسی قسم کے شیطانی تصرفات سے مملو (بھرے ہوئے) ہوتا ہے تو گویا وہ شیطان کا مقصد پورا کر رہا ہے، اس کے عوض میں شیطان بھی اپنے غیر مرئی طریقے سے اس کا مطلب پورا کر دیتا ہے۔

برصیصا کا قصہ

بنی اسرائیل کے مشہور عابدوں سے برصیصا نام کا ایک عابد تھا، وہ ستر برس تک اس الزام کے ساتھ عبادت الٰہی میں مصروف رہا، کہ ایک دن بھی وظائف روز مرہ قضا نہ کئے، شیطان کی آنکھ میں اس کا یہ زہد و تقوی کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا، اس لئے اس نے اپنے تمام شیطونگڑوں کو جمع کر کے کہا، میں اس برصیصا عابد کی عبادت سے تنگ آ گیا ہوں، کوئی تم میں سے ایسا ہے، جو اس کو اپنے اڑنگے پر چڑھا کر گمراہ کر دے، ایک شیطونگڑا ابیض نام آگے بڑھا، اور بولا، میں حضور کے اقبال سے اس کو ایسا ٹھیک کروں گا کہ یاد ہی کرے گا، شیطان نے اس کی پیٹھ ٹھونکی، اور حکم دیا کہ جا جلدی کام کر، ابیض نے ایک عابد مرتاض کا بھیس بدلا، اور برصیصا کی عبادت گاہ پر پہنچ کر دستک دی، برصیصا نے پوچھا کون ہے؟ وہ بولا میں ایک طالب ہوں، حضرت کی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کرنا چاہتا ہوں برصیصا نے کنڈی کھول دی، ابیض نے اندر آتے ہی نماز پڑھنی شروع کر دی، جتنی مدت وہ وہاں رہا نماز روزہ میں مشغول نظر آتا تھا، جب برصیصا کو اس پر پورا اعتماد ہو گیا، تو اس نے کہا اب اجازت دو کہ مجھے ایک اور بزرگ سے نیاز حاصل ہے، اب ان کی خدمت میں باقی عمر بسر کروں گا، میں آپ کو ایک اسم ایسا بتاتا ہوں جس کو پڑھنے سے ہر قسم کی بیماری دور ہو جاتی ہے، پھر وہ لعین عابد کو ایک اسم سکھا کر رخصت ہوا، اور ابلیس کے پاس جا کر کہا:

لیجئے میں برصیصا کی تباہی کا سامان کر آیا ہوں، پھر اس نے ایک بچے کا گلا دبایا جس سے بچے کا سانس رکنے لگا، اور وہ مرنے کے قریب ہو گیا، ماں باپ سخت پریشان ہوئے، ادھر جھٹ ابیض انسانی شکل میں نمودار ہو کر بچے کے ماں باپ سے کہنے لگا، اس بچے پر شیطان مسلط ہو رہا ہے، برصیصا کے پاس اس کا مجرب علاج ہے

وہ بے چارے اس بچہ کو برصیصا کے پاس لے گئے، برصیصا نے وہ اسم پڑھا، تو فورا ابیض نے بچے کا گلا چھوڑ دیا، اور بچہ تندرست ہو گیا، اسی طرح یہ شیطو نگڑا کسی کو کوئی تکلیف دیتا اور کسی کو کوئی اذیت پہنچاتا، اور برصیصا کے اسم پڑھنے سے ان لوگوں کو آرام ہو جاتا، آخر اس ملعون نے اسی قسم کی تکلیف اس زمانے کے بادشاہ کی بیٹی کو پہنچائی، اس کے علاج پر بھی برصیصا مامور ہو گیا، تنہائی کا موقع جو ملا تو بدنصیب عابد کا دل اس پر آ گیا اور بہ اغوائے شیطان اس کے ساتھ منہ کالا کر بیٹھا، مدتوں علاج کے بہانے سے یہی رنگ رلیاں رہیں، آخر شہزادی کو حمل ٹھہر گیا، عابد نے بخوف فضیحت اس بے چاری لڑکی کو قتل کر کے دامن کوہ میں دفن کر دیا، آخر راز افشاں ہوا، مقتولہ کا سراغ لگایا گیا، عابد کی سزائے قتل کا فیصلہ ہوا، ابیض نے عابد سے کہا، کہ تم مجھ کو سجدہ کر دو، تو ابھی قتل سے بچالوں گا، عابد نے اس ملعون کے آگے سجدہ کر کے رہا سہا ایمان بھی کھولیا، اور ادھر وہ قتل کی سزا میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔

غرض شیطان اس طرح لوگوں کا ایمان برباد کرنے کے لئے ادھران سے کلماتِ کفر کہلاتا، اور اعمال کفر سرزد کراتا ہے اور ادھران کلمات واعمال کے اثرات ونتائج بروئے کار لاتا رہتا ہے، یہی جادو ہے اس لئے وہ داخل کفر ہے۔

حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک عمل

تاریخ کے حالات سے پتہ چلتا ہے، کہ بعض انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات بصورت عمل وقوع میں آئے ہیں، مثلا جب قوم عاد پر باد تند کا عذاب نازل ہوا، تو حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک دائرہ زمین پر اس طرح بنایا جس طرح عامل لوگ حصار بناتے ہیں، اور اپنے تابعین کی جماعت کو اس دائرہ میں رہنے کا حکم دیا، وہ تند ہوا جو بڑے بڑے تناور لوگوں کو پہاڑوں کی چٹانوں سے ٹکرا کر

ٹکڑے ٹکڑے کیئے دیتی تھی، جب اس دائرہ کے پاس آتی تو بادصبا کی طرح نرم ہو جاتی، ہر چند یہ حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام کا معجزہ تھا، مگر اس میں شک نہیں کہ اس کی شکل عمل کی سی تھی، جس سے یہ کہنا بے جا نہیں کہ عمل کرتا انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام سے ماثور ہے، چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں۔

ہود گردِ مومناں خطے کشید   نرم مے شد باد کانجا میرسید

حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام نے مسلمانوں کے گرد ایک خط کھینچ دیا جب ہوا وہاں پہنچتی تو نرم ہو جاتی۔

ہر کہ بیروں بود زاں خط جملہ را   پارہ پارہ مے شکست اندر ہوا

جو شخص اس خط سے باہر تھا ہوا اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی۔

شیبان راعی رحمہ اللہ تعالی

ہم چنیں شیبان راعی مے کشید   گرد بر گرد رمہ خطے پدید

اسی طرح شیبان راعی اپنے ریوڑ کے گرد ایک نمایاں خط کھینچ دیتے تھے۔

چوں بجمعہ می شد او وقت نماز   تا نیارد گرگ آنجا ترکتاز

جبکہ وہ جمعہ کی نماز کے لئے جاتے تا کہ بھیڑیا وہاں لوٹ نہ مچائے۔

ہیچ گرگے در نرفتے اندراں   گوسپندے ہم نہ گشتے گم ازاں

چنانچہ کوئی بھیڑیا اس خط کے اندر نہ جاتا، کوئی بکری بھی اس خط سے نکل کر گم نہ ہوتی تھی۔

حضرت شیبان راعی رحمۃ اللہ علیہ ایک ولی کامل ہوئے ہیں، بکریاں چرانا ان کا شغل تھا، اور وہ بھی اپنی بکریوں کے گرد ایک خط کھینچ دیتے تھے، تو کوئی بھیڑیا اس میں تعدی نہیں کر سکتا تھا، شیبان راعی کوئی پیغمبر نہ تھے، کہ ان کا یہ فعل معجزہ قرار

پائے، لامحالہ یہ ایک مجرب عمل تھا جس کا عجیب اثر بمنزلہ کرامت سمجھنا چاہئے، جو اس بات کا کافی ثبوت ہے، کہ حضرت ہود علیہ الصلاۃ والسلام کا حصاری خط کھینچنا تو ایک معجزہ تھا، مگر عمل کی شکل میں تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں عملیات

ملک مصر قدیم زمانہ میں ساحرانہ عملیات کا گہوارہ تھا سحر جادو علمی وعملی کمالات میں سے ایک بڑا ہنر سمجھا جاتا تھا، اس لئے جادوگروں کو دربارِ شاہی میں خاص تقرب حاصل تھا، چونکہ مملکت مصر کے تمام ادنی واعلیٰ لوگوں کے قلب ودماغ پر جادو کی عظمت چھائی ہوئی تھی، اس لئے ان کے اس اعتقادی طلسم کو توڑنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو معجزہ عطا ہوا جو ساحرانہ اعمال کا پورا جواب تھا۔

یعنی ان کا عصا اژدہا بن جاتا تھا، جس نے ساحروں کے بزورِ سحر بنائے ہوئے تمام سانپ سپولئے چٹ کر لئے، اور جادوگر جو اپنی بدتری کے زعم میں بڑے تن کر میدان مقابلہ میں آئے تھے، بے بسی سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ کے بہت امراء اور مشہور جادوگر مردوں اور عورتوں کی لاشیں بلکہ فرعون کی لاش بھی اسی زمانہ میں برآمد ہوئی ہے، جو مصر کے عجائب خانہ میں ہے، اور سیاح دیکھ دیکھ کر آتے ہیں، لاشیں ہزارہا سال سے جوں کی توں درست وسالم ہیں، بعض لاشوں کے تابوتوں پر کچھ عملی نقوش بھی بنے ہوئے ہیں، مصر میں یورپ کا خیال ہے کہ اہل مصر کو کسی قسم کی خاص حنوط کا نسخہ آتا تھا، جس کے استعمال سے لاشیں ہزارہا سال تک خراب وبوسیدہ نہیں ہوئیں، ان لاشوں پر وہی حنوط مل دی گئی ہوگی، اس لئے ان پر کسی قسم کی بوسدگی وکہنگی مؤثر نہیں ہوئی، مگر ماہرین عملیات کا دعوی ہے کہ، ان لاشوں کی سلامتی انہی نقوش کی بدولت ہے جو ان

کے تابوتوں پر منقش ہیں، ان سے قیاس کر سکتے ہیں، کہ اہلِ مصر عملیات کے فن میں کسی قدر ماہر تھے، اور انہوں نے اس فن کو کس اوجِ ترقی پر پہنچادیا تھا، ہزاروں سال گزرنے پر آج تک ان کے نقوش کی تاثیر قائم ہے۔

ہندوستان کا ایک مشہور سیاح اپنے سفرنامہ میں لکھتا ہے:

''مصری لاشیں کسی مصالحہ کے سبب سے سالم نہیں ہیں، بلکہ ان کی بقا کا راز خود ان کے چوبی صندوقوں پر کندہ ہے، مصری باشندے تاثیر کواکب کے عامل تھے، اور تاثیرِ کواکب پر ان کو پوری دسترس حاصل تھی، جس کا ذکر تاریخوں میں بھی پایا جاتا ہے، اور خود چوبی صندوقوں پر کندہ ہے''

اس کے بعد یہی سیاح لکھتا ہے:

''مجھے اس خط سے واقفیت نہیں ہے، لیکن ان نقوش میں ا [illegible]ے مروجہ تعویذات طلسمی وکواکبی سے مشابہ ہیں، اس لئے ہم کو یقین ہوتا ہے کہ یہ لاشیں عملِ کواکب کے دائروں میں محفوظ کی گئی ہیں''۔

آگے چل کر تحریر کیا ہے۔

''ایک ساحرہ کا بدن اس قدر شفاف اور چمکدار ہے کہ حیرت ہوتی ہے، گویا وہ شیشے کی مورت ہے، پر آہ! اس کے چہرہ کو دیکھئے بڑا ہیبت ناک ہو رہا ہے، مرتے وقت سکرات کی تکلیف سے منہ کھل گیا ہے، اور حد سے زیادہ کھل گیا جس سے مرنے والی کی شکل ڈراؤنی ہوگئی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ منہ پھاڑ کر چیخ رہی ہے، کیسا ہی سنگدل ہو اس کا چہرہ دیکھ کر خوف خدا سے پانی پانی ہو جائے گا، اس ساحرہ کے صندوق کو غور سے دیکھ رہا تھا، ناگہاں چند نقوش آشنا نظر آئے، خیال دوڑا کے دیکھا، تو بغض وہلاکِ دشمن کا منتر تھا، ہندوستان کے ایک جوگی نے اثنائے سفر تیرتھ یاترا میں مجھ کو ایسے نقوش کا ایک تعویذ بتایا تھا، مگر وہ کہتا تھا، کہ اس میں بعض نقوش کم ہیں جو

مجھ کو معلوم نہیں، ساحرہ کے تابوت پر کل نقوش مل گئے، جن کو میں نے تمام وکمال نقل تو کرلیا، مگر جب ایسے عمل کرنے والوں کے انجام کو دیکھتا ہوں جس کی مجسم مثال ساحرہ کی لاش ہے، تو دل کانپ جاتا ہے، خدا تعالی ان تمام خرافات خبیثہ سے ہر انسان کو خصوصا ہر مسلمان کو محفوظ رکھے،،

اس بیان سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اعمال مشروعہ وغیر مشروعہ صرف کمال وکلام میں محصور نہیں ہیں، بلکہ وہ نقوش اعداد اور دیگر اشکال کی تحریری صورت میں.........الایام سے مروج ہیں جس کے آغاز وابتداء کا پتہ لگانا مشکل ہے،..............یا تو دعا کی صورت کے اعمال پیدائش انسان کے ساتھ پیدا ہوئے آصف بن برخیا ایک عامل کامل تھے،((اشکال واعداد بنانے سیکھے، اور خواص اشیاء کے سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت ملک شام میں تھی، اس سے .... حضرت موسیٰ علی الصلاۃ والسلام کی قوم میں بلقیس حکمران تھی، جو مذہبا آفتاب پرست تھی سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام سے آواز پیدا کرنے کا طلسماتی عمل بھی عملیات اور بصورت انکار اس کے ملک پر حملہ آور ہونے کی دھمکی بھی دی۔قدامت اور روشنی پڑتی ہے))(یہ عبارت کتاب میں واضح نہیں ہے، کیونکہ ایک صفحہ پھٹ کر دوسرے کے ساتھ مل گیا ہے اس لئے ملی جلی عبارت ہے)

سیدنا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں فن عملیات

قرآن مجید فرقان حمید میں ہاروت وماروت کا قصہ اس طرح اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ (سورہ بقرہ/۱۰۲)

اور پیچھے پڑ گئے اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت سلیمان میں، اور سلیمان نے کفر نہیں کیا، لیکن شیطانوں نے کفر کیا، کہ سکھاتے تھے لوگوں کو جادو اور وہ جو اتارا گیا بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اور یہ دو فرشتے کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے حتی کہ کہتے کہ بلاشک ہم آزمائش میں ہیں تو تو کفر نہ کر، تو لوگ ان دونوں سے وہ سیکھتے جس کے ساتھ مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے تھے۔

ان آیات سے یہ پتا چلتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کو کچھ ادعیہ مستجابہ حاصل تھیں، جن کی برکت سے وہ سیر فی الہواء اور تکلم بالطیور وغیرہ خوارق پر قادر تھے، شیاطین نے کچھ کلمات متبرکہ اڑا لئے، اور کچھ اپنی اباطیل واکاذیب شامل کیں اور منتر جادو بنا کر لوگوں کی اس باطل پرستی اور ناجائز طریق معاش کا ذکر فرمایا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں عملیات مشروعہ وغیر مشروعہ کا رواج ترقی پر تھا۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحبِ تفسیر مظہری رحمہ اللہ تعالی اس آیت کے تحت تفسیر مظہری جلد اول میں علامہ بغوی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علامہ بغوی نے فرمایا ہے کہ سدی کا قول ہے کہ زمانہ گزشتہ میں شیطان آسمان پر چڑھا کرتے تھے اور ملائکہ جو آپس میں گفتگو کرتے تھے اسے سنتے اور سن کر اس میں بہت سا اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر کاہنوں سے کہتے اور کاہن لوگوں کو خبر دیتے لوگ ان اخبار کو لکھ لیتے تھے حتی کہ بنی اسرائیل میں یہ بات پھیل گئی تھی کہ جن علم غیب جانتے ہیں۔

یہ قصہ دیکھ کر سلیمان علیہ السلام نے ایسی تمام کتابوں کو جمع کیا اور انہیں ایک صندوق میں رکھ کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیا اور حکم دیا کہ خبردار آج کے بعد میں یہ بات کسی سے نہ سنوں کہ جن علمِ غیب جانتے ہیں اگر میں نے پھر کسی سے یہ بات سنی تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔

جب سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کا وصال ہوا اور وہ علماء بھی رحلت کر گئے جو سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے اسرار اور اس دفن سے واقف تھے اس کے قصہ کو جانتے تھے، اور بعد کے لوگ پچھلوں کے جانشین ہوئے تو ایک شیطان، آدمی کی صورت میں بنی اسرائیل کے چند آدمیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تمہیں ایسا خزانہ بتاتا ہوں جسے تم لوگ پوری عمر کھا نہیں سکتے ہو اس کرسی کے نیچے کھودو!

لوگوں نے اسے کھودنا شروع کیا تو شیطان ایک طرف کھڑا رہا اس لئے کہ اس کرسی کا یہ خاصہ تھا کہ جب کوئی شیطان اس کے پاس آتا تو وہ فوراً جل جاتا تھا، لوگوں نے اس جگہ کو کھود کر وہ دفن شدہ کتابیں نکال لیں، شیطان نے کہا سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام جن وانسان اور پرند چرند کو اسی کے ذریعہ مسخر کرتے تھے شیطان یہ بتا کر اڑ گیا اور لوگوں میں یہ بات پھیل گئی کہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام جادوگر تھے اور بنی اسرائیل نے وہ کتابیں لے لیں اسی واسطے جادو سب سے زیادہ یہود میں پایا جاتا ہے، جب ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروزِ عالم ہوئے اللہ تعالیٰ نے سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کی قرآن پاک میں براءت کو ظاہر کر دیا۔

قاضی صاحب کہتے ہیں: میں کہتا ہوں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے جو دفن کیا تھا وہ جادو کی کتابیں تھیں اور جو شیطان کاہنوں کو فرشتوں سے سن کر حوادث کی خبریں دیتے تھے وہ نہ تھیں کیونکہ سالہا سال گزرنے کے بعد وہ خبریں کیا مفید ہو سکتی تھیں۔

کلبی فرماتے ہیں: کہ شیطانوں نے سحر اور شعبدہ کی کتابیں آصف بن برخیا کی زبانی لکھیں پھر ان کو سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے مصلی کے نیچے دفن کر دیا اور سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کو اس کی خبر نہ ہوئی جب سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کا وصال ہوا تو شیطانوں نے ان کتابوں کو نکالا اور لوگوں سے کہا کہ سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی کی بدولت تمہیں مسخر کر رکھا تھا، یہ افسون شیاطین کا عوام کالانعام پر تو چل گیا لیکن جو علماء صلحاء اہلِ بصیرت تھے انہوں نے شیطان کی تکذیب کی اور کہا توبہ توبہ سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کو ایسی خرافات سے کیا نسبت، یہ ان کا علم وفن نہیں ہے اس وقت سے جہلائے، یہود میں سحر وفسون کا رواج ہو گیا۔ او کتب الٰہیہ کو چھوڑ بیٹھے، اور حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کو بھی ساحر مشہور کر دیا، حتی کہ اللہ تعالی نے ان کی برائت فرمائی (تفسیر مظہری)

آصف بن برخیا بزرگ ترین عامل تھے

حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے وزیر اعظم آصف بن برخیا ایک عامل کامل تھے، جس کا پتہ قرآن شریف فرقان مجید سے بھی ملتا ہے، اور یہ امر فن عملیات کی قدامت کا ایک بین ثبوت ہے، اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کی حکومت ملک شام میں تھی، اس سے ہزاروں میل دور ملک یمن میں ملکہ بلقیس حکمران تھی، جو مذہبا آفتاب پرست تھی سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کو دین حق کی دعوت دی اور بصورت انکار اس کے ملک پر حملہ کرنے کی دھمکی بھی دی، بلقیس پر آپ کی دعوت کا اثر ہوا، اور مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اپنے امراء ووزراء سمیت ملک شام کی طرف روانہ ہوئی، حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے چاہا کہ کسی طرح اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے اس کا تخت جو

اپنی صنعتی اعجوبہ کاری کے لحاظ سے تحفہ روزگار تھا، یہاں پہنچ جائے تاکہ دیکھیں بلقیس اس کو پہچانتی ہے یا نہیں اور اس سے اس کی فراست کا اندازہ ہو سکے گا، اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ يَآ اَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ○ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا آتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ط فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ (سورۃ النمل/ ۳۸ تا ۴۰)

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے درباریوں سے کہا سردارو تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ یہ لوگ جو تابع ہو کر آرہے ہیں ان کے مجھ تک پہنچنے سے پہلے بلقیس کا تخت میرے پاس اٹھا لائے، اس پر جنوں میں سے ایک دیو بولا میں اس کو آپ کے پاس لا سکتا ہوں اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور اس پر طاقتور اور امانت دار ہوں وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھتا تھا بولا میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے آپ کے پاس منگوا دوں گا، جب سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام نے دیکھا کہ تخت سامنے رکھا ہوا ہے تو کہنے لگے یہ تخت کا اتنی جلدی آجانا میرے پروردگار کا احسان ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ کیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرے گا وہ اپنی ہی بھلائی کے لئے شکر کرے گا، اور کوئی ناشکری کرے گا، تو میرا اور پروردگار، بے نیاز اور کرم والا ہے۔

مفسرین کا متفقہ قول ہے، کہ تخت کو لانے والے آصف بن برخیا تھے، جن کو اسم اعظم کا علم آتا تھا، اور اسی کے زور سے انہوں نے یہ حیرت انگیز عمل کر دکھایا،

عفریت نے جو تخت کو لانے کا وعدہ کیا تھا تو وہ اپنی جناتی طاقت کے ساتھ ہوا میں پرواز کر کے لاتا، اور اس نے دربار کے برخاست ہونے تک تخت کو لے آنے کا ذمہ اٹھایا مگر سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اس سے بھی پہلے منگانا مطلوب ہے اس پر آصف بن برخیا نے چشم زدن میں لادیا، جس کے لئے وہ خود اپنے مقام سے کہیں نہیں گئے، بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے، بزور عمل یہ مہم سرانجام کردی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عملیات کا زور جنات وعفاریت کی ذاتی طاقت سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے، اسی لئے بعض عامل لوگ جنات کو تسخیر کرنے، سزا دینے بھگا دینے بلکہ جلا دینے پر قادر ہوتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات بصورت عمل

عملیات کا ایک شعبہ سلب امراض کے لئے بھی خاص طور پر مسلم ہے، مگر ان امراض کے لئے معروف ومشہور فن علاج بالدوا ہے، اور یہ فن حکمائے یونان نے معراجِ کمال کو پہنچادیا تھا حتی کہ عامۃ الناس ان حکماء کے معالجاتی کمال کو فوق الفطرت سمجھ کر ان کو برگزیدہ ہستیاں ماننے لگے تھے، جب اللہ تعالی کو گمراہ لوگوں کی ہدایت کے لئے حضرت عیسی علیہ الصلاۃ والسلام .... قول اور نفاذ حکم کے لئے ضروری بات ہے، ان کو ایسے معجزات عطا فرمائے، جو شفائے امراض اور احیائے اموات سے تعلق رکھتے تھے، چنانچہ حکماء جن امراض میں ہفتوں اور مہینوں تک مریض کو نضیجوں مسہلوں اور ماء الجبنوں میں گھلاتے تھے، عیسی علیہ الصلاۃ والسلام بحکمِ خدا ایک پھونک مار کر ان کو شفایاب کر دیتے۔

حکماء جذام، برص اور نابینائی کے علاج سے عاجز تھے، مگر عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام مریض پر صرف ہاتھ پھیر دیتے، اور وہ بھلا چنگا ہو جاتا، حکماء کا دفتر حکمت

موت کا راز سمجھانے اور موت کو ٹالنے کی تدابیر سے یکسر خالی تھا، مگر عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام مردے کو ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے، تو وہ زندہ ہو کر اٹھ بیٹھتا، ان معجزات سے حکماء کی بجائے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وقعت نے دلوں میں گھر کر لیا، اور ان کا مذہب دنیا میں پھیلنے لگا، عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے یہ معجزات بھی سلب امراض کے عملیات سے مشابہ تھے، اگرچہ یہ صحیح ہے کہ وہ بجائے خود معجزات تھے، عملیات نہ تھے مگر صورت کے لحاظ سے، وہ مشابہ بہ عملیات ضرور تھے، چنانچہ بعض عملیات ایسے ہیں کہ عامل کی چند پھونکوں سے مرض زائل ہو جاتا ہے، بیمار درد سر سے بیتاب اور بد حواس ہو رہا ہے، عامل نے اس کا سر پکڑ کر جو متواتر تین پھونکیں لگائیں تو درد کا نام و نشان نہ رہا، بعض عامل مریض غائب کا نام و مقام پوچھ کر دور بیٹھے بیٹھے، پھونک مار دیتے ہیں تو وہیں مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا دم ان کی اس زندگی میں باعث شفا تھا، پھر دوبارہ دنیا میں نازل ہونے کے بعد ان کا سانس قاتل کفار ہوگا، جس طرح اعمال میں حسب وعدہ دونوں طرح کے عمل ہوتے ہیں، چنانچہ ترمذی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ۔ (تفسیر ابن کثیر، سورہ نساء/۱۵۵:: مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، وصفتہ و مامعہ)

یعنی جس کافر پر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا سانس پہنچ جائے گا وہ مر جائے گا اور ان کا سانس اتنے فاصلے پر اپنا کام کرے گا جتنی دور تک ان کی نگاہ جائے گی، ان کے سانس کا یہ عمل دجال کی فوج پر کارگر ہوگا۔

حضرت محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اور ثبوتِ عملیات

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عملیات کی مشروعیت وجواز صریحا ثابت ہے اور کتب احادیث آپ کے خود عملیات کرنے اور کرنے والوں کو اجازت دینے کی روایات سے مالا مال ہیں، ہاں بعض احادیث میں جو رقیہ وعزیمت کی نہی وارد ہے، تو اس سے وہ عزائم موروثی مراد ہیں جو ایامِ جاہلیت سے اہلِ عرب میں رائج تھے، اور ان میں عموما کلماتِ شرک درج تھے، وہ نہی مطلقا اور کلیۃ ہرگز نہیں ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود رقیہ کیوں فرماتے، اور اس کے کرنے کی اجازت کیوں بخشتے؟ جس کا ثبوت ہماری اس کتاب کے اندر حدیثی عملیات کے مستقل باب سے بطرز اکمل مل سکتا ہے، اور اس بات کے ثبوت کے لئے کہ عزائم ورقی ممنوعہ سے مراد وہ ہیں جن میں کلمات شرک درج ہوں، ورنہ جو عملیات ان کلمات سے پاک ہوں وہ جائز ہیں، یہ حدیث کافی ووافی ہے، جو مشکوۃ کی کتاب الطب والرقی میں صحیح مسلم سے نقل ہو کر مروی ہوئی ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقٰكُمْ لَا بَاْسَ فَالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ (رواہ المسلم، کتب السلام، باب لا باس بالرقی مالم یکن فیہ شرک) (سنن کبری بیہقی، جلد۹، باب اباحۃ الرقیۃ بکتاب اللہ عزوجل،)

عوف ابن ملک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم جاہلیت میں منتر ٹونا کیا کرتے تھے، تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا اس میں کیا ارشاد ہے،

تو آپ نے فرمایا تم اپنے منتر میرے پیش کرو، منتروں میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ ان میں کوئی شرک نہ ہو۔

اسلام میں عملیات کا پہلا مخالف محمد بن عبدالوہاب نجدی

نجد کے مشہور شیخ محمد بن عبدالوہاب نے جو شعائر اللہ کی ہتک اکابر اسلام کی توہین پر سلف صالحین کی تخفیف شان کے لئے مشہور ہے، سب سے پہلے عملیات کا انکار کیا چنانچہ اس کی کتاب التوحید میں تمائم کے عدم جواز میں لکھا ہے:

اَلتَّمَائِمُ شَیْءٌ یُعَلَّقُ عَلَی الْاَوْلَادِ عَنِ الْعَیْنِ لٰکِنْ اِذَا کَانَ الْمُعَلَّقُ مِنَ الْقُرْآنِ فَرَخَّصَ فِیْهِ بَعْضُ السَّلَفِ وَبَعْضُهُمْ لَمْ یُرَخِّصْ۔

تعویذات وہ چیز ہیں جو بچوں، کے گلے میں نظر بد کے لئے لٹکائے جاتے ہیں، لیکن جب وہ تعویذ قرآن کی آیات سے ہوں اس میں بعض سلف نے اجازت دی اور بعض نے اجازت نہیں دی۔

مطلب یہ ہوا کہ غیر قرآن مثلاً اسماء باری تعالیٰ اسماء اصحابِ کہف، اور اعدادِ متبرکہ وغیرہ کے تعویذات کو بالکل ناجائز قرار دیا ہے، پھر اس عدم جواز کی شق کے متعلق حاشیہ پر لکھا ہے:

وهو الصحيح لان النهى عام وتحصيصه بغير تمائم القرآن تخصيص بغير مخصص وقد كان النبى صلى الله عليه وسلم رقى فلو كان تعليق تمائم القرآن جائزا لامر به۔

یہی (یعنی بعض کا اجازت نہ دینا صحیح ہے کیوں کہ نہی عام ہے، اور اس کی تخصیص بغیر تمائم القرآن کے ساتھ تخصیص بلا مخصص ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم رقیہ (دم جھاڑا) کرتے تھے پس اگر قرآنی تعویذات کا پہننا جائز ہوتا تو اس کا ضرور

حکم فرماتے۔

استاد نے تو غیر قرآنی تعویذات کا انکار اور قرآنی تعویذات میں تامل کیا تھا، مگر شاگرد نے اس کا بھی صفایا کر دیا، طائفہ نجدیہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسند پر عمل کرنے بلکہ حنبلی ہونے کا دعوی ہے، جبکہ حنابل کے نزدیک تعلیق بالقرآن جائز ہے، چنانچہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ جو خود حنبلی ہیں اپنی کتاب غنیۃ الطالبین جس سے وہابیہ اس مزے میں ہیں کہ اس میں حنفیہ کے خلاف ایک فقرہ درج ہے، حرز جان بنائے پھرتے ہیں، صاف لکھا ہے:

ویکتب لمحموم ویعلق علیه ماروی عن الامام احمد بن حنبل انه قال حمیت : کتب لی بسم الله الخ۔

اور بخار کے مریض کے لئے تعویذ لکھا جائے اور اس کے گلے میں ڈالا جائے، جو امام احمد ابن حنبل سے مروی ہے، کہ انہوں نے فرمایا:

مجھے بخار ہو گیا تو میرے لئے یہ تعویذ لکھا گیا، بسم اللہ الخ۔

علاوہ ازیں وہابیہ کے پشت پناہ شیخ ابن قیم نے ہر قسم کے تعویذات و عملیات سے کام لیا ہے، اور ان کی تعریف لکھی ہے۔

وہابیہ کے چشم و چراغ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تعویذات کے موضوع پر مستقل کتاب بنام ''الداء والدواء'' لکھی ہے اور اس میں ہر قسم کے تعویذات و تمائم لکھے ہیں اور ان کے مجرب و مفید ہونے کی بڑی تعریف لکھی ہے،

وہابیہ کے دست و باز و مولوی حافظ محمد لکھوی نے اپنی کتاب زینت الاسلام میں ہر قسم کے تعویذات گلے میں پہنانے گھر کے کونوں میں گاڑنے، جانوروں کو کھلانے وغیرہ کی اقسام سے درج کئے ہیں، اور ایک تعویذ اصحاب کہف کے اسماء کا بھی لکھا ہے، کیا یہ شرک نہیں؟ وہابی گھرانے کے اختلاف اقوال و تشتتِ آراء کا یہ

حال ہے، کس کی سنے کس کی نہ سنے، ایک عملیات کا ذکر کیا وہابیہ کے گھرانے میں تمام عبادات ومعاملات کے متعلق اختلاف کا یہی حال ہے، اور ہونا بھی چاہیے، ترک تقلید کا یہ ضروری ثمرہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کو رشد وہدایت بخشے، تا کہ وہ دوزخ کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اعتذار

اس کے بعد ترتیب مضامین کے لحاظ سے تاریخ نقوش کا مضمون آنا چاہیے تھا لیکن بعض وجوہات کے موجب وہ تیار نہیں ہوسکا، گو میں نے اس کی تلاش میں صدہا کتابوں کی ورق گردانی کی، لیکن خاطر خواہ مضمون فراہم نہ ہوا، آخر اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اس فن کے دعویداروں سے درخواست کی گئی، لیکن باوجود معقول نذرانہ پیش کرنے کے صدائے نہ برخواست بامرِ مجبوری اس مضمون کو ادھورا چھوڑنا پڑا، انشاء اللہ تعالیٰ طبع ثانی میں اس کو مکمل کر کے شائع کر دیا جائے گا (مؤلف)

باب پنجم

طریق عملیات

فصل اول ☆ آداب نقوش وتعویذات

(۱) حصولِ عملیات کے ابتدائی لوازمات

ضرورت استاذ

دنیا میں کوئی علم یا ہنر ایسا نہیں ہے، کہ جس کے لئے استاد کی ضرورت نہ ہو، مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی معنوی میں فرماتے ہیں: ؎

ہیچ چیزے خود بخود چیزے نشد ہیچ آہن خود بخود تیرے نشد

یعنی کوئی چیز اپنے آپ چیز نہیں ہوئی، کوئی لوہا آپ سے تیر نہیں بن گیا، مطلب یہ کہ چیز بدرجہ کمال حال جب ہی پہنچتی ہے، کہ کسی کی تربیت کا ہاتھ اس کی تکمیل کرے، اسی طرح ہنر مند کسی ہنر میں کمال حاصل نہیں کر سکتا تاوقتیکہ کسی استاد سے اس کو نہ سیکھے، صرف سنی سنائی باتوں یا کتابوں کے مطالعہ سے کمال حاصل نہیں ہوسکتا، مولانا دوسری جگہ فرماتے ہیں: ؎

ہر کہ گیرد پیشہ بے اوستا ریشخندے شد بشہر وروستا

ہر کہ تازد سوئے کعبہ بے دلیل ہمچو آں سرگشتگاں مانند ذلیل

جو شخص استاذ سے سیکھے بغیر کوئی ہنر اختیار کرتا ہے، اس پر شہر و دیہات میں مضحکے لٹائے جاتے ہیں، دیکھو جو شخص رہنما کے بغیر کعبہ کا سفر کرتا ہے، وہ سرگرداں

ہونے والوں کی طرح آخر خوار ہوتا ہے۔ یہ تو عام ہنروں اور صنعتوں اور پیشوں کا حال ہے، مگر عملیات کا فن خصوصیت سے استاذ طلب ہے جب تک اس کو کسی کامل شیخ سے نہ سیکھا ہو اس سے اس کے آداب حاصل نہ کیے ہوں، اور اس سے اس کی اجازت نہ پائی ہو، اس وقت تک نقوش وتعویذات پر خامہ فرسائی کرنا خیال خام ہے (تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب ضرورت شیخ (مؤلف))

ترکیب عملیات

جو شخص حصول عملیات کا طالب اور شائق ہو، اسے چاہئے کہ کسی لائق استاد یا عامل کامل سے عمل کو شروع کرنے سے پہلے اس کی ترکیب اور طریقہ استعمال ضرور بالضرور سیکھے، کیوں کہ ہر ایک امر میں ترکیب کو بڑا دخل ہے، بغیر ترکیب کے کوئی چیز مؤثر نہیں ہوتی، مثلاً طبیبوں نے امراض کے لئے نسخے ترکیب دیئے، اور اوقاتِ استعمال بھی ساتھ ہی لکھ دیئے، اگر کچھ بھی خلاف ہوا تو کچھ کا کچھ ہو گیا، اگر کوئی شخص ناواقف بغیر تشخیصِ مرض کے دواء کی تاثیرات دیکھ کر ایک نسخہ غیر مربوط لکھ دے تو اس کے استعمال سے سراسر نقصان ہوگا۔

کوئی مکان کوئی کپڑا، کوئی کھانا بغیر ترکیب کے تیار نہیں ہو سکتا، ایسا ہی عمل پڑھنے اور تعویذ لکھنے میں ترکیب اور وقت مقرر ہیں، اس لئے راقم الحروف نے اعمال میں جملہ ترکیبات کو شرح وبسط کے ساتھ لکھ دیا تا کہ مشاغل کی محبت برباد نہ ہو، چنانچہ تجربہ کیا گیا ہے، کہ جب خاص ترکیب کے ساتھ عمل وغیرہ کیا جائے، تو ضرور مؤثر ہوتا ہے، ورنہ نہیں۔

اجازت عمل

طالب کو ہر عمل کی اجازت حاصل کرنا بھی نہایت ضروری اور لابدی ہے،

اگر کوئی شخص بغیر اجازت اور تلقین عامل کے کوئی عمل کرے، خواہ وہ تمام شرائط ادا بھی کرے، کچھ فائدہ نہیں ہوگا، یہی وجہ ہے کہ بعض ناواقف لوگ عمل کو پڑھ کر بلا اجازت کرنے لگتے ہیں، تو کامیاب نہیں ہوتے، یا الٹا اثر ہوتا ہے، حتی کہ طالب بعض اوقات دیوانہ اور مجنون ہو جاتا ہے، چنانچہ ایسے واقعات راقم الحروف نے کثرت سے مشاہدہ کئے ہیں، اور کتب تصوف میں بھی پڑھے ہیں پس ضروری ہے کہ ہر عمل کو اس کے اہل سے بطور تلقین حاصل کیا ہو، اور اس کی اجازت لی ہو، پھر کرنا چاہئے۔

اجازت کے مشروط ہونے کی وجہ

سوال: اعمال میں اجازت کے مشروط ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: میری دانست میں اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص میں اس کے استعمال کی قابلیت ہو، اور اسے شرائط وارکان وغیرہ سے واقفیت پیدا ہو، اس کو استاد کامل عمل کرنے کی اجازت عطا فرمائے، اس طریقہ سے یہ فائدہ ہوگا، کہ ہر کس و ناکس اس کو بغیر آداب وشرائط کے عمل نہیں کرے گا، ورنہ ادعیہ ماثورہ اور وظائف مسنونہ کے استعمال کی اجازت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے، کسی کی اجازت کی احتیاج نہیں ہے، اور جس عمل کی فضیلت اور تاثیر حدیث شریف میں آئی ہے اس کے پڑھنے پڑھانے، دم کرنے یا لکھنے میں وہ اثر ہر وقت موجود ہوتا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عمل پر مواظبت اور مداومت ہوتی ہے، تو اس کو اس عمل سے ایک خاص قسم کی مناسبت ہو جاتی ہے، اور جب وہ اس عمل کو کرتا ہے، یا دوسرے کو دیتا ہے تو اس کے عمل کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے۔

کسب حلال

عملیات میں اکلِ حلال عامل کے لئے نہایت ضروری شرط ہے جو لوگ کھانے میں احتیاط نہیں رکھتے، حرام ومکروہ جو ہاتھ لگے، سب چٹ کر جاتے ہیں، ان کی ریاضت کبھی کامیاب نہیں ہوتی، اوران کا مجاہدہ اورزہدوریاضت برباد ہوجاتی ہے، اسی واسطے عمل اپنا اثر نہیں دکھلاتا، حدیث شریف میں کسب حلال سے روزی کمانے کی بڑی تاکید آئی ہے، اورحرام خوری کی سخت مذمت چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:

﴿۱﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنا کھانا پاک کرو، تاکہ تمہاری دعاء قبول ہو۔

﴿۲﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کہ اگرکسی شخص نے حرام کا ایک لقمہ کھایا، تو چالیس روز تک اس کی دعاء قبول نہیں ہوگی۔ (یااس کی عبادت قبول نہیں ہوتی) (تفسیر ابن کثیر، سورۂ بقرہ/ ۱۶۸)

﴿۳﴾ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ لَحْمٍ يُنْبَتُ مِنَ الْحَرَامِ فَالنَّارُ اَوْلٰی (تفسیر ابن کثیر، سورۂ بقرہ/ ۱۶۸)

یعنی جو گوشت قوتِ حرام سے پرورش کیا جائے اس کے لئے اس کا دوزخ میں رہنا اور جلنا اولی اور سزاوار ہے۔

قلیل طعام

عامل کو خوراک کم کھانی چاہئے، کیوں کہ شکم پری سے سستی پیدا ہوتی ہے،

اور نیند کا غلبہ ہوتا ہے، شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ؎

اندروں از طعام خالی دار   تا دراں نور معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلت آں   کہ پری از طعام تا بینی

غرض اعتدال سے کھانا کھانا چاہئے، کیوں کہ جب معدہ اعتدال سے زیادہ سیر ہوتا ہے، تو دل کو سیآت اور گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے، اور عبادت کے ثواب کو برباد اور تباہ کر ڈالتا ہے، اور نیز پیٹ کی گرانی سے عبادت کرنا شاق گذرتا ہے، گویا سیری شکم مانعِ عبادت اور موجبِ کسالت ہے، قوتِ روحانیہ ضعیف اور کمزور ہو جاتی ہے۔

غرض بھوک اور پیاس گویا امراض ہیں، اور ہر مرض کے لئے دواء کا استعمال اسی قدر چاہئے جس سے مرض کا ازالہ ہو جائے، اسی طرح بھوک پیاس کو دور کرنے کے لئے کھانے پینے کی اشیاء کو اس قدر استعمال کرنا چاہئے، کہ جس سے بھوک اور پیاس کی تکلیف دور ہو جائے، چنانچہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد فرماتے ہیں:۔

جميع الطب فى البيتين جمع   وحسن القول فى قصر الكلام

تمام علم طب دو شعروں میں جمع ہے، اور تھوڑا کلام کرنا ہی اچھا ہوتا ہے۔

تقل ان اكلت وبعد اكل   تجنب فالشفاء لفى الجزام

جب کھائے تو تھوڑا کھائے، کہ دوبارہ کھانے سے پرہیز کرے، کیوں کہ منہ بند رکھنے میں صحت ہے۔

وليس على النفوس اشد بأسا   من ادخال الطعام على الطعام

انسان پر پیٹ میں کھانے پر کھانا داخل کرنے سے بڑھ کر کوئی زیادہ باعث تکلیف نہیں۔

فعار ثم عار ثم عار   شقاء المرء من اکل الطعام

پس آدمی کا کھانا کھانے کی وجہ سے بیمار پڑنا شرم کی بات ہے، ہاں شرم کی بات ہے، ہاں شرم کی بات ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ جو شخص خوراک کم کھائے گا وہ تندرست اور اس کا دماغ روشن اور دل صاف ہوگا۔

ہے علی کا قول کیا خوب وہ   کرم اللہ تعالی وجہہ

ساری طب دو بیت میں منحصر   بات وہ اچھی ہے جو ہو مختصر

یعنی جب کھاؤ تو تھوڑا کھاؤ تم   اور ہرگز مت دوبارہ کھاؤ تم

رہے دوبارہ کھانا کھانے میں جو ڈر   زہر میں بھی ڈر نہیں ہے اس قدر

کھانے پیچھے ہو ضائع گر حیات   کس قدر ہے شرم اور غیرت کی بات

غرض شکم سیری کی حالت میں شیطان کو نسبۃ زیادہ غلبہ ہو سکتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شیطان کے نفوذ کو روزے کے ذریعہ کم کرو، اور آدمی نے کوئی ایسا برتن نہیں بھرا ہے جس کا بھرنا پیٹ کے بھرنے سے زیادہ برا ہو (حوالہ نہیں ملا)

پیٹ بھرنے کی ایک یہی خرابی کافی ہے کہ انسان اللہ تعالی کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے، اور تم جانتے ہو کہ اگر انسان ایک گھڑی بھی اللہ کی یاد سے غافل ہو تو شیطان اس کے دل کو جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے، اور انواع واقسام کے وسوسے ڈال کر اس کا ستیاناس کر دیتا ہے، کیوں کہ شکم سیری کی حالت میں انسان کی نفسانی خواہشوں کو تحریک ہوتی ہے، اور شیطان اس پر جلدی قابو پا سکتا ہے، لیکن پیٹ بھرا ہو نہ ہو، تو اسکی خواہشات میں چنداں اضطراب پیدا نہیں ہوتا، اور اس لئے شیطان کو اس کے بہکانے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔

صدق مقال

عامل کے لئے سچ بولنا نہایت ضروری اور لابدی ہے، اور جھوٹ اور دروغ سے نفرت کرنا لازمی ہے، کیوں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کی زبان سے تاثیر جاتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ○ (سورہ آل عمران/٦١)

''جھوٹ بولنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے''

سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ (سورہ نحل/١٠٥)

''جھوٹی بات وہی لوگ بناتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے''

کیا ہی اچھا کسی شاعر نے لکھا ہے ۔

ہمیشہ سچ کو رکھو عزیز کہ سچ کے برابر نہیں کوئی چیز

فضول اور لغو باتوں سے احتراز

بے ضرورت اور فضول ادھر ادھر دیکھنے بے ضرورت بات کرنے ضرورت سے زیادہ کھانے اور لوگوں کے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے سے بچنا چاہئے، کیوں کہ انہیں چار باتوں میں بے احتیاطی کرنے کا نتیجہ شیطان کا تسلط ہوتا ہے، اور شیطان اپنے اغراض میں انہی کے ذریعہ سے کامیاب ہوتا ہے، اگر کوئی شخص اپنی نظر کو آزادانہ استعمال کرے، تو ممکن ہے کہ کوئی خوب صورت عورت یا لڑکا اس کے دل میں گھر کرلے، اور رفتہ رفتہ اس کے قوائے فکریہ اور توجہ کا مرکز بن جائے، اور دین و دنیا کے کام سے اس کو بیکار کردے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○ (سورۃ حج

/۱۱)

یعنی اس نے گنوالی دنیا اور آخرت یہی ہے صریح گھاٹا۔

نظر کو بے کار چھوڑنے سے بڑے بڑے، فتنے پیدا ہوئے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول تجربہ سے نہایت درست معلوم ہونے لگتا ہے، کہ نظر شیطان کا ایک زہر آلود تیر ہے، اس لئے جو شخص اپنی آنکھوں کو جھکائے رکھے گا اللہ تعالی اس کے دل میں ایک ایسی حلاوت پیدا کردے گا، جس سے وہ قیامت تک محروم نہیں ہوگا۔

راقم الحروف کے والد ماجد مولوی مست علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے چہرہ پر ہمیشہ نقاب رکھتے تھے، کہ الغرض فضول اور بے ضرورت نظر بلاؤ آشوب کی جڑ اور بعض صورتوں میں دین ودنیا کی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔

اسی طرح کثرتِ کلام اور بے ضرورت بکواس شر کے متعدد دروازے کھول دیتا ہے، جس سے شیطان کو داخل ہونے کا موقع ملتا ہے، لیکن کم گوئی اس کے تمام داخلہ کو بند کردیتی ہے، تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک ہی کلمہ کے بے احتیاطی کے ساتھ منہ سے نکل جانے پرخونریز لڑائیوں تک نوبت پہنچتی ہے، حدیث پاک میں ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زبان کے روکے رکھنے کی ہدایت فرما کر یہ ارشاد فرمایا تھا:

لوگوں کو منہ کے بل دوزخ میں گرانے کا باعث ان کی زبان کی کاٹی ہوئی فصل ہے۔(مشکوۃ شریف، کتاب الایمان، باب، فصل دوم:: تفسیر ابن کثیر، سورۂ سجدہ/۱۲)

ایک روایت ہے بعض اوقات انسان بے ساختہ اپنے منہ سے کوئی کلمہ نکال دیتا ہے، اس کے انجام کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتا، اور اس کے سبب سے وہ ستر سال

تک جہنم میں غوطے کھاتا رہتا ہے۔

ترمذی شریف میں مروی ہے:

کہ صحابہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا تو ایک صحابی نے اس کو جنتی کہا، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا علم ہے، شاید اس نے کبھی فضول گوئی کی ہو، یا کسی ایسی چیز کے دینے میں بخل کیا ہو، جس کے دینے میں اس کا کچھ نقصان نہیں ہوتا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ اکثر گناہوں کی ابتداء فضول نظر اور فضول کلام سے ہوتی ہے، اور انسان پر شیطان کا تسلط حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہی ہے، کیوں کہ آنکھ اور زبان دو ایسی چیزیں ہیں، جو تقریباً ہر وقت اپنے کام میں لگی رہتی ہیں، اور ان کی خواہش کا پیمانہ کبھی لبریز نہیں ہوتا۔

ضرورت سے زیادہ اختلاط کی مضرت

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لقاء الناس لیس یفید شیئا　　سوی هذیان من قیل وقال

لوگوں کی (فضول) ملاقات کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی، سوائے گفتگو کی بکواس کے۔

فاقلل من لقاء الناس الا　　لطلب العلماء واصلاح حال

پس لوگوں سے ملنا کم کردو، مگر حصول علم یا اصلاح حال کے لئے۔

لوگوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ میل جول رکھنا یہ ایک لاعلاج بیماری ہے جس کی بدولت کتنی نعمتیں سلب ہوئیں، کتنی دشمنیاں پیدا ہوئیں، کتنے کینے دلوں میں جاگزیں ہوئے۔

الغرض مخالطت میں دنیا و دین کا نقصان ہے، انسان کو چاہئے کہ کسی کے ساتھ ضرورت سے زیادہ میل جول نہ رکھے کہ اس سے باطن میں ظلمت پیدا ہوتی ہے، اور قلب متوجہ الی اللہ نہیں ہوتا۔

اقسام مخالطت

مخالطت میں فائدہ یا ضرر پہنچانے کے لحاظ سے لوگ چار طرح کے ہوتے ہیں۔ (۱) بمنزلہ غذا۔ (۲) بمنزلہ ادویہ۔
(۳) بمنزلہ حرص۔ (۴) بمنزلہ ہلاکت۔

پہلی قسم بمنزلہ غذا

لوگوں کی پہلی قسم وہ ہے جن کے ساتھ میل جول رکھنا بمنزلہ غذا ہے، اور اس لئے ان کے ساتھ میل جول رکھنا نہایت ضروری ہے، اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک اور حدیث نبوی کا عالم بنایا ہے، اور جو اس کے دشمن شیطان کے فریب کاریوں سے واقف ہیں، اور امراضِ قلوب کے ماہر ایسے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے میں سراسر نفع ہے، لیکن ان کا وجود کبریتِ احمر (سرخ گندھک) سے بھی زیادہ کمیاب ہے۔

خنک آنکہ درصحبت عاقلاں بیاموزد اخلاق صاحبدلاں

دوسری قسم بمنزلہ ادویہ

دوسری قسم وہ ہے جس کی مثال ادویہ کی ہے، کہ جب تک تندرست ہو، تم کو اس کی مطلق ضرورت نہیں، البتہ مرض کی حالت میں بقدرِ ضرورت اس کا استعمال ضروری ہوتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ تمہاری، دینوی اغراض وابستہ ہیں،

کیوں کہ انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا گیا ہے، اور اس لئے وہ اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے دوسروں کے ساتھ تعلقات رکھنے پر مجبور ہے اس قسم کے آدمی کے ساتھ میل جول رکھنے میں اس زریں اصول پر عمل پیرا ہونا چاہئے، کہ

الضروری یقدر بقدر الضرورۃ۔

یعنی بات کسی خاص ضرورت کی وجہ سے اختیار کی جائے، اور وہ ضرورت کی حد تک محدود رہنی چاہئے۔

تیسری قسم بمنزلہ مرض

تیسری قسم وہ ہے جن کے ساتھ میل جول رکھنا بمنزلہ مرض کے ہے، اور جس طرح بیماریوں کی مختلف قسمیں ہیں بعض ان میں۔ سے مہلک اور بعض مزیل صحت ہوتی ہیں، اسی طرح ان لوگوں کی مضر صحبت کا مختلف اثر ہوتا ہے، بعض کی مثال لا علاج بیماری اور مرض مزمن کی ہے، جس کا انجام ہلاکت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن کی صحبت میں تم کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے، بلکہ الٹا ان کی صحبت میں دین و دنیا کا نقصان ہے، ان کی مخالطت مرض الموت کا حکم رکھتی ہے، بعض کی مثال داڑھ کے درد کی ہے، کہ جب تک داڑھ نکال نہ ڈالو، آرام نہیں ملے گا، بعض ان میں سے روح کے لئے تپ کا حکم رکھتے ہیں، یہ وہ گراں جاں اشخاص ہیں جن کو نہ تو بات کرنے کا سلیقہ ہے جس کو سن کر تم کو کسی قسم کا فائدہ ہو، اور نہ ہی وہ خاموش رہ کر تمہارا کلام سننے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں، تا کہ ان کو تم سے کچھ فائدہ ہو، ان کو اپنی حیثیت کی بھی پہچان نہیں، اس لئے کہ وہ خود پسند واقع ہوئے ہیں، جب وہ بات کرتے ہیں تو ان کے منہ سے تعفن پھیلتا ہے، اور جب وہ خاموش ہوتے ہیں، تو ان کا وجود ایسا معلوم ہوتا ہے گویا تمہارے سینہ پر چکی کا پاٹ رکھا ہے۔

نیک نامی خواہی اے دل بابداں صحبت مدار

خود پسندی جان من برہان نادانی بود

چوتھی قسم بمنزلہ ہلاکت

چوتھی قسم وہ ہے جس کی مخالطت کا نتیجہ قطعی ہلاکت ہو اور ان کی مثال زہر کی ہے، اس لئے اگر کسی خوش نصیب سے ان کو تریاق مل جائے، تو زہے سعادت، ورنہ معاملہ سخت ہے، اس سے میرا مقصد اہل بدعت ضلالت ہیں، جو لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع سے روکتے ہیں، بدعت اور خلافت سنت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○

یعنی یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو (سورۃ انعام/ ۶۸)

یاد رکھو کہ اگر تم نے ان کو راضی رکھنے کا خیال کر کے ان کی نفسانی خواہشوں اور بدعت آرائیوں کی پیروی اختیار کی، تو تم آخرت میں خاسرین کے زمرے میں داخل ہو گے، اور با ایں ہمہ وہ بھی ہرگز تم سے راضی نہیں ہوں گے، اس لئے میں نہایت تاکید کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں، کہ تم ان کے ناخوش ہونے کی کچھ پروانہ کرو بلکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی خوشی حاصل کرنے میں کوشاں رہو چنانچہ ارشاد باری ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ○ (سورہ توبہ/ ۶۳)

اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ لوگ ان کو راضی رکھیں اگر ایمان رکھتے ہیں۔

پس اگر وہ درحقیقت مومن ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی ہی

حاصل کرنا سب سے مقدم ہے، تم کو ان کی ارواح ودم پر مطلق التفات نہیں کرنا چاہئے، اور اپنی دھن میں لگا رہنا چاہئے۔

فحش بے حیائی سے پرہیز

عامل کے لئے نہایت ضروری اور فرض ہے اور واجب ہے کہ وہ زناء اور بدکاری وغیرہ سے سخت متنفر اور محتاط رہے، کیوں کہ اس سے ریاضت وعبادت برباد ہو جاتی ہے، اور غریبی ومحتاجی کا باعث ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلزِّنَا یُوْرِثُ الْفَقْرَ○ (درمنثور/سورۂ اسراء/ ۷۷) (جامع الاحادیث)

یعنی زنا غریبی اور محتاجی پیدا کرتا ہے۔ (شعب الایمان، بیہقی، کنزالعمال، جمع الجوامع، اوالجامع الکبیر سیوطی)

زنا سے دنیا میں وبا اور بیماری پیدا ہوتی ہے، چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی ومعنوی میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

ابر نہ آید از پئے منعِ زکات   وز زنا افتد وبا اندر حیات

یعنی زکات کے ادا نہ کرنے سے آسمان سے ابر رحمت نازل نہیں ہوتا، اور زنا کرنے سے جہان میں وبا پھیل جاتی ہے۔

(۲) درود شریف پڑھنا

جب عامل عمل کو شروع کرے یا تعویذ لکھے تو اس کو اول وآخر درود شریف طاق دفعہ ضرور بالضرور پڑھنا چاہئے، کہ اس کے پڑھنے سے مقصود میں کامیابی کی زیادہ امید ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے:

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ: قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ (رواہ الترمذی)(جامع الاحادیث، مسند العشرۃ، مسند عمر بن خطاب)

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ تحقیق دعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اور نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود پاک نہ بھیجو۔

مطلب یہ ہے کہ جس عمل یا دعا کے ساتھ درود شریف نہیں پڑھا جاتا وہ قبول نہیں ہوتی۔

(۳) صدقات وخیرات

عامل کو عمل شروع کرنے سے پہلے حتی المقدور کچھ نہ کچھ صدقات وخیرات غرباء ومساکین پر بانٹنا چاہیے، کیوں کہ اس کا حصولِ مقصود میں بڑا اثر ہے محتاجوں کا دل خوش ہوتا ہے، اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب ہے انہیں کے سبب سے رحمتِ الٰہی جوش میں آتی ہے، اور صدقہ دینے والا اللہ تعالی کا محب ہو جاتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلسَّخِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ○ الكاسب حبيب الله يا المؤمن حبيب الله ہے سخاوت کرنے والا اللہ تعالی کا حبیب اور دوست ہوتا ہے۔

(۴) ترک جلالی وجمالی

عامل کہتے ہیں کہ جس طرح ظاہری علاج کے لئے مریض کو بعض اشیاء سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ دوا اثر نہیں کر سکتی، اسی طرح بعض عملیات میں بھی بعض چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے، بد پرہیزی سے مقصود میں کامیابی نہیں ہوتی، گو اللہ تعالی کی حلال کی ہوئی چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنا ایک طرح کی

ناشکری میں داخل ہے،اور قرآن مجید میں کئی جگہ اس کی ممانعت آئی ہے،جیسا کہ باب تنقید عملیات میں بتفصیل بحث گذر چکی ہے،لیکن اگر حرام نہ سمجھے بلکہ اس خیال سے ان اشیاء کو کچھ وقت کے لئے چھوڑ دے کہ چونکہ مقوی چیزوں کے کھانے سے تزکیہ نفس نہیں ہوسکتا، کیوں کہ دل ہر وقت اچھی اور مرغن چیزوں کے کھانے اور اس کے فراہم کرنے کی طرف لگا رہتا ہے، جو عامل کے لئے ناکامیابی کا باعث ہے، کیوں کہ اس طرح یکسوئی نہیں ہوتی، جو مقصود تک پہنچانے کے لئے لازمی ہے، مضائقہ نہیں علی ہذا عمدہ اور فاخرانہ لباس کا بھی یہی حال ہے، کہ ہر وقت اس کے مہیا کرنے کی طرف دل لگا رہتا ہے، جو یکسوئی کا متضاد ہے،اور بودار چیزوں سے پرہیز کرنے کا بھی یہی مطلب ہے، کہ عامل کے لئے صفائی کا ہونا خواہ ظاہری ہو یا باطنی نہایت ضروری ہے، کیوں کہ اس سے دماغ معطر اور تروتازہ رہتا ہے، جو ترقی درجات اور حصول مقصود کا سبب ہے چنانچہ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

جلالی اشیاء: گوشت مچھلی انڈا، مشک ، شہد، چونہ یا جن چیزوں میں ہڈی وغیرہ کی لاگ ہو۔

جمالی اشیاء: چربی، دودھ، دہی، بالائی، سرکہ ،نمک، چھوہارا، مجامعت اور بوس وکنار وغیرہ۔

کیوں کہ ملائکہ کو ان سے بڑی نفرت ہے، چنانچہ حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو کوئی بدبودار چیز کھائے وہ ہماری مسجد (مسجد نبوی) میں نہ آئے، کیوں کہ اس کی بو سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے“

علی ہذا جب کوئی شخص عمل پڑھنا شروع کرتا ہے، تو اس کے مؤکل حاضر ہوتے ہیں اگر اس کے منہ سے پڑھتے وقت بدبو نکلتی ہے تو مؤکل نہایت ہی پریشان

ہوتے ہیں، اور اس سے نفرت کرتے ہیں، جس سے مقصود میں کامیابی حاصل نہیں ہوتی، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے چنانچہ حدیث شریف میں اس کی تصریح ہے۔

(۵) نصاب، زکوۃ، عشر، قفل، دور مدور

عامل کہتے ہیں کہ اسمائے الٰہی پر حاوی ہونا گویا ایک لا انتہا خزانہ پر قبضہ حاصل کرنا ہے، اور جس طرح خزانہ اور مال نقد کی بقا کے لئے زکوۃ واجب ہوتی ہے، اور صاحب نصاب اس کے شرائط کو پورے طور پر بجالاتا ہے، اسی طور سے چونکہ خزانہ الٰہی کا منصف صاحب نصاب ہے، زکوۃ دینا جس طرح عاملانِ اسمائے الٰہی نے بتادی ہے ضروری ہے، زکوۃ دینے کے بعد اس کے لئے ہمیشہ تصرف قائم رہے گا بطور شکرانہ کے عشر ادا کرنا ہے، اس کے بعد قفل کے ارادہ سے پڑھے تا کہ درِ اجابت کھل جائے کیوں کہ یہ خزانہ ہائے اسرارِ باری تعالی کی کنجی ہیں، جب سب اتمام کو پہنچ جائیں، تو بہ نیت دور مدوّر پڑھے، تا کہ تمام صفات مذکورہ بالا سے متصف ہو، اور تصرف کامل ہو جائے، اسی باعث سے دورِ مدوّر بسا اوقات نصاب کے برابر بتایا جاتا ہے۔

جب کسی عمل کی زکوۃ دے چکے تو چاہئے کہ ہر روز سات بار یا بارہ بار یا اس سے زیادہ اس کو بلا ناغہ پڑھ لیا کرے۔

(۶) سوگند دینے کی تشریح

عامل کہتے ہیں کہ عمل پڑھنے اور تعویذ لکھنے میں اول اللہ تعالی کے نام سے مدد طلب کرے اور سر حرف اپنے نام اور اسم اللہ تعالی کو موافق کرے، مثلاً، طالب اکمل اور مطلوب اسمٰعیل ہے، اس کے موافق اسم اللہ تعالی یہ ہے، اللہ، احد، اول

وآخر، ان کو ملا کر سوگند دے پھر مؤکل حرف اول کہ اسرافیل ہے، اس کو کہے یا اسرافیل ،محبت اکمل درقلب اسمٰعیل ثابت گرداں، اور مؤکلات برجوں اور ستاروں کی بھی سو گند دے، اس طرح کہ یا فلاں مؤکل بحق یا اللہ یا احد یا اول یا آخر محبت فلاں بن فلاں درقلب فلاں بن فلاں ثابت گرداں، اور اسی طرح قیاس کرے، اگر نام مختلف ہوں، تو دو نام ضم کرے (یہ عاملوں کی خودساختہ باتیں ہیں)

اللہ تعالی اور بنی آدم کے اسماء میں امتزاج

عاملوں نے یہ ایک عجیب قاعدہ نکالا ہے کہ اللہ تعالی اور مطلوب کے نام میں شرح کرنی چاہیے، اس طرح کی جس شخص کے سر اسم الف ہو، جیسے اکمل و اسمٰعیل وغیرہ اس کے موافق یا اللہ، یا احد، یا اول، یا آخر

(ب) یا باسط، یا باطن، یا باری، یا باعث

(ت) یا تواب

(ث) یا ثابت

(ج) یا جبار یا جلیل

(ح) یا حی، یا حلیم، یا حکیم، یا حاکم

(خ) یا خالق، یا خبیر

(د) یا دیان، یا دائم

(ذ) یا ذالجلال والاکرام

(ر) یارب، یا رشید، یا رقیب، یا رزاق، یا رحمٰن، یا رحیم

(ز) یا عزیز (یہ اسم "ز" سے شروع نہیں ہو رہا)

(س) یا سمیع، یا سلام

(ش) یا شکور، یا شہید، یا شافی

(ص) یا صمد، یا صبور

(ض) یا ضار

(ط) یا طاہر

(ظ) یا ظاہر

(ع) یا علیم، یا عظیم، عزیز

(غ) یا غفور، یا غنی، یا غفار

(ف) یا فتاح

(ق) یا قادر، یا قدیم، یا قہار، یا قیوم

(ک) یا کریم، یا کافی، یا کبیر

(ل) یا لطیف

(م) یا مؤمن، یا مہیمن، یا متکبر، یا معز

(ن) یا نافع، یا نصیر، ناصر

(و) یا واجد، یا وہاب، یا ودود، یا واحد

(ہ) یا ہادی

(ی) یا حی

اگر اول موافقت نہ ہو تو حرف اخیر کو ملائے مثلاً کسی شخص کا نام یحی ہے تو حی کو ملائے جس کام کے واسطے امتزاج کرے اسی کے موافق اللہ تعالیٰ کے نام کو لے جیسے ترقی رزق کے لئے یا رزاق، علی ہذا القیاس (یہ بھی عاملوں کی خودساختہ باتیں ہیں)

(۷) تعویذات کی قسمیں مع تشریح

عاملوں نے تعویذات کی کی چار قسمیں لکھی ہیں۔

(۱) آتشی (۲) بادی (۳) آبی (۴) خاکی

تعویذ آتشی

آتشی تعویذ وہ ہے کہ کاغذ یا کوری سفال یا ہرن کی جھلی یا چینی کی طشتری وغیرہ پر لکھ کر آگ میں ڈالیں یا چولھے کے قریب دفن کریں، لکھنے کے وقت ایک زانو پر بیٹھے اور منہ مشرق کی طرف کرے، اور آگ کا پاس ہونا ضروری ہے، خواہ چولہے یا تنور کے قریب بیٹھ کر لکھے یہ تعویذ فتوحات وغیرہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔

تعویذ بادی

بادی تعویذ وہ ہے کہ لکھ کر درخت پر لٹکائے تا کہ اس کو ہوا ہلائے اور جب یہ تعویذ لکھے تو بہت اونچے مکان پر بیٹھ کر اور جہاں بہت ہوا ہو لکھے اور اپنا منہ مغرب کی طرف کرے، یہ تعویذ محبت اور زبان بندی کے لئے لکھا جاتا ہے۔

تعویذ آبی

آبی تعویذ وہ ہے کہ تعویذ لکھ کر چلتے پانی دریا، نالا، وغیرہ یا حوض جوہڑ میں ڈالا جائے اس کو دریا وغیرہ کے کنارے بیٹھ کر یا نصف جسم پانی میں ڈبو کر منہ شمال کی طرف کرکے لکھنا چاہئے، یہ تعویذ خلاصی بندی، تسخیر، وسعتِ رزق اور زبان بندی کے واسطے لکھا جاتا ہے۔

تعویذ خاکی

خاکی تعویذ وہ ہے کہ چوکھٹ کے نیچے یا راستے یا چوراہے یا پرانی قبر وغیرہ میں دفن کریں لیکن جب یہ تعویذ لکھا جائے تو منہ جنوب کی طرف ہونا ضروری ہے، اور نیز اس کو ایک زانو زمین پر رکھ کر بیٹھ کر لکھے، یہ تعویذ تسخیر، رہائی قید وغیرہ کے لئے لکھا جاتا ہے۔

(۸) نقوش کے پر کرنے کا طریقہ

عامل کہتے ہیں کہ نقش کو اس طرح پر کرنا چاہئے کہ پہلے نقش کے خانے بنائے جائیں، پھر جو عدد سب سے چھوٹا ہو اس سے بھرنا شروع کیا جائے، پھر اس کے بعد اس سے بڑا علی ہذا القیاس، مثلاً یہ ہندر یہ نقش ہے جو نو خانوں والا ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اس میں مسلسل ہندسے ہیں، اس کو پہلے ہندسے سے شروع کیا جائے، پھر دوسرا پھر تیسرا ہندسہ، علی ہذا لیکن بسم اللہ شریف کے اعداد جو ۷۸۶ ہیں ضرور ہر ایک نقش پر لکھنے چاہئیں غرض کہ ہر ایک نقش کو اسی ترتیب سے لکھنا چاہئے، ورنہ اثر نہیں ہوتا۔

۲۴	۴۶	۷۲
۲۷	۱۲	۳۲
۲۱	۲۶	۱۸

اگر کوئی ایسا نقش ہو کہ اس کے ہندسے بے ترتیب ہوں تو اس کو بھی ایسا ہی پُر کرنا چاہئے، کہ پہلے چھوٹا پھر بڑا پھر اس سے بڑا، علی ہذا مثلاً..........

(۹) تعویذات کے مرتب کرنے کی خاص ہدایات

عامل جب تعویذ لکھنے لگے تو اول غسل کرے، بلکہ کم سے کم وضو تو ضرور کرے، اور کپڑے صاف ستھرے رکھے، پھر کپڑوں پر خوشبو لگا کر تھوڑی خوش بو اپنے

پاس بھی رکھ لے مکان بھی مصفا ہو، اگر ایک ہو تو زیادہ موزوں ہے مگر شارع عام نہ ہو، زمین یا فرش یا چٹائی پر بیٹھنا زیادہ مؤثر ہے، درمیان میں کسی سے کلام نہ کرے، ناپاک عورت اس کے پاس نہ آئے، اور تعویذ کے سرے پر اعداد بسم اللہ شریف ضرور لکھ دے۔

بعض عامل کہتے ہیں کہ جب تعویذِ محبت و تسخیر لکھے، تو کوئی میٹھی چیز منہ میں رکھ لے لیکن محبت حرام کے لئے ہرگز ہرگز نہ لکھے، حب حلال کے لئے لکھے، و منہ خانہ مطلوب کی طرف کرے اور اس کا اس قدر تصور کرے گویا کہ سامنے کھڑا ہے، اگر عداوت کا نقش لکھے تو تلخ چیز منہ میں رکھے اگر زبان بندی کا لکھے تو تھوڑا موم دانتوں میں دبالے اور اخیر مہینے میں لکھے اگر خواب بندی اور تیغ بندی کا لکھے تو سیاہی سے لکھے۔

بعض عامل کہتے ہیں کہ جس کے واسطے تعویذ لکھے، اس کے رنگ کو دیکھے، اگر اس کا رنگ سرخ ہے تو تعویذ سرخی سے لکھے، اگر زرد ہے تو تعویذ کو زعفران سے لکھے، اگر سفید ہے، تو کافور یا چونہ سے اگر سیاہ ہے تو تعویذ سیاہی سے لکھے۔

(۱۰) خلاصہ آداب و ہدایات عملیات

عامل کے لئے حضورِ قلب، اکلِ حلال، صادق مقال، طہارتِ کاملہ اور ترکِ جلالی و جمالی اشیاء شرط ہے، پڑھنے کے وقت ہمیشہ روبقبلہ اور تنہا ہی ہونا چاہئے، لباس ایک ہو، اور جگہ ایسی ہو جہاں انسان کی آواز کا گذر نہ ہو نیز ہمیشہ اسی جگہ پر پڑھے، جہاں عمل شروع کرے پڑھنے سے پہلے خوشبویات کی دھونی دے، علاوہ اس کے سورتیں یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس سورۂ فاتحہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علیحدہ، اور تمام ارواحِ صوفیائے

کرام کو علیحدہ بخشے، اور ان کے ذریعے اپنے عمل کی کامیابی کی دعا مانگے۔

فصل دوم

تعویذات کا استعمال بطریقِ شرعی

عاملوں کے بعض طریقے اور قاعدے تو واقعی خلافِ شرع اور غلط فہمی پر مبنی ہیں، مگر جو صحیح اور درست ہیں ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا، چنانچہ مفصلہ ذیل سات طریقے مشہور و معروف ہیں جن کا ماخذ احادیث نبویہ اور روایات صحیحہ ہیں۔

۱) وظیفہ اور درود کو وقت معینہ پر اور بہ تعداد مقصود پڑھنا،

۲) حصولِ منفعت یا ردِ بلا کے لئے یا بوقت حاجت پڑھنا،

۳) مریض کو شفاء کے لئے اس پر پڑھ کر دم کرنا یا تھوکنا،

۴) مریض کے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یا صرف پڑھ کر دم کرنا،

۵) کاغذ یا کسی اور چیز پر لکھ کر مریض کو تعویذ بنا کر لٹکانے کے لئے دینا،

۶) پانی یا کسی اور کھانے کی چیز پر دم کر کے مریض کو کھلانا پلانا،

۷) تشتری یا کسی اور چیز پر لکھ کر اور ان کو پانی سے دھو کر مریض کو کھلانا پلانا۔

اب ان طریقوں کے دلائل اتمام حجت کے لئے بیان کئے جاتے ہیں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی منکر کو ہدایت بخشے۔

(۱) حصولِ منفعت یا ردِ بلا کے لئے پڑھنا

دعا کو دفعِ ضرر اور حصولِ منفعت کے لئے پڑھنا ذیل کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

○ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَ دُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَامًا اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَ اِذَا اَمْسَیْتَ "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَ الْكَسْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ" قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّیْ وَ قَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ (رواہ ابوداؤد کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، جامع الاصول فی احادی الرسول کتاب الدعاء، باب الادعیۃ المؤقتۃ والمضافۃ الی اسبابھا، مشکوۃ)

ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھ کوئی غم اور قرض چمٹے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو ان کو پڑھے تو اللہ تعالی تیرا غم دور کردے اور تیرا قرض خود سے ادا کرے، اس نے عرض کیا کہ فرمائے، آپ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر صبح وشام پڑھا کر اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامرادی اور بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ اور آدمیوں کے قہر سے۔ اس شخص نے بیان کیا کہ جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالی نے میرا غم دور کردیا، اور میرا قرض بھی ادا کردیا۔

(۲) وظائف وغیرہ کو اوقات معینہ اور مقدار مقررہ پر پڑھنا

(۱) وِردو وظائف کو مقررہ وقت اور خاص تعداد پر پڑھنا بعض حالتوں میں بڑا ہی اہم اور مؤثر ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

۱) ○ عَنِ ابْنِ زَمَلِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا سَبْعِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَقُوْلُ سَبْعِيْنَ بِسَبْعِ مِائَةٍ لَاخَيْرَ لِمَنْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ مِائَةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ (تفسیر ابن کثیر جز ۷ صفحہ ۵۲۰) زیر آیۃ ۱۷ تا ۲۶: معرفۃ الصحابۃ، ابونعیم اصبہانی، باب ضحاک بن زمل الجہنی: جامع الاحادیث، مسند صہیب، المعجم الکبیر: کنز العمال، التعبیر)

ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نماز فجر پڑھ لی تو آپ اپنی ٹانگ کو دوہرا کر کئے ہوئے تھے تو: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا"، اللہ پاک ہے اس حمد کے ساتھ، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے، یہ کلمات آپ نے ستر بار پڑھے، پھر فرمایا: ستر سات سو کے ساتھ ہیں، اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے زیادہ ہوں، پھر یہ دو مرتبہ فرمایا: پھر آپ نے لوگوں کی طرف منہ کر لیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب کو پسند کیا کرتے تھے۔

۲) ○ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی فی الیوم واللیلۃ، عدد الحدیث ۵۸۳۲)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے: اللہ کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ بار اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا مانگتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

۳) ○ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ سَیِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ : اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ النَّھَارِ مُوْقِنًا بِھَا فَمَاتَ مِنْ یَوْمِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ قَالَھَا مِنَ اللَّیْلِ وَھُوَ مُوْقِنٌ بِھَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (صحیح البخاری باب افضل الاستغفار وقولہ تعالیٰ استغفروا ربکم......، کتاب الدعوات)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے:

" اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ "

''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد و پیمان پر ہوں جب تک مجھ سے ہو سکے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا میں تیری طرف تیرا جو مجھ پر احسان ہے اس کے ساتھ رجوع کرتا ہوں اور میں تیرے لئے رجوع کرتا ہوں اپنے گناہ کے ساتھ تو مجھے بخش دے کہ بلاشک تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا ہے،، آپ نے فرمایا: اور جو کوئی ان کلمات کو دن میں یقین سے پڑھے پھر اسی دن مرجائے شام ہونے سے پہلے تو وہ جنت والوں میں سے ہے اور جس نے ان کلمات کو یقین کے ساتھ رات کو پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے اسی رات وہ مرگیا تو جنتی ہے۔

اس کے علاوہ حدیث پاک میں کئی سورتوں اور آیات واوراد کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

۳) مریض کو شفاء کے لئے اس پر پڑھ کر دم کرنا یا تھوکنا

احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم خود بھی اپنے پر دم کیا کرتے تھے اور بیمار کو بھی دم کر دیا کرتے تھے، کچھ پڑھ کر پھر اسے ہاتھوں پر پھونک کر درد کی جگہ پھر دیتے تھے، جو جواز کی دلیل ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، مثلاً حدیث شریف میں ہے:

۱) ○ اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰی نَفَثَ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِیَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰی وَجْعَهُ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ طَفِقْتُ اَنْفُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِیْ كَانَ یَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِیَدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ (صحیح البخاری، کتاب المغازی باب رقیة النبی)

بیشک سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مرض لاحق ہوتی تو آپ معوذات پڑھکر اپنے پر پھونکتے اور اپنے آپ کو ہاتھ پھیر لیتے، تو جب آپ کو وہ شکایت ہوئی جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں آپ پر وہ معوذات پڑھ کر دم کرتی تھی جو آپ خود پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو پکڑ کر آپ پر پھیر دیتی تھی۔

۲) ○ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكٰی یَقْرَءُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجْعُهٗ كُنْتُ اَقْرَءُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا ○ (صحیح البخاری، کتاب

فضائل القرآن، باب فضل المعوذات)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جب آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں آپ کو دم کرتی تھی اور آپ کے ہاتھ کی برکت کے لئے آپ کا ہاتھ پکڑ کر پھیرتی تھی۔

۳) ○ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا اَتٰى مَرِيْضًا اَوْ اُتِيَ بِهٖ قَالَ: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا ○ (صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب دعاء العائد للمريض)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس آتے یا مریض کو آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ فرماتے:

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ وَ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا ○

اے لوگوں کے رب سختی کو دور فرما، شفا دے تو شفا دینے والا ہے، نہیں شفا اس مریض کے لیے مگر تیری شفا ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری نہ ہو!

۴) ○ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَرَءَ اَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَآيَتَانَ بَعْدَ آيَةِ الْكُرْسِيِّ وَ ثَلَاثًا مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ يَقْرَبْهُ وَلَا اَهْلَهُ يَوْمَئِذٍ شَيْطَانٌ وَّلَا شَيْءٌ يَكْرَهُهُ وَلَا يُقْرَئْنَ عَلٰى مَجْنُوْنٍ اِلَّا اَفَاقَ ○ (سنن الدارمي، كتاب فضائل القرآن، ۳۲۴۹)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: آپ نے فرمایا: جو کوئی سورہ بقرہ کی پہلی چار آیات اور آیت الکرسی اور اس کے بعد دو آیات اور آخری تین آیات

پڑھے تو اس دن اس کے اور اس کے گھر والوں کے قریب شیطان نہیں آئے گا اور نہ کوئی ایسی چیز جسے وہ نہ پسند کرتا ہو اور یہ آیات کسی مجنوں پر نہیں پڑھی جائیں گی مگر اسے شفا ہوگی۔

۵) ○ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ قَالَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ فَكَاَنَّمَا نَشَطَ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَلَعَمْرِيْ مَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ ○ (سنن ابی داؤد، کتاب الطب، ۳۴۰۲)

سیدنا خارجہ بن صلت تمیمی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آئے تو ایک عرب کے محلّہ میں پہنچے تو ان لوگوں نے ہمیں کہا: ہمیں خبر ملی ہے کہ تم اس آدمی کے پاس سے کوئی خیر لے کر آرہے ہو تو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا کوئی دم ہے؟ اس لئے کہ ہمارے پاس ایک بے عقل ہے جسے بیڑیوں میں جکڑ رکھا ہے، راوی کہتے ہیں ہم نے کہا ہاں ہے فرمایا تو وہ اس بے عقل کو لے آئے فرمایا تو میں نے اس پر فاتحہ الکتاب تین دن تک صبح شام پڑھی جب میں اسے ختم کرتا تو میں اپنا تھوک جمع کرتا پھر میں تھوتھو کرتا تو وہ ایسا ہوا کہ گویا وہ رسی سے نقل کر آزاد ہو گیا تو کہا کہ انہوں نے کچھ میری خدمت کی تو میں نے کہا نہیں حتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ لیہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میری جان کی قسم ایسے لوگ ہوئے جنہوں نے باطل دم کر کے کھایا اور تو نے تو بلا شک حق دم پڑھ کر

کھایا ہے۔

۴) مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یا صرف پڑھ کر دم کرنا

۱) آسیب زدہ کے جسم پر ہاتھ پھیرنا

سیدنا وزاع راوی ہیں کہ ایک قافلہ میں ایک آسیب زدہ آدمی تھا جب ہم حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے عرض کیا: کہ یارسول اللہ! اسے دورے پڑتے ہیں دیوانہ ہے، اس کے لئے دعا فرمادیجئے! آپ نے اس کی پشت پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے اللہ کے دشمن نکل جا! تو اچھا بھلا ہو گیا پھر آپ نے سامنے بٹھا کر اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی تو وہ ایسا ہو گیا کہ وفد میں اس بہتر کوئی نظر نہ آتا تھا۔

۲) ہاتھ لگنے سے نکلی ہوئی آنکھ درست ہوگئی

سیدنا قتادہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کی جنگ میں اچانک تیر لگنے سے آنکھ نکل گئی، دوستوں نے کاٹ ڈالنے کا مشورہ دیا مگر آپ نے کہا کیوں کٹواؤں، آنکھ پکڑ کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، حضور نے صبر کرنے اور جنت کی دعا کرنے کا کہا تو آپ عرض گزار ہوئے سرکار جنت کے لئے دعا کر دیں اور میری بیوی بھی ہے میں نہیں چاہتا کہ مجھے کانا کہا جائے اس لئے آنکھ بھی عطا کر دیں، تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے آنکھ کا ڈیلا اس کی جگہ رکھ کر دعا کر دی، یااللہ قتادہ کو حسن و جمال عطا فرما کیونکہ یہ اپنا چہرہ تیرے نبی کے چہرہ پر قربان کرتا رہا اور جب ہاتھ مبارک اٹھایا تو وہ آنکھ دوسری آنکھ سے خوبصورت تھی اور اس کی نظر تیز تھی اور پھر کبھی دکھی نہیں۔

۳) ٹوٹی ٹانگ اور دست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کون سنبھالے گا؟ ابورافع یہودی بہت زبان دراز تھا، اس کے لئے یہ حکم صادر ہوتھا، یہ سن کر عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے قتل کرنے کی ذمہ داری لی اس کے گھر گئے، اسے قتل کر کے جلدی جلدی سیڑھیوں سے اتر رہے تھے، آخری سیڑھی کا انداز نہ ہوسکا گر گئے پنڈلی ٹوٹ گئی ساتھیوں نے پگڑی سے باندھ دیا سرکار دوعالم کے پاس پہنچے تو آپ نے ٹانگ کی پٹی کھلوا کر برکتوں والا ہاتھ پھیرا تو یوں ہوا جیسے کبھی پنڈلی کو تکلیف ہی نہ ہوئی تھی۔

۴) چیچک زدہ چہرہ پر ہاتھ پھیرا

سیدنا ابیض بن جمال کے چیچک زدہ چہرہ پر رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو چہرہ بالکل ٹھیک ہوگیا اور کوئی نشان چیچک کا باقی نہ رہا۔

۵) پھنسیوں والا جسم خوشبودار ہوگیا

سیدنا عتبہ بن فرقد سلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: مجھے شرا یعنی پت نکل آئی تھی جو بہت تکلیف دیتی تھی میں دربارِ رسالت میں حاضر ہو، شکایت کی، سرکار نے فرمایا: کرتا اتار کر بیٹھ! میں بیٹھ گیا تو نبی رحمت نے دونوں ہاتھوں پر پھونک لگا کر میرے جسم پر پھیر دیئے اس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی ہے (اور خوشبو لگانے کی ضرورت نہیں)

۶) سینہ پر ہاتھ پھیرا قرآن یاد ہوگیا

سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے شکایت کی کہ مجھے قرآن یاد نہیں رہتا آپ نے عثمان کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے شیطان نکل جا عثمان کے

سینے سے، اس کے بعد انہیں کوئی چیز نہیں بھولی۔

۷) جسم پر عصا پھیرا کوڑھ درست

سیدنا معاذ بن عفرا رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی کو برص (پھلبہری) کی بیماری تھی وہ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنی لاٹھی مبارک ان کے جسم پر پھیری تو وہ تندرست ہو گئیں۔

(یہ سب واقعات باحوالہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ کی کتاب البرہان میں صفحہ ۳۷۳ سے ۴۰۱ تک موجود ہیں ان کو اختصار سے پیش کیا ہے تفصیل وہاں سے معلوم کریں، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

۵) کاغذ یا کسی اور چیز پر لکھ کر تعویذ بنانا

○ اَبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اَخًا وَبِهٖ وَجْعٌ قَالَ وَمَا وَجْعُهٗ قَالَ بِهٖ لَمَمٌ قَالَ فَأْتِنِيْ بِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاَرْبَعَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةً مِّنْ آلِ عِمْرَانَ ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةً مِنَ الْاَعْرَافِ ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ وَآخِرَ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾ وَآيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْجِنِّ ﴿وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا﴾ وَعَشَرَ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَشْتَكِ قَطُّ ○ (مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس تھا، ایک اعرابی آیا، اس نے کہا یارسول اللہ! میرا ایک بھائی ہے اسے تکلیف ہے، آپ نے فرمایا: اس کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا اسے جنون ودیوانگی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ! تو آپ نے اسے اپنے سامنے بٹھایا اور اس کے لئے آپ نے درج ذیل آیات وسُوَر کا تعویذ بنایا:

سورۂ فاتحہ ☆ چار آیات سُورۂ بقرہ کے شروع والی ☆ دو آیتیں یہ ﴿وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ﴾ ☆ آیۃ الکرسی ☆ سُورۃِ البقرہ کی آخری تین آیتیں ☆ ایک آیۃ سورۂ آلِ عمران کی ﴿شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ﴾ آخر تک ☆ ایک آیۃ سورۂ اَعراف سے ﴿اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ﴾ ☆ سُورۃِ المُؤمِنِیْن کا آخر ﴿فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ﴾ ☆ ایک آیۃ سُورۃِ الجِنِ کی ﴿وَاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا﴾ آخر تک ☆ دس آیات سورۂ الصّافّات کے شروع سے ☆ تین آیات سُورۃِ الحشر کے آخر سے ☆ سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ اور آخری دو سورتیں جنہیں مُعَوَّذَتَین کہا جاتا ہے، تو آدمی اسی وقت اٹھ کھڑا ہوا جیسے کہ اس کو کبھی شکایت ہی نہ تھی۔

(نوٹ: یہاں پر اصل کتاب کے دو صفحے ۹۶، ۹۷ نہیں تھے، مولانا کے عنوانات درج کردینے کی وجہ سے راہنمائی مل گئی تو میں نے حدیث شریف سے اس مضمون کو مکمل کرنے کی کوشش کی ہے، اب وہ مضمون تقریباً نو صفحات پر مشتمل ہے، نیز درجِ بالا تعویذ مکمل درجِ ذیل ہے (فوٹو کاپی سے فائدہ حاصل کریں قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الحمد للہ رب العالمین ○ الرحمن الرحیم ○ مالک یوم الدین ○ ایاک نعبد و ایاک نستعین ○ اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○ آمین ○ الم ○ ذلک الکتب لاریب فیہ ھدی للمتقین ○ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون ○ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون ○ اولٓئک علی ھدی من ربھم واولٓئک ھم المفلحون ○ والھکم الہ واحد لاالہ الا ھو الرحمن الرحیم ○ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دابۃ وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لایات لقوم یعقلون ○ اللہ لاالہ الا ھو الحی القیوم لاتاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات ومافی الارض من ذالذی یشفع عندہ الاباذنہ یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولا یحطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموت والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم ○ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لاانفصام لھا واللہ سمیع علیم ○ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمت الی النور والذین کفروا اولیاء ھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمت اولٓئک اصحب النار ھم فیھا خلدون ○ للہ مافی السموت وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر ○ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملٓئکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر ○ لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالاطاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکفرین ○ شھد اللہ انہ لاالہ الا ھو والملئکۃ واولوالعلم قائما بالقسط لاالہ الا ھو العزیز الحکیم ○ ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبارک اللہ رب العالمین ○ فتعالی اللہ الملک الحق لاالہ الا ھو رب العرش الکریم ○ ومن یدع مع اللہ الھا آخر لابرھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکفرون ○ وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ○ (سورۃ مؤمنین) وانہ تعالی جد ربنا مااتخذ صاحبۃ ولاولدا ○ والصافات صفا ○ والزاجرات زجرا ○ فالتالیات ذکرا ○ ان الھکم لواحد ○ رب السموت والارض ومابینھما ورب المشارق ○ انازینا السماء الدنیا بزینۃ الکواکب ○ وحفظا من کل شیطان مارد ○ لایسمعون الی الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب ○ دحورا ولھم عذاب واصب ○ الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب ○ ھو اللہ الذی لاالہ الا ھو علم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ○ ھو اللہ الذی لاالہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ○ ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنی یسبح لہ ما فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم ○ قل ھو اللہ احد ○ اللہ الصمد ○ لم یلد ولم یولد ○ ولم یکن لہ کفوا احد ○ قل اعوذ برب الفلق ○ من شر ما خلق ○ ومن شر غاسق اذا وقب ○ ومن شر النفثت فی العقد ○ ومن شر حاسد اذا حسد ○ قل اعوذ برب الناس ○ ملک الناس ○ الہ الناس ○ من شر الوسواس الخناس ○ الذی یوسوس فی صدور الناس ○ من الجنۃ والناس ○

رطوبت اور ہوا دونوں کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ رقیہ کو پڑھ کر یوں پھونکے کہ رطوبت ہوا دونوں خارج ہوں۔

(۲) رقیہ کی تحقیق

رقیہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغت میں رقیہ کے معنی منتر اور افسون کے ہیں، اور اصطلاح شرع میں رقیہ ان آیاتِ قرآنی، اسمائے الٰہیہ اور ادعیہءِ استعاذہ کو کہتے ہیں، جنہیں پڑھ کر بیمار وغیرہ پر دم کرتے ہیں چنانچہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے تصریح کی ہے۔

رقیہ کے جواز اور عدم جواز کی تحقیق

بعض احادیث سے رقیہ ناجائز معلوم ہوتا ہے اور بعض سے جائز ثابت ہوتا ہے، لیکن، محدثین نے جواز والی احادیث کو ترجیح دی ہے، اور تمام امت کا اس پر اتفاق ہے، کہ آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ استعاذہ (رقیہ) کو پڑھ کر دم کرنا جائز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

○ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُهٗ عَلَيْهِ وَ اَمْسَحُهٗ بِيَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا اَعْظَمُ بَرَكَةً مِنْ يَدِيْ ○

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات (یعنی سورہ فلق اور سورہ ناس) پڑھ کر دم کر دیا کرتے تھے، جب آپ مرض موت میں مبتلاء ہوئے تو میں آپ ہی کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم پر مل دیتی تھی، آپ ہی کے ہاتھ سے ملنے

کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ برکت والے تھے (صحیح مسلم شریف، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث)

اس حدیث کے تحت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

فیہ استحباب فی الرقیۃ وقد اجمعوا علی جوازہ واستحبہ الجمھور من الصحابۃ والتابعین ومن بعد ھم۔

اس حدیث میں رقیہ کا استحباب و جواز ہے اور علماء نے اس کے جواز پر رجوع کیا ہے اور صحابہ اور تابعین ان کے بعد والوں جمہور علما نے رقیہ کو مستحب کہا ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کو ایک اور مقام پر یوں بیان فرماتے ہیں:

وقد نقلوا الاجماع علی جواز الرقی بالآیات واذکار اللہ تعالی قال الماذری جمیع الرقی جائزۃ اذا کانت بکتاب اللہ وبذکرہ ومنھی عنھا اذا کانت باللغۃ العجمیۃ او بما لا یدری معناہ یجوز ان یکون فیہ کفر☆

عالم لوگوں نے آیات اور اذکار اللہ کے ساتھ رقیہ کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے، ماذری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ تمام رقیہ جو کتاب اللہ اور ذکر اللہ کے ساتھ ہوں جائز ہیں، اور ناجائز رقیہ وہ ہے جو عجمی زبان میں ہو، یا جس کا معنی معلوم نہ ہو، کیوں کہ ممکن ہے کہ اس میں کفر و شرک ہو۔

غرض احادیث صحیحہ اور اقوال محدثین سے ثابت ہو گیا، کہ آیات قرآنی اور اسمائے الٰہیہ اور ادعیہ استعاذہ پڑھ کر دم کرنا جائز بلکہ مسنون ہے۔

(۷) مریض کا درد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر دم کرنا

اگر مریض اپنے درد کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر دم کرے یا بغیر ہاتھ رکھے

کے دعا پڑھے تو جائز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعًا يَجِدُ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ○

عثمان بن عاص ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اپنے جسم میں درد پاتا ہوں آپ نے فرمایا: اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھ کر تین بار بسم اللہ پڑھ اور سات بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ پڑھ (یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کی بدی سے جس کو میں معلوم کرتا ہوں اور اس کی زیادتی سے ڈرتا ہوں۔ (حوالہ نہیں ملا)

حصن حصین میں ہے:

اَوْ يَقْرَاُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ

یعنی یا درد والا آدمی اپنے اوپر سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے، اور خود کو دم کرے۔

(۸) تعویذ کے معنی کی تحقیق

تعویذ کے لغوی اور اصطلاحی معنی

لغت میں تعویذ کے معنی پناہ دینا اور پناہ میں لانا اور اصطلاحِ عملیات میں آیاتِ قرآنی یا اسمائے الٰہیہ کو لکھ کر گلے یا بازو وغیرہ میں لٹکانے اور باندھنے کے

لئے دیتے ہیں، اسے تعویذ کہتے ہیں، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَ قال كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ (رواہ ابوداؤد و الترمذی ومشکوۃ)

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی ڈرے یا گھبرائے یا نیند اچاٹ ہو جائے تو یہ کلمات پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ○ ''میں پناہ چاہتا ہوں خدا کے پورے کلموں یعنی کتابوں اور اسمائے الٰہیہ کی اس کے غصے اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کی برائی اور شیطان کے وسوسوں اور ان کے اپنے پاس حاضر ہونے سے'' پس اس دعا کی بدولت یہ بلیات ضرر نہیں پہنچائیں گی اور عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کا دستور تھا کہ یہ دعا اپنے سمجھ دار بیٹوں کو سکھا دیتے تھے اور جو لڑکا عقل و شعور نہ رکھتا تھا، تو اس دعا کو ایک کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے (ترمذی ، ابواب جامع الدعوات عن النبی ﷺ باب:: سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پڑھنا نہ جانے اس کو تعویذ دینا جائز ہے، اور جو پڑھ سکتا ہو اس کو خود پڑھنا ہی بہتر ہے۔

(۹) پانی یا کسی اور کھانے والی چیز پر دم کر کے کھلانا پلانا

مریض کو پانی یا کسی دوسرے ماکولات ومشروبات پر دم کر کے کھلانا پلانا جائز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم مَنْ اَخَذَ مِنْ مَاءِ الْمَطَرِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَطَرِ نِیْسَانَ وَقَرَءَ عَلَیْهِ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَآیَةَ الْکُرْسِیِّ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَ الْمُعَوَّذَتَیْنِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ نِیْ وَ اَخْبَرَنِیْ اِنَّ مَنْ شَرِبَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ سَبْعَةَ اَیَّامٍ مُتَوَالِیَاتٍ بِالْغَدَاةِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ یَدْفَعُ عَنِ الَّذِیْ یَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ کُلَّ دَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ وَ یُعَافِیْهِ مِنْهُ وَ یُخْرِجُهٗ مِنْ عُرُوْقِهٖ وَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ وَجَمِیْعِ اَعْضَائِهٖ کَذَا فِیْ تَفْسِیْرِ الْفَاتِحَةِ (خزینۃ الاسرار)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بارش کا پانی لیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ نیسان کا پانی لیا، اور اس پر سورۃ الحمد، آیۃ الکرسی، قل ھو اللہ احد، معوذتین (آخری دو قل) ہر ایک ستر ستر بار پڑھ کر دم کیا، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام میرے پاس آئے، اور مجھے خبر دی، کہ جو شخص اس پانی سے سات دن تک صبح کے وقت پئے گا خداوند تعالیٰ اس پینے والے کے بدن سے ہر بیماری نکال کر اسے صحت بخشے گا، اور اس کی رگوں، گوشت ہڈیوں غرضیکہ تمام بدن سے اس بیماری کو دور کر دے گا، اور اسی طرح تفسیر فاتحہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

پس جب پانی پر دم کر کے استعمال میں لانے کا حکم آ گیا، تو اس پر قیاس کر کے ہر پاک چیز پینے کی ہو یا کھانے کی، اس پر دم کر کے مریض کو کھلانا اور پلانا

درست ہے، جیسا کہ متقدمین ومتاخرین علماء وصلحاء کا مسلک رہا ہے۔

(۱۰) طشتری یا پتے وغیرہ پر لکھ کر دھو کر پلانا

مریض کے لئے آیات طشتری وغیرہ پر لکھ کر اور اس کو دھو کر پلانا یا حلوہ وغیرہ پر دم کر کے کھلانا جائز ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

(۱) مَنْ كَتَبَ يٰسٓ ثُمَّ شَرِبَهَا دَخَلَ فِيْ جَوْفِهٖ اَلْفُ نُوْرٍ وَّ اَلْفُ بَرَكَةٍ وَّ اَلْفُ دَوَاءٍ وَّخَرَجَ مِنْهُ اَلْفُ دَاءٍ○(كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال، فصل ثاني فى فضائل السور والآيات والبسملة، فضائل سور الباقية من الاكمال(جامع الاحاديث::باب حرف الميم)

یعنی جس نے سورہ یٰس کو لکھ کر اور دھو کر پیا اس کے دل میں ہزار نور، ہزار برکت اور ہزار دواء داخل ہوئی اور ہزار بیماریاں اس سے دور ہوئیں۔

(۲) قَالَ النووی عیہ رحمۃ اللہ القوی فی شرح المھذب لو کتب القرآن فی لوح او اناء ثم غسلہ وسقاہ لمریض فقال الحسن البصری و مجاھد و ابوقلابۃ و الاوزاعی لاباس بہ وکرہ النخعی (قال) ومقتضی مذھبنا انہ لاباس بہ فقد قال القاضی حسین والبغوی وغیرھما لو کتب قرآنا علی حلوی او طعام فلا بأس باکلہ (وذکر) الامام احمد وغیرہ ان یکتب للمصاب و غیرہ من المرضی شئی من کتاب بالمداد المباح و یغسل ویسقی (خزینۃ الاسرار)

نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح المھذب میں لکھا ہے، کہ اگر قرآن پاک تختی یا کسی برتن پر لکھا جائے، اور اس کو دھو کر مریض کو پلایا جائے، تو حسن بصری، مجاہد ابوقلابہ اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں، ہاں نخعی رحمۃ اللہ

علیہ نے اس کو مکروہ لکھا ہے، مگر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہمارے مذہب کے مقتضا سے ہے کہ اس میں کچھ حرج نہیں جیسا کہ قاضی حسین اور بغوی رحمۃ اللہ علیہما نے کہا کہ اگر قرآن حلوہ یا کسی اور چیز پر لکھا جائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ مصیبت زدہ مریضوں کے لئے قرآن شریف کی کوئی آیت مباح و پاک چیزوں کی روشنائی سے لکھا جائے، اور دھو کر پلائی جائے تو مضائقہ نہیں۔

التماس

راقم الحروف نے جو کچھ اس حصے میں لکھا ہے اس سے میرا مقصود کسی کی دل آزاری نہیں، بلکہ محض تحقیقِ حق کے لئے انصاف پسند احباب کی خدمت میں عرض کیا گیا، علاوہ اس کے اگر کسی ذی علم کو اس قسم کے مفید اور کارآمد باتیں یاد ہوں، تو مجھے پتہ ذیل پر ترسیل فرما کر مشکور فرمائیں، تاکہ طبع ثانی میں ان کو درج کر دیا جائے۔

ابوالبشیر محمد صالح حنفی نقشبندی بن حضرت مولانا مولوی مست علی نقشبندی بمقام میترنوالی، براستہ وزیر آباد (ملک پنجاب)

موجودہ رابطہ

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مدرس جامعہ اسلامیہ حیدری مسجد کامونکی

خطیب جامع مسجد عمر چشمۂ فیضِ محمدی

عمر روڈ کامونکی گوجرانوالہ

۰۳۲۳۴۲۸۹۳۲۳

عامل بنانے والی کتاب

حصہ دوم

ملقب بہ

قرآنی عملیات

باب اول

بیاض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام

اس پر آشوب زمانہ میں جہاں دین کے اور کاموں میں روز بروز تنزل وانحطاط ہے، وہاں مسلمانوں کے تمسک بالقرآن میں بھی تنزل اور کمی واقع ہوگئی ہے حتی کی ادعیہ، تعویذات اور عملیات میں بھی ان کو کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنے کا خیال نہیں رہا حالانکہ مقتدمین صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سوائے کلام اللہ کے اور کوئی چیز محبوب اور مرغوبِ خاطر نہ تھی، اور تمام امورِ دینیہ ودنیویہ میں ان کا عمل اسی پر تھا، اور تمام معاملات وضروریات اور مشکلات اور مصائب میں اسی کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن نیست ممکن جز بقرآن زیستن

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم حکمتِ او لا یزال است و قدیم

نسخہ ء اسرارِ تکوینِ حیات بے ثبات از قوتش گردد ثبات

اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ شفا ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

☆ (۱) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ (سورہ حم سجدہ/۴۴)

کہدے (اے میرے حبیب) کہ قرآن مجید ایمان لانے والوں کے لئے ہدائت اور شفا ہے۔

☆ (۲) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور ہم قرآن میں سے وہ آیتیں نازل کرتے ہیں جو شفاء اور رحمت ہیں

ایمان لانے والوں کے لئے۔ (سورۂ اسراء/۸۲)

قرآن مجید جس طرح کفر وشرک وغیرہ امراض قلب کے لئے شفاء ہے اسی طرح امراض جسمانیہ کے لئے بھی شفاء ہے چنانچہ ہزار ہا حکماء وصلحاء کا تجربہ ہے جسے ہم آگے چل کر وضاحت سے بیان کریں گے۔ لیکن اس زمانہ میں ضعیف الاعتقاد لوگ جاہل وغیر متشرع فقیروں اور بے دین سادھوؤں سے ایسے تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک کراتے ہیں جو کفر وشرک سے ملوث ہوتے ہیں، گو بظاہران کا اثر بھی ہوتا ہے، لیکن ان کے استعمال سے ایمان رخصت ہو جاتا ہے، جس سے، عوام کالانعام غافل ہیں اور جو لکھے پڑھے ان کو عمداً اختیار کرتے ہیں، وہ دراصل ایمان کے زائل ہونے کی کچھ پرواہ نہیں کرتے ان کے نزدیک کفر واسلام میں کچھ فرق نہیں ہے۔

مسلمانو! اگر کسی شخص نے دولتِ ایمان کو کھو کر دولتِ دنیا حاصل کی، یا کسی دشمن کو مغلوب کیا، یا کوئی بڑا عہدہ حاصل کرلیا، یا کوئی اور حاجت اور مراد پالی، تو اس کو کامیاب نہیں کہا جاسکتا، بلکہ وہ شخص درحقیقت نامراد ہے، کہ اس نے اپنی مراد مانگنے کا غلط راستہ اختیار کیا، کیوں کہ خدا سے مراد مانگنے کے دو ہی طریقے ہیں ایک جائز اور دوسرا ناجائز، اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے، کہ دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، مگر جو مشروع طریق سے مانگتا ہے، اس سے وہ راضی ہوتا ہے، اور جو ناجائز طریق سے مانگتا ہے وہ اس سے ناخوش ہوتا ہے، دیتا وہ دونوں طریق سے ہے، جو مقدر میں ہوتا ہے وہ ضرور ملتا ہے، لیکن ایک میں اس کی رضا ہے اور ایک میں نہیں ہے۔

بنابریں ایک صحیح العقیدہ مسلمان جو اعمال اور عزائم کی تاثیر کو مانتا ہے، اس کو ایسے عملیات سے جو بے دین فقیروں اور عاملوں اور غیر مذاہب کے پنڈتوں گروؤں بظاہر درویشوں اور سادھوؤں سے حاصل ہوئے ہوں اجتناب اور پرہیز

کرنا لازمی ہے، کیوں کہ وہ بے دینی کے سبب سے ایمان کی حقیقت سے ناواقف اور کفر و شرک کے کلمات استعمال کرنے کے عادی ہیں، حتی کی بعض لکھے پڑھے عمداً کلمات کفریہ کہنے میں بڑے دلیر اور لاپرواہ ہوتے ہیں، اس لئے وہ اپنے مقتدیوں، عقیدت مندوں اور مریدوں کو کھلم کھلا گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں گرا کر دوزخ کا ایندھن بنا دیتے ہیں۔

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ہرگز بمنزل نخواہد رسیدہ

میں نے اس کتاب میں حتی المقدور اس قسم کے اعمال و حزائم جمع کئے ہیں جن سے کوئی فسادِ عقیدہ، یا ارتکابِ محذور لازم نہیں آتا، ہاں اگر کہیں اور مجھ سے کوئی غیر مشروعہ عمل درج ہو گیا ہو، تو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

فصل اول

دعاء کا بیان

قرآن مجید میں کئی مقامات پر دعاء کا ذکر آیا ہے، جن کو بغور وخوض پڑھنے سے دعاء کی حقیقت پر روشنی پڑتی ہے، چنانچہ (سورہ بقرہ/۱۸۶) میں ارشادِ ربانی ہوتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ ...... ○

اور جب میرے بندے تجھ سے میری بابت پوچھیں تو کہہ دے کہ میں پاس ہی ہوں، قبول کرتا ہوں دعاء کرنے والے کی دعاء کو جب مجھ سے دعاء کرتا ہے، تو چاہئے کہ یہ بھی میرا حکم مانیں مجھ پر ایمان لائیں۔

یہاں خالقِ ارض وسماء نے اپنا محیط ہونا اور ہر جگہ حاضر وناظر ہونا (جیسا کہ اس کی شایانِ شان ہے) بیان فرمایا ہے جس شخص نے اللہ تعالی کو پکارا وہ اس کی پکار کو معاً سن بھی لیتا ہے، اور اس کے قریب بھی پہنچ جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دعاء کو قبول کر لیتا ہے، اور بندے کو اپنی آرزو پوری کرنے کی توفیق دیتا ہے، اس توفیق سے وہ بہ مقتضائے قانون قدرت اسباب اور ذرائع کے بہم پہنچانے میں جس سے اس کی آرزوئیں پوری ہوں گی، سرگرمی اور تندہی سے کوشش کرتا ہے، اور آخر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

(یہاں حاضر ناظر ہونا، اور قریب پہنچنا سے مراد یہ نہیں ہے کہ بندہ سے اللہ تعالی دور ہوتا ہے پھر بندہ کی پکار پر وہ قریب تشریف لے آتا ہے، اہلِ سنت کے نزدیک اللہ تعالی کے لئے قرب وبعد، آنا جانا کچھ بھی نہیں، وہ ہر وقت بندہ کے ساتھ ہے مگر اس طرح نہیں جیسے بندے ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں، حاضر ہونا اس کی شان ہے جو غائب ہو، وہ غائب ہی نہیں تو اس کی نسبت سے حضور کا تصور مناسب نہیں ہے، البتہ یہاں یہ وہم کہ پھر وہ نظر کیوں نہیں آتا اس کا حل یہ ہے کہ وہ تو اپنی قدرتوں سے ظاہر و آشکار ہے مگر ہماری آنکھوں پر پردے ہیں جن کی وجہ سے ہم اسے دیکھ نہیں پاتے، البتہ مولانا نے عام لوگوں کو سمجھانے کے لئے یہ انداز گفتگو اپنایا ہے، ان مسائل کو سمجھنے جاننے کے لئے دیکھیں (۱) بہار شریعت جزء اول، (۲) ایمان کی حفاظت کیجئے، صفحہ ۴۵ تا ۵۵، (۳) اعلی حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالی کی قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار ملقب بہ ضرب قہاری۔ اللہ اعلم بالصواب۔ قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

دعاءِ اسلام کا ایک جزءِ اعظم ہے، مگر آج کل بعض ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو دعاء کے بارے میں مختلف شکوک میں مبتلاء ہیں چنانچہ بعض کہتے ہیں کہ دعاء

عبادت تو ضرور ہے مگر اس کے مقبول و غیر مقبول ہونے کا یقین صرف طفل تسلی ہے،
بعض دبی زبان سے کہتے ہیں کہ دعاء کوئی چیز تو ضرور ہے، مگر اس کی قبولیت کی کوئی
مثال نہیں دیکھی، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ دعاء کسی امرِ خاص کے لئے اللہ تعالی کے
حضور میں اپنی کمزوریوں اور مجبوریوں کا اقرار کر کے الحاح وزاری و عجز وفروتنی کے
ساتھ عرض کرنا ہے، خواہ وہ عرض قبول ہو یا نہ ہو، اور اس میں شک نہیں، کہ جو دعاء
پابندیءِ شرائط کے ساتھ مانگی جائے، وہ ضرور مقبول ہوتی ہے اور جس غرض اور مقصد
کے لئے دعاء کی جاتی ہے، وہ ایسے پوشیدہ ذرائع سے حل ہو جاتا ہے جن کا کبھی وہم و
گمان بھی نہیں ہوتا، مگر موجودہ زمانہ کے فلسفہ دان ان باتوں کو تسلیم ہی نہیں کرتے،
بلکہ وہ کہتے ہیں، کہ یہ ساری باتیں مضحکہ خیز ہیں بھلا کیسی دعاء اور کس کی دعاء کس کی
اجابت اور کس کی مقبولیت؟ معاذ اللہ!

بہترین عمل

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سب سے بہتر عمل
جس کے مقبول ہونے کا حتمی وعدہ اللہ تعالی نے کیا ہے، وہ دعاء ہے، چنانچہ سورۂ
مومن رکوع ۶ میں ارشاد پاک ہے:

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط (سورۂ مومن/۶۰)

مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء کو قبول کروں گا۔

بنابریں انبیاءِ کرام علیہم الصلاۃ والسلام اپنے اپنے وقت میں بدرگاہِ ربِ
العالمین مختلف الفاظ سے دعائیں مانگتے رہے، جو بارگاہ ایزدی میں قبول ہوتی رہیں،
چنانچہ ان کی وہ سب دعائیں اور عملیات مع واقعات صحیحہ کے اگلی فصل میں ہدیہ
ناظرین کریں گے، تاکہ ہم بھی ان کی اتباع میں ان دعاؤں سے استفادہ کریں، در

اصل یہی سب سے زیادہ مجرب اعمال وعزائم ہیں، جن کی قبولیت کا حتمی اور یقینی وعدہ ہے۔

دعاء نہ مانگنا غرور کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رونا اور زاری کرنا اور اپنے آپ کو ہیچ اور لاشے (نا چیز وحقیر) سمجھنا بہت بڑی عبادت ہے، تمام نماز میں یہی ہوتا ہے، اپنی عبودیت کا اقرار اور خدا کی قدرت پر بھروسہ اور اس سے یہ التجاء کرنا کہ تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا، اور جو لوگ اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنا عجز وانکساری کا اظہار کرنا معیوب جانتے ہیں، وہ ذلیل اور خوار ہو کر صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ مومن رکوع ۶ میں فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ (سورہ مومن/۶۰)

اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے، کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل بن کر داخل ہوں گے۔

دعاء کیا ہے؟

دعاء کا مطلب یہ ہے کہ نہایت خلوص اور قلب کی صفائی سے گڑگڑا کر تنہائی میں اپنی عبودیت کا اقرار کر کے اور اس کے جلال اور قدرت کو تسلیم کر کے اس کے حضور پیش ہو، اور صدق دل سے اقرار کرے کہ

میں جاہل وناتواں ہوں، میری ہستی ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں ہے۔ میرے تمام کاموں میں تو ہی مدد کرتا ہے جو کامیابیاں مجھے اپنی کوششوں میں

ہیں، ان میں بھی تیری ہی قدرت کام فرما ہے، میں تیرا ایک بے حقیقت بندہ ہوں، اگر تو رہنمائی نہ کرے، تو میری عقل میری تدبیریں اور میری دولت کچھ بھی کام نہیں کرسکتی، تیری روشنی میں چلتا ہوں، تیری رحمت سے میں زندہ ہوں، تو نے ہمیشہ میری مدد کی ہے، اور جس طرح تیرے دست وقدرت نے میرے ہر کام میں مدد کی ہے ابدالاباد تک تیرا ہی دستِ قدرت میرے ساتھ کام کرتا رہے!

دعا کا مقصد

اللہ تعالیٰ دعاء کے مقصد کو قرآن مجید میں تصریح کے ساتھ سمجھاتا ہے چنانچہ سورۂ اعراف رکوع ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (سورۂ اعراف/۵۵)

پکارو اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے، اسے پسند نہیں ہیں حد سے بڑھنے والے۔

پس دعاء کا مطلب ہوا کہ اپنے معبودِ حقیقی کے حضور میں نہایت انکساری کے ساتھ گڑگڑا کر رونا، انکساری کرنا اور اپنی تمام کمزوریوں اور مجبوریوں کا اقرار کرنا۔

مگر حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے، جو لوگ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی حق تلفی کی دعاء کرتے ہیں، تو یہ گویا حد سے بڑھنا قرار دیا گیا، مثلاً ایک شخص نے ناجائز طور پر کسی کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس سے اس کی مراد یہ ہے کہ حقدار کا حق غصب کیا جائے، پس وہ اس ناجائز آرزو یا امید کے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کو پکارے، تو سمجھو کہ اس نے حد سے تجاوز کیا ہے جس سے اس نے اپنے نفس ہی پر ظلم نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور ایسی دعاء سے اس پر کئی جرم

عائد ہو گئے، تھوڑی سی توجہ سے سمجھ میں آئے گا کہ ہم کسی ایسے حاکم سے جو درحقیقت منصف ہے، اور جسے ہم بھی انصاف پسند جانتے ہیں، خواہ وہ ہمارا کیسا ہی جانی دوست ہوگا، کبھی ایسے مقدمہ میں سفارش نہیں کرے گا، جس میں حق کا خون ہوتا ہوگا، اور ایک بے گناہ اور حقدار کی حق تلفی ہوتی ہوگی، اور اگر ہم نے اپنی بے عقلی سے سفارش کی تو ہماری اس سفارش کو حاکم تو سن لے گا مگر اسے ہم سے دلی نفرت ہو جائے گی، اور ہمیں کبھی بھی ایمان دار نہیں سمجھے گا، اگر چہ نہایت ادنی مثال ہے، تاہم اس سے یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ اللہ تعالی پکارنے والے کی پکار تو سنتا ہے، مگر ایسی نافرمانی کی دعاؤں کو پسند نہیں کرتا، پس اس قسم کی دعائیں درحقیقت دعائیں نہیں ہیں بلکہ اپنی روسیاہی بداعمالی اور تیرہ باطنی کی کیفیت اللہ تعالی کے حضور میں دہرانی ہے اور غرض ایسی معتدیانہ دعاؤں سے یہ ہے کہ ان بربادکن ارذل ترین عیوب اور نقائص میں زیادتی ہو۔

دعاء کے متعلق ایک مفصل مبسوط مضمون لکھا گیا ہے جو اس کتاب کے آئندہ صفحات میں آرہا ہے (مولف)

فصل دوم

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مجرب اعمال

اس فصل میں صرف وہی اعمال وعزائم قرآن مجید سے استنباط کر کے جمع کئے ہیں، جو اولوالعزم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور برگزیدہ نفوس پر القاء ہوئے ان کی پاک زبان سے نکلے، اور بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور مستجاب ہوئے، اس لئے وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ اس حصہ کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو زیورِ قبولیت سے آراستہ نہ ہو، ہاں حسنِ عقیدت، خلوصِ دل اور حضورِ قلب کا ہونا لازمی ہے، اور ان ماثورہ اعمال کی اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے البتہ ان کلمات کو صحیح اور درست پڑھنا بہت اہم اور ضروری ہے، لہٰذا واجب ہے، کہ کم علم یا ناخواندہ طالب ان عملیات کو کسی صوفی مشرب عالم سے پڑھ لے، تاکہ غلط پڑھنے سے تاثیر میں کمی نہ ہو، اور عربی عبارات کے معانی بھی حفظ کر لے، کیوں کہ وظیفہ کو سمجھ کر پڑھنے سے خلوص پیدا ہوتا ہے، جس سے وظیفہ میں کامیابی کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

(۱) معاملاتِ دینیہ اور امورِ اخرویہ کے لئے اعمال

ذیل کے اعمال توبہ واستغفار وغیرہ امورِ دینیہ سے متعلق ہیں، ان میں سے جس عمل کو مناسب سمجھیں اس کا روزانہ ورد کرنا چاہئے، اگر وقت اور جگہ معین کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

قبولِ توبہ کا عمل

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

تیری ذات پاک ہے میں نے توبہ کی تیری جناب میں اور میں سب سے
پہلے ایمان لایا (سورۂ اعراف/۱۴۳)

ثبوت: یہ عمل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے کہ جب انہوں نے شوق کے جوش میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی میں ایک نظر تجھ کو دیکھنا چاہتا ہوں، لیکن اس جوش میں بات ان کے ذہن سے اتر گئی کہ خدا کو چشم سر سے دیکھنا ناممکن ہے بلکہ اس کو جس نے دیکھا چشمِ دل سے دیکھا، یعنی مخلوقات سے خالق کو پہچانا، کہ جو کچھ دنیا میں ہے آپ سے آپ تو نہیں ہو گیا جس کے کرنے سے ہوا، وہی خدا ہے، الغرض اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو زجر فرمایا کہ آپ ہم کو نہیں دیکھ سکو تے یعنی تم میں چشمِ سر سے ہمارے دیکھنے کی صلاحیت نہیں اور یہ تم کو اس طرح ثابت ہو جائے گا، کہ اس سامنے کے پہاڑ پر ہم اپنی قدرت کا ایک کرشمہ دکھاتے ہیں تم اسی کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکو گے، چنانچہ انہیں معلوم ہو گیا کرشمۂ قدرت تھا جو خدا نے پہاڑ پر ظاہر کیا، زلزلہ تھا، آتش فشاں کی طرح کچھ ظہور تھا، بہرکیف موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام اسی ظہور کے ہوتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے، ہوش آیا تو یہ عا مانگنی شروع کی اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کی توبہ قبول کی۔

توبہ و استغفار کا عمل

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○
(سورۂ نمل/۴۴)

اے میرے پروردگار میں نے اپنا نقصان کیا اور میں ایمان لائی سلیمان کے ہمراہ اللہ رب العالمین پر۔

ثبوت: یہ عمل ملکہ بلقیس کا مجرب ہے، چنانچہ ان کا قصہ مختصراً اس طرح پر ہے کہ

سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں ملکہ بلقیس تھی، جس کا مذہب آفتاب پرستی تھا، اس کا تخت جو اس زمانہ میں بڑا مشہور و معروف تھا سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے وزیر آصف بن برخیا کی روحانی قوت کے ذریعہ سے اٹھوایا اور منگوایا گیا، اور آخر کو بلقیس بھی حاضر خدمت ہو کر اسلام لے آئی اور سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے نکاح میں آئی، پھر اس نے نہایت تضرع وزاری سے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کا آفتاب پرستی کا گناہ معاف کر دیا۔

طلب مغفرت کا عمل

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا فَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ○ (سورۂ اعراف/۲۳)

اے ہمارے پروردگار ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر گر تو نہ بخشے ہم کو اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور ضرور برباد ہو جائیں گے۔

ثبوت: یہ عمل حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، چنانچہ وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو باغِ بہشت میں جگہ دے کر اجازت دی کہ بآرام و آسائش اس میں رہیں اور بافراغت کھائیں پئیں، مگر ان کی فرمانبرداری دیکھنے کو آزمانے کے لئے گیہوں کے درخت کے پاس جانے اور اس کے کھانے کی ممانعت کر دی گئی لیکن شیطان کے بہکانے سے دونوں نے درخت ممنوعہ کا پھل کھا لیا اور اللہ تعالیٰ نے ناخوش ہو کر شیطان سمیت زمین پر اتار دیا [illegible]ت آدم علیہ الصلاۃ والسلام مدتوں اس پر روتے رہے، آخر اللہ تعالیٰ نے رحم [illegible]ر ان کو یہ دعا تعلیم دی اور انہوں نے حضورِ قلب کے ساتھ اس کو پڑھنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے انہیں معاف کر دیا۔

درخواست بیجا کے گناہ سے مغفرت چاہنے کا عمل

رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَ اِلَّا تَغْفِرْلِیْ وَتَرْحَمْنِیْ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ○

اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو اور اگر تو نہ بخشے اور نہ رحم فرمائے مجھ پر تو میں ہوں جاؤں گا گھاٹا پانے والوں میں سے (سورہ ہود/ ۴۷)

ثبوت: یہ عمل حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے جس کی تفصیل اس طرح ہے کہ نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا بیٹا کنعان ان کی فرمانبرداری سے باہر اور کافروں میں شامل تھا، یہاں تک کہ جب طوفانِ نوح آیا تو وہ باپ کی کشتی میں بھی نہیں بیٹھا، اور باپ نے بلایا تو کہا کہ میں تیر کر کسی پہاڑ کے سہارے جا لگوں گا لیکن نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے بمقتضائے محبتِ پدری اس کے حق میں دعا مانگی، تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوا پس نوح علیہ الصلاۃ والسلام خلافِ رضائے الٰہی دعا کرنے سے نادم ہوئے، اور اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کر دیا۔

دوسروں کے لئے طلب مغفرت کا عمل

یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ○ (سورہ یوسف/ ۹۲)

اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے گا اور وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

ثبوت: یہ عمل حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ ان کو ان کے بھائیوں نے باپ کو دھوکا دے کر بستی سے باہر کسی اندھے کنویں میں ڈال دیا، ادھر سے کوئی قافلہ گذرا اور ان کو پانی کی ضرورت ہوئی تو انہوں نے اس کنویں میں ڈول لٹکایا، یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ڈول میں بیٹھ کر باہر آ گئے ان کے بھائی ادھر ادھر

بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے انہیں غلام بنا کر قافلہ والوں کے ہاتھ بیچ دیا پھر قافلہ والوں سے عزیزِ مصر نے خرید لیا، وہاں دربارِ شاہی میں یوسف علیہ الصلاۃ والسلام رہنے لگے اور رفتہ رفتہ وہاں کے بادشاہ ہو گئے ان دنوں مصر کے علاقہ میں بڑا سخت قحط پڑا اور ملکِ کنعان بھی قحط کی زد میں آ گیا، یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ہاں غلہ پہلے سے بافراط فراہم کر رکھا تھا، اور اپنی رعیت کو سستے داموں دیا جاتا تھا، یہ خبر سن کر حضر یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کے بھائی بھی غلہ لینے کے لئے مصر میں آ گئے اور تیسری بار کی آمد میں یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے تئیں ان پر ظاہر کیا، گو اس وقت ان کے بھائیوں کو اپنی بدسلوکی یاد کر کے سخت ندامت ہوئی ہوگی، مگر یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے اعلیٰ درجہ کی فراخ دلی و حوصلگی ظاہر کی، اور بھائیوں کو ملامت تک بھی نہ کی، ورنہ اس وقت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام بااختیار تھے، جو چاہتے کر گذرتے، ہاں اگر کچھ کہا، تو یہ کہا یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کرے۔

انجام بخیر ہونے کا عمل

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ○ (سورہ یوسف/۱۰۱)

اے میرے پروردگار تو نے دی مجھ کو بادشاہی اور مجھ کو سکھائی تعبیر کرنی خوابوں کی، اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت میں مجھ کو موت دے اسلام پر اور ملا مجھ کو نیک بختوں میں۔

ثبوت: یہ عمل حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے کہ جب وہ عزیزِ مصر

ہوئے، تو ان کی طبیعت دنیا سے سیر ہوگئی اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق غالب آیا، تو انہوں نے یہ دعا مانگی اور یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کا انجام بخیر کیا۔

(۲) برائے قضائے حاجات وحصول مراد اسم اعظم کا عمل

اسم اعظم (اللہ یا کوئی اور اسم)

خاصیت: اسم اعظم کی بابت مشہور ہے، کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا نام ہے کہ جب اس کو پڑھ کر بارگاہِ ربِ العالمین میں دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے، لیکن قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی تخصیص نہیں پائی جاتی بلکہ اس امر کی تصریح ہے، کہ اگر کوئی ان ناموں میں سے کوئی نام لے کر مجھ سے کچھ مانگے تو میں اس کو عطا فرماتا ہوں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ○

اور اللہ کے سب ہی نام اچھے ہیں، تو اس کو ان ناموں سے پکارو (سورۃ اعراف/۱۸۰)

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○

کہہ دے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جو کہہ کر پکارو گے، تو اس کے سارے نام اچھے ہیں (سورہ بنی اسرائیل/۱۱۰)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کثرت سے پڑھے، لیکن ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت مقررہ پر خواہ صبح خواہ شام پڑھنا لازمی ہے۔

اسم اعظم کی تحقیق علیحدہ علیحدہ وضاحت سے لکھی گئی ہے جو اس سلسلہ کا

چوتھا حصہ ہے (مولف)

آیت کریمہ کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک (بے عیب) ہے میں ظالموں میں سے ہوں (سورہ انبیاء/۸۷)

خاصیت: یہ عمل مشکل مہموں کو سر کرنے اور خطرناک بلیات و مصائب سے بچنے کے لئے سریع الاثر ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کثرت سے پڑھا جائے اگر جگہ اور وقت کی تعین کی پابندی کی جائے تو زیادہ مفید ہے۔

آیت کریمہ کے پڑھنے کی اور ترکیبیں بھی ہیں جو حصہ مشائخی عملیات میں وضاحت سے مرقوم ہیں (مولف)

ثبوت: یہ عمل حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کا ہے، جب آپ مچھلی کے پیٹ میں تھے، تو اس وقت آپ نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا جس کی برکت سے جلد ان کی خلاصی ہوگئی، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح پر ہے:

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ○

اور یاد کرو مچھلی والے (یونس) کو جب وہ چل دیا غصہ ہو کر پھر سمجھا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے، پھر پکارا اندھیروں میں کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو بے عیب ہے

میں ستمگاروں میں سے تھا ہم نے اس کی سن لی، اور غم سے نجات دی اور یوں ہی ہم ایمان والوں کو بچالیا کرتے ہیں۔ (سورۂ انبیاء/ ۸۷،۸۸)

قصہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام

یونس علیہ الصلاۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا کہ اگر تم پانی سے آگ نکال کر دکھادو اور اس آگ کو روشن کرو، تو البتہ ہم ایمان لے آئیں گے، چنانچہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام نے ایسا کر دکھایا مگر وہ سنگ دل قوم پھر بھی ایمان نہ لائی، آپ نے رنجیدہ ہو کر اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور آپ اپنی قوم سے علیحدہ ہو گئے، اور اپنے بیوی بچوں کو لے کر ملکِ روم کی طرف چل دیئے، راستے میں دریا دجلہ عبور کرنا پڑا، آپ نے بڑے بیٹے کو اٹھا کر دریا پار کرادیا، لیکن جب چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر دریا گذرنے لگے، تو دریا کے بیچ میں جا کر اتفاق سے بڑے بیٹے کی طرف نظر گئی دیکھا تو اس کو بھیڑیا اٹھا کر لے جا رہا ہے، یہ خوف ناک منظر دیکھ کر یونس علیہ الصلاۃ و السلام سخت گھبرا گئے اور اس گھبراہٹ میں چھوٹا لڑکا کندھے سے گر کر ڈوب گیا، بامر مجبوری ان کو واپس آنا پڑا آ کر کیا دیکھتے ہیں، کہ بیوی وہاں نہیں ہے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو کوئی ظالم بادشاہ لے گیا ہے، اس وقعہ سے نہایت مضطرب اور بے چین ہو گئے، حتی کہ بے اختیاری میں آنسو نکل آئے، مگر چونکہ نبی تھے نہایت صبر و استقلال سے قدم آگے بڑھایا، حتی کہ سمندر کے کنارے پر جا پہنچے، وہاں ایک جہاز تیار تھا، جہاز والوں نے یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی حالت زار پر رحم کھا کر ان کو سوار کر لیا، ابھی جہاز تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ ہوا کا سخت طوفان آیا اور جہاز کے غرق ہونے کا خطرہ ہو گیا، جہاز ران نے کہا کہ میرے تجربہ کی بات ہے کہ جب کوئی غلام اپنے مالک سے بھاگ کر سوار ہوتا ہے، تو عموماً جہاز طوفان میں پڑ جاتا ہے، یونس علیہ

الصلاۃ والسلام نے یہ سن کر دل ہی دل میں کہا کہ میں ہی ایک ایسا غلام ہوں جو اپنے مالک ومولا کے حکم کے بغیر نکل کر بھاگا ہوں، آپ نے یہ بات سچ کہی، کیوں کہ قوم جب ان کے معجزے دکھانے پر ایمان نہ لائی، تو آپ کو جب اللہ تعالی نے عذاب کی خبر دے دی تو آپ قوم کو خبر دے کر خفا ہو کر چلے آئے، لیکن اللہ تعالی کی طرف سے ابھی آپ کو حکمِ ہجرت نہیں ہوا تھا۔

الغرض آپ نے علی الاعلان کہہ دیا، کہ مجھے دریا میں ڈال دو تم میری وجہ سے کہاں غرق ہوتے ہو، مگر یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی نورانی شکل دیکھ کر جہاز والوں کو یہ جرءت نہیں ہوتی تھی، کہ ان کو دریا میں پھینک دیا جائے، آخر الامر یہ قرار پایا کہ قرعہ ڈالا جائے، جس کے نام کا قرعہ نکلے گا اس کو دریا میں ڈال دیا جائے گا، چنانچہ قرعہ ڈالا گیا اور ہر دفعہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام جس کا ہی نام نکلا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ فَسَاهَمَ وَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ○

''جب بھاگ کر پہنچا بھری ہوئی کشتی پر پس قرعہ ڈالا تو وہی مغلوبوں میں سے ہوا،، آخر جہاز والوں کی ہمت نہ ہوئی کہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا میں ڈالیں تو آپ نے خود ہی آدھی رات کے وقت دریا میں چھلانگ لگا دی، اسی وقت ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا، جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ○ (سورۃ والصفت/ ۱۴۰ تا ۱۴۲)

تو اس کو نگل لیا مچھلی نے اور وہ ملامت کرنے والا ہوا (سورۃ والصفت رکوع ۵)

یونس علیہ الصلاۃ والسلام اس وقت تین تاریکیوں میں مبتلا ہوئے، اول مچھلی کے شکم کی تاریکی میں، دوم دریا کے اندر کی تاریکی، سوم رات کی تاریکی۔

الغرض اللہ تعالی نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام کو لقمہ نہ بنانا

بلکہ تیرا شکم ان کے لئے قید خانہ بنایا گیا ہے۔

اس قید خانہ سے مخلصی پانے کے لئے یونس علیہ الصلاۃ والسلام نے اس وظیفہ کو مچھلی کے شکم میں پڑھنا شروع کیا جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِہٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ○ (سورۂ صافات/۱۴۴)

اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو مچھلی کے پیٹ میں اس دن تک رہتا کہ لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے، یعنی قیامت کے دن تک۔

پس اس وظیفہ کی برکت سے مچھلی نے چالیس یوم کے بعد یونس علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا کے کنارے اگل دیا، اور صحیح وسلامت زندہ نکل آئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَآءِ○

پھر ہم نے اس کو چٹیل میدان میں ڈال دیا۔ (سورۂ صافات/ ۱۴۵)

اس کے بعد یونس علیہ الصلاۃ والسلام کے دونوں بیٹے اور بیوی بھی اس وظیفہ کی برکت سے زندہ اور صحیح وسلامت مل گئے جن کا قصہ مختصر طور پر یہ ہے، کہ ڈوبے ہوئے لڑکے کو تو ایک ملاح نے نکال کر پرورش کرلیا اور دوسرا لڑکا جس کو بھیڑیا لے گیا تھا، اس کو ایک کسان نے چھڑا کر پالا، اور بیوی جس کو ظالم بادشاہ لے گیا تھا، وہ بھی اس کے ظلم کے پنجے سے بچ گئی۔

۳) رزق، روزی، زراعت وتجارت کے اعمال

حصول برکت کا عمل

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ○

اے میرے پروردگار! مجھ کو اتار برکت کا اتارنا، اور تو سب سے بہتر

اتارنے والا ہے (سورۂ مومنون/۲۹)

ثبوت: یہ عمل حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب طوفان فروہوا اور کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے اترتے وقت یہ وظیفہ پڑھا یا یہ دعا مانگنی شروع کی، اور اللہ تعالی نے اس کی برکت عطا فرمائی کہ زمین ازسرِ نو آباد ہوگئی، جو مومن لوگ آپ کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے تھے، انہوں نے اپنی تعداد کے لحاظ سے سوق الثمانین نام کی ایک بستی آباد کی، مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ سب کے سب ایک وبا میں وفات پاگئے، تو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے صرف تین بیٹوں یعنی سام، حام اور یافث سے انسانی نسل چلی جن سے روئے زمین پر ہزاروں شہر آباد ہوگئے، یہی اس دعا کی قبولیت تھی۔

طلبِ روزی کا عمل

ذیل میں طلبِ روزی کے دو عمل درج کئے جاتے ہیں، ان میں سے جس عمل کو چاہیں بکثرت پڑھا کریں، اگر اس کے ساتھ وقت اور جگہ بھی معین ہو، تو زیادہ بہتر ہے۔

(۱) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ○

اے میرے پروردگار تو جو خیر میری طرف نازل فرمائے میں اس کا حاجت مند ہوں، (سورۂ قصص/۲۴)

ثبوت: یہ عمل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے اس کا قصہ اس طرح پر ہے، کہ جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے قبطی کے قتل کے بعد مصر سے مدین جا کر دم لیا، جہاں فرعون کی حکومت نہ تھی، وہاں ان کے پاس زادِ راہ نہ تھا، اسی وقت آپ نے یہ وظیفہ (دعا) پڑھنا شروع کیا، تو اللہ تعالی نے ان کو خزانۂ غیب سے روزی عطا

فرمائی۔

تفصیل قصہ

جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرعون کے خوف سے مدین کی طرف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اپنی بکریوں کو کنویں سے پانی پلا رہے ہیں، مگر دو حیادار لڑکیاں اپنی بکریوں کو الگ لئے کھڑی ہیں، تا کہ یہ لوگ چلے جائیں، تو پھر اپنی بکریوں کو پانی پلائیں جب وہ لوگ چلے گئے، تو خود حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے ازراہِ ترحم پانی کھینچ کران کی بکریوں کو پانی پلادیا، اور وہ اپنے گھر چلی گئیں اس وقت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام بہت بھوک کی حالت میں اور بے ساز وسامان تھے، چنانچہ وہ اس جگہ سے ذرا فاصلہ پر جا کر سایہ میں بیٹھ کر مذکورہ دعاء کرنے لگے، ادھر تو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یہ دعا کرہی رہے تھے کہ بارگاہِ ایزدی میں اس کی قبولیت کے سامان ہونے لگے، یعنی وہ دونوں لڑکیاں جو حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کی بیٹیاں تھیں اپنی بکریوں کو لے کو چلیں تو دوسرے لوگوں سے اور معمول سے پہلے اپنے گھر پہنچ گئیں حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام نے پوچھا آج کیا سبب ہے کہ تم سب سے پہلے اتنی جلدی اپنی بکریوں کو پانی پلالائیں، انہوں نے کہا، ابا جان آج ایک نیک بندہ وہاں آ گیا تھا، اس نے پانی نکال کر ہماری بکریوں کو پلادیا، حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام نے ان میں سے ایک لڑکی کو کہا، تم اس نیک کو بلالاؤ، غرض حضرتِ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کے گھر گئے، کھانا کھایا پناہ پائی امن وعافیت سے دن بسر کئے اور حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کی دامادی کے ساتھ ممتاز ہوئے، اور یہی اس دعا کی قبولیت تھی۔

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنۡزِلۡ عَلَيۡنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوۡنُ لَنَا عِيۡدًا لِّاَوَّلِنَا

وَآخِرِنَا آيَةً مِّنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اتار کہ وہ دن عید قرار پائے ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے اور تیری طرف سے نشانی ہو اور ہم کو روزی دے اور تو ہی سب سے بہتر روزی دینے والا ہے (سورۂ مائدہ/۱۱۴)

ثبوت: یہ عمل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے کہ انہوں نے اپنی امت سے اپنی پیغمبری تسلیم کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک دستر خوان اتارنے کی درخواست کی تھی، کیونکہ آپ سے آپ کے حواریوں نے درخواست کی تھی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی امت کے لئے من وسلویٰ اترا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس وظیفہ کی برکت سے ان کی دعا پوری کر دی۔

دستر خوانِ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر ایمان لانے والے لوگ حواری کہلاتے تھے، جو تعداد میں دس تھے، ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے سوال کیا، کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے ایک دستر خوان طعام کا نازل فرمائے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا تم لوگوں کو ایسا سوال کرنے سے ڈرنا چاہئے، انہوں نے عرض کیا ہم نے یہ سوال اس لئے کیا ہے تا کہ اس معجزے کے ظہور سے ہم کو خداوند تعالیٰ کی قدرت آپ کی رسالت کا یقین ہو جائے، اور ہم دوسرے بنی اسرئیل کے سامنے آپ کی سچائی کی گواہی دے سکیں، تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے غسل کیا موٹا چھوٹا لباس پہنا اور دو رکعت نفل پڑھ کر سر بگریبان ہو کر مذکورہ دعا کرنے لگے، حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے اس فعل سے اعمال وادعیہ کے آداب کا بھی پتہ چلتا ہے، کہ پہلے غسل کرنا لباس بدلنا نفل پڑھنا اور پھر خشوع

وخضوع کے ساتھ دعا کرنا چاہئے، غرض دعا قبول ہوئی، فرشتے آسمان سے ایک دستر خوان لائے، جس میں سات روٹیاں اور سات بھنی ہوئی مچھلیاں، کچھ نمک سرکہ اور کئی قسم کے سالن ساگ تھے، اور ایک روٹی پر زیتون، دوسری پر شہد تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر پانچویں پر کباب تھے، تمام جماعت نے اس خوان سے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا، یہ دستر خوان مدت تک برابر نازل ہوتا رہا، لوگوں کو حکم تھا کہ اس خوان سے جس قدر کھا سکو کھاؤ باقی خیرات کردو، اس میں سے کوئی چیز چرا کر گھر نہ لے جاؤ نہ ذخیرہ رکھو لوگوں کی گرسنہ چشمی اور حرص ان کو کب باز رکھتی تھی، ان طعاموں میں سے تھوڑا بہت چرانے اور گھر لے جانے لگے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس دستر خوان کا اترنا بند ہوگیا اور ان نافرمان لوگوں پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔

(۳) کشائش رزق کا عمل

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ...... ؕ (سورہ بقرہ ۱۲۶)

خداوندا بنا اس شہر کو امن والا اس شہر کے رہنے والوں کو پھلوں سے روزی عطا فرما، ان لوگوں کو جو ان میں سے ایمان لائیں اللہ اور روز آخرت پر۔

ثبوت: یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی بیوی ہاجرہ اور ان کے فرزند اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام کو جہاں اب شہر مکہ آباد ہے لا کر بسایا، اور یہاں انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی، اور شہر والوں کے حق میں آپ نے یہ دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

حضرت اسمٰعیل اور ان کی ماں ہاجرہ کا مکہ میں آباد ہونا

اوپر بیان ہو چکا کہ حضرت ابراہیم کی دو بیویاں تھی، ایک بی بی ہاجرہ دوسری بی بی سارہ، بی بی ہاجرہ سے حضرت اسمٰعیل اور بی بی سارہ سے حضرت اسحاق پیدا ہوئے، کچھ مدت بعد دونوں بیبیوں میں نا اتفاقی ہوئی، تو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ و السلام حضرت جبرئیل کی رہبری کے موافق حضرت حاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کو ملک حجاز کی طرف لے گئے، اور اس میدان میں جا کر اترے، جہاں اب چاہِ زم زم ہے، اس وقت حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ سے کہا کہ خدا کا حکم یہ ہے کہ ان دونوں کو اس میدان میں چھوڑو، اور تم اپنے گھر کو واپس جاؤ حضرت ابراہیم کو اپنے بچے اور بیوی کی جدائی کا بہت رنج ہوا، مگر خدا کی رضا پر راضی ہو گئے اس بے آب و گیاہ جنگل میں ایک خاتون اور اس کے صغر سن بچے کا گزارہ بظاہر سخت مشکل تھا، مگر خدا کی قدرت سے اس جگہ چاہِ زمزم نمودار ہو گیا اور یمن کے ایک قبیلے کے لوگ جس کا نام جرہم تھا چشمہ جاری دیکھ کر وہاں اتر پڑے اور حضرت ہاجرہ کی اجازت سے وہیں رہنے لگے اس قبیلے کے ایک سردار نے اپنی بیٹی حضرت اسمٰعیل کے نکاح میں دے دی، مدت کے بعد حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ان دونوں کی خبر گیری کے لئے تشریف لائے تو بیٹے کو جوان اور کامران پایا، باپ بیٹے نے مل کر خانہ کعبہ تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے اس بستی کے رہنے والوں کے لئے جس کا نام مکہ مشہور ہو گیا تھا مذکورہ دعا کی الٰہی اس خشک اور سنگلاخ وادی کے رہنے والوں کو رزق و روزی وافر عطا فرما چنانچہ ہزار ہا سال سے اس بابرکت دعا کا یہ ظہور ہے کہ آج تک شہر مکہ ایک عالَم کی زیارت گاہ اور اس کے بازار دنیا جہاں کی نعمتوں کی تجارت گاہ ہیں۔

(۴) حصول اولاد کے اعمال

ذیل کے اعمال میں سے کسی عمل کو حصولِ اولاد کے لئے باطہارت کاملہ بکثرت بلاناغہ پڑھا جائے اگر اس کے ساتھ وقت اور جگہ کو متعین کرلیا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔

عمل

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

اے میرے پروردگار! مجھ کو عطا فرما نیک بخت بیٹا (سورۂ صافات/۱۰۰)

ثبوت: یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ انہوں نے فرزند کے پیدا ہونے کے لئے یہ دعا مانگی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرما کر ان کو فرزند نرینہ اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام عطا فرمایا چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح پر ہے۔

حضرت اسمٰعیل کی ولادت باسعادت

حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے گھر مدت تک کوئی اولاد نہ ہوئی تھی، حتی کہ آپ بوڑھے ہوگئے، آپ کی بڑی بیوی بھی جن کا نام سارہ تھا بانجھ تھی اس لئے اولاد پیدا ہونے کی طرف سے مایوسی کے آثار نمایاں تھے، چھوٹی بیوی جن کا نام ہاجرہ تھا، اگرچہ جوان تھیں مگر بڑی بیوی سارہ کے اقتدار وقوت کی وجہ سے ان کو شوہر عالی قدر کی صحبت میں حاضر ہونے کا موقع نہ ملتا تھا، مگر جب سارہ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم بار بار یہ دعا کرتے ہیں:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ ○ (سورۂ صافات/۱۰۰)

اور آپ کا دل اولاد کی نہایت تمنا بھی رکھتا ہے، ادھر بارگاہِ ایزدی میں دعا بھی قبول ہوگئی تھی، تو قدرتِ حق سے حضرت سارہ کے دل میں ایک رحمت ورافت کا جذبہ پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ہاجرہ کو حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت وصحبت میں حاضر ہونے کا موقع بخشا، چنانچہ حضرت ہاجرہ سے اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے یوں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ○ (سورۂ ابراہیم/ ۳۹)

عمل: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ○

اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے

(سورہ انبیاء/ ۸۹)

ثبوت: یہ عمل زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، جن کے قصہ کی تفصیل یہ ہے

حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش

جب حضرت زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر ایک سو بیس سال ہوگئی، اور آپ کے ہاں کوئی فرزند نہ ہوا تو آپ ایک دن حضرت مریم علیہا الصلٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں تشریف فرما ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے پاس بے موسم کے پھل وغیرہ پڑے ہوئے ہیں تعجب سے پوچھنے لگے:

یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟

یعنی اے مریم یہ تیرے لئے کہاں سے آیا؟

قالت (مریم علیہا الصلاۃ والسلام) هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

یعنی یہ اللہ کے ہاں سے

اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

بے شک اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بغیر حساب (سورہ آل عمران/ ۳۷)

زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کو یہ سن کر قدرتِ الٰہی کا بڑا اثر ہوا، اور سوچنے لگے، کہ جب وہ خدا بے وقت اور بے فصل میوے اور پھل پیدا کر سکتا ہے، تو کچھ کیا عجب ہے کہ میرے جیسے بوڑھے کو بھی بے وقت اولاد کے پھل سے سرسبز و شاداب کرے اسی وقت بدرگاہِ رب العالمین میں یوں دعا مانگنی شروع کی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

اور یاد کرو زکریا کو جب اس نے پکارا اپنے پروردگار کو کہ اے میرے رب! مجھے نہ چھوڑ اکیلا، اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔ (سورۂ انبیاء/ ۸۹)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور تھوڑے ہی دنوں کے بعد ایک فرزند نرینہ عطا فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۝

تو ہم نے اس کی سن لی اور اس کو عطا کیا یحییٰ اور بھلا چنگا کر دیا اس کے لئے اس کی بیوی کو (سورۂ انبیاء/ ۹۰)

یحییٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نام اللہ تعالیٰ نے خود رکھا تھا کیوں کہ اس سے پہلے اور کسی شخص کا نام یحییٰ نہ تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝

ہم نے کہا اے زکریا ہم تجھے خوشخبری سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحیٰ ہے ہم نے نہیں کیا اس سے پہلے اس نام کا کوئی اور (سورہ مریم/۷)

زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کی اس دعا کا ذکر قرآن مجید میں تین مقامات پر آیا ہے چنانچہ۔

(۱) رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا ۝ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا ۝ (سورہ مریم/۴تا۶)

(۲) رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝

اے میرے پروردگار! عطا فرما مجھ کو اپنی جناب سے اولاد نیک، بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے (آل عمران/ ۳۸)

(۳) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝

اے میرے پروردگار مجھے نہ چھوڑ اکیلا اور تو سب سے بہتر وارث ہے (انبیاء/۸۹)

صوفیائے کرام آخری دعاء کو ہی بالعموم پڑھنے اور عمل میں لانے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں، کیوں کہ اس دعاء کے بعد قبولیت کے وعدے کی تصریح موجود ہے

(۱۵) دشمنوں پر غلبہ

دشمنوں ظالموں اور کافروں کی شر سے محفوظ رہنے ان پر فتح پانے اور ان کی تباہی کے اعمال،

ذیل کے تمام اعمال دشمنانِ اسلام اور اعدائے مسلمین کے شر سے محفوظ

رہنے کے لئے ہیں ان میں سے جو عمل مناسب حال ہو، اس کو روزانہ بطہارت کاملہ بلاناغہ پڑھنا چاہیے، اگر جگہ اور وقت کی تعین کرلیں، تو زیادہ مؤثر ہوگا۔

(۱) دشمن، کافر، منکر کے ظلم سے محفوظ رہنے کا عمل

(۱) رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○

اے میرے پروردگار بنا میرے لئے اپنے پاس ایک گھر جنت میں اور مجھ کو نجات دے فرعون اور اس کے کرتوت سے، اور مجھے نجات دے ظالم لوگوں سے (تحریم/۱۱)

ثبوت: یہ عمل فرعون کی بیوی آسیہ کا مجرب ہے، چنانچہ یہ قصہ اس طرح سے ہے، فرعون ملعون تو خدا ہونے کا مدعی تھا لیکن اس کی بیوی آسیہ مومنہ تھی، اور اسی نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی پرورش کی تھی کہ جن دنوں موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام پیدا ہوئے اس سے پہلے فرعون نے منادی کروائی تھی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو اس کو فوراً قتل کر ڈالو، جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پیدا ہوئے تو ان کی والدہ کو بڑا تردد ہوا، لیکن انہوں نے اللہ کے حکم سے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہادیا، دریائے نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں جاتی تھی، صندوق بہتے بہتے محل میں آ اٹکا، آسیہ نے نکلوایا، تو موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام برآمد ہوئے اس نے ترس کھا کر اس کو بیٹے کی طرح پرورش کیا، آسیہ اپنے شوہر فرعون کی خدائی کی قائل نہ تھی، اس لئے میاں بیوی میں اکثر نا چاقی رہتی تھی، جس کے باعث فرعون کے ہاتھوں آسیہ کو ایذا پہنچتی تھی، اور وہ خدا پرست بی بی فرعون کے پنجہ ظلم سے نجات پانے کے لئے یہ وظیفہ پڑھا کرتی تھی، جس کی برکت

سے اللہ تعالیٰ نے اس کو ظالم کے پنجہ سے رہائی بخشی۔

(۲) رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا، وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا○ (سورۂ نساء/۷۵)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے ظلم کر رہے ہیں اور بنا ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور اپنی طرف سے مددگار۔

ثبوت: یہ عمل ابتدائے اسلام کے غریب مسلمانوں کا مجرب ہے، جو مشرکین مکہ کے نرغہ میں تھے، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے ان کو رہائی اور نجات بخشی جس کی تفصیل اس طرح سے ہے:

صحابہ کرام کا وظیفہ

جب کفار مکہ کی ایذا رسانی مسلمانوں کے خلاف حد سے افزوں ہوگئی تو خداوند تعالیٰ کی طرف سے ان کو مدینے کی طرف ہجرت کو جانے کا حکم ہوا، جو لوگ صاحب قدرت اور طاقت ور تھے، وہ یکے بعد دیگرے ہجرت کرتے جاتے تھے، مگر جو غریب اور مجبور تھے، کفار کے ظلم و ستم ان مسلمانوں پر اس شدت کے ساتھ تھے، کہ ہجرت کی بشارت ان کے لئے گویا ایک تازہ پیغام زندگی تھی، اور اس نعمت کو ہر قیمت پر خریدنے کو تیار تھے، حضرت صہیب رومی جب مدینے کو عازم ہوئے تو ان کے پاس ساٹھ ہزار درہم تھے اہل مکہ نے ان کو روک لیا اور کہا کہ تم جب روم سے مکہ آئے تھے، تو مفلس اور تنگدست تھے، مکہ میں آ کر یہ سارا مال کمایا ہے لہٰذا تم یہ مال مکہ سے باہر نہیں لے جاسکتے؟

صہیب نے کہا: مجھے مال کی ضرورت نہیں، یہ کہہ کر سارے درہم ان کے سامنے ڈھیر کر دئے، اور ہاتھ جھاڑ کر مدینے کی راہ لی، ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی

بیوی بچے سمیت اونٹ پر سوار ہو کر روانہ ہونے لگے، تو ان کے سسرال والوں نے مہار پکڑلی اور کہا تم جا سکتے ہو، مگر ہماری لڑکی کو نہیں لے جا سکتے، پھر خود ان کے اپنے اہل خاندان آئے اور کہا تم ہمارے بچے کو نہیں لے جا سکتے آپ جا سکتے ہو، ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیوی اور بچے کو وہیں چھوڑا اور اکیلے مدینے کی طرف چل پڑے مگر بہت سے غریب اور مفلس الحال مسلمان ایسے بھی تھے جن کے پاس نہ سواری تھی نہ زادِ راہ تھا، نہ وہ مشرکوں کے پنجے سے نکلنے کی طاقت رکھتے تھے، انہی کے بارہ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَامِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ○

کمزور مرد عورتیں اور بچے جو یہ کہتے ہیں کہ اے خدا ہم کو اس شہر سے نکال کہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں۔ (سورۂ نساء/۷۵)

اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی ظالموں کے پنجۂ ستم سے ان کو نجات بخشی بلکہ مکہ کو کفر و شرک کی آلائش سے پاک کر دیا۔

(۳) رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ○

اے میرے پروردگار مجھ کو نجات دے ان ظالم لوگوں سے (سورۃ قصص/۲۱)

ثبوت: یہ عمل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب انہوں نے شہر مصر میں ایک قبطی کو اپنی قوم بنی اسرائیل کے ایک غریب آدمی پر ظلم کرتے دیکھا، تو بہ تقاضائے عصبیت آپ کو جوش آ گیا، ایک مکا اس قبطی کے اس زور سے رسید کیا کہ وہ اسی لمحہ مر گیا، حکمران قوم کے ایک آدمی کا قتل سنگین واقعہ تھا حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام قانونی دارو گیر سے الگ ہو گئے، اور ہر طرف ان کی تلاش ہونے لگی،

اس وقت انہوں نے یہ دعا کی چنانچہ بارگاہِ ایزدی میں ان کی دعاء قبول ہوئی اور اللہ تعالی نے اپنے فضل سے ان کو شہر مدین حضرتِ شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کے گھر میں پناہ بخشی جنہوں نے یہ بشارت ان کو دی:

لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○

نہ ڈر تو نے ظالم قوم سے نجات پالی۔ (سورۂ قصص/ ۲۵)

(۴) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○

اے ہمارے پروردگار ہمیں آزمائش نہ بنا اس ظالم قوم کی اور ہم کو چھڑا اپنی رحمت سے کافر لوگوں کے پنجے سے (سورۂ یونس/ ۸۵)

ثبوت: یہ عمل بنی اسرائیل کا مجرب ہے کہ جب اللہ تعالی نے ان کو فرعون اور اس کی قوم سے نجات دینی چاہی تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں نجات کی خوشخبری دینی شروع کی اور ان کو یہ وظیفہ پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ بنی اسرائیل نے حضور قلب سے اس کو پڑھنا شروع کیا جس کی برکت سے اللہ تعالی نے ان کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا۔

(۵) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○

اے ہمارے پروردگار ہم پر زور نہ آزما کافروں کا اور ہم کو معاف کر، اے ہمارے پروردگار بے شک تو زبردست حکمت والا ہے (سورۂ ممتحنہ رکوع ا پارہ ۲۹، آیت ۵)

ثبوت: یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب ان کو کفار نے تکلیف اور ایذا دینی شروع کی تو انہوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا جس کی

برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مخلصی عطا فرمائی اس قصہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

حضرت ابراہیم کا حال

جب حضرتِ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نبوت کے منصبِ جلیلہ پر سرفراز ہوئے، تو اس وقت نمرود کافر بادشاہ تھا، جو خود خدائی کا مدعی تھا، اس کی قوم بتوں کو پوجتی تھی، اور بادشاہ کو بھی خدا سمجھ کر سجدہ کرتی تھی، خود حضرتِ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے چچا کافر اور بت تراش تھے، حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے پہلے اپنے چچا کو سمجھایا، مگر اسے کچھ اثر نہ ہوا پھر دوسرے لوگوں کو ہدایت کرنی شروع کی، ہوتے ہوتے چرچا نمرود تک پہنچا، تو وہ اس نئی تحریک سے بہت برہم ہوا اور اس نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو بلا بھیجا، نمرود کے دربار کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص بادشاہ کے سامنے جاتا تو سجدہ کرتا، مگر آپ نے اس کے آگے سجدہ نہ کیا، اور کہا ''میں اپنے پروردگار کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا'' ان کی تقریر سن کر بہت سے لوگ ایمان لائے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ سب کافر بت خانے خالی کر کے کہیں چلے گئے تھے، آپ نے موقع پا کر ان کے بتوں کو توڑ ڈالا، اور جو سب سے بڑا بت تھا اسے بچا کر اس کے گلے میں ایک تبر ڈال دیا جب لوگ بت خانے میں آئے، تو یہ حال دیکھ کر نہایت گھبرائے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام پر تو پہلے ہی سے شبہ تھا ان سے پوچھا کہ، یہ کاروائی کس کی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

اپنے بڑے بت سے پوچھ لو اسی کی کاروائی ہوگی، لوگ اس حجت سے اور بھی ناراض، ہوئے اور سب نے نمرود کے پاس جا کر فریاد کی کہ ہمارے بت خانے کی حرمت ابراہیم نے برباد کر دی، نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو بلا کر

ان کے قید کئے جانے کا حکم دیا، ان پر بڑی سختی اور ظلم کیا، پھر ان کو ایک بہت بڑے گڑھے میں آگ جلا کر اس میں ڈلوادیا، مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ آگ گلزار ہوگئی، اور فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا بازو پکڑ کر نہایت تعظیم کے ساتھ ایک تخت پر بٹھادیا اور بہشت سے خلعت فاخرہ لاکر پہنادی۔

جب نمرود نے یہ حال دیکھا اور نہایت حیران ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا:

یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ ہے تو بھی ایمان لا، مگر کفر و شرک سے باز نہ آیا، آخر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی دعاء سے اس پر عذابِ الٰہی نازل ہوا، یعنی اللہ تعالیٰ نے اس پر مچھروں کی فوج کو مسلط کردیا، جس نے تمام کافروں کو گھیر لیا مچھر جس شخص پر حملہ کرتے تھے اس کے بدن میں گوشت کی بوٹی اور لہو کی بوند تک نہ چھوڑتے تھے اس آفت سے ہزاروں آدمی اور جانور مر گئے، ایک مچھر نمرود کے مغز میں چڑھ گیا جس کے سبب سے اس کا عیش و آرام جاتا رہا، آخر چالیس روز تک بڑی تکلیف میں مبتلاء ہوکر واصل جہنم ہوا۔

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کا ایمان

(یہ بیان بھی اصل کتاب میں نہ تھا ضرورتِ قارئین کے لئے زیادہ کرنا پڑا)

کچھ لوگوں میں یہ مسئلہ بڑا واضح ہے کچھ لوگ اسے سمجھ نہ سکے اور گمراہی کا شکار ہوگئے، اس پر دلائل بہت ہیں: مثلاً

مفتی اعظم مہاراشٹر شمس العلماء حضرت علامہ مفتی غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی دامت برکاتہم کا تحقیقی مقالہ:

مبسملاو حامدا اور مصلیا و مسلما ○

(۱) حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی روئے زمین پر تشریف آوری کے تقریباً سوا تین ہزار سال بعد نمرود بن کنعان بن کوش بن سام کے دور پر رتن میں ابوالانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت ماہ ذی الحجہ میں ہوئی، خاتم الانبیاء حضور سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب مبارک تقریباً ۲۹ واسطوں سے ان تک پہنچتا ہے، اور یہ حضور کے اجداد میں شامل ہیں۔

(۲) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے والد کون تھے؟ اس سلسلہ میں مفسرین مورخین، اصحاب سیر، نسابین اور اہل نعت کے اقوال مختلف ہیں، یہ عظیم اختلاف بلحاظ امتداد زمانہ وطول مدت ناگزیر بھی تھا، بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ بقول بعض مورخین نمرود کو بعض کاہنوں نے خبر دی تھی کہ ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے، جو دین شاہی کا مخالف ہوگا، بتوں کو توڑ دے گا، نمرود نے یہ سن کر لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم عام دے دیا تھا، جب ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو آپ کی والدہ نے ایک غار میں جا کر وضع حمل کیا اور اسی غار میں پرورش پاتے رہے، آپ کی والدہ روزانہ وہاں آکر دودھ پلایا کرتی تھی، آپ کی ولادت کا حال آپ کے والد سے پوشیدہ تھا، یا معلوم تھا، لیکن نمرود کے خوف سے پوشیدہ رکھا، حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام ایک دن میں اس قدر بڑھتے تھے جس قدر اور لڑکے ایک ماہ میں نشو نما پاتے ہیں، تھوڑے ہی دنوں میں آپ جوانی کے قریب پہنچ گئے، اور اس کے بعد ہی اپنے باپ کے ساتھ شام کے وقت غار سے نکل کر آبادی میں تشریف لائے۔ (مرآۃ الانساب)

ایسی صورت میں یہ ظاہر ہے کہ نمرود جیسا ظالم حکمران کے پر آشوب دور میں حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے والدین کے نام بھی پوشیدہ رکھے گئے

ہوں گے، اور عام لوگوں پر یہ ظاہر نہ ہوگا، کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے والدین کون تھے؟ جس طرح حضرت سیدنا موسی کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کی پرورش فرعون کے گھر میں ہوئی لیکن ان کے والدین کے نام دورِ فرعون میں طویل مدت تک پوشیدہ رہے، ان کی والدہ کے نام میں آج بھی شدید اختلاف موجود ہے۔

(۳) یہی وجہ ہے کہ بعض نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے والد کا نام آزر بتادیا، بعض نے کہا مؤخین ونسابین کے نزدیک ان کے والد تارخ تھے، بعض نے کہا کہ نسابین کا اجماع ہے کہ والکد کا نام تارخ تھا، بعف نے کہا دونام ہو سکتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ اصلی نام تارخ ہو اور لقب آزر ہو، یا اصلی نام آذر ہو اور تارخ لقب بعض نے کہا آزر بت کا نام تھا، بجاری کو اسی نام سے موسوم کیا گیا، بعض نے کہا کہ آزر نہ تو باپ کا نام تھا اور نہ بت کا نام بلکہ آزر کا معنی کج رو، خطا کار ہے، حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے پجاری کو اس کی اہانت کے طور پر اس وصف سے خطاب کیا، بعض اصحاب تحقیق نے کہا کہ والد کا نام تارخ تھا، اور آزر چچا تھا، نہ کہ والد، ان اختلافات کا حاصل یہ ہے کہ والد کا نام تارح یا تارخ تھا، اور آزر یا تو ان کا ہی دوسرا نام تھا، یا دوسرا شخص ہے، جو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا چچا تھا۔

(۴) جب اختلاف اقوال کا یہ عالم ہے تو کوئی بھی پڑھا لکھا شخص کسی بھی ایک قول سے متعلق دو چار دس کتابوں کے حوالہ جات نقل کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے نزدیک یہ قول راجح ہے یہی حق ہے، لیکن اہل فہم پر عیاں ہے کہ محض حوالہ جات نقل کر دینے کے بعد راجح بتا دینے سے اس قول کا حق ہونا ثابت نہ ہوگا، کیوں کہ دوسرے قول پر بھی حوالہ جست مل جائیں گے، تو کیا سارے متضاد اقوال کو حق کہہ دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں! یہ کوئی حکم فقہی عملی نہیں کہ مجتہدین کے اختلافات کے باوجود اپنے عمل کے لئے ہر ایک قول کو حق اور واجب العمل کہا جائیگا، بلکہ یہ تو ایک واقعہ کی تحقیق

ہے کہ آزر چچا تھا یا والد؟ یہاں و باتوں میں ایک ہی حق ہو سکتی ہے، دونوں باتوں کو حق نہیں کہا جا سکتا، الحاصل محض حوالہ جات کی نقل سے مدعی ثابت نہ ہو، بلکہ کثرت اقوال بھی بلا دلیل وجہ ترجیح نہیں، ہاں نقل اقوال کے ساتھا گر قوت دلیل بھی شامل ہے تو بلا شبہ وہی راجح اور حق ہے، خواہ کثرت اقوال، رمشتمل ہو یا قلت اقوال پر۔

انبیاء سابقین اور راقم

سابقہ کے دور سے متعلق اختلافی واقعات کی تحقیق کے لئے ہمارے پاس وحی الٰہی یعنی قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی بھی معیار ترجیح وتحقیق نہیں ہو سکتی، لہٰذا ہمارا یہ ایمانی فریضہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیق کریں، کہ آزر ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا چچا تھا یا والد؟ کثرت اقوال یا کلت اقوال کو معیار ترجیح نہ قرار دیں ﴾ کثرت اقوال بھی ایک دوسرے کی تقلید پر مبنی ہوتی ہیجو لائق توجہ نہں ہوتی نہایت ہی سنجیدگی اور دیانت کے. ساتھ غور کریں کہ حق اور راجح کیا ہے؟ ملاحظہ ہو۔

(۵) (الف) حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی حدیث صحیح میں ہے:

لَمْ یَزَلْ عَلٰی وَجْهِ الدَّهْرِ سَبْعَةٌ مُّسْلِمٍ و فَصَاعِدًا فَلَوْلَا ذٰلِكَ هَلَكَتِ الْاَرْضُ وَ مَنْ عَلَيْهَا

روئے زمین پر ہر زمانہ میں کم سے کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں، ایسا نہ ہوتا تو زمین واہل زمین سب ہلاک ہو جاتے۔

اخرجہ عبدالرزاق وابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین (شمول والاسلام)

(ب) قرآن کریم میں ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

بے شک مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے۔ (سورۂ بقرہ/۲۲۱)

نیز خداوند قدوس کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○

بے شک کافر کتابی اور مشرک جہنم کی آگ میں ہیں، ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہ سارے جہاں سے بدتر ہیں، بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ سارے جہان سے بہتر ہیں۔ (سورۂ بینہ/۶، ۷)

فائدہ: (۶) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ○

اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے (سورۂ مومنون/۴۴)

ثبوت: یہ عمل حضرت حزقیل علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب وہ فرعون کے شر اور ایذاء میں مبتلاء ہونے لگے، تو انہوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا اللہ تعالی نے اس وظیفہ کی برکت سے ان کو بچالیا، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح ہے۔

جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرعون کو دعوتِ اسلام دی تو وہ بجائے ایمان لانے کے ان کے قتل کے درپے ہوگیا، چنانچہ اللہ تعالی نے سورۂ مومن رکوع ۳/ آیت ۲۶، ۲۷ میں ارشاد فرمایا:

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ...... ○ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○

اور فرعون بولا، مجھ کو چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو مار ڈالوں اور اسے چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار کو پکارے اور موسیٰ نے کہا کہ میں تو پناہ لے چکا ہوں اپنے اور تمہارے پروردگار کی ہر مغرور کے شر سے جو حساب کے دن کا یقین نہیں رکھتا (سورہ مومن)

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یہ کہہ کر تو چلے گئے، مگر حزقیل علیہ الصلاۃ والسلام نجار جو فرعون کے خاندان میں سے ایک ایمان دار شخص تھے، فرعون کے خوف سے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتے تھے، وہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی کلام سے متاثر ہو کر فرعون سے نڈر ہو گئے، اور کھلم کھلا اقرارِ توحید کرنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (سورۂ مومن ۴۰، آیت نمبر ۲۸)

اور کہا ایک ایمان دار مرد نے فرعون کے عزیزوں میں سے جو چھپاتا تھا اپنے ایمان کو کہ کیا تم قتل کیے دیتے ہو ایک مرد کو اسی بات پر کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے اور وہ لایا ہے تمہارے پاس کھلم کھلی نشانیاں تمہارے پروردگار کی طرف سے اور اگر بالفرض یہ جھوٹا ہے تو اسی پر اس کے جھوٹ کا وبال پڑے گا اور اگر سچا ہے تو تم پر آ پڑے گا کچھ اس عذاب میں سے جس کا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے بے شک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا اور جھوٹا ہو۔

غرض حزقیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اس قسم کی بہت سی نصیحت آمیز باتیں کہہ کر سنائیں جس کا ذکر سورۂ مومن کے رکوع ۳ و ۴ میں مفصل مذکور ہے، مگر فرعون یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا، اور کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام

اوراس کے خدا پر ایمان لے آیا ہے، حزقیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کے جواب میں بہ آوازِ بلند کہا:

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ (سورۂ مومنون/۴۴)

اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بے شک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

یہ کلمات کہہ کر وہاں سے چل پڑے، فرعون نے ان کے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا، آپ وہاں سے جلدی جلدی قدم بڑھا کر ایک پہاڑ پر پہنچے اور یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا، جس کی برکت سے اللہ تعالی نے بے شمار خونخوار درندے ان کی حفاظت کے لئے ان کی چاروں طرف جمع کر دیے، جب فرعونی لشکر ان کی تلاش میں وہاں آیا، تو ان درندوں کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا اور آگے بڑھنے سے رک گیا، مجبوراً ناکام واپس آنا پڑا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مومن کے پانچویں رکوع میں ارشاد فرمایا:

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○

تو اس کو اللہ تعالی نے بچالیا ان کے مکر کی سختیوں سے اور گھیرا فرعون کے لوگوں کو سخت عذاب نے۔ (سورۂ مومن/۴۵)

دشمن پر فتح پانے کا عمل

(۱) رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○

اے پروردگار انڈیل دے ہم پر صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں مدد فرما ہماری کافر قوم کے مقابلہ میں (سورۂ بقرہ رکوع ۳۳ پارہ ۲/۲۵۰)

ثبوت: یہ عمل حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ کے بنی اسرائیل کا مجرب

ہے، چنانچہ یہ قصہ اس طرح ہے، کہ طالوت نبی اسرائیل کا بادشاہ تھا، اور حضرت داؤد علیہ الصلاۃ والسلام اس کے لشکریوں میں تھے، اور ایک بادشہ جالوت تھا، وہ بنی اسرائیل اور طالوت کا مخالف تھا، طالوت لشکر لے کر جالوت پر چڑھا، تو اس کے ہمراہیوں نے لڑائی سے پہلے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا جس کی برکت سے جالوت مارا گیا، اور بنی اسرائیل کو کامیابی ہوئی۔

(۲) رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُوْنِ ○

اے میرے پروردگار میری مدد کر اور انہوں نے مجھ کو جھٹلا دیا (سورہ مومنون/ رکوع ۳ پارہ ۸/ ۳۹)

ثبوت: یہ عمل حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب ان کی قوم نے ان کو جھٹلا دیا، اور ان کو تکلیف اور ایذاء دینی شروع کی، تو انہوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا، جس کی برکت سے اللہ تعالی نے اس قوم کو ہلاک کر دیا، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم

ثمود ایک بڑی متموّل اور آسودہ قوم تھی جو قوم عاد کی بربادی کے بعد ان کے مکانات وعمارات اور قوم ثمود کی وارث ہوئی، یہ لوگ بھی اپنی کثرتِ مال واولاد سے مغرور ہو کر گمراہ ہو گئے، بت پرستی اور فساد ان کا شیوہ ہو گیا حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام ان لوگوں کو ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے، مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا، بلکہ وہ صالح علیہ الصلاۃ والسلام کی غیبت اور بدگوئی کرتے تھے، آخر ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا کہ اگر تمہاری دعا کی بدولت پہاڑ کی چٹان سے ایک اونٹنی پیدا ہو جائے، تو ہم تم پر ایمان لے آئیں گے صالح علیہ

الصلاۃ والسلام نے دعا کی، تو اس چٹان سے اونٹنی نمودار ہوگئی، جو بڑی قد آور اور دس ماہ کی حاملہ تھی، جس سے اسی وقت اسی قد و قامت کا بچہ بھی پیدا ہوا کوئی آدمی یہ معجزہ دیکھتے ہی ایمان لے آئے بہت سے امیر لوگ بھی ایمان لانے کو تیار تھے، مگر بت خانے کے پجاری اور دیگر کئی سرکردہ لوگوں نے جن کا رزق اور کمائی صرف لوگوں کے گمراہ رہنے پر تھی (جیسے کہ اب بھی بعض جاہل فقیروں اور پیروں اور ملحدوں کا شیوہ ہے ان کو بہکانا شروع کیا، کہ صالح علیہ الصلاۃ والسلام تو ایک جادوگر ہے اس کے کہنے میں نہ آؤ، اور قدیمی دھرم کو نہ چھوڑو، اس اونٹنی اور بچے کے پانی کا یہ انتظام ہوا کہ ایک دن وہ دونوں پانی پیتے، اور ایک دن باقی تمام جانور پانی پی سکتے تھے، اور جن لوگوں کے مال مویشی بہت تھے، وہ اس انتظام سے بہت تنگ آئے، کیوں کہ اونٹنی اور اس کا بچہ ہمارا پانی پی جاتے ہیں، ان لوگوں نے سازش کر کے اونٹنی کو ہلاک کر ڈالا اور اس کا بچہ بھاگ کر غائب ہو گیا، حضرت صالح علیہ الصلاۃ والسلام نے بحکم الٰہی ان لوگوں کے اس جرم کی پاداش سنادی کہ تین دن کے بعد تم پر عذاب آئے گا جس کی علامت یہ ہے کہ پہلے تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے دن سرخ ہو اور تیسرے دن سیاہ چوتھے دن عذاب آ جائے گا، چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق چوتھے روز آسمان سے ایک ہیبت ناک آواز آئی جس سے ان لوگوں کے دل وجگر شق ہو گئے، اور تمام قوم تباہ اور برباد ہوگئی۔

(۳) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ○

اے ہمارے پروردگار فیصلہ کر ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف سے اور تو ہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے (سورۂ اعراف رکوع ۱۱ پ۹/ آیت ۸۹)

ثبوت:

یہ عمل حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ

الصلاۃ والسلام کے خسر تھے، جن کا قصہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو اہلِ مدین کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا، اور وہ لوگ علاوہ دوسری بدکاریوں کے تول اور ماپ میں کمی کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے تھے، شعیب علیہ الصلاۃ والسلام ان کو بہت سمجھاتے رہے مگر انہوں نے ایک نہ مانی بلکہ آپ کو تنگ کرنا شروع کیا، انہوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا جس کی برکت سے اللہ تعالی نے اس قوم کو زلزلے سے ہلاک کر دیا، چنانچہ قصہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

حضرت شعیب کا قصہ

حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام اپنی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے خطیب الانبیاء کے لقب سے ممتاز ہیں، اللہ تعالی نے ان کو پیغمبر بنا کر مدین میں اور ایکہ کے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا، ان لوگوں میں کئی قسم کے گناہ رائج تھے، ایک تو خریداروں کو ماپ تول میں دھوکا دیتے تھے، دوسرے کھوٹے روپے اشرفیاں بناتے اور چلاتے تھے، تیسرے مسافروں کو لوٹتے، اور ڈاکے ڈالتے تھے، حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کو بہت سمجھایا، کہ ان بداعمالیوں سے باز آجاؤ ورنہ تم قہر الہٰی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

ان لوگوں نے ایک نہ مانی، بلکہ حجت واستہزاء کرنے لگے، حضرت شعیب علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کے لئے بددعا کی، اس بددعا کا اثر یہ ہوا کہ سات دن تک شدت کی گرمی پڑی، جس سے وہ لوگ اپنے گھروں کی دیواروں کے تپ جانے سے تنگ آگئے، اور باہر نکل کر میدانوں اور باغوں میں فردکش ہوئے، اللہ تعالی نے پھر ان پر باد سموم بھیجی جس سے ان کے بدنوں کا خون جوش کھانے لگا اور چمڑے ادھڑنے لگے، پھر ایک سیاہ ابر آیا جس کے سائے میں یہ لوگ پہنچے، تو اس ابر سے

آگ برسنے لگی جس سے ایک بڑی جماعت ہلاک ہوئی، اور جو باقی بچے تو ان کی تباہی کے لئے حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک ہولناک آواز نکالی جس سے وہ بھی جہنم رسید ہو گئے۔

(۳) دشمن ظالم اور کافر کی تباہی کے لئے عمل

(۱) رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ وَرَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○

اے ہمارے پروردگار تو نے دے رکھی ہے فرعون اور اس کے سرداروں کو آرائش اور بہتیری دولت دنیا کی زندگی میں، اے رب یہ اس واسطے دے رکھا ہے کہ وہ بہکائیں تیرے راستہ سے یا الٰہی ملیامیٹ کر دے ان کے مال اور سخت کر دے ان کے دلوں کو کہ ایمان ہی نہ لائیں یہاں تک کہ دیکھ لیں دردناک عذاب (سورۂ یونس رکوع ۹ پارہ ۱۱/ آیت ۸۸)

ثبوت: یہ عمل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ جب وہ فرعون کے مظالم سے تنگ آ کر بحکمِ خدا بنی اسرائیل کو رات کے وقت مصر سے لے کر بھاگے، اور فرعون نے آپ کا تعاقب کیا تو آپ نے اس وقت یہ دعاء یا یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا، جس کی برکت سے فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔

(۲) وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ○

بارِ الٰہا! اور کچھ نہ بڑھا ستمگاروں کے حق میں گمراہی کے سوا (سورۂ نوح رکوع ۲ پ ۲۹/ آیت ۲۴)

(۳) رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ○

اے میرے پروردگار نہ چھوڑ زمین پر کافروں کا ایک بھی بسنے والا گھر
(سورۂ نوح رکوع ۲ پارہ ۲۹/ آیت ۲۶)

(۴) رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ (سورۂ قمر/ ۱۰)

اے میرے رب! میں مغلوب ہوں پس تو بدلہ لے (سورۂ مومنون رکوع ۴ پارہ ۱۸/ آیت)

(۵) رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا پس یہ فیصلہ کردے میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنا اور بچالے مجھ کو اور ان کو کہ جو میرے ساتھ مسلمان ہیں۔ سورۂ شعراء/ ۱۱۸،۱۱۷)

ثبوت: پچھلے پانچ عمل حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے مجرب ہیں، جب ان کی قوم نے ان کو جھٹلایا اور وہ راہِ راست پر نہ آئے، تو حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ وظیفے پڑھے تھے، جن کی برکت سے اللہ تعالی نے ان کے دشمنوں کو اور منکروں کو طوفان سے تباہ و برباد کردیا، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ

اللہ تعالی نے گمراہ لوگوں کی ہدایت کے لئے حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو رسول بنا کر بھیجا انہوں نے ہر چنداں لوگوں کو نصیحت کی، مگر وہ راہ راست پر نہ آئے، بڑی مدت کے بعد صرف اسی آدمی مسلمان ہوئے، آخر حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے وحیِ الٰہی کے موافق ایک کشتی بنائی، اور حضرت جبرئیل نے ہر جنس

کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس پہنچادیا، جن کو کشتی پر چڑھالیا گیا اور مومن لوگوں کو بھی کشتی میں جگہ بخشی حضرت نوح کے تین بیٹے سام، حام، اور یافث بھی ساتھ سوار ہوئے، صرف ایک بیٹا جو نافرمان تھا کشتی میں سوار نہ ہوا، نہ ایمان لایا، پھر ایک تنور سے پانی نکلنا شروع ہوا، اور آسمان سے بھی مینہ کی جھڑی لگی، رفتہ رفتہ تمام پہاڑوں اور درختوں سے پانی بلند ہوگیا، اور کافر اپنے مال ومتاع اور عمارتوں سمیت اس طوفان میں غرق وتباہ ہوگئے۔

چھ ماہ تک طوفان ترقی پر رہا، پھر حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی کشتی موصل کی زمین میں جودی پہاڑ پر ٹھہری، اور آپ کی اولاد سے ہزاروں شہر آباد ہوئے۔

ان واقعات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ط

اور ہم نے بھیجا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو اس کی قوم کی جانب تو وہ رہے ان میں پچاس برس کم ایک ہزار برس (سورۂ عنکبوت رکوع ۲/ آیت ۱۴)

لیکن جب قوم کے ظلم کی انتہا ہوگئی ☆ فَدَعَا رَبَّهٗٓ ○

تو آپ (ان کے ایمان لانے سے) مایوس ہو کر بدرگاہ رب العالمین سے یوں عرض کرنے لگے:

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○

"میں مغلوب ہوں پس تو ہی بدلہ دے"

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دعاء کو قبول فرمایا، اسی وقت پانی کا طوفان آ گیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۂ عنکبوت رکوع ۲ میں ارشاد فرماتا ہے:

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

پھر ان لوگوں کو پکڑا طوفان نے اور وہ ظالم تھے۔ (سورۂ عنکبوت/۱۴)

سورۂ قمر رکوع ۱/ آیت ۱۱، ۱۲ میں یوں ارشاد فرمایا:

فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ○ وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ○

تو ہم نے کھولدئے آسمان کے دہانے موسلادھار پانی سے اور پھاڑ دیئے زمین سے چشمے تو پانی ہر جانب سے جمع ہوگیا، ایک امر پر جو مقدر ہو چکا تھا۔

غرض نوح علیہ الصلاۃ والسلام مع چند آدمیوں کے بچ گئے، اور باقی سب کے سب غرق ہوگئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ ○

اور ہم نے بچالیا نوح کو اور کشتی والوں کو (سورۂ عنکبوت رکوع ۲/ ۱۵)

(۶) خطرات وبلیات سے حفاظت کے اعمال

(۱) سفر دریا میں غرق ہونے سے محفوظ رہنے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ......○

اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا (سورۂ ہود رکوع ۴/ ۴۱)

ثبوت: یہ عمل حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، اس قصہ کی تفصیل اس طرح پر ہے، کہ حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ساڑھے نو سو برس اپنی قوم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پرستش کی طرف بلاتے رہے لوگوں نے معدودے چند کے سوائے ان کو الٹا ایذائیں دیں، رحمت الٰہی جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ نے تمام نافرمانوں کو طوفان سے غرق کردینا چاہا، مگر نوح علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتادیا

تھا کہ ہم طوفان بھیجنے والے ہیں، اس لئے تم کشتی بنا رکھو، اور طوفان کے آتے ہی ان لوگوں سمیت جو تم پر ایمان لائے ہیں، اس میں بیٹھ جانا، چنانچہ یہ وظیفہ ہے، جو نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے کشتی میں سوار ہوتے وقت پڑھا تھا جس کی برکت سے وہ اور ان کے ہمراہی طوفان میں غرق ہونے سے محفوظ رہے۔

۲) خوف وخطر سے محفوظ رہنے کا عمل

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○

ہم کو اللہ بس ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے (سورۂ آل عمران/۱۷۳)

ثبوت: اس عمل کے مؤثر ہونے کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ سورۂ آل عمران رکوع ۸، آیت ۱۷۳، ۱۷۴ میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○

جن کو لوگوں کو کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلہ کو بڑا لشکر جمع کیا ہے تو ان سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے ان کا ایمان بڑھا دیا اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے، اور وہ کیا اچھا کارساز ہے غرض یہ واپس آئے اللہ کی نعمت اور فضل سے کہ نہ پہنچا ان کو کوئی گزند اور یہ چلے اللہ کی رضا پر اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے چار باتیں بیان فرمائیں:

(۱) نعمت (۲) فضل (۳) ہر برائی سے حفاظت (۴) خوشنودیٔ مولیٰ۔

شان نزول

جنگِ احد میں جب کفار کو مسلمانوں کے مقابلہ میں شکست فاش ہوئی اور

پر لے درجے کی زک اٹھائی تو اپنی ندامت کو مٹانے کے لئے ابوسفیان نے کہا: آئندہ سال ہم مسلمانوں سے پھر مقام بدرِ صغری میں جنگ کریں گے، چنانچہ جب دوسرا سال آیا تو قحط اور خشک سالی کے باعث سامان جنگ وجدل مہیا نہ ہو سکا، تو انہوں نے کہا کہ چونکہ ہم خود اعلان جنگ کر چکے ہیں، اس لئے حسب وعدہ کوئی چال چلنی چاہئے، تاکہ اس وعدہ سے بچ جائیں، چنانچہ اس نے ایک شخص کو طمع دنیوی دے کر مدینہ طیبہ میں بھیجا، تاکہ وہ مسلمانوں میں ہماری افواج کی کثرت اور قوت کی تشہیر کرے، مسلمان ہماری طاقت اور کثرت کی خبر سن کر بدرِ صغری میں نہ آئیں، پس اس نے مدینہ طیبہ میں جا کر کفار کی کثرت کی شہرت کا ڈنکا جا بجا بجایا مگر مسلمانوں نے کفار کی کثرت کی چنداں پروانہ کی، بلکہ حسب وعدہ بدرِ صغری میں وظیفہ حسبنا اللہ پڑھتے ہوئے جا پہنچے اور میدان کو خالی پا کر فتح ونصرت کے نعرے لگاتے ہوئے بہت سامالِ غنیمت لے کر مدینہ طیبہ میں واپس چلے آئے۔

(۳) دفع مصائب وتکالیف کا عمل

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○

ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کی طرف لوٹنے والے ہیں (سورۂ بقرہ/آیت ۱۵۶)

ثبوت: اس عمل کی تاثیر کی نسبت خود اللہ تبارک وتعالی سورۂ بقرہ کے رکوع ۹۶/آیت ۱۵۵ تا ۱۵۷ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ○

اور خوشخبری سنا ان صبر کرنے والوں کو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے،
تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہی ہیں
جن پر رحمتیں ہیں ان کے پروردگار کی طرف سے اور یہی لوگ ہدایت پر ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو مصیبت کے وقت دو کام کرنے
چاہئیں، اول دل سے صبر کرنا، دوم زبان سے کلمہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ○
پڑھنا چاہیے۔

اس کلمے کے پڑھنے سے تین طرح کے فائدے اور منافع ہوتے ہیں،
اول مغفرت، دوم رحمت، سوم ہدایت۔

یہ تینوں صفتیں انسان کے لئے نعمت عظمیٰ ہیں، کیوں کہ اس کو تین حالتوں
کے درست ہونے کی ضرورت ہے، اول حالت دنیا، دوم حالت دین، سوم حالت
آخرت، چونکہ اس کلمہ کی بھی تین فضیلتیں ہیں، اس لئے اس میں گویا ان تینوں
حالتوں کی درستی کی طرف اشارہ فرمایا جاتا ہے، مثلاً دنیا میں رحمت، دین میں ہدایت
اور آخرت میں مغفرت ہے۔

اے خدا قربانِ احسانت شوم

(۷) مختلف امراض کے دور ہونے کا عمل

ذیل کے اعمال میں سے جو عمل کسی خاص مرض کے لئے ماثور ہے، اور جو
ہر مرض کے لئے معمول ہے اس کو حسبِ ضرورت باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ بکثرت
پڑھنا چاہیے۔

(۱) شرح صدر لکنت زبان کے کھلنے کے لئے عمل

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ○ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○

اے میرے رب میرے سینہ کو کھول دے اور کھول دے میری زبان کی گرہ ،تا کہ لوگ میری بات سمجھیں۔ (سورہ طٰہٰ/ ۲۵ تا ۲۸)

برے لوگوں کی صحبت سے بچنے کا عمل

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○

اے میرے پروردگار بچالے مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کاموں سے وہاں سے جو یہ کر رہے ہیں (سورہ شعراء رکوع ۹ پارہ ۱۹/ آیت ۱۶۸)

ثبوت: یہ عمل حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ ان کی قوم لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کیا کرتی تھی، آپ ان کی یہ بدعادت ترک کرانے کے درپے تھے، مگر وہ بازنہیں آتے تھے، اس لئے آپ نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ بارگاہِ رب العالمین میں ان کی صحبتِ ناپاک سے نجات پانے کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کا تختہ ہی الٹ دیا، چنانچہ اس قصہ کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

لوط علیہ الصلاۃ والسلام کا قصہ

حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام ہاران کے بیٹے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے بھتیجے تھے، شہر سدوم کے گمراہ لوگوں کی ہدایت کا کام ان کے سپرد ہوا جب کہ وہ بت پرستی کے علاوہ لڑکوں کے ساتھ خلاف وضع غیر فطری فعل کرنے کے بھی عادی تھے، حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نے بہت سمجھایا مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا، حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام نہ صرف ان لوگوں کے وعظ ونصیحت پر عمل نہ

کرنے سے ناراض تھے، بلکہ ان ناپاک وبدکار لوگوں کی صحبت سے بھی تنگ آ گئے تھے، اس کے لئے مذکورہ بالا دعاء کیا کرتے تھے، آخران کی دعا قبول ہوئی، اللہ تعالی نے ان لوگوں کی تباہی کے لئے فرشتے بھیجے، حضرت جبرئیل اوران کے ساتھ کے فرشتے نہایت خوبصورت وگلعذار لڑکوں کی صورت میں شہر کے اندر داخل ہوئے، اور حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے گھر پہنچے، حضرت لوط علیہ الصلوۃ والسلام نے اب تک اس طرف توجہ نہ کی تھی کہ یہ فرشتے ہیں، اپنے مہمان سمجھ کران کی خوب خاطر و مدارات کرنے لگے، کافروں کے کانوں میں بھی ان مہمانوں کے حسن و جمال کی خبر پڑ چکی تھی، بہت سے لوگوں نے نیت بد سے حضرت لوط علیہ الصلاۃ والسلام کے گھر داخل ہونا چاہا، آپ ان لوگوں کے لچھنوں سے آگاہ تھے اپنے مہمانوں کی عزت و آبرو کی خاطران کے لئے فورا دروازہ مین کھڑے ہوکران لوگوں کو سمجھانے اورمنت سماجت سے ٹالنے لگے فرشتوں نے یہ بحث وتکرارسن کرحضرت لوط علیہ الصلاۃ و السلام سے کہا: آپ کچھ خیال نہ فرمائیں، ان لوگوں کو اندر آنے دیں کہ ہم خود ان سے سمجھ لیں گے، غرض وہ لوگ اندر آئے، تو حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے پروں کوحرکت دی، تو ان کی ہوا کے جھونکے سے سارے کافر اندھے ہوگئے، اور سب فرشتوں نے شہر سدوم اوراس کے ملحقات کے ساتھ زمین کو اکھیڑا اوراوپر لے جاکر آسمان کے قریب اسے الٹ دیا اوراس کے اوپر پتھر برسائے، جس سے تمام کافرو بدکار نیست ونابود ہوگئے۔

عورتوں کے کید وفتنہ اور فواحش سے حفاظت کے لئے عمل

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ○

اے میرے پروردگار مجھ کو قید اس بات سے زیادہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھ کو بلا رہی ہیں اور اگر تو نہ دفع کرے گا، مجھ سے انکا مکر تو قریب ہے کہ میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں، اور بن جاؤں نادان (سورۂ یوسف رکوع ۴ پارہ ۱۲، آیت ۳۳)

ثبوت: یہ عمل حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے کہ جب زلیخا اور اس کی سہیلیوں نے ان کو ارتکاب گناہ پر مجبور کیا تو انہوں نے ان کے نرغے سے بچنے کے لئے، یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو گناہ سے بچا لیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

زنانِ مصر کا قصہ

جب حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام اپنے بھائیوں کی حرکت سے غلام بن کر کارواں کے ہاتھ فروخت ہو گئے، اور کاروانیوں نے ان کو مصر میں لے جا کر عزیز مصر کے ہاتھ فروخت کر دیا، تو ان کے بے مثال حسن و جمال کی وجہ سے عزیز مصر کی بیوی کا ان کے متعلق برا ارادہ ہوا، مگر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام ہر طرح پاک دامنی پر قائم رہے، شدہ شدہ ان باتوں کا چرچا ہوتا ہوا زنانِ مصر میں پھیل گیا، اور وہ عزیزِ مصر کی بیوی کو جس کا نام زلیخا تھا، طعن دینے لگیں کہ بڑی اوچھی اور بے وقار عورت ہے، جو اپنے غلام پر فریفتہ ہو رہی ہے، زلیخا کو بھی یہ طعن کھٹکنے لگا اس نے ان تمام عورتوں کی ضیافت کی، جب کھانے سے فارغ ہوئیں، تو دستور کے موافق ان کے سامنے ایک ایک ترنج اور ایک ایک چھری لا رکھی، تا کہ اس کو کاٹ کر اس کا عرق چوسیں، جو معینِ ہضم ہوتا ہے، ادھر معاً حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کو حکم دیا کہ جلدی ان عورتوں کے آگے جا کھڑے ہوں، حضرت یوسف کا سامنے آنا تھا، کہ گویا وہ دوسرا آفتاب کمرے میں طلوع ہو گیا، ساری عورتیں ششدر رہ

گئیں، اور چھریوں سے ترنج کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے، اور کہنے لگیں، اہاہاہا! یہ کوئی انسان نہیں، بلکہ ایک عالی قدر فرشتہ ہے، اس پر زلیخا نے ان کو جو جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو یوں ذکر فرمایا ہے:

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَ لَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ○

زلیخا بولی بس یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں اور بیشک میں نے اس سے مطلب ناجائز حاصل کرنا چاہا، مگر یہ بچارہا اور جس کام کے کرنے کو میں اسے کہہ رہی ہوں، اگر اس کو نہیں آئے گا تو ضرور قید کیا جائے گا اور ضرور ذلیل ہوگا۔ (سورۂ یوسف/۳۲)

اس پر حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ دعا کی جو درگاہ خداتعالیٰ میں قبول ہوئی اور ان کا (دو صفحات نہیں ہیں)

باب دوم

بیاض نبوی

حصہ اول

اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک کے بعض خواص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مخلوق کو مطلع کیا تاکہ حقیقی شفا سے لوگ محروم نہ رہیں، اور محض اسباب ظاہریہ محسوسہ ہی پر قناعت نہ کرلیں، نیز اصل حکمت یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہیں، خواہ کسی حیلہ سے توجہ کریں، اگر عبادت کریں تو اس صورت میں توجہ ظاہر ہے اللہ تعالی کی طرف ہی ہوگی، اور تعویذ وغیرہ اگر دعاء کی نیت سے کئے جائیں، اور یہ سمجھا جائے کہ یہ بھی ایک دعا ہے تو ثواب بھی ہے، کیوں کہ یہ ایک طرح کی عبادت بن جاتی ہے، اوران تمام امور سے اصلی مقصود اللہ تعالی کی طرف توجہ ہے، اور جب ہر کام میں اللہ ہی کی طرف رجوع ہوگا تو غفلت نہ ہوگی اور عجب نہیں کہ اللہ تعالی کے نام کی کثرت کسی طریق پر ہو کسی روز اصلی اور حقیقی عبادت پر پہنچائے، غرض عالی ہمت اور سچے طالبانِ حق تو اصلی مقصود ہی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

قرآن مجید شفا ہے، دلائل احادیث نبویہ

جس طرح اللہ تعالی نے قرآن مجید کو روحانی اور جسمانی امراض کے لئے شافی فرمایا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے:

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ○

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے جو بیماری دنیا میں اتاری ہے، اس کے لئے شفا کی تدبیر بھی اتاری۔ (کتاب الطب والرقی، فصل اول، پہلی حدیث)

بخاری شریف میں سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دواؤں میں عمدہ دعاء قرآن مجید ہے اس حدیث سے قرآن مجید کا بہتر اور اصلی علاج ہونا معلوم ہوا۔

(۳) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ اَنَّ رَجُلًا شَکٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجْعَ حَلْقِهٖ فَقَالَ عَلَیْكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَقَالَ اَلْقُرْاٰنُ هُوَ الشِّفَاءُ (رواہ البیہقی، کنزالاعمال مخزینہ)

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گلے کی درد کی شکایت کی، آپ نے فرمایا:

تم قرآن پڑھو اور فرمایا کہ قرآن مجید شفا ہے۔

(۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ○ (مستدرک حاکم میں کتاب الطب کے اندر الفاظِ حدیث یوں ہیں: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَلشِّفَاءُ شِفَاءَانِ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَشُرْبُ الْعَسَلِ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو شفاء بخشنے والی چیزوں کے استعمال کو اپنے اوپر لازم سمجھو، شہد اور قرآن مجید (رواہ ابن ماجہ)

اس حدیث سے طب جسمانی سے علاج کا جائز ہونا ثابت ہوا مگر دوا سے علاج کرنا کم درجہ ہے اسی واسطے شہد کا لفظ پہلے فرمایا تا کہ ادنے سے اعلٰی کی طرف ترقی ہو۔

۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ صَدْرِیْ قَالَ اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ......○ (رواہ ابن مرویہ خزینہ)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ شکایت کی کہ میرے سینے میں درد ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید پڑھو! اللہ تعالی فرماتا ہے قرآن سینے کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ (سورہ یونس)

۶) تَبَرَّکْ بِالْقُرْآنِ فَاِنَّهٗ کَلَامُ اللّٰهِ (کنز الاعمال، فی فضائل تلاوۃ القرآن) (باب سابع، فصل ثانی)

قرآنِ پاک سے برکت حاصل کرو کہ یہ بلاشک اللہ تعالی کا کلام ہے۔

۷) علامہ بغوی رحمتہ اللہ علیہ معالم التنزیل میں آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا سورہ آل عمران رکوع ۱۰/۱۰۳ کے ضمن میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

قَالَ قَتَادَةُ وَ السُّدِّیُّ هُوَ الْقُرْآنُ وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ هُوَ النُّوْرُ الْمُبِیْنُ وَ الشِّفَاءُ النَّافِعُ وَ عُصْمَةٌ مَنْ تَمَسَّكَ (بِهٖ) وَ نَجَاةٌ مَنْ تَبِعَهٗ○

قتادہ اور سدی نے کہا کہ وہ قرآن مجید ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قرآن مجید ہی حبل اللہ ہے اور وہ نور روشن ہے، اور شفاء مفید ہے، جس نے اس سے استمداد کی اس کا معاون ہے اور جس نے

اس کی پیروی کی اس کے لئے نجات ہے۔

(۸) ابو عبیدہ نے طلحہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مریض کے پاس قرآن پاک پڑھا جاتا ہے، تو اس کی بیماری میں تخفیف ہو جاتی ہے (تفسیر الخازن)

(۹) اَخْرَجَ ابْنُ قَانِعٍ عَنْ رِجَالِ الْغَنْوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: اِسْتَشْفُوْا بِمَا حَمِدَ اللّٰہُ بِہٖ نَفْسَہٗ قَبْلَ اَنْ یَحْمَدَ خَلْقَہٗ وَ بِمَا حَمِدَ اللّٰہُ بِہٖ نَفْسَہٗ قُلْنَا مَا ذَاكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَمَنْ لَمْ یَشْفِ الْقُرْآنُ فَلَا شَفَاہُ اللّٰہُ (خزینۃ)

ابن قانع رجال غنوی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شفا چاہو اس چیز سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی خود حمد کی قبل اس کے کہ اپنی خلق کی تعریف بیان کرے، اور شفا چاہو اس چیز سے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدح خود کی، ہم لوگوں نے پوچھا، یارسول! (اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کیا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الحمد اور قل شریف جس شخص کو قرآن مجید نے شفا نہ دی اس کو اللہ شفا نہ دے گا۔

(۱) رزق وروزی کی وسعت اور تجارت وصنعت میں برکت

روزق روزی کی وسعت اور تجارت وصنعت میں برکت حاصل کرنے کے لئے، ذیل میں جس قدر اعمال درج ہوں گے ان میں سے جو عمل مناسب سمجھو اس کو طہارتِ کاملہ کے ساتھ بلا تعینِ اعداد کثرت سے پڑھنا چاہیے۔

کشائش رزق کے لئے

سورۂ اخلاص با بسم اللہ شریف۔

ثبوت: سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محتاجی اور تنگی معیشت کی شکایت کی، آپ نے اس سے فرمایا: جب تو گھر میں داخل ہو تو سلام کر، خواہ اس میں کوئی شخص ہو، یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیج، اور سورۂ اخلاص ایک بار پڑھ، اس شخص نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالی نے نے اس کثرت سے اس کو رزق دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو نفع بھی پہنچایا (نزول الابرار)

دفع تنگئی رزق

سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص بابسم اللہ شریف۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مکان میں داخل ہوا، تو اس کو چاہئے کہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کو پڑھے، اللہ تعالی رزق کی تنگی کو دور کر دے گا، (بیہقی، دار قطنی)

مال تجارت میں برکت

سورۂ ناس اور بسم اللہ شریف

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبیر کیا تو چاہتا ہے، کہ جب تو سفر کو نکلے تو اپنے سب ساتھیوں سے صورت اور حالت میں بہتر ہو، اور توشہ میں ان سے بڑھ کر ہو، عرض کیا ارشاد فرمایئے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان پانچ سورتوں کو پڑھا کرو! سورۂ کافرون، سورۂ نصر، اور سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس، اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو، اور میں جب سفر کو نکلتا تھا، اپنے ساتھیوں سے بہت خراب حال اور توشہ میں

ان سے کمتر ہوتا تھا، لیکن جب میں یہ سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں تو ان کو پڑھنا شروع کیا اب میں اپنے ہمراہیوں سے ہر امر میں بہتر اور توشہ میں ان سے زیادہ ہوتا ہوں، حتی کہ اپنے سفر سے لوٹ آتا ہوں (ابویعلی)

ادائے قرض کا عمل

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (سورۂ آل عمران، ۲۶) رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ وَ تَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ○

''اے اللہ! تمام ملک کے مالک تو جس کو چاہے ملک دے، اور جس سے چاہے، ملک چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے، اور جس کو چاہے ذلت دے تیرے ہی ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں، بے شک تو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے'' اے دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور دنیا اور آخرت کے رحیم تو جس کو چاہے دنیا اور آخرت دے اور جس کو چاہے دونوں روک لے پھر ایسی رحمت کے ساتھ رحم فرما جس کی وجہ تو مجھ کو ان لوگوں کی رحمت سے بے نیاز کر دے جو تیرے سوا ہیں۔

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: انس بن مالک رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کیا میں تجھے ایسی دعا سکھادوں، کہ اگر تو وہ دعا کرے تو اگر تجھ پر قرض کوہِ احد کے برابر ہو تو اللہ تعالی اس کو تیری طرف سے ادا کر دے، اے معاذ کہہ اللھم تا من سواک (رواہ طبرانی صغیر و ترغیب و ترہیب)

(۲) جان ومال کی حفاظت

جان ومال واولاد کے ہر قسم کے خطرات وبلیات سے بچنے کے لئے اعمال

اولاد کی حفاظت کے لئے عمل

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (سورہ کہف رکوع ۵/ آیت ۳۹)

اللہ جو چاہے کچھ زور نہیں مگر اللہ کا دیا۔

ترکیب: اسکو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اپنے جس بندے کو مال اور اولاد کی قسم سے کوئی نعمت عطا فرمائے۔ اگر وہ کہے: مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ○ تو اس نعمت میں موت کے سوا کوئی آفت نہ دیکھے۔ اسکی تصدیق سورہ کہف میں ہے۔

وَلَوْ لَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ☆ (سورہ کہف/ ۳۹)

اور کیوں نہیں ایسا ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں آیا تو یہ کہتا: جو کچھ اللہ چاہے کچھ زور نہیں مگر اللہ کا دیا۔ (کنز الاعمال)

مال کا چوری سے محفوظ رہنے کا عمل

قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَ لَا تَجْہَرْ بِصَلٰوتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِہَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ

الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۝ (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۱۰)

ترکیب اسکو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے:

ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان آیات کو پڑھنے سے مال وغیرہ چوری سے محفوظ رہتا ہے۔ قل ادعوا اللہ تا تکبیرا:

آندھی سے محفوظ رہنے کا عمل

سورہ فلق اور سورہ ناس

ترکیب: اسکو باطہارت کاملہ چند بار حضور قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ الْاَبْوَاءِ اِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَ ظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِاَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۝ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ وَ يَقُوْلُ يَاعُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ (رواه ابو داؤد/باب المعوذتين/سجود القرآن)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور مقام ابواء کے درمیان چلے جاتے تھے کہ اسی اثنا میں ہم کو آندھی اور سخت اندھیری نے گھیر لیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ فلق اور سورۂ ناس کے ساتھ پناہ پکڑنے لگے یعنی دونوں سورتیں پڑھنے لگے، اور یہ فرمانے لگے کہ اے عقبہ ان دونوں کے ساتھ پناہ لے کیوں کہ ان دونوں کی مثل کوئی چیز نہیں ہے جس کے ساتھ کوئی پناہ لینے والا پناہ لے، راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ کو سنا کہ انہی سورتوں کے ساتھ آپ نے ہماری امامت کی۔

ہر خوفناک چیز سے محفوظ رہنے کا عمل

سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے ہر روز بلاناغہ پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

ہم لوگ ایک بڑی اندھیری رات کو جس میں پانی برس رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب میں نکلے، تاکہ آپ ہم کو نماز پڑھائیں، پس آپ سے ملاقات ہوگئی، آپ نے فرمایا:

کہہ تو میں نے کچھ نہیں کہا، پھر فرمایا:

کہہ تو میں نے کچھ نہیں کہا، پھر فرمایا:

کہو تب میں نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا کہوں؟ فرمایا:

صبح شام تین تین بار قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کر یہ تینوں سورتیں ہر چیز سے تجھ کو کفایت کریں گی، یعنی ہر خوفناک امر سے تجھ کو محفوظ رکھیں گی (ابوداؤد و ترمذی ونسائی)

رات کے ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہنے کا عمل

سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص با بسم اللہ شریف۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ رات کو سونے کے وقت بلاناغہ پڑھا جائے۔

ثبوت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

جب تو اپنا پہلو بچھونے پر رکھے، اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لے، تو

بے شک تو ہر چیز سے اس میں ہو گیا سوائے موت کے (بزاز سیوطی)

رات کو مکمل حفاظت کرنے والا عمل

قرآن مجید کی کوئی سورۃ

ترکیب: اس عمل کو سونے سے پیشتر پڑھا جائے، اگر باوضو ہو، تو زیادہ مؤثر ہے۔

ثبوت: شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اپنے بستر خواب پر آ کر کتاب اللہ کی کوئی سورت پڑھ لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ کو بھیج دیتا ہے، جو ہر ایذاء دینے والی چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ بیدار ہو، جس وقت بیدار ہو (ترغیب وترہیب)

مصائب وتکالیف کے دور کرنے کا عمل

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ یا

اللہ ہم کو کافی ہے، اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔

حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ یا

اللہ مجھ کو کافی ہے، اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا ○

اللہ ہم کو کافی ہے، اور وہ کیا اچھا کارساز ہے، اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

ترکیب اس کو باطہارت کاملہ روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے، اگر اس کے ساتھ وقت اور جگہ کی تعین کے جائے تو زیادہ مفید ہے۔

ثبوت عوذ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے دو شخصوں کے درمیان میں ایک جھگڑے کا فیصلہ فرمایا تھا، جو شخص ہار چکا تھا، اس کی زبان سے بے ساختہ کلمہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ☆ نکلا آپ نے اس کو بلا کر فرمایا:

تجھ کو دانائی سے کام لینا چاہئے، جب کوئی مصیبت آئے، جو ٹل نہ سکے، اور انسان ہر طرح سے عاجز اور پریشان ہو جائے اس وقت اس کلمہ سے کام لے (ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ معمولی بات کی ہار جیت میں تو نے ایسے کیوں پڑھا، کوئی بڑی سے بڑی مصیبت میں پڑھ کر اس کی تاثیر کو دیکھ۔

(۲) مروی ہے کہ جب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دفعہ سفر میں پیچھے رہ گئیں اور قافلہ آگے بڑھ گیا، گویا آپ بالکل تنِ تنہا رہ گئیں، اس وقت آپ نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○

اس کی برکت سے آپ بہت جلد قافلہ میں بخیریت پہنچیں۔

(۳) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کا آخری قول جس وقت وہ آگ میں ڈالے گئے تھے، یہ تھا، حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ☆ اور دوسری روایت میں ہے:

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○ (صحیح بخاری (مستدرک حاکم/کتاب التفسیر: تفسیر سورۂ آل عمران آیت: ۱۷۳)

(۴) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیوں کر میں آرام سے رہوں اور حالت یہ ہے کہ اسرافیل علیہ الصلاۃ و

السلام نے صور منہ میں لے لیا ہے، اور کان لگائے ہوئے ہے، کہ جب پھونکنے کا حکم دیا جائے پھونک دے، پس تو یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر شاق گذرا، آپ نے ان سے فرمایا: کہو

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (ترمذی، احمد، مستدرک حاکم، کتاب الاھوال)

(۳) مختلف امراض سے شفایاب ہونا

دیوانگی دور کرنے کا عمل

سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف،

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ چند بار پڑھ کر مریض پر تھوکے، تین روز تک بلاناغہ ایسا کرے۔

ثبوت: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ رَجَعْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ (رواہ احمد وداؤد بمعناہ کما سیاتی)

خارجہ بن صلت سے روایت ہے، اس نے اپنے چچا سے نقل کی کہ ہم اپنے وطن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہو کر چلے، تو عرب کی ایک قوم کے پاس سے گذرے اس قوم کے بعض لوگوں نے ہم سے کہا: ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تم اس شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھلائی (یعنی قرآن اور ذکر اللہ) لائے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے، کیوں کہ ہمارے پاس ایک دیوانہ در زنجیر موجود ہے ہم نے کہا: ہاں ہے ہمارے پاس منتر موجود ہے، پس وہ اس دیوانے کو ہمارے پاس لے آئے میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی تین دن صبح اور شام اس حال میں کہ میں اپنا لعاب دہن جمع کرتا پھر میں ان پر تھوکتا، میرے چچا نے کہا کہ وہ ایسے ہوا جیسے اسی وقت بندھی ہوئی رسی سے کھولا گیا (یعنی اسی وقت تندرست ہو گیا) پھر انہوں نے مجھ کو مزدوری دی، میں نے کہا کہ میں یہ مزدوری نہیں لینے کا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں پھر انہوں نے حضرت سے پوچھا آپ نے فرمایا:

کہ لے لو پس مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے، البتہ جو شخص منتر باطل کے ساتھ کھاتا ہے وہ برا کرتا ہے، تحقیق تو نے منتر حق کے ساتھ کھایا۔

(۲) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ اَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهٖ فَمَرَّ عَلٰی قَوْمٍ عِنْدَ هُمْ رَجُلٌ مَجْنُوْنٌ مُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ اَهْلُهٗ اِنَّا حُدِّثْنَا اَنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُدَاوِيْهِ فَرَقَيْتُهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَءَ فَاَعْطَوْنِیْ مِائَةَ شَاةٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ هَلْ اِلَّا هٰذَا قُلْتُ لَا (اس سے آگے کتاب میں نہیں) قَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِیْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ .... (نسائی، ابوداؤد، کتاب الطب،، باب کیف

الرقی:: درمنثور، سورۂ فاتحہ/۱)

خارجہ بن مصلت تمیمی اپنے چچا رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر مسلمان ہوئے پھر آپ کے یہاں سے رخصت ہوکر چلے، ان کا ایک قوم پر گذر ہوا، جس میں ایک دیوانہ لوہے میں جکڑا ہوا تھا، اس کے گھر والوں نے ان سے کہا کہ ہم کو خبر ملی ہے کہ تمہارے صاحب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی لائے ہیں، پس کیا تمہارے پاس اس دیوانہ کی کوئی دواء ہے خارجہ بن صلت کا بیان ہے کہ میں نے سورۂ فاتحہ کا منتر اس پر پڑھا، وہ اچھا ہوگیا، اس پر انہوں نے سو بکریاں مجھے دیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا کہ اس سورۂ کے سوا اور بھی کچھ پڑھا تھا، میں نے کہا نہیں، فرمایا کہ بکریوں کو قبول کر لے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو شخص ناجائز منتر کے ذریعہ سے کھاتا ہے، وہ برا ہے اور تو نے تو سچے منتر کے ذریعہ سے کھایا ہے (ابوداؤد)

دردِ سر دور کرنے کا عمل

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (سورۃ حشر/آخری تین آیات)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا:

کہ جب تمہارے سر میں درد ہو تو اس پر اپنا ہاتھ رکھو، اور سورہ حشر کی آخری آیتیں، ھواللہ الذی لا الہ الا ھو، تا وھوالعزیز الحکیم تک پڑھو (مسند الفردوس)

دردِ حلق کو دور کرنے کا عمل

(۱) قرآن مجید کی کوئی آیت یا سورۃ۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: واثلہ بن الاثقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حلق کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ قرآن مجید کی تلاوت لازم کرے۔ (بیہقی)

(۲) سورت فاتحہ مع بسم اللہ شریف:

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے حلق کے درد کے واسطے سورہ فاتحہ سے پناہ مانگی۔ (طبرانی)

(۳) درد سینہ کو دور کرنے کا عمل قرآن مجید کی کوئی آیت یا سورہ

ترکیب اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ اَشْتَکِیْ صَدْرِیْ قَالَ اِقْرَءِ الْقُرْآنَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ○ (اتقان) (تفسیر روح المعانی/سورۂ یونس/ آیت ۱۷) (درمنثور، سورۂ یونس/۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے سینے میں درد ہے، آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تلاوت کر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ یہ قرآن شفا ہے ان امراض کی جو سینوں میں ہیں (اتقان)

دردِزہ سے آرام پانے کا عمل

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (فاتحہ) کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْآ اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا (سورہ النازعات/۴۶) کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ○ لَمْ یَلْبَثُوْآ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ بَلَاغٌ فَھَلْ یُھْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ○ (سورہ احقاف رکوع ۴/۳۵)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے کاغذ پر لکھ کر مریضہ کو پانی میں پڑھ کر پلایا جائے۔

ثبوت: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کو بچہ جننے میں تکلیف ہوتی ہو اس کو یہ آیات کاغذ پر لکھ کر پانی گھول کر پلائی جائیں۔ یعنی بسم اللہ تا الفاسقون (بیہقی) اس کے ساتھ ملتی جلتی عبارت جمع الجوامع یا الجامع الکبیر امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی کی میں ہے مگر کسی بھی حاجت کے لئے پڑھنے اور دعا کرنے کا حکم ہے، جب کہ یہ دردزہ کے ساتھ خاص ہے واللہ اعلم بالصواب

وجع مفاصل کے دور کرنے کا عمل

سورہ فلق اور سورہ ناس۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین میں ارقام فرماتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی عضو میں درد ہوتا۔ تو آپ سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھتے۔ اور درد کی جگہ پر دم فرماتے۔

ہر قسم کے درد کا تریاقی عمل

سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب سے چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورہ فاتحہ شفا ہے زہر سے (بیہقی)

(۸) بچھو کے کاٹے کا عمل

سورہ فلق اور سورہ ناس۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔ یا اپنا لعاب دہن لگایا جائے۔

ثبوت: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ نُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَ

لَا غَیْرَہٗ اَوْ نَبِیًّا وَغَیْرَہٗ اِلَّا لَدَغَتْہُ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَ مَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہٗ عَلٰی اِصْبَعِہٖ حَیْثُ لَدَغَتْہُ وَیَمْسَحُھَا وَ یُعَوِّذُھَا بِالْمُعَوِّذَتَیْنِ (رواہ البیھقی، مشکوۃ) (کنزالعمال، کتاب الطب والرقی والطاعون من قسم الاقوال، فصل فی الرقی المحمودۃ)

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں آپ نے زمین پر ہاتھ رکھا، تو بچھو نے ڈس لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جوتی سے مار ڈالا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ تعالی اس بچھو پر لعنت کرے کہ نمازی اور بے نمازی کسی کو نہیں چھوڑتا۔ یا یوں فرمایا۔ کہ نبی یا غیر نبی کو نہیں۔ پھر نمک اور پانی منگوا کر اس کو برتن میں ڈالا اور اس سے اپنی انگلی کو تر کرنے لگے، جہاں ڈنک مارا تھا، اور سورہ کافرون، سورہ فلق، اور سورہ ناس پڑھتے جاتے تھے (اسکو روایت کیا بیہقی نے)

کھٹمل سے محفوظ رہنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابا درداء جب کھٹمل تجھے تکلیف دیں تو ایک پیالہ پانی لے اور اس پر سات بار پڑھ:

وما لنا ان لا نتوکل علی اللہ فان کنتم آمنتم باللہ فکفوا شرکم واذاکم عنا

پھر تو اسے چار پائی کے ارد گرد چھڑک دے، تو اس رات تو ان سے محفوظ رہے گا (کنزالعمال، فصل فی الرقی المحمودۃ)

(۹) سانپ بچھو کے کاٹے کا عمل

سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کیساتھ سات بار پڑھ کرمریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِيْهِمْ لَدِيْغٌ اَوْ سَلِيْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ اَنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيْغًا وَ سَلِيْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَءَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَاةٍ فَبَرِءَ فَجَاءَ بِالشَّاةِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَ قَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْسَنْتُمْ اِقْسِمُوْا وَ اضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا (رواہ البخاری)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ایک جماعت ایک گاؤں میں روانہ ہوئی یہاں ایک شخص کو بچھو یا سانپ نے کاٹا ہوا تھا، بستی میں ایک شخص ان کے پاس آ کر پوچھنے لگا کہ کیا تم میں سے کوئی منتر کرنا جانتا ہے، کہ بستی میں ایک شخص کو بچھو یا سانپ نے کاٹا ہوا ہے صحابہ میں سے ایک شخص نے اس کے ساتھ جا کر اس مریض پر بکریوں کے لینے پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا یعنی اس صحابی نے ان سے کہا کہ میں اس شرط پر منتر پڑھتا ہوں کہ تم مجھے اتنی بکریاں دے دو، وہ راضی ہو گئے، انہوں نے اسی وقت سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا، کہ آیا ہے (فَاتِحَةُ الْكِتَابِ الشِّفَاءُ مِنَ السَّمِّ، یعنی فاتحہ الکتاب زہر کی شفاء ہے) وہ اسی وقت تندرست ہو گیا، پھر وہ بکریاں اپنے یاروں کے پاس لایا، لیکن انہوں نے اس کے اس لینے کو مکروہ جانا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر مزدوری لی حتی کہ وہ

صحابہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ فلاں شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری لی، اس پر آپ نے فرمایا: تحقیق سب سے زیادہ جو چیز اس لائق ہے کہ تم اس پر مزدوری لو یہ کتاب اللہ ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرے واسطے بھی اپنے ساتھ ایک حصہ رکھو (بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا فِیْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَیٍّ مِنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْھُمْ فَلَمْ یُضِیْفُوْھُمْ فَقَالُوْا لَھُمْ ھَلْ فِیْکُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ لَدِیْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْھُمْ نَعَمْ فَاَتَاہُ فَرَقَاہُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَبَرَءَ الرَّجُلُ فَاُعْطِیَ قَطِیْعًا مِنْ غَنَمٍ وَاَبٰی اَنْ یَّقْبَلَھَا وَقَالَ حَتّٰی اَذْکُرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَارَقَیْتُ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْھُمْ وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ مَعَکُمْ (رواہ مسلم، کتاب السلام، باب جواز اخذ الاجرۃ علی الرقیۃ بالقرآن والاذکار، بخاری شریف، کتاب الاجارۃ، کتاب فضائل القرآن، کتاب الطب، ترمذی شریف، کتاب الطب عن رسول اللہ، ابوداؤد، کتاب البیوع والطب، ابن ماجہ کتاب التجارات، مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کا ایک قبیلہ عرب پر گزر ہوا، تو انہوں نے اہل قبیلہ سے ضیافت چاہی، مگر انہوں نے ضیافت نہ کی، اس قبیلہ والوں نے ان لوگوں سے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی منتر پڑھنے والا ہے کیوں کہ قبیلہ کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا، راویوں نے کہا کہ وہ بیمار ہے تو انہیں سے ایک صحابی نے کہا ہاں! پھر اس کے پاس آیا اور

فاتحۃ الکتاب پڑھ کر اس پر پھونکی، پس وہ شخص اچھا ہو گیا، تو اس نے بکریوں کا ریوڑ دیا اس نے لینے سے انکار کیا، اور کہا (نہ لوں گا) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے اس بات کو پوچھا اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا، آپ ہنسے، اور فرمایا: کہ تجھ کو یہ کیوں کر معلوم ہوا کہ یہ سورۃ منتر ہے، پھر فرمایا: ان بکریوں کو لے لو اور اپنے ساتھ میرے لئے بھی حصہ رکھو (مسلم)

تجھے کیوں کر معلوم ہوا فرمانا بنظر تعجب آپ ہے کہ ان کو یہ کیسے سمجھ میں آ گیا، کیوں نہ ہو اللہ والوں کا فہم نہایت نفیس ہوتا ہے، اور قلب گناہوں سے بچنے پر ترک دنیا کر دینے کے باعث صاف اور ستھرا ہوتا ہے، چنانچہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

بینی اندر خود علوم انبیاء بے کتاب و بے معید و اوستاء

یعنی جب تم تصفیہء قلب اور تزکیہ باطن سے اپنی اصلاح کر لو تو استاد کے درس اور کتاب کے مطالعہ کے بغیر اپنے اندر علوم و معارف کا فیضان پاؤ گے جو انبیاء و مرسلین کا درس ہے۔

شیطان اور وبا سے محفوظ رہنے کا عمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

ترکیب: اس کو باطہارت کا ہر روز بلا ناغہ چند بار پڑھا جائے۔

ثبوت: جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات شروع ہو جائے یا یہ فرمایا: کہ جب شام کا وقت ہو جائے، تو اپنے لڑکوں کو باہر جانے سے روکو، کیوں کہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں، اور اچک

لے جاتے ہیں، پس جب تھوڑی سی رات گذر جائے تو ان کو چھوڑ دو، اور دروازوں کو بند کردو، اور اللہ کا نام ذکر کرو، یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ کیوں کہ شیطان ایسے بند دروازے کو نہیں کھولتا ہے، اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو، کیوں کہ اس میں ایک ایسی مشک پر جس کا منہ بندھا ہوا نہیں ہے، اس کا گذر ہوتا ہے، تو اس کا کوئی حصہ ضرور اس میں اترتا ہے، اور اللہ کا نام ذکر کرو، اور اپنے برتنوں کو چھپا دو اور اللہ کا نام ذکر کرو، اگر چہ عرض میں اس پر کوئی چیز رکھ دو، اور اپنے چراغوں کو بجھا دو کیوں کہ چھوٹا موذی چوہا بھی اکثر بتی کو کھینچ کے لے جاتا ہے، اور گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

(بخاری ، کتاب الستیذان ، باب لاتترک النار فی البیت عند النوم ، و باب غلق الابواب باللیل و مسلم، کتاب الاشربۃ ، باب الامر بطغتیۃ الاناء وایکاء اکسقاء اغلاق الابواب)

ہر قسم کے مرض سے شفا پانے کا عمل

۱) سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ چند بار پڑھ کر ہر روز بلا ناغہ مریض پر دم کیا جائے، یا کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پلایا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ سورۂ فاتحہ ہر مرض کی شفاء ہے سوائے موت کے (اتقان)

(۲) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سورۂ مومنون رکوع ۶ پارہ ۱۸ آیت ۱۱۵ تا

(۱۱۸

خاصیت: یہ عمل ہر قسم کی بیماری کو شفا بخشنے میں سریع الاثر ہے، خصوصاً روتے بچے کے چپ کرانے کے لئے از بس مجرب ہے، بچہ فوراً چپ ہو کر با آرام سو جاتا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب سے چند بار پڑھ کر مریض کے کان میں دم کیا جائے۔

ثبوت: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مریض کے کان میں کچھ قرآن مجید پڑھا، پس اس کو (افاقہ) ہو گیا، اور بہت جلد تندرست ہو گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم نے اس مریض کے کان میں کیا پڑھا تھا انہوں نے عرض کیا، کہ سورۂ مومنون کی (آخری) تین آیتیں، آپ نے فرمایا: کہ اگر کوئی شخص یقین کے ساتھ ان آیتوں کو پہاڑ پر پڑھے تو وہ ضرور اپنی جگہ سے ٹل جائے (بیہقی)

(۳) سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کرے، یا اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونک کر مریض کے منہ پر پھیرے۔

ثبوت: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر معوذات پڑھ کر دم کرتے، اور اپنا ہاتھ پھیرتے، جس بیماری میں آپ نے وصال فرمایا میں اس میں معوذات پڑھ کر آپ پر دم کیا کرتی تھی، اور آپ کا ہاتھ اس کی برکت کی وجہ سے آپ پر پھیر دیا کرتی تھی۔ (بخاری و مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ المریض، باب رقیۃ المریض بالمعوذات والنفث)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب آپ کے گھر والوں میں سے

کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر دم کرتے تھے۔

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ معمر نے زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کر دم کرتے تھے، زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، کہ اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرتے تھے، پھر ان دونوں کو اپنے منہ پر پھیرتے تھے۔

(۴) جنات شیاطین دور کرنے کا عمل

جنات، شیاطین، ارواحِ خبیثہ اور آسیب کے دور کرنے کے اعمال۔

(۱) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ○ آمِيْن ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ لا الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ لا وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ؕ وَ
اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ؕ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَ
مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ○ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ وَ الصّٰٓفّٰتِ
صَفًّا ○ وَ الزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ
الْكَوَاكِبِ ○ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ
الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ وَ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ○ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ○

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ حضور قلب سے پڑھکر مریض پر دم کیا جائے

ثبوت: حاکم نے مستدرک میں ابی بن کعب سے اور ماجہ نے ابی یعلی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا، ایک اعرابی نے آ کر کہا: یا نبی اللہ! میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے پوچھا کیا بیماری ہے؟ اس نے کہا: کہ اس پر آسیب ہے۔ فرمایا: اس کو میرے پاس لے آ! تو اسے لے آیا تو آپ نے اس کو ان آیتوں سے پناہ دی، سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے شروع کی چار آیتیں، اور یہ دو آیتیں، والھکم الہ واحد، لآ یۃ الکرسی، اور سورۂ بقرہ کے آخر کی تین آیتیں، اور سورۂ آل عمران کی ایک آیت شہد اللہ انہ لآ لہ الہ الا ھو الآیۃ اور سورۂ اعراف کی ایک آیت ان ربکم اللہ الذی خلق السموت والارض

الآیۃ، اور سورہ مومنون کا آخر فتعالی اللہ الملک الحق الآیۃ، اور سورہ جن کی ایک آیت وانہ تعالی جدربنا اور والصافات کے شروع کی دس آیتیں سورہ حشر کی آخری آیتیں، اور قل ھو اللہ احد اور معوذتین، پھر وہ اعرابی ایسا اٹھ کھڑا ہوا گویا کہ وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا (اتقان) (مستدرک حاکم، کتاب الرقی والتمائم، اس کتاب میں حدیث نمبر ۴، ۵)

عمل ۲ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَھَا وَ اللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْآ اَوْلِیٰٓءُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ○ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ○ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَ اعْفُ

عَنَّا وَ اغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد والی اور سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا۔ اس کے اور اس کے اہل کے اس دن شیطان قریب نہیں ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسی چیز جو اسے ناگوار ہو، اور نہ پڑھی جائیں گی یہ آیات کسی مجنون پر مگر اسے آرام ہو جائے گا۔

عمل ۳ آیت الکرسی

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار حضور قلب سے ہر روز بلاناغہ پڑھا جائے

شیطان اور آیت الکرسی

۱) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ان کے لئے کھجوروں کا ایک ڈھیر تھا وہ گھٹتا جاتا تھا۔ ایک رات جو انہوں نے اس کی نگہبانی کی۔ تو ان کو ایک جن بالغ لڑکے کے مشابہ نظر آیا۔ انہوں نے ان کو سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ جن ہے یا آدمی، اس نے کہا۔ میں جن ہوں۔ انہوں نے کہا: ذرا اپنا ہاتھ مجھے دے۔ اس نے اپنا ہاتھ ان کو دیا۔ تو کیا معلوم ہوا۔ کہ اس کا ہاتھ کتے کا ہاتھ ہے۔ اور اس کے بال کتے کے بال ہیں۔ انہوں نے کہا، کیا جن کی خلقت یہی ہوتی ہے، اس نے کہا، کہ جن اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ کوئی سخت نہیں ہے، انہوں نے کہا، تو یہاں کیوں آیا؟ اس نے کہا، کہ ہم کو خبر پہنچی ہے، کہ تم صدقہ کو دوست رکھتے ہو، ہم اس لئے آئے، کہ تمہارے

کھانے میں سے کچھ حصہ ہم بھی لیں، انہوں نے کہا، کیا چیز ہم لوگوں کو تم سے نجات دیتی ہے؟ اس نے کہا: آیت الکرسی، جو سورۂ بقر میں ہے، جو شخص شام کے وقت اس کو پڑھ لے، تو وہ صبح تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے، اور جو شخص صبح کو پڑھ لے، تو شام تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے، جب صبح ہوئی، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا، آپ نے فرمایا، کہ اس خبیث نے سچ کہا، (نسائی، کتاب عمل الیوم واللیۃ، باب ذکر مایکب صحیح بخاری شریف، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکلرجلاوترک الوکیل شیئا......) وترغیب وترہیب)

۲) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوۃ رمضان کی حفاظت کے لئے مقرر کیا، ایک شخص میرے پاس آیا، اور دونوں ہاتھوں سے کھانے کی چیزیں اٹھانے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ کر کہا۔ کہ میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور لے چلوں گا۔ اس نے کہا کہ میں محتاج اور عیالدار ہوں۔ اور مجھے سخت حاجت ہے۔ پس میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب میں نے صبح کی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے ابو ہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے شکایت کی۔ کہ میں سخت محتاج اور عیالدار ہوں۔ میں نے اس پر رحم کیا اور اسکو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: یاد رکھ بیشک اس نے تجھ سے جھوٹ کہا، اور وہ پھر آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ وہ پھر آئے گا مجھ کو یقین ہو گیا۔ کہ وہ پھر آئیگا۔ چنانچہ میں اس کی تاک میں بیٹھا۔ اور وہ آیا۔ اور دونوں ہاتھوں سے کھانے کی چیزوں کو اٹھانے لگا۔ میں نے اس کو پکڑ کر کہا: میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور لے چلوں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دے میں محتاج اور عیالدار ہوں پھر نہ آؤں گا۔ میں نے اس پر رحم کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ جب میں نے صبح کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ اس نے شکایت کی، میں سخت محتاج اور عیالدار ہوں۔ میں نے اس پر رحم کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: یادرکھ۔ بیشک اس نے تجھ سے جھوٹ کہا۔ اور وہ پھر آئے گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ وہ پھر آئے گا۔ مجھ کو یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ پھر میں اس کی تاک میں بیٹھا۔ پس وہ آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھانے کی چیزیں اٹھانے لگا۔ میں نے اس کو پکڑا اور کہا: میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور لے چلوں گا۔ اور یہ تیسری بار ہے ۔ ہر بار تو کہتا ہے۔ کہ پھر نہ آؤں گا اور پھر آجاتا ہے۔ اس نے کہا: تو مجھے چھوڑ دے، میں تجھے ایسے کلمات سکھائے دیتا ہوں ۔ جن سے اللہ تجھ کو نفع دے گا، جب تو اپنے بستر خواب پر آئے ۔ تو آیت الکرسی شروع سے آخر تک پڑھ لے۔ کیونکہ اس کے پڑھنے سے صبح تک اللہ تعالی کی طرف سے برابر تیرے لئے ایک نگہبان رہے گا اور شیطان تیرے نزدیک نہ آئے گا۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تیرے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی: اس نے کہا کہ میں تجھ کو ایسے کلمات سکھائے دیتا ہوں۔ جن سے اللہ تعالی تجھ کو نفع دے گا۔ آپ نے فرمایا: بیشک اس نے تجھ سے سچ کہا۔ حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! کیا تو جانتا ہے کہ تو تین راتوں سے کس کے ساتھ مخاطب ہے؟ میں نے عرض کی۔ کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ شیطان ہے۔

(۵) جادو اور نظر بد

(۱) دفع سحر کا عمل

(۱) سورۂ فلق اور سورۂ ناس (معوذتین)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: لبید بن اعصم یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا، اور کمان کے چلہ میں گیارہ گرہیں دے کر ذردان کنویں میں ایک پتھر کے نیچے دبا دیا، جس کے باعث آپ بیمار ہو گئے۔

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام سورۂ فلق اور سورۂ ناس (معوذتین) جن میں گیارہ آیتیں ہیں لے کر نازل ہوئے، اور آپ کو سحر کے سب حالات سے مطلع کیا، آپ نے معا اس کنویں سے چلے کو منگوایا، اور یہ دونوں سورتیں پڑھنی شروع کیں، جب ایک ایک آیت پڑھتے تھے، تو ایک ایک گرا کھلتی جاتی تھی، یہاں تک کہ آخر میں سب گرہیں کھل گئیں، اور آپ تندرست ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے، گویا آپ ایک رسی میں بندھے ہوئے تھے، جس سے کھل گئے (تفسیر جلالین) (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی ان اللہ یامر بالعدل......، باب ھل یستخرج السحر)

(۲) فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (سورۂ یونس رکوع ۸۱،۸۰/۵) فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (سورۂ اعراف رکوع ۱۴/۱۱۸) اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا

يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○ (سورۂ طٰہٰ/ ۶۹)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیمار کے سر پر ڈال دیا جائے۔

ثبوت: ابن ابی حاتم نے لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے، کہ بیشک یہ آیتیں جادو کے لئے شفا ہیں، ایک برتن میں پانی رکھ کر اور ان آیتوں کو پڑھ کر پانی پر دم کر دے، پھر جس کو جادو کیا گیا ہے، اس کے سر پر بکھیر دے (اتقان)

(۲) دفع زخم چشم کا عمل

سورۂ فلق و سورۂ ناس (معوذتین)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن اور انسان کی نظر سے پناہ مانگتے تھے، یہاں تک کہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس (معوذتین) نازل ہوئیں جب یہ دونوں سورتیں اتریں، تو آپ نے انہیں دونوں کو لے لیا، اور ان کے سوا اور چیزوں کو چھوڑ دیا۔

(۶) مختلف حوائج دینیہ و دنیویہ

۱) مغفرتِ گناہاں اور شہادت کا ثواب پانے کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سورۂ انبیاء ع ۶)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو تمام عیبوں سے پاک ہے، بیشک میں ظلم

کرنے والوں میں سے تھا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے قول لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ کے باب میں فرمایا ہے کہ جو مسلمان اپنی بیماری میں چالیس بار اس کے ساتھ دعا کرے، اور اس بیماری میں مرجائے تو اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا، اور اگر اچھا ہو جائے، تو ایسی حالت میں ہو، کہ اس کے تمام گناہ بخشے ہوئے ہوں (ترغیب وترہیب، مستدرک، حاکم)

۲) سخت دل کو نرم کرنے کے اعمال

سورۂ یاسین (پارہ ۲۲و۲۳)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چینی کی پیالی یا مٹی کے پیالہ پر چالیس روز بلا ناغہ اس شخص کو لکھ کر دیا جائے یا دم کیا جائے جس کا دل سخت ہو۔

ثبوت: ابو جعفر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو اپنے دل میں سختی پائے اس کو چاہیئے کہ سورۂ یاسین پیالہ میں زعفران سے لکھ کر پی لے (المستدرک للحاکم مع تعلیقات الذہبی، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ یاسین)

(۳) حل مشکلات کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (سورہ انبیا)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے، بیشک میں خطا کاروں سے ہوں

ترکیب: اسکو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔ اسکی

خاص ترکیبیں مشائخی عملیات میں شرح وبسط سے لکھی گئی ہیں۔

ثبوت : یہ عمل حضرت یونس علیہ السلام کا ہے۔ کہ جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، تو اس وقت آپ نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کیا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالی نے ان کو مخلصی بخشی چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ (رواہ الترمذی والنسائی) الترغیب والترھیب)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی فضیلت بیان فرمائی۔ تو صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ اسم اعظم کیا خاص یونس علیہ السلام کے لئے ہے یا ہر مسلمان کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: یونس علیہ السلام کے لئے خاص نہیں ہے، بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔ اور اس کے ثبوت میں آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ○

اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو بچالیا کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابواب الدعوات، باب ۸۲)

رات کو مقررہ وقت پر جاگنے کا عمل

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا ○ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا ○ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ

عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَایُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا○ (سورہ کہف رکوع ۱۱/ آخری آیات)

ترکیب: اسے رات کے وقت حضورِ قلب سے پڑھا جائے۔ اور جس وقت جاگنا چاہے اس کا دل میں خیال کرلیا جائے۔ عین وقت پر خود بخود آنکھ کھل جائے گی۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی آخری تین آیات رات کسی وقت اٹھنے کے لئے پڑھے۔ تو اسی وقت جاگے گا جس وقت کا ارادہ ہے۔ (دارمی)

سفر سے بہ خیریت واپس آنے کا عمل

سورہ اخلاص بابسم اللہ شریف

ترکیب: اس کو سفر پر جانے سے پہلے گھر کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار پڑھا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سفر کا ارادہ کرے، اسے چاہئے کہ اپنے گھر کے دروازے کے دونوں بازو پکڑ کر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالی اس کا نگہبان رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سفر سے پھر واپس آئے (درمنثور)

سرکش جانور کو مطیع کرنے کا عمل

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○ سورہ ال عمران رکوع ۹/۸۳

کیا وہ لوگ اللہ کے دین کے سوا ڈھونڈتے ہیں۔ اور حال یہ ہے کہ جو لوگ

آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب بخوشی یا بالجبر اسی کے فرمانبردار ہیں اور اسی کی طرف سب پھیرے جائیں گے۔

ترکیب: اسکو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر جانور کے دونوں کانوں میں دم کیا جائے۔

ثبوت: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کسی کا جانور چوپایہ سختی اور سرکشی کرے، یا گھوڑا وغیرہ سواری نہ دے، تو اس کے دونوں کانوں میں یہ آیت پڑھنی چاہیے: (بیہقی)

جل جلالہ
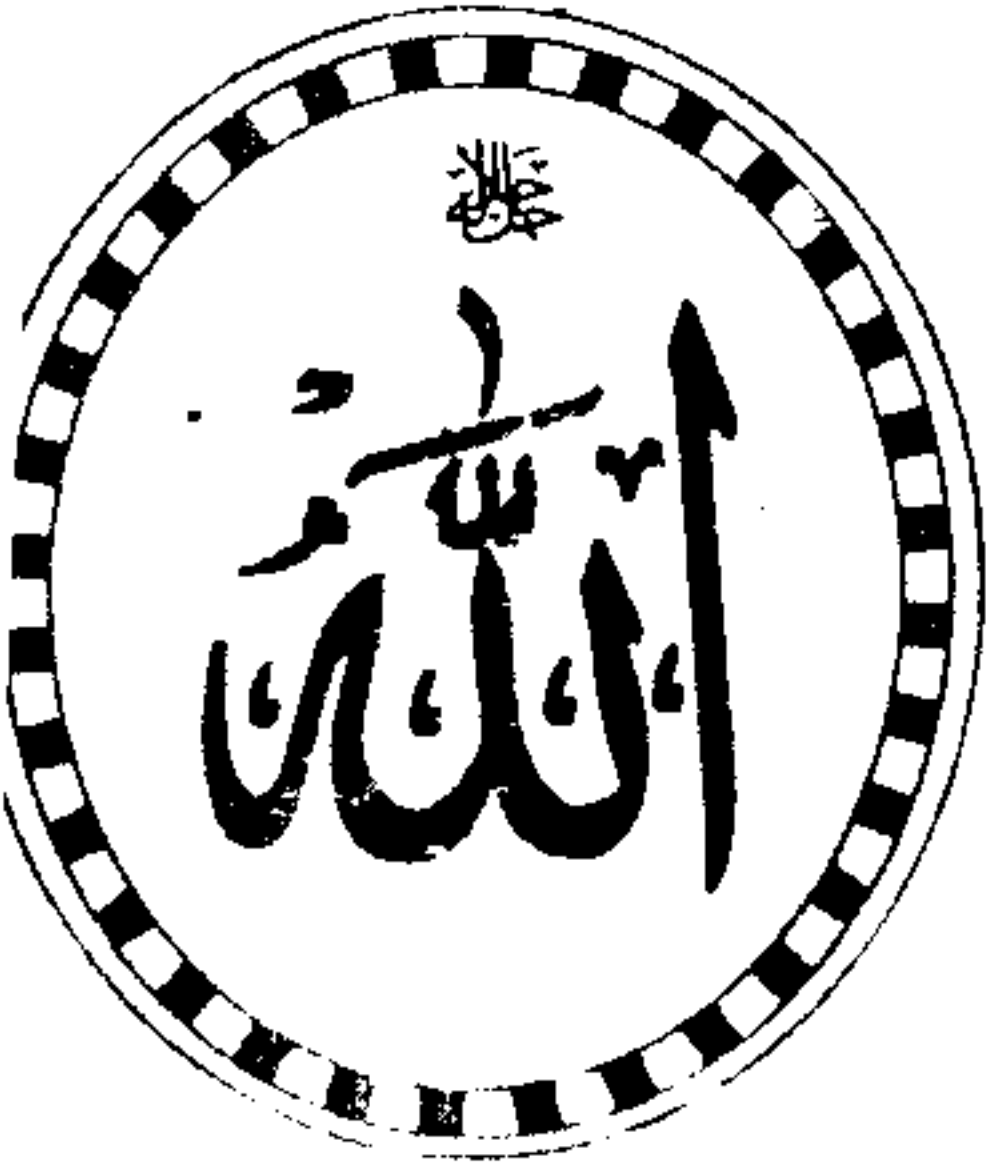
اللہ

عامل بنانے والی کتاب

حصہ سوم

ملقب بہ

حدیثی عملیات

یعنی

بیاض نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حصہ دوم

علاج کی دو تدبیریں روحانی اور جسمانی

جسمانی بیماریوں کے علاج کی صرف دو ہی تدبیریں مشہور ومعروف ہیں

ایک دوا ☆ دوسری دعا۔

دوا زمینی پیداواروں سے کام لینے کا نام ہے، اور دعاء آسمانی برکات سے متمتع ہونے کو کہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے، کہ وہ بھی بحکم خدا اپنی تاثیر سے، ازالۂ مرض کی خاصیت رکھتی ہے مگر دعا کا اثر اس سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے، لیکن بعض نادان اپنی بے سمجھی سے دعا کو بے سود سمجھتے ہیں، اور طب روحانی کو چھوڑ کر طب یونانی وفرنگستانی کی طرف رجوع کرتے ہیں، حالانکہ یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ دواء کا مدار محض ظن پر ہوتا ہے، لیکن دعاء کا انحصار یقین پر۔

دعائے صبح وشام تو کلیدِ گنجِ مقصود است

باین راہ وروش میشو کہ بادلدار پیوندی

تیری صبح شام کی دعا مقصد کے خزانہ کی چابی ہے اس راہ اور عادت کو اپنا تاکہ دل دار کے ساتھ تیرا تعل قائم ہو جائے۔

دواء صرف جسمی عوارض میں کام دے سکتی ہے، مگر دعاء سے امراض جسم کے ازالہ کے علاوہ دفعِ مصائب وحلِ مشکلات، توفیرِ رزق، تسخیرِ خلائق، دفعِ شیاطین وجنات وغیرہ سینکڑوں فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

دریں دریائے گوہر خیز ، نومیدی نمی باشد

غنی شد چوں صدف برکس دہانِ خود کشود اینجا

اس موتی پیدا کرنے والے دریا میں ناامیدی نہیں ہوتی وہ شخص غنی ہو جاتا

ہے جس پر سیپ اپنا منہ کھول دے۔

علاوہ اس کے پھوڑے پھنسی، بواسیر وخنازیر وغیرہ کے اکثر ایسے بیمار دیکھے گئے ہیں جن کے جسموں کو ڈاکٹروں اور جراحوں نے (آپریشن سے) کاٹ کاٹ لہو لہان کر دیا، اور مریض ہفتوں بلکہ مہینوں تک پٹی باندھتا رہا، لیکن بعض مریض صحت یاب ہو کر دوبارہ ان امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں، مگر دوسری طرف اللہ کا مقبول بندہ ایک دھاگہ پر کچھ کلمات پڑھ کر چند گرہیں لگاتا ہے، اور مریض کے گلے میں ڈال دیتا ہے، یا مٹی کے ڈھیلے پر دم کر کے مریض کو اس مقام پر پھیرنے کے لئے دیتا ہے، اور وہ ان موذی امراض سے ہمیشہ کے لئے صحت یاب ہو جاتا ہے، لطف یہ ہے کہ خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر اور کڑوی کسیلی دواء کا گھونٹ پیئے بغیر وہ چند یوم میں تندرست ہو جاتا ہے، اور ڈاکٹر بے چارے منہ تکتے رہ جاتے ہیں۔

جام صافی دیگراں خورند محفل بر شکست　　کاسۂ دُرِوے نصیب ما زاں محفل نماند

استخارہ

انسان جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے، تو اس کا مفید یا مضر ہونا پردہ غیب میں مخفی ہوتا ہے، اور انسان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کام جو میں کرنے والا ہوں، میرے لئے مفید ہوگا یا نہیں اس لئے وہ اس کی دریافت میں اِدھر اُدھر نجومیوں اور رملیوں وغیرہ کے آستاں بوسی میں مارا مارا پھرتا ہے، اسلام نے اس کے متعلق ایک صحیح راستہ بتلایا ہے، جس پر عمل کرنے سے یہ اضطراب اور تشویش جاتی رہتی ہے، وہ عمل استخارہ ہے۔

استخارہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی

استخارہ کے لغوی معنی بھلائی طلب کرنے کے ہیں، اور اصطلاح شرع میں

استخارہ وہ عمل ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کرتا ہے، کہ اگر یہ کام میرے لئے مفید ہو، تو اس کے سرانجام پانے کے اسباب مہیا ہو جائیں، اور اگر مضر ہو تو قدرتِ حق اس میں رکاوٹ ڈال دے، تاکہ میں اس کے شر سے بچ جاؤں۔

علاوہ اس کے استخارہ کی برکت سے بعض بندوں کو خواب میں بھی کوئی بات اس امر کے نیک و بد ہونے کے متعلق ظاہر ہو جاتی ہے، مگر یہ ضروری نہیں ہے کیوں کہ استخاہ سے اصل مقصد یہ ہے، کہ قدرت خود بخود اس امر کی پور کرنے یا اس کی رکاوٹ کے سامان کر دے، اور اس کا اثر بندے کے عزم اور ارادے پر پڑے مطلب یہ ہے کہ اگر وہ امر اچھا ہو، تو بندے کی ہمت خود بخود مضبوط ہو جائے، تاکہ وہ اپنی سعی وکوشش سے دست بردار نہ ہو، اور اگر وہ مضر ہو، تو وقت رائیگاں نہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود استخارہ کرنے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ مسند امام احمد میں مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کی نیک بختی یہ ہے کہ نماز استخارہ پڑھا کرے اور خدا تعالیٰ کی قضا پر راضی رہے، اور ابن آدم کی یہ کم بختی ہے کہ اللہ سے خیر طلب کرنا ترک کر دے۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ مسلمان کو ہر ایک کام شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا مسنون ہے، لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آج کل کے مسلمان اس سنت صحیحہ کو چھوڑ کر غیر مشروعہ طریق کو اختیار کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ رشد وہدایت بخشے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید ہرگز بمنزل نخواہد رسید

(۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ اِذْ هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْـ[illegible] [illegible]ـعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ

اَسْتَخِيْرُكَ .... ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ (رواه البخاری)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو تمام کاموں میں استخارہ کرنا اس اہتمام سے سکھاتے تھے، جس طرح آپ قرآن مجید کی کوئی سورۃ سکھایا کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو فرض نماز کے سوا دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھ اللھم انی استخیرک تاثم ارضنی بہ، فرمایا ساتھ ہی اپنی حاجت کا بھی ذکر کردے۔

پوری دعاءِ استخارہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَ اصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ○

اے اللہ میں تجھ سے بذریعہ تیرے علم کے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تجھ سے بذریعہ تیری قدرت کے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں، کیوں کہ تو ہی قدرت رکھتا ہے، اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو ہی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی تمام باتوں کا خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تو اس بات کو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور میری دنیا اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مہیا کردے، اور اس کو میرے لئے آسان

کردے اور اس کی برکت عطا فرما اور اگر تو اس بات کو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور میری دنیا اور میرے انجام کام میں برا ہے، تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے، اور مجھ کو اس کام سے پھیر دے اور بھلائی کو میرے لئے مہیا کردے، جہاں وہ ہو، پھر مجھ کو اس پر راضی کردے۔ (صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب ماجاء فی التطوع مثنی مثنی)

ترکیب: رات کو باطہارت کاملہ دوگانہ پڑھ کر یہ عمل و دعاء معنی سمجھ کر پڑھے، اور چپ چاپ سو رہے، اس کے بعد بات چیت نہ کرے، یہ عمل سات روز تک متواتر کرے۔

ثبوت: (۱) ایک روایت اوپر گذر چکی ہے، جو صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے۔

(۲) انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انس جب تو کسی امر کا قصد کرے تو اس کے باب میں اپنے پروردگار سے سات بار استخارہ کر، پھر جو بات تیرے دل کی طرف پیش دستی کرے، اس کو دیکھ، کیوں کہ اسی میں بہتری ہے (ابن سنی)

(۲) امور دینیہ اور اخرویہ کے اعمال

گناہوں کی بخشش کا عمل

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا

سارا ملک ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے گناہوں سے باز رہنا اور اطاعت کی قوت سوا اللہ کی مدد کے ممکن نہیں اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے اور ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں ہے۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ (صحیح کنوز السنۃ النبویۃ، باب مایعادل ثواب الحج)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سونے کے وقت پڑھا جائے۔

ثبوت: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر خواب پر آنے کے وقت یہ پڑھے، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگر چہ وہ کفِ دریا کے برابر ہوں (نسائی)

(۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ ○

الٰہی تو بیشک جانتا ہے میری چھپی نیت کو اور میرے ظاہر کو پس قبول کر میرے عذر کو، تو جانتا ہے میری حاجت کو اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے۔ پس بخش دے میرا گناہ! الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں قائم رہے، اور یقین سچا حتی کہ مجھے معلوم ہے کہ مجھ کو وہی پہنچتا ہے جو تو نے لکھ دیا میرے لئے اور مجھ کو اس پر راضی رکھ جو تو نے میرے سے قسمت میں لکھ دیا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ثبوت: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام دنیا میں تشریف لائے، تو کعبہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اس وقت اللہ تعالی نے یہ دعا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو الہام فرمائی

، آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے اس دعا کو پڑھا، تب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلاۃ و السلام کے پاس یہ وحی بھیجی کہ میں نے تمہاری دعاء قبول کی، اور تمہیں معاف کر دیا، اور جو بندہ اس دعا کو پڑھ کر مجھ سے سوال کرے گا، تو اس کے گناہ معاف کر دوں گا، اور اس کے کل کاموں کو درست کر دوں گا اور اس سے شیطان کو دفع کر دوں گا اور اگر وہ تاجر ہوگا تو اس کی تجارت بڑھا دوں گا، اور دنیا اس کی تابع ہو کر اس کے پاس آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کا طلبگار نہ بھی ہو (معجب طبرانی) (المعجم الاوسط، جزء ۶، ص ۱۱۸)

رسول اللہ کی شفاعت سے متفع ہونے کا عمل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ عَلَیْھِمْ ○

الٰہی رحمت بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر اور ہمارے سردار محمد کے اصحاب پر۔ اور برکت دے۔ اور سلام بھیج ان پر!

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ صبح اور شام دس دس بار پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو بھی دس بار۔ تو قیامت کے روز میری شفاعت اس کی دستگیر رہے گی۔ (طبرانی وترغیب وترہیب) (المعجم الاوسط طبرانی، باب من اسمہ بکر، جزء ۳، قریب المفہوم حدیث ہے)

فضائل درود شریف

درود شریف کے پڑھنے میں دینی اور دنیوی بیشمار برکتیں پائی جاتی ہیں،

چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرَ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ(رواہ النسائی، الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کتاب صفۃ الصلاۃ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے۔ اور اس کے لئے بہشت میں دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔ (نسائی)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (رواہ الترمذی)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھنے والا ہوگا (ترمذی) (کنز العمال، الکتاب الثانی من حرف الھمزۃ فی الاذکار من قسم الاقوال، الباب السادس، فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ)

آسان ہر ایک ہوتی ہے مشکل درود سے
مقصد دلوں کے ہوتے ہیں حاصل درود سے
ہر رنج کا علاج ہے ہر درد کی دوا
غمگین کو ہے رفاہ تو بیمار کو شفاء

(۳) دوزخ کی آگ سے محفوظ رہنے کا عمل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اَللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا سارا ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے باز رہنا اور طاقت کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص کہتا ہے: لآالہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا رب اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ اور جب وہ کہتا ہے لآالہ الا اللہ وحدہ تو اللہ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ۔ اور جب وہ کہتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ۔ اور جب وہ کہتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ۔ جو شخص یہ سب کلمات حالت مرض میں کہے۔ پھر اسی مرض میں مر جائے۔ تو دوزخ کی آگ اس کو نہ جلائے گی (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ترغیب وترہیب) (سنن نسائی کبری، جزء ۶، جامع الاحادیث، باب الھمزۃ مع الذال، اذا مع القاف)

دوزخ سے خلاصی پانے کا عمل

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَ

جَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ○ (سنن کبری نسائی، جزء٦، جامع الاحادیث، حرف المیم شرح السنۃ للبغوی، باب اسماء اللہ سبحانہ، کتاب الجمعۃ)

اے اللہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ تجھ کو گواہ کرتا ہوں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری ساری خلق کو گواہ کرتا ہوں اس بات پر کہ بیشک تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور بیشک محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

ترکیب: اسکو باطہارت کاملہ صبح یا شام کو پڑھا جائے۔

ثبوت: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جو شخص صبح کو یا شام کو ایک بار کہے: تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک چوتھائی کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص دو بار کہے: تو اللہ تعالی اس کے نصف کو آزاد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص تین بار کہے تو اللہ تعالی اس کی تین چوتھائی کو آزاد کر دیتا ہے۔ اور جو شخص چار بار کہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ سے بالکل آزاد کر دیتا ہے۔ ابن عساکر کی روایت میں ہے۔ کہ جو کوئی اس دعا کو مرنے سے پہلے چار بار پڑھ لے۔ وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ (ریاض الجنۃ)

(۵) جنت لے جانے والا عمل

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ○

اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔تو نے مجھ کو پیدا کیا،اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں۔جس قدر مجھ سے ہوسکا۔میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو میں نے کیا تیرے آگے اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا تو مجھ کو بخشدے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہرروز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے:اللھم انت ربی ......تا الا انت۔ (بخاری واحمد)(سنن کبری نسائی، جزء ۶:: مستدرک حاکم، مع تعلیقات الذہبی، تفسیر سورۂ محمد، کتاب التفسیر)

مختلف امراض کے لئے اعمال

(۱) ہر مرض سے شفاء پانے کا عمل

اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ○

اللہ سے جو عظمت والا ہے عرش عظیم کا پروردگار ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ کو شفاء دے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سات بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ

آیا ہواور اس کے نزدیک سات بار کہے اسأل اللہ...... تا یشفیک تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے شفا عطا فرماتا ہے (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ترغیب وترہیب) (سنن کبریٰ نسائی، جزء ۶:: کنز العمال، حق عیادۃ المریض، الباب الرابع فی حقوق تترتب علی الصحبۃ)

(۲) لَا بَاْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ○

تجھ پر کچھ ہرج نہیں یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے، اگر اللہ نے چاہا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار مریض کے پاس پڑھا جائے یا اس کو دم کیا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اور آپ اس سے فرماتے تھے لَا بَـــاْسَ عَـــلَيْكَ طَهُـــوْرٌ اِنْ شَـــآءَ اللّٰهُ ○ (بخاری ومسلم) (بخاری، باب فی المشیئۃ، کتاب التوحید)

(۳) شَفَا اللّٰهُ سُقْمَكَ وَ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ وَ عَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ ○

اللہ تجھ کو بیماری سے شفا دے اور تیرے لئے تیرے گناہ بخش دے، اور تجھ تیرے دین اور تیرے جسم میں تیری موت کے وقت تک عافیت دے۔

ثبوت: سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیماری میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے یہ فرمایا:

شَفَا اللّٰهُ سُقْمَكَ وَ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ وَ عَافَاكَ فِيْ دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ ○ (مستدرک حاکم)

(۴) بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ ○

اللہ کے نام کے ذریعہ سے آپ کی حفاظت کرتا ہوں ایسی ہر چیز سے جو آپ کو اذیت دیتی ہے ہر نفس کے شر سے یا حسد کرنے والے کی آنکھ کی برائی سے، اللہ آپ کو شفا دے اللہ ہی کے نام کے ذریعہ سے آپ کی حفاظت کرتا ہوں (یعنی پڑھتا ہوں اور دم کرتا ہوں)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ آپ بیمار ہو گئے ہیں، فرمایا: ہاں، جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے پڑھا:

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ ○ اور دم کر دیا (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ ونسائی)

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِئُکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ ○

اللہ کے نام سے جو آپ کو صحت دے گا، اور ہر بیماری سے آپ کو شفا دے گا اور حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے، اور ہر بدنظر کرنے والے کی برائی سے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو، جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام آپ کے لئے منتر پڑھتے اور یہ کہتے: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِئُكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ ○ (صحیح بخاری) (جامع الاحادیث، مسانید النساء، مسند عائشہ)

(۶) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ (سنن النسائی الکبری، ذکر ما کان جبریل یعوذ، جزء ۶)

اللہ کے نام سے تیری حفاظت کرتا ہوں اور اللہ تجھ کو شفا دے گا ہر بیماری سے جو تجھ میں ہے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کی بیماری سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جس وقت وہ حسد کرے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس عیادت کے لئے تشریف لائے، اور فرمایا: کہ میں تیری لئے وہ منتر نہ پڑھوں جس کو جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام میرے پاس لائے، میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیوں نہیں آپ نے تین بار درج بالا الفاظ پڑھ کر دم کر دیا: (ابن ماجہ اور مستدرک حاکم)

(۷) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ ○

اللہ کے نام سے تیری حفاظت کرتا ہوں اور اللہ تجھ کو شفا دے گا، ہر بیماری سے جو تجھ میں ہے بیماری کو دور کر اے تمام لوگوں کے پروردگار اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، کہ انہوں نے اپنے بھتیجے عبد الرحمن بن سائب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا، کیا میں تیرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منتر نہ پڑھوں عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیوں نہیں؟ میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پڑھا اور دم کر دیا (مسند احمد بن حنبل، حدیث میمونۃ بنت حارث، باقی مسند الانصار) (جامع الاحادیث، مسند میمونہ ام المومنین، کتاب مسانید النساء)

(۸) اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

اے اللہ! ہم کو دنیا میں بھلائی دے، اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ خضوع وخشوع سے پڑھا جائے، یا مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے مسلمان کی عیادت کی جو ضعف سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تو اللہ سے کچھ دعا کیا کرتا تھا، یا کچھ مانگا کرتا تھا، اس نے کہا: ہاں میں یہ دعا کیا کرتا تھا: "اے اللہ جو عذاب تو مجھ پر آخرت میں کرنے والا ہے، وہ دنیا ہی میں مجھ پر کر لے" آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! تو اس عذاب کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یہ دعا کیوں نہ کی، اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ انس رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ اس شخص نے یہی دعا کی، اللہ تعالی نے اس کو شفاء عطا فرمائی: (صحیح مسلم، باب کراہۃ الدعاء، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ)

(۹) رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَءُ ○

ہمارا پروردگار اللہ ہے جو آسمان میں ہے اے اللہ تیرا نام پاک ہے، تیرا حکم آسمان میں ہے، اب تو اپنی رحمت زمین میں اتار ہمارے لئے ہمارے بڑے اور چھوٹے گناہ بخش دے تو ہی پاک لوگوں کا پروردگار ہے اپنی رحمتوں میں سے رحمت اور اپنی شفاؤں میں سے شفا اس بیماری پر اتار، تاکہ وہ اچھا ہو جائے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: ابوالدرداء اور فضیلہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص یا اس کا بھائی بیمار ہو، تو اس کو چاہئے کہ یہ دعاء پڑھے: (ابوداؤد، کتاب الطب، باب کیف الرقی ،وسنن نسائی، مایقول من کان بہ اس وذکر الاختلاف ...... کتاب عمل الیوم واللیلۃ :: ترغیب وترہیب)

مسند امام احمد حنبل میں ہے کہ اس دعا کو تین بار پڑھے، پھر تین بار معوذتین (سورۂ فلق وسورۂ ناس) پڑھے۔

دفع بخار کا عمل

۱) بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ ○

اللہ کے نام سے اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ نماز فجر کے بعد چلتے پانی کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے پڑھے، پھر پانی میں تین غوطے لگائے، نو روز تک یہ عمل جاری رکھے۔

ثبوت: ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو بخار آئے تو اس کو چاہئے، کہ اس کو ٹھنڈے پانی سے بجھائے، کیوں کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے پس نماز فجر کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے کسی چلتے پانی یا نہر رواں میں جا کر پانی کی طرف منہ کر کے یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ ○ پھر اس میں تین غوطے لگائے، تین دن تک ایسا کرے، اگر تین دن تک اچھا نہ ہو، تو پانچ دن تک ایسا کرے، اگر پانچ دن میں بھی اچھا نہ ہو، تو سات دن تک ایسا کرے، اگر سات دن میں اچھا نہ ہو، تو نو دن تک ایسا کرے، اللہ تعالی کے حکم سے نو دن سے آگے بخار نہ بڑھے گے (مسند احمد: باب ۳۸/سنن ترمذی باب: ۳۳ کتاب الطب)

بخار، درد سر اور جگر کے دور کرنے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ○

اللہ کے نام سے جو بڑائی والا ہے جوش مارنے والی آگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جو عظمت والا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ نعوذ کی بجائے اعوذ آیا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: (۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو بخار اور سارے دردوں کے لئے تعلیم فرماتے تھے، کہ یہ کہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ○ (مستدرک حاکم مع تعلیقات الذہبی، کتاب الرقی والتمائم)

(۴) درد سر اور درد ورم کے دور کرنے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ اَذْهِبْ عَنْهَا سُوْئَهٗ وَ فُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمُبِيْنِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللّٰهِ ○

اللہ کے نام سے، دور کردے اس سے اس کی برائی اور اس کی زیادتی اپنے نبی کی دعاء سے جو پاک ہے مبارک ہے روشن ہے تیرے نزدیک اللہ کے نام سے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: مواہب لدنیہ میں ہے ابن انسی سے منقول ہے، کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سر درد اور درد ورم کی شکایت کی آپ نے اپنا ہاتھ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سر کے دوپٹہ کے اوپر سے سر پر رکھا، اور تین بار یہ کلمات پڑھ کر دم کیا، بِسْمِ اللّٰهِ اَذْهِبْ عَنْهَا سُوْئَهٗ وَ فُحْشَهٗ بِدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْمُبِيْنِ عِنْدَكَ بِسْمِ اللّٰهِ ○، پھر آپ نے اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیا کہ تم خود اسی طرح دم کرنا، اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین دن تک دم کیا پھر اس کو درد اور ورم سے آرام ہو گیا۔ (دلائل النبوۃ، للبیہقی، جماع ابواب دعوات نبینا، جماع ابواب غزوۃ تبوک)

دفع آشوب چشم کا عمل

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَ اَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَ انْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ ○

اے اللہ مجھ کو میری بینائی سے فائدہ مند کر اور اس کو میرا وارث کر اور مجھ کو دشمن میں میرا بدلا دکھا دے، اور اس شخص کے مقابلہ میں جس نے مجھ پر ظلم کیا میری مدد کر۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض کی آنکھ پر دم کیا جائے۔

ثبوت: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا آپ کے گھر والوں میں سے یا آپ کے احباب میں سے کسی کو آشوبِ چشم ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعاء فرماتے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَ اجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَ اَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَ انْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ○

(مستدرک حاکم، کتاب الرقی والتمائم، کنز العمال)

آنکھ سے پانی بہنے اور دیگر امراض کو دور کرنے کا عمل

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا○

بیماری کو دور کرا اے تمام لوگوں کے پروردگار اور تو ہی شفا دینے والا ہے شفا نہیں مگر تیری شفا ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض کے بدن پر ہاتھ پھیرا جائے، اور آنکھ کے مرض میں پانی پر دم کر کے آنکھوں پر چھڑکا جائے۔

ثبوت: (۱) عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرتے، اور یہ فرماتے اذھب الباس تاسقما (ترمذی، ابواب الدعوات، باب فی دعاء المریض و مسلم، کتاب السلام، باب استحباب رقیۃ المریض) (سنن کبریٰ بیہقی، جزء۳)

۲) صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ وَ اشْفِہٖ وَ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا○

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے سے روایت ہے کہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک بڑھیا جو سرخ بادہ کا منتر پڑھا کرتی تھی، ہمارے یہاں آیا کرتی تھی، اور ہمارے یہاں ایک تخت تھا، جس کے پائے لمبے لمبے تھے، اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب گھر میں آتے تھے، تو کھانستے اور آواز دیتے تھے، وہ ایک دن گھر میں آئے تو جب بڑھیا نے ان کی آواز سنی تو وہ ان سے چھپ گئی، عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پہلو میں آکر بیٹھے اور مجھے ہاتھ لگایا، میری گردن میں ایک دھاگا پایا، کہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا، کہ اس میں میرے لئے سرخ بادہ کا منتر پڑھا گیا ہے، پس اس کو کھینچ کر کاٹ ڈالا، اور پھینک دیا اور کہا، عبداللہ کے گھرانے والوں کو شرک کی کوئی حاجت نہیں ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ منتر اور تِوَلَہ (ایک قسم کا سحر ہے) یہ سب شرک ہیں میں نے کہا کہ میں ایک دن گھر سے نکلی مجھے فلاں شخص نے دیکھا، میری اس آنکھ سے جو اس کے مقابل تھی، پانی بہنے لگا، پس جب میں اس پر منتر کا استعمال کرتی ہوں، تو پانی بہنا موقوف ہو جاتا ہے اور جب منتر کا استعمال چھوڑ دیتی ہوں، تو پھر پانی بہنے لگتا ہے، کہا وہ شیطان ہے جب تو اس کی اطاعت کرتی ہے، تو وہ تجھ کو چھوڑ دیتا ہے، اور جب تو اس کی نافرمانی کرتی ہے، تو وہ اپنی انگلی تیری آنکھ میں چھوتا ہے، اگر تو اس طرح کرے، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا، اور لائق تر اس کے ہو کہ تو شفا پائے، وہ یہ ہے کہ تو اپنی آنکھ میں پانی چھڑکے اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ وَ اشْفِہٖ وَ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا ○ (ابن ماجہ، کتاب الطب، باب تعلیق التمائم، ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک، وابو داوُد) (مسند الصحابۃ فی الکتب التسعۃ، مسند عبداللہ بن عباس، ترمذی کا حوالہ بھی ہے جو گزر گیا)

(۷) کان بہنے کا عمل

ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ ○

اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھلائی کے ساتھ یاد کرے جو مجھ کو یاد کرے۔

ترکیب: باطہارت کاملہ درود شریف پڑھ کر اس کو حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر کان پردم کیا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ (غلام) ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا کان بولے تو مجھ کو یاد کرے، اور مجھ پر درود بھیجے اور یہ کہے: ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ ○ (نزل الابرار) (اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، باب مایقول اذا رای الاسد او ہر علیہ الکلب، کتاب الاذکار)

(۸) دفع درد شکم کا عمل

دوگانہ نفل۔

ترکیب: باطہارتِ کاملہ دوگانہ پڑھ کر حضورِ قلب کے ساتھ مریض پردم کیا جائے۔

ثبوت: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ میں مسجد میں سورہا تھا، آپ نے فرمایا کہ تمہارے پیٹ میں درد ہے میں نے عرض کیا کہ بے شک درد ہے، آپ نے فرمایا: کھڑا ہو اور نماز پڑھ یعنی نماز سے آرام ہو جائے گا، ایک اور روایت میں ہے کہ بے شک نماز شفا ہے (ابن ماجہ، باب الصلاۃ شفاء، کتاب الطب:: وابو نعیم)

بندش پیشاب، سنگ مثانہ کے دور کرنے کا عمل

رَبَّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

فَاجْعَلْ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فاجعل رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ، اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَءُ ○

اے ہمارے پروردگار اللہ جس کا پاک نام آسمان میں ہے تیرا حکم آسمان اور زمین میں چلتا ہے جس طرح تیری رحمت آسمان میں ہے، پس اپنی رحمت زمین پر نازل فرما بخش ہم کو ہمارے بڑے گناہ اور ہمارے چھوٹے گناہ، تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے، اپنی رحمت میں سے رحمت بھیج، اور اپنی شفاء میں سے شفا بھیج اس مرض پر پس وہ شفایاب ہو۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر بیمار پر دم کیا جائے، یا پانی دم کر کے مریض کو پلایا جائے۔

ثبوت: ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا، کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے، اور ان کو سنگ مثانہ کی بیماری ہوگئی ہے، آپ نے اس کو یہ کلام سکھایا، جس کو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، (نسائی، ابوداؤد، باب کیف الرقی، کتاب الطب، مستدرک حاکم)

دفع درد کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کی اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کی تکلیف میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار بسم اللہ اور سات بار دعا پڑھ کر مقام درد پر دم

کیا جائے۔

ثبوت: عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درد کی شکایت کی جس کی تکلیف وہ اپنے جسم میں جب سے وہ مسلمان ہوئے تھے، پاتے تھے، ان سے آپ نے فرمایا: کہ جس جگہ تیرے جسم میں درد ہے اس پر ہاتھ رکھ اور تین بار کہہ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ پھر سات بار کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ ○ (مسلم) (سنن کبری نسائی، جزء ٦)

لیکن مالک، ابوداؤد اور احمد کی روایت میں ہے کہ درد کے مقام پر اپنا ہاتھ سات بار پھیر کر کہہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ ○

اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کی تکلیف میں پاتا ہوں۔

(۱۱) ہر قسم کی جسمانی تکلیف کے دور کرنے کا عمل

بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِیْ ھٰذَا ○

اللہ کے نام سے غلبہ اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اپنے اس درد کی برائی سے جس کی تکلیف میں پاتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ پڑھ کر مقام تکلیف پر دم کیا جائے۔

ثبوت: محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اے محمد جب تیرے جسم میں تکلیف ہو، تو تکلیف کے مقام پر ہاتھ رکھ کر یہ پڑھ، بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِیْ ھٰذَا ○ پھر اپنا ہاتھ اٹھالے، پھر ایسا ہی بعدد طاق کر، کیوں کہ انس بن مالک رضی اللہ

تعالی عنہ نے مجھ سے یہ بیان کیا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ان سے فرمایا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الرقیۃ اذا اشتکی)

(۱۲) قوّت، جذام، برص اور بینائی کا عمل

(۱) سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○

میں یاد کرتا ہوں اللہ کو پاکی کے ساتھ اور اس کی حمد کے ساتھ اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں میں اللہ بزرگ کو اور اس کی حمد کے ساتھ اور نہیں طاقت برائی پھیرنے کی اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ کے ساتھ۔

(۲) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْبِغْ عَلَیَّ رَحْمَتَكَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ○

الٰہی مجھ کو اپنے پاس سے ہدایت دے اور مجھ پر اپنے فضل کا دریا بہا دے، اور مجھ پر اپنی رحمت کامل کر دے، اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔

ترکیب: باطہارت کاملہ نماز صبح کے بعد پہلے عمل کو تین بار اور دوسرے کو ایک بار پڑھا جائے یا مرض پر دم کیا جائے۔

ثبوت: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیصہ رضی اللہ تعالی عنہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر اپنی کمزوری کی شکایت کر کے عرض کیا، کہ کوئی دعا ایسی سکھا دیجئے کہ مجھ کو قوت ہو جائے، تو آپ نے فرمایا: کہ نماز فجر کے بعد تین بار پڑھا کرو (درج بالا دعا نمبر۱) اگر تم اس کو پڑھا کرو گے، تو اللہ تعالے کے حکم سے تم اندھے نہیں ہو گے، اور تم کو جذام اور برص (سفید داغ) جسم پر نہ ہوگا، اور پھر یہ پڑھا کرو (درج

بالا دعا نمبر ۲) (ابن سنی)

(۱۳) دنبل (پھوڑا یا زخم کا عمل)

بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ○

اللہ کے نام سے یہ ہماری زمین کی مٹی ہے اور یہ ہم میں سے اک کا تھوک ہے، ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے شفایاب ہو جائے گا۔

ترکیب: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم میں اس کی ترکیب اس طرح رکھی ہے کہ کلمے کی انگلی کو اپنے منہ کا لعاب لگا کر اس کو خاک آلودہ کر کے درد و زخم کے مقام پر پھیرے لیکن پھیرنے کی حالت میں یہ کلام پڑھتا جائے۔

ثبوت: صحیح مسلم میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم میں کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اس کو پھوڑا یا زخم ہوتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ کرتے، اور فرماتے: بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ○ لیکن ترمذی میں اتنا زیادہ آیا ہے کہ انگلی میں ذرا سی خاک لگ جاتی تو مقامِ مرض پر رکھ دیتے (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی:: مسلم کتاب السلام، باب استحباب الرقیۃ من العین والنملۃ والحمۃ والنظرۃ:: ابوداؤد کتاب الطب، باب الرقی:: ابن ماجہ کتاب الطب، باب ماعوذ بہ النبی وما عوذ بہ)

(۱۴) جلے ہوئے عضو کا عمل

اَذْهَبَ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ ○

لوگوں کے پروردگار نے تکلیف دور کر دی، تو شافی ہے تیرے سوا اور کوئی شافی نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ پڑھ کر جلے ہوئے اعضاء پر دم کیا جائے، انشاء اللہ

تعالیٰ فوراً درد سے سکون ہو جائے گا۔

ثبوت: محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا دیگ اٹھانے میں ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے آئی، آپ نے کچھ پڑھ کر دم کیا، گھر آ کر میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے تھے؟ اس نے کہا: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَاشَافِیَ اِلَّا اَنْتَ○ (مسند احمد بن حنبل، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث محمد بن حاطب، اس کتاب میں لاشافی الا انت کی جگہ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ ہے)

(۴) دشمن اور ظالم حاکم سے امن پانا

(۱) حاکم کے خوف اور ظلم سے بچنے کا عمل

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَ شَرِّالْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ اَتْبَاعِھِمْ اَنْ یَفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِنْھُمْ عَزَّجَارُکَ وَجَلَّ ثَنَائُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ○

اے اللہ ساتوں آسمان کے پروردگار عرش عظیم کے پروردگار تو میرے لئے پناہ دینے والا ہو جا فلاں بن فلاں کی برائی سے اور سارے جن وانس اور ان کے فرماں برداروں کی برائی سے یعنی اس بات سے کہ ان میں سے کوئی شخص مجھ پر زیادتی کرے تیرا پناہ چاہنے والا غالب ہے اور تیری توصیف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بادشاہ سے

ڈرے تو یہ کہے: (جامع الاحادیث، حرف الھمزۃ باب اذا مع التاء)

(۲) رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حُکْمًا وَّ اِمَامًا ○

اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور قرآن کے فیصلہ کرنے والے پیشوا ہونے پر میں راضی ہوا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابو مجاز لاحق بن حمید تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، کہ جو شخص امیر کے ظلم سے ڈرتا ہو، اگر وہ یہ دعا پڑھے، تو اللہ تعالی اس امیر سے اس کو نجات دے گا (ترغیب وترہیب، ابن ابی شیبہ)

(۱۵) مخالف کے خوف سے محفوظ رہنے کا عمل

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ○

اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلہ میں کرتے ہیں، اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہیے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خوف ہوتا تو آپ یہ کلمات ادا فرماتے (احمد بن حنبل، کتاب اول مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی اشعری، ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما، نسائی)

دشمن کو ضرر پہنچانے کا عمل

اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (ایک حدیث طویل میں) روایت ہے کہ ہم لوگوں نے کوچ کیا اور قومِ کفار ہماری تلاش کرنے لگی، لیکن سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا اور کسی نے ہم کو نہ پایا، وہ اپنے ایک گھوڑے پر سوار چلا آ رہا تھا، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ ڈھونڈنے والا ہم تک پہنچ گیا، آپ نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا "غمگین نہ ہو، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے" یہاں تک کہ جب وہ ہم سے قریب ہو گیا اور ہمارے اور اس کے درمیان میں ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا، تب میں نے کہا یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ ڈھونڈنے والا ہم تک پہنچ گیا اور میں نے رونا شروع کر دیا، آپ نے فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے کہا: خدا کی قسم میں اپنی جان کے ڈر سے نہیں روتا، بلکہ میرا رونا آپ کے لئے ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے حق میں بددعا کی، اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَکْفِنَاہُ بِمَا شِئْتَ پھر تو اس کا گھوڑا چاروں پاؤں سے ایک سخت زمین میں اپنے پیٹ تک دھنس گیا، اور سراقہ اس پر سے کود کے نیچے آ رہا (مسند احمد، جزءِ اول، مسند ابی بکر صدیق) (کنز العمال، کتاب الھجر تین من قسم، حرف الہاء)

۵) حلِ مشکلات، دفعِ صعوبات

(۱) حل مشکلات کا عمل

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

اے اللہ تیرے ہی لئے سب تعریفیں اور تجھی سے شکایتوں کا اظہار ہے، اور تو ہی وہ ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے اور گناہوں سے پھرنا اور عبادت کی قوت بے مدد اللہ کے جو بلندی اور بڑائی والا ہے ممکن نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ ہر روز کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے دو کلمات نہ سکھادوں جن کو موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا تھا، جس وقت وہ بنی اسرائیل کے ساتھ دریا سے پار اترے تھے، ہم لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں آپ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ ان کلمات کا کہنا چھوڑا نہیں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علہ وسلم سے ان کو سنا (طبرانی صغیر، حرف الجیم، باب من اسمہ جبیر:: ترغیب وترہیب)

(۲) اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِيْ قَلْبِيْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَيْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَ مَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِيْ وَ قَصُرَعَنْهُ عَمَلِيْ وَ لَمْ تَنْتَهِ اِلَيْهِ رَغْبَتِيْ وَ لَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِيْ وَ لَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِمَّا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ مِنَ الْيَقِيْنِ فَخُصَّنِيْ بِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ○

اے اللہ میرے دل میں اپنی امید القاء کردے اور اپنے غیر سے میری امید منقطع کردے، حتی کہ میں تیرے سوا کسی سے امید نہ رکھوں، الٰہی! وہ بھی جس سے مری قوت کمزور ہوگئی اور اس سے میرا عمل قاصر رہا، اور اس کی طرف میری نسبت کی انتہاء نہیں ہوئی، اور اس پر میرا سوال نہیں پہنچا، اور نہ وہ میری زبان پر آئی اس چیز سے جو تو نے کسی کو عطا کی ہے اولین اور آخرین کو یقین سے پس مجھ کو وہ محسوس

کرادے اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑے رحم کرنے والے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ حضور قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: کہ جب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴۱ھ ہجری میں خلافت سے دست بردار ہو گئے، اور منصب آپ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ کر دیا تو آپ کا وظیفہ ایک لاکھ درہم سالانہ مقرر ہوا، لیکن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا وظیفہ ایک سال بعد بند کر دیا تو امام صاحب کو بڑی تنگ دستی ہوگئی، آپ نے مجبور ہو کر قلم دوات منگوائی، تا کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یاد دلایا جائے، مگر آپ شش و پنج میں پڑ گئے، کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ اَنْتَ يَا حَسَنُ!

یعنی اے حسن تیری کیا حالت ہے؟ آپ نے کہا:

بِخَيْرٍ يَا اَبَتِ

ابا جی بخیریت ہوں، پھر آپ نے تنگدستی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے تو قلم دوات منگوائی تھی، تا کہ اپنے جیسی مخلوق کو لکھ کر یاد دلاؤں، کہ میرا وظیفہ کیوں بند کیا گیا، عرض کیا بے شک عالیجاہ مجبوراً ایسا لکھنے پر آمادہ ہوا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ دعا مانگو، اللہ تعالیٰ تنگ دستی دور کر دے گا۔

امام صاحب فرماتے ہیں: کہ بخدا میں اس وظیفہ کو ابھی ہفتہ بھر ہی پڑھا تھا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کروڑ پانچ لاکھ درہم بھیج دیئے، میں نے کہا: الحمد للہ بے شک وہ وحدہ لاشریک نہیں بھولتا، جو اس کو یاد کرے، اور جو اس کو پکارے وہ اس کو محروم نہیں کرتا، امام صاحب نے فرمایا: کہ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ نے فرمایا، كَيْفَ اَنْتَ يَا حَسَنُ، یعنی اے حسن اب

تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا، بخیر یارسول اللہ، یعنی یارسول اللہ! بخیریت ہوں، پھر اپنا تمام قصہ عرض کیا، آپ نے فرمایا: بیٹا سچ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہے اور مخلوق کے دروازے کی طرف خیال نہیں رکھتا، اس کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے ہر ایک چیز عطا فرماتا ہے۔ (صواعق محرقہ، جزء۲، باب عاشر فی خلافۃ الحسن وفضائلہ...... فصل ثالث فی بعض مآثرہ)

(۳) حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا اَھَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْئَلَۃِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ○

اللہ میرے لئے کافی ہے میرے دین میں اللہ میرے لئے کافی ہے اس کام میں جس کا مجھے فکر ہے، اللہ میرے لئے کافی ہے اس شخص کے برخلاف جو میرا بدخواہ ہو آپ اللہ میرے لئے کافی ہے اس شخص کے خلاف جو مجھے ایذا دینے لگا ہے، اللہ میرے لئے کافی ہے موت کے وقت، اللہ میرے لئے کافی ہے منکر نکیر کے سوال کے وقت قبر میں، اللہ میرے لئے کافی ہے میزان کے وقت عند الصراط اللہ میرے لئے کافی ہے پل صراط کے وقت، اللہ میرے لئے کافی ہے، نہیں کوئی معبودِ برحق مگر وہی اس پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کیا۔

خاصیت: یہ عمل پانچ دنیاوی اور پانچ اخروی اہم کاموں کے لئے سریع الاثر ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ حضورِ قلب کے ساتھ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: امام ابوعبداللہ حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں لکھا ہے کہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلموں کو نمازِ فجر

کے بعد جو کوئی ہمیشہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوگا، کہ اس کے پانچ دنیاوی اور پانچ اخروی کام کو بخیر انجام فرمائے گا، وہ کلمات وہی ہیں جو اوپر گزر گئے۔ (تفسیر قرطبی، جزء ۸، سورہ توبہ کی آخری آیت (اس میں حسبی اللہ لدینی کے بعد حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدُنْیَای زائد ہے، درمنثور سورہ آل عمران/ آیت ۹۸ کی تفسیر میں اسی طرح ہے))

(۴) یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَاصَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ یَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ بِكَ اُنْزِلُ حَاجَتِیْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِھَا فَاقْضِھَا○

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے اے بزرگی والے اے تعظیم والے اے خرابوں کو سنوارنے والے اے فریاد کرنے والوں کے فریادرس اے برائی کو دور کرنے والے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اے عاجزوں کی دعا قبول کرنے والے اے سارے جہان کے معبود میں تیرے ہی آگے اپنی حاجت پیش رتا ہوں، اور تو اسے خوب جانتا ہے تو اس کو پورا کردے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام میرے پاس چند دعائیں لائے، اور کہا جب آپ کو دنیا کی کوئی حاجت پیش آئے، تو پہلے ان دعاؤں کو پڑھئے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگئے (ترغیب وترہیب) (یہ دعا المعجم الاوسط، جزء اول، اول الکتاب میں ملی ہے، اس کے الفاظ اس سے مختلف ہیں فائدہ کے لئے وہ بھی ذیل میں درج کررہا ہوں، یَا نُوْرَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ یَا زَیْنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ

يَا جَبَّارَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا تَاجَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَابِدِيْنَ الْمُفَرِّجُ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ الْمُرَوِّحُ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَاءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَيَا كَاشِفَ الْكُرُبِ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○)

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ (وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ) وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ (قوسین والے الفاظ درج ذیل حوالہ میں نہیں ہیں)

کوئی معبود نہیں ہے اللہ کے سوا جو تحمل اور کرم والا ہے اللہ جو عرش عظیم کا پروردگار ہے تمام عیبوں سے پاک ہے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہاں کا پروردگار ہے اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت کے واجب کرنے والی اور تیری ہر نیکی سے فائدہ مندی اور ہر گناہ سے بچاؤ اور سلامتی مانگتا ہوں، میرے لئے کوئی گناہ نہ چھوڑ مگر یہ کہ تو اسے بخش دے، اور نہ کوئی غم چھوڑ یہ کہ تو اسے دور کردے، اور نہ کوئی حاجت جو تجھے پسندیدہ ہو مگر یہ کہ تو اسے پورا کردے اے تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو، تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اللہ تعالی کی ثنا بیان کرے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، پھر ان کلمات کو پڑھے: ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کلمات کے پڑھنے کے بعد اللہ تعالی سے دنیا اور آخرت کی جو حاجت چاہے مانگے، وہ پوری ہوجائے گی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ترغیب و ترہیب) (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ)

(۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ فَتَقْضٰى لِیْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ ○

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا رسول اللہ میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے پروردگار کی طرف اپنی اس حاجت کے باب میں توجہ کی تاکہ وہ پوری ہوجائے، اے اللہ تو ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

ترکیب: اس کو با طہارتِ کاملہ دوگانہ نفل ادا کر کے حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے

ثبوت: عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا، آپ دعا کیجئے کہ وہ مجھ کو عافیت دے، یعنی میری آنکھیں روشن کردے، آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دعا کردوں، اور اگر تو چاہے، تو میں اس امر میں توقف کروں، یعنی تو صبر کرے، اور وہ تیرے لئے بہتر ہے، انہوں نے عرض کی آپ دعا ہی کردیجئے! تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرلے، پھر دو رکعت نماز پڑھ، اور یہ دعا کر، پس انہوں نے یہ دعا کی، ان کی آنکھیں روشن ہوگئیں، گویا کبھی اندھے نہ تھے (نسائی، ابن ماجہ، احمد، ترمذی ترغیب و ترہیب) (درجِ بالا لفظوں میں، صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الترغیب والترہیب)

(۷) نماز حاجت (دو، چار یا چھ رکعت)

ترکیب: نماز حاجت کی ترکیب احادیث نبویہ اور روایات صحیحہ میں مختلف طور پر مروی ہے، چنانچہ مشہور و معروف پانچ ترکیبیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

(۱) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آپ مجھے چند ایسے کلمات تعلیم فرمائیں، کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا: کہ دس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ پھر جو چاہے مانگ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نَعَمْ نَعَمْ (یعنی اچھا اچھا) (ترمذی ونسائی، جزء ۱، کتاب الصلاۃ)

(۲) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ حاجت رکھتا ہو، اس کو چاہئے کہ تنہا مکان میں با طہارتِ کاملہ چار رکعت نماز پڑھے، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس بار دوسری رکعت میں بیس بار، تیسری رکعت میں تیس بار، چوتھی میں چالیس بار پڑھے، پھر پچاس بار سورۂ اخلاص اور ستر بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، پڑھے اگر وہ شخص قرضدار ہو تو قرض سے خلاصی ہو، اگر وطن سے دور ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گھر پہنچائے، اگر آسمان کے برابر گناہ رکھتا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے، اگر بے اولاد ہو، اللہ تعالیٰ اسے اولاد عطا فرمائے، اور اگر دعاء کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے، اور جو اللہ تعالیٰ سے دعاء نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے (مسند عبدالرزاق) (مستدرک حاکم، کتاب صلاۃ التطوع، اس جگہ جو حدیث شریف ہے اس کے الفاظِ وظیفہ میں بھی مختلف ہیں اور اس کی نماز میں

سورتیں بھی مختلف ہیں البتہ فوائد یونہی مذکور ہیں)

(۳) ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ جو شخص وضو کامل طور پر کرے، (یعنی سنن اور آداب کی رعایت کرے) پھر دو رکعتیں پورے طور پر پڑھے (یعنی سنن و مستحبات اور حضورِ قلب کے ساتھ) پھر جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے عاجل یا آجل (جلد یا دیر میں) اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائے گا (مسند امام احمد)

(۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات دن میں بارہ رکعتیں ایک نیت سے ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے آخری التحیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بجالائے پھر سجدہ میں سورۂ فاتحہ سات بار آیت الکرسی سات بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، دس بار پھر کہے، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَ جَدِّكَ الْاَعْلٰى وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ ○ پھر اپنی حاجت مانگے، پھر سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیرے اور اسے بے وقوفوں کو نہ سکھلاؤ، کہ وہ اس کے ذریعہ سے دعا مانگیں گے، تو قبول ہوگی (مستدرک حاکم)

تنبیہ: اول اس دعا کے یہ الفاظ اسالك بمعاقد العز من عرشك چھوڑ دینے چاہئیں کیوں کہ جمہور علماء اس کو منع فرماتے ہیں، اور اس صورت میں و منتهى الرحمة کو بِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ کہیں۔

دوم: رات کے وقت اس نماز کو پڑھا جائے، کیوں کہ دن کے وقت ایک نیت سے چار رکعتوں سے زیادہ پڑھنا ممنوع ہے، بعض کے نزدیک رات کو بھی آٹھ

رکعتوں سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے، مگر امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رات کو ایک نیت سے آٹھ سے زیادہ رکعت پڑھنا مکروہ نہیں ہے (بدائع وفتوی خلاصہ)

(۵) حافظ ابوالفرج ابن الجوزی بطریق ابان بن ابی عیاش انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ تعالی سے کوئی حاجت دنیا یا آخرت کی ہو، وہ پہلے کچھ صدقہ دے، اور بدھ جمعرات، جمعہ کا روزہ رکھے، پھر جمعہ کو جامع مسجد میں جاکر بارہ رکعتیں پڑھے، اس طرح کہ دس رکعتوں میں الحمد ایک بار کے بعد آیۃ الکرسی دس بار اور باقی دو میں الحمد ایک بار اور سورۂ اخلاص پچاس بار پڑھے، پھر اللہ تعالی سے اپنی حاجت خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی، مانگے اللہ تعالی پوری فرمائے گا۔

(۸) اَللّٰهُمَّ لَاسَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا○

اے اللہ کوئی چیز آسان نہیں ہے مگر وہ چیز جس کو تو آسان کردے، اور تو غم کو آسان کردیتا ہے جس وقت چاہتا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو پڑھنے کی تعلیم دی (ابن حبان وغیرہ)

(۲) دین و دنیا کی حاجتیں برلانے کا عمل

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ○

الٰہی رحمت بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اور برکت نازل کر اور سلام بھیج ان پر۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ صبح پڑھ کر اس سے پہلے کہ کسی سے بات کرے سو بار مجھ پر درود بھیجے، تو اللہ تعالی اس کی سو حاجتیں پوری کرے تیس تو دنیا میں اور ستر قیامت پر اٹھا رکھے، اور نماز مغرب میں بھی یہی حال ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْاِيْمَانَ وَ الْعَمَلَ وَ مَتِّعْنِي بِالْمَالِ وَ الْوَلَدِ○

اے اللہ مجھے ایمان وعمل عطا کر اور مجھے مال واولاد کے ساتھ نفع بخش۔

ترکیب اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ بہ حضورِ قلب کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: حیوۃ الحیوان میں مروی ہے کہ مکحول شامی تابعی رحمۃ اللہ علیہ اس جامع دعاء کو جس میں دین اور دنیا کے تمام مطالب و مقاصد کا سوال ہے ہمیشہ پڑھا کرتے تھے

(۶) حب اور تسخیر کے اعمال

(۱) حب کا عمل

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنَّ فِيْ فُلَانَةٍ (اس فلانۃ کی جگہ پر عورت کا نام لینا چاہیے) خَيْرًا لِّيْ فِيْ

دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُهَا خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَآخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ○

اے اللہ بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے، اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو ہی جانتا ہے میں نہیں جانتا، اور تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے اگر تو جانتا ہے کہ فلاں عورت میرے لئے میرے دین اور میری دنیا میں میری آخرت میں بھلی ہے، تو اس کو میرے لئے مہیا کردے اور اگر دوسری کوئی عورت میرے لئے میرے دین میں اور دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مہیا کردے۔

خاصیت: یہ عمل حب بالخصوص کسی عورت کو نکاح میں لانے کے لئے سریع الاثر ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ چند بار حضورِ قلب سے پڑھا جائے، چالیس روز تک جاری رکھے، اور ضرورۃً تین چلہ تک پھرا اختیار ہے۔

ثبوت: ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھپکے سے نکاح کا پیغام بھیج دو پھر وضو کرو اور اچھی طرح وضو کرو، پھر نماز پڑھ جس قدر اللہ نے تیرے مقدر کی ہے اب اپنے رب کی حمد کر اور اس کی بزرگی بیان کر، پھر یہ دعاء مانگ (کنز العمال احمد، ترمذی، طبرانی)

(۲) تسخیر خلائق کا عمل

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا (مسند بزاز)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ایک سو بار یا کم وبیش ہر روز بلا ناغہ صبح وشام پڑھا جائے۔

(۷) شیاطین، جنات، ارواحِ خبیثہ،

سحر اور نظر بد کے ضرر سے محفوظ رہنے کے اعمال

شیاطین سے محفوظ رہنے کے عمل

(۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّاتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَ ذَرَءَ وَ بَرَءَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِی الْاَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَاوَ مِنْ شَرِّفِتَنِ اللَّیْلِ وَ النَّھَارِ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ ○

اللہ کے ان پورے کلموں کے ذریعہ سے جن سے نہ کوئی نیک تجاوز کرتا ہے اور نہ کوئی بدکار ان چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جن کا اس نے اندازہ کیا اور جن کو پھیلایا، اور بلا تفاوت پیدا کیا، اور ان چیزوں کی برائی سے جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان چیزوں کی برائی سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور ان کی چیزوں کی برائی سے جن کو اللہ تعالی نے زمین میں پھیلایا اور ان چیزوں کی برائی سے جو زمین سے نکلتی ہیں رات اور دن کے فتنوں کی برائی سے اور رات کے ہر ایک آنے والے کی برائی سے مگر وہ رات کو آنے والا جو بھلائی کے ساتھ آئے۔ اے بہت رحم کرنے والے!

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابو...... رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمٰن بن اخنس تمیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے جو ایک بہت بڑے بوڑھے بزرگ تھے، پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو کیا کیا تھا، جس رات کو شیاطین نے آپ

کے ساتھ مکر کیا تھا فرمایا: شیاطین اس رات کو وادیوں سے نکل نکل کر اور پہاڑوں سے اتر اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نکلے، ان سے ایک شیطان ایسا تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ تھا وہ ارادہ کرتا تھا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا دے، آپ ان سے خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹنے لگے، تو اسی وقت جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیے آپ نے فرمایا: کیا پڑھوں؟ جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ یہ دعا پڑھیے (احمد، ترغیب وترہیب)

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ اللَّاتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَ شَرِّ مَا ذَرَءَ فِي الْاَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ○ (یہ عبارت موطا امام مالک سے بروایت یحیی بن سعید ملی ہے، کتاب الجامع، باب مایؤمر بہ من التعوذ)

(۲) اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ○ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ○

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، آؤ نماز کی طرف آؤ نماز کی طرف، آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ پڑھا جائے۔

ثبوت: سہیل بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، کہ مجھ کو میرے باپ اور ابو صالح نے ایک کام کے لیے بنی حارثہ کی طرف بھیجا، اور میرے ساتھ ایک اور شخص ہمارا غلام یا ساتھی تھا، کہ ایک باغ سے کسی پکارنے والے نے اس کا نام لے کر پکارا جب وہ باغ کے پاس آیا، تو اس نے کچھ نہ دیکھا، میں نے اپنے باپ سے اس کا ذکر کیا، انہوں نے کہا، اگر میں جانتا کہ تجھ کو یہ پیش آئے گا، تو ہرگز تجھ کو نہ بھیجتا، لیکن جب تو کوئی آواز سنے، تو نماز کی اذان پکار کے کہہ دے کیوں کہ میں نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جب نماز کی اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے (صحیح مسلم:: بخاری شریف، کتاب الاذان، باب فضل التاذین، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شیطان کے اذان سن کر بھاگنے کا ذکر ہے)

(۴) بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ○

اللہ کے نام سے جو ذی شان ہے، بڑی دلیل والا ہے سخت غلبہ والا ہے، جو کچھ اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، میں شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ صبح شام بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابن عساکر نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو فجر اور مغرب کے وقت پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کی فوج سے محفوظ رکھے گا۔

(۴) کبوتروں کا گھر میں رکھنا

ثبوت: ابن عدی نے محمد بن ...... کے حال میں میمون بن مہران کی یہ روایت لکھی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِتَّخِذُوْا الْحَمَامَ الْمَقَاصِيْصَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّهَا تَلْهِيْ الْجِنَّ عَنْ صِبْيَانِكُمْ ○

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پر کٹے کبوتروں کو گھروں میں رکھو کہ وہ بچوں کی حفاظت کرتے ہیں جنوں کے شر سے۔

(۲) دارقطنی اور مسند الفردوس میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِتَّخِذُوْا الْحَمَامَ فِي الْمَقَاصِيْرِ فَاِنَّهَا تَلْهِيْ الْجِنَّ عَنْ صِبْيَانِكُمْ ○

تم لوگ کبوتروں کو مکانوں میں رکھو، کہ وہ جنوں سے بچوں کو بچا رکھیں گے،

جن بھوت کو مکان وغیرہ سے دور کرنے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿هٰذَا كِتٰبٌ﴾ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَ الزُّوَّارِ وَ الصَّالِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْحَقِّ سِعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ مُدَّعِىْ حَقٍّ مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَ رُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَ انْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَ اِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ بَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا ہے یہ خط ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو رسول ہیں پروردگار عالم کے اس چیز کی طرف جو گھر میں رات کے وقت آنے والے آباد رہنے والوں سے زیارت کے لئے آنے والوں سے مگر وہ آنے والا جو رات کے وقت بھلائی کے ساتھ آئے، اما بعد پس ہمارے لئے اور تمہارے حق میں فراخی ہے پس اگر تو ہے عاشق فریفتہ یا بدکار خوامخواہ گھس آنے والا تو یہ اللہ کی تحریر ہے ہم پر اور تم پر حق کے ساتھ ناطق ہے کہ ہم تمہارے سابقہ عملوں کو لکھواتے رہے ہیں اور تمہارے فرشتے تمہاری بداعمالیوں کو لکھتے رہے ہیں اس خط لانیوالے کو چھوڑ دو، اور بت پرستوں کی طرف چلتے جاؤ، اور اس شخص کی طرف جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے، حالانکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز فانی ہے مگر اس کی ذات اسی کا حکم چلتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے، حٰمٓ ان کی مدد نہ کی جائے حٰمٓ عٓسٓقٓ اللہ کے دشمن متفرق ہو جائیں اور اللہ کی حجت خوب ہے اور نہیں طاقت پھیرنے کی اور قوت مگر اللہ کے ساتھ جو بزرگ و برتر ہے پس ان سے اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور وہ خوب جاننے والا اور خوب سننے والا ہے۔

ترکیب: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نامہ مبارک تمام جہان کے جنات کے نام لکھا ہوا ہے، جس کسی شخص کے مکان میں جن بھوت آسیب کا خلل ہو، اس نامہ مبارک کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر مکان میں رکھے، اور جس شخص میں جن کا دخل ہو، اس کو یہ دکھلایا جائے، لیکن عامل کو پہلے اس کی زکوۃ نکالنی لازم ہے۔

زکوۃ نامہ مبارک

زکوۃ کی ترکیب اس طرح ہے، کہ آدھی رات کے بعد غسل کر کے بارہ رکعت نماز تہجد پڑھی جائے، پھر ایک ہزار بار یہ پڑھا جائے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ O

اس کے بعد ایک سو اکتیس بار نامہ مبارک کی تلاوت کی جائے، پھر اس کو باطہارت کاملہ سفید کاغذ پر سیاہی (دیسی) سے لکھ کر آسیب زدہ کو دکھلایا جائے، یا مکان میں رکھ دیا جائے۔

ثبوت: بیہقی نے دلائل النبوت میں روایت کی ہے کہ ایک دن ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں حاضر ہو کر شکایت کی عرض کیا، یارسول اللہ! رات کو جب کہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا میرے مکان میں چکی چلنے کی آواز اور شہد کی مکھی کی طرح آواز میں نے سنی پھر بجلی کی طرح شعائیں چمکتی نظر آئیں تو میں ڈر کر رعب زدہ کر سر اٹھایا تو اچانک میں سیاہ سائے میں تھا جو میرے گھر کے صحن میں بلند اور لمبا ہوتا جاتا تھا تو میں اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کی کھال سیہ (ایک کانٹوں والا جانور ہے جس کے جسم پر لمبے لمبے کانٹے ہوتے ہیں جب وہ سمٹ کر بیٹھتا ہے تو گیند نما ہو جاتا ہے) کی طرح کی تھی اس نے میری طرف آگ کے انگارے کی طرح میری طرف پھینکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا، کہ تیرے گھر میں جن ہے، اور برا جن ہے پھر فرمایا: اے سماک قلم دوات اور کاغذ لاؤ، (میں اس جن کو نامہ لکھتا ہوں، میرا نامہ اس جن کو دکھانا) سماک رضی اللہ تعالی عنہ قلم دوات لائے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: کہ اے علی لکھو: (تو علی نے وہ سارا مضمون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نامہ مبارک میں علی رضی اللہ تعالی عنہ سے لکھوا دیا سماک رضی اللہ

تعالی عنہ کو عنایت فرمایا) ابودجانہ سماک رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا میں وہ خط مبارک لے کر نکلا اور اپنے گھر چلا گیا اور رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ نامہ اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا، اور میں (سوکر) رات گزار رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک چیخنے والے کی آواز نے خبردار کر دیا اور میں بیدار ہو گیا وہ کہہ رہا تھا اور فریاد کرتا تھا: اے ابودجانہ تو نے ہمیں آگ سے جلا دیا اے سماک ہمیں اس خط والے کی قسم تو یہ خط اٹھا لے تو ہم نہ اب تیرے گھر آئیں گے نہ اس جگہ جہاں یہ خط ہوگا، سماک رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، کہ نہیں، مجھے میرے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم میں اس خط کو یہاں سے نہ اٹھاؤں گا حتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لوں، سماک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رات مجھ پر لمبی ہوگئی اس لئے کہ میں جنوں کا رونا سن رہا تھا حتی کہ صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، اور رات کا واقعہ عرض کیا، رسول اللہ صلی االلہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سماک جنات کی قوم سے خط مبارک کو اٹھا لے، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا بے شک قیامت تک جنات اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے (سماک رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ نامہ مبارکہ تکیہ کے نیچے سے ہٹا لیا، اور وہ تمام جنات غائب ہو گئے، اور پھر اس مکان میں کبھی نہ آئے، تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی تفسیر الکشاف، باب سورہ بقرہ، جزء ا، حیاۃ الحیوان، قاف کے تحت)

دفع سحر کا عمل

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمُ مِنْهُ وَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّ لَا فَاجِرٌ وَ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَءَ وَ ذَرَءَ ○

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی ذات کی جو ایسا بڑا ہے کہ اس سے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔اور اللہ کے ان پورے کلموں کی جن سے نہ کوئی نیک کار تجاوز کرتا ہے اور نہ کوئی بدکار۔اور اللہ کے سارے اچھے ناموں کی جن کو میں نے جان لیا اور جن کو نہیں جانا۔ان سب چیزوں کی برائی سے جن کو اس نے پیدا کیا۔اور بویا۔اور اگایا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ثبوت: قعقاع بن حکیم رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا۔اگر یہ کلمات نہ ہوتے جن کا میں ورد رکھتا ہوں۔تو یہود اپنے سحر کے ذریعہ سے مجھ کو گدھا بنا دیتے۔ان سے دریافت کیا کہ وہ کونسے کلمات ہیں۔تو یہ کلمات آپ نے تعلیم فرمائے(موطا امام مالک،کتاب الجامع،باب مایؤمر بہ من التعوذ)

بدنظری وغیرہ آفات سے بچنے کی حفاظت کا عمل

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ○

اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ سے شیطان اور زہریلے ہلاک کرنے والے جانور سے اور نظر نہ آنے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صاحبزادگان حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی حفاظت کے لئے یہ دعاء کیا کرتے تھے اور فرماتے کہ تم دونوں کے باپ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل اور اسحاق علیہما الصلوٰۃ والسلام کے لئے یونہی کیا کرتے تھے

(بخاری، ترمذی، احمد)

دفع نظر بد کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا، قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ○

اللہ کے نام سے، اے اللہ! اس کی گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف دور کر! اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہو۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر مریض پر پھونک مارے۔ پھر کہے کہ اللہ کے حکم سے اٹھ۔

ثبوت: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے (ایک حدیث طویل میں جس میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے نظر لگ جانے کا ذکر ہے) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے کو مار کر یہی دم فرمایا۔ (نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

(۲) اِمْسَحِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ○

تکلیف کو مٹا دے، اے تمام لوگوں کے پروردگار تیرے ہی ہاتھ شفاء ہے تیرے سوا کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ مریض کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھا جائے۔

ثبوت: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نظر بد کا منتر پڑھتی تھی، اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر یہ کہتی تھی (بخاری و مسلم)

۳) کالا ٹیکا لگانا (تل کا نشان لگانا)

ترکیب: باطہارت کاملہ بچہ کی ٹھوڑی پر سیاہی کا ٹیکا لگایا جائے، تو نظر بد کے اثر سے

محفوظ رہے گا۔

ثبوت: عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھ کر فرمایا: کہ اس کی ٹھوڑی میں ایک کالا ٹیکا لگادو تاکہ، اس کو نظر بد نہ لگے (ترمذی)

(۴) نظر والے کے غسل اور وضو کا پانی نظر زدہ پر چھڑکنا

ترکیب: جس شخص کو نظر لگ گئی ہو اس کا منہ دونوں ہاتھ کہنیاں، دونوں زانوں، دونوں پاؤں پنڈلیوں، تک اور اندام نہانی دھلایا جائے، اور ایک برتن میں جمع کر کے مریض پر چھڑک دیا جائے۔

ثبوت: ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ میں نہاتا تھا، اور عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا، اور متعجب ہو کر کہا کہ خدا کی قسم ایسا خوبصورت جسم کسی عورت پردہ نشین کا بھی میں نے کبھی نہیں دیکھا، پس مجھ کو فالج ہو گیا یہاں تک کہ میں سر نہ اٹھا سکتا تھا، اب یہ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، فرمایا: کہ تم لوگ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متہم کرتے ہو عرض کیا گیا، کہ ہماری عرض معروض صادق ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوامامہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو طلب کیا، اور ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِمَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ اِذَا رَءٰی شَیْئًا یُعْجِبُہٗ فَیَدْعُ لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ○

یعنی پاکی ہے واسطے خدا کے کیا سبب ہے کہ ایک آدمی دوسرے بھائی کو قتل کرتا ہے، جب دیکھو تم کوئی چیز جو تعجب میں لائے تم کو تو تم اس کے لئے برکت کی دعا کرو، بعد اس کے عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ ابوامامہ اس کے لئے غسل کرے عامر نے منہ اور پیٹھ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں کہنیاں اور اندام نہانی اور دونوں زانوں اور دونوں پاؤں مع پنڈلیوں کے اپنے ایک طرف میں دھوئے تب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانی ابوسہل کے سر پر ڈالو موجب حکم اس ظرف کا پانی ابوامامہ کے سر پر ڈالا گیا، اور پھر فرمایا: جو پانی اس برتن میں باقی ہے وہ ابوامامہ کے تمام بدن پر ملو! اس کے بعد ابوامامہ اچھا ہو گیا، اور چل کھڑا ہوا، لیکن اگر وہ شخص جس کی نظر بد نے اثر کیا ہے غسل کامل کرے، اور جس کو نظر لگی ہے، اس کے سر پر ڈالا جائے تو زیادہ مناسب ہے (غنیۃ الطالبین فصل چشم بد)

۸) قلبی تکلیف، غم، کرب، اضطراب

تشویش اور ہر طرح کی تکلیف دور کرنے کا عمل

(۱) تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○

میں نے بھروسہ کیا اس ہمیشہ زندہ رہنے والے پر جو نہیں مرے گا، اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے اپنے لئے اولاد نہیں ٹھہرائی اور جس کا کوئی شریکِ سلطنت نہیں ہے، اور نہ کوئی مددگار کمزوری کی وجہ سے اور اس کی بڑائی بیان کرو بڑا جان کر۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے کسی امر نے سخت تکلیف دی، تو جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھ پر ظاہر ہو کر کہا کہ اے محمد (یہ کلمات) پڑھئے! (طبرانی، حاکم، ترغیب وترہیب)

(۲) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاُخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۝

ہم اللہ ہی کے لیئے ہیں اور ہم اس کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، الٰہی مجھے میری مصیبت میں پناہ دے، اور مجھے اس سے اچھا عوض دے۔

(۳) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاَجِرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا۝

ہم اللہ کے لیئے ہیں اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، الٰہی میں تجھ سے اس مصیبت پر ثواب کا امیدوار ہوں پس مجھے خیر دے اور مجھے اس سے اچھا بدل عطا فرما۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب سے ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے

ثبوت: (۱) صحیح مسلم میں ابوسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصیبت کے وقت:

(۲) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاَجِرْنِیْ فِیْھَا وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا۝

پڑھنے سے مصیبت بہت جلد آسان ہو جاتی ہے، بلکہ اس سے بہتر بدل ملتا ہے۔

اور ابوداؤد کی روایت میں اس طرح سے ہے:

(۳) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاَجِرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْھَا خَیْرًا۝

(۲) ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان فرماتی ہیں: جب میرے

پہلے شوہر ابو سلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے یہ کلمہ پڑھا، پڑھنے کو تو میں نے پڑھ لیا، مگر یہ خیال میرے دل سے نہیں گیا تھا، کہ میرے شوہر سے بہتر مجھے کوئی شوہر نہیں ملے گا، کیوں کہ اس میں حسن، خلق اور مروت بے حد تھی، جس کی اب امید نہیں ہو سکتی، مگر خدا کی شان ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ اس وظیفہ کے ورد سے میری خلاف امید میرے شوہر سے کہیں بہتر بلکہ بہترینِ خلائق افضل الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر ہو گئے۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حضور علیہ الصلاۃ و السلام کی شان کے بارے میں تفسیر عزیزی میں ارقام فرمایا ہے:

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرْ مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّه بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اے صاحب جمال اور اے سردار انسانوں کے آپ کے روشن چہرہ سے تحقیق چاند نے روشنی پائی۔

آپ کی تعریف نہیں ہو سکتی جیسے کہ تعریف کا حق ہے مختصر بات یہ ہے کہ خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ

مصیبت کی تعریف

مصیبت کا مفہوم عام لوگوں نے غلط سمجھ رکھا ہے، کیوں کہ احادیث صحیحہ میں مصیبت کا مطلب اس طرح پر آیا ہے:

عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَفِي سِرَاجُهٗ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمُصِيْبَةٌ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ كُلُّ شَيْءٍ يُؤْذِيْ

بِمُؤْمِنٍ فَهُوَ لَهٗ مُصِيْبَةٌ ○

عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ بجھ گیا، تو آپ نے (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْن) کہا، عرض کیا گیا یارسول اللہ یہ بھی کوئی مصیبت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں، جو چیز بھی مسلمان کو تکلیف دے وہ اس کے لئے مصیبت ہے۔

عوام الناس میں یہ ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے، کہ جب کسی کی موت کی خبر سنتے ہیں، تو کلمہ (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) پڑھتے ہیں، مگر جب کوئی اور مصیبت درپیش ہوتی ہے، تو پھر اس کلمہ کا استعمال نہیں کرتے، گویا ان کے نزدیک یہ کلمہ صرف موت کا حادثہ واقعہ ہونے کے لئے مختص ہے، کسی اور جگہ جائز نہیں ہے۔

غرض انسان کو کسی مصیبت سے خواہ چھوٹی ہو، یا بڑی گھبرانا نہیں چاہئے، بلکہ صبر کرنا لازم ہے اور کلمہ (اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) پڑھنا مسنون ہے۔

مصیبت تو باعثِ رحمت ہے، اسی واسطے اللہ تعالیٰ جس سے زیادہ محبت کرتا ہے، اس پر بالعموم زیادہ مصیبت ڈالتا ہے، چنانچہ جلیل القدر انبیاء واولیاء پر حسب مراتب مصائب وتکالیف کا بوجھ ڈالا گیا جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔

ہر کہ دریں بزم مقرب تر است جام بلا بیشترش مے دہند

قضائے حاجات اور رفع تکالیف کا عمل

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ○

اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عتبہ بن عزدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے، یا مدد چاہے، اور وہ ایسی جگہ ہو جہاں اس کا کوئی مددگار نہیں ہے، تو یہ کہے: یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ، تین بار کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بزرگ بھی ہیں جن کو دیکھنے والا نہیں دیکھتا (طبرانی کبیر)

(۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے زمین میں حفاظت کرنے والوں کے سوا اور فرشتے ہیں، کہ درختوں کے پتے جو گرتے ہیں، ان کو وہ لکھ لیتے ہیں، پس جب تم میں سے کسی کو کسی میدان میں کوئی مصیبت پہنچے، تو یہ کہہ کر آواز دے: یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ (بزرگ)

اضطراب و بے چینی کے دور کرنے کا عمل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا ہی حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ گیارہ بار یا زیادہ پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج یا بے چینی ہوتی، تو آپ یہ کلمات پڑھتے تھے (بخاری و مسلم)

(۲) اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ○

اللہ اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ تین بار یا زیادہ پڑھا جائے۔

ثبوت: اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جنہیں تو بے چینی کی حالت میں کہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

طبرانی کی روایت میں تین مرتبہ آیا ہے، اور نیز یہ بھی مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا آخری کلام موت کے وقت یہی تھا۔

(۴) یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ○

اے ہمیشہ زندہ، اے ہمیشہ خلق کی تدبیریں قائم رکھنے والے میں تیری رحمت ہی سے فریاد کرتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابن مسعود اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بے چینی کی بات پیش آتی، تو یہ کلمات پڑھتے: (ترمذی، نسائی، حاکم)

مصیبت اور غم کے دور کرنے کا عمل

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَصَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَھَابَ ھَمِّیْ وَغَمِّیْ ○ (احمد، ابن ابی شیبہ،

طبرانی، حاکم عن ابن مسعود، وابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی موسی:: جامع الاحادیث، حرف المیم، جزء ۱۸، ۲۱۴، اس روایت میں کئی روایات کے الفاظ کو جمع کردیا ہے)

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں اور (تیرے قبضہ میں ہو) مجھ میں تیرا قبضہ ہے، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم مجھ پر نافذ ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں منصفانہ ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بواسطہ ہر اس اسم کے جو تیرا ہے، جس کے ساتھ تو نے خدایا اپنے آپ کو موسوم کیا ہے، یا تو نے اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا اس کے ساتھ ممتاز ہے اپنے پوشیدہ، علم غیب میں جو تیرے پاس ہے کہ قرآن کو میرے دل کا موسم بہار بنادے اور میرے لئے غم والم کے دوا کرنے کا باعث بنادے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو رنج وغم بکثرت پہنچے، تو وہ اس دعا کو پڑھا کرے، جب کبھی کسی بندے نے اس کو پڑھا ہے، اللہ نے اس کا غم دور کردیا ہے، اور اس کو فراخی سے بدل دیا ہے (مشکوۃ)

(۲) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا۝

اور کہہ تمام تعریف اللہ تعالی کی ہے جس کا نہ کوئی بیٹا ہے، اور نہ کوئی اس کا بادشاہی میں شریک ہے، اور نہ اس سبب سے کہ وہ کمزور ہے اس کا کوئی مددگار ہے اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہا کرو۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کبھی مجھ کو کوئی رنج وغم پیش آیا، تو جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آ کر کہا، اے حبیب خدا پڑھو! (تقان)

(۳) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ○

اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں تو ایک چشم زدن کے برابر بھی مجھ کو میرے نفس کے سپرد نہ کر، اور میرے سارے کام میرے لئے درست کر دے کیوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ بڑے غم زدہ کے لئے یہ دعاء ہے، (ابوداؤد، ابن حبان)

(۴) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ○

گناہوں سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے عطا کرنے کے۔

خاصیت: یہ عمل غم کے دور کرنے کے لئے سریع الاثر ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کہے، لاحول ولاقوۃ الا باللہ، تو یہ اس کے لئے ننانوے بیماریوں کی دوا ہے، جن میں سے بہت ہلکی بیماری غم ہے، (طبرانی وحاکم)

حصول برکت اور دفع رنج وغم

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی دِیْنِیْ بِالدُّنْیَا وَعَلٰی آخِرَتِیْ بِالتَّقْوٰی وَاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْہُ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُہٗ یَا مَنْ لَّا تَضُرُّہُ الذُّنُوْبُ وَ لَا تَنْقُصُہُ الْمَغْفِرَۃُ ھَبْ لِیْ مَا لَا یَنْقُصُكَ وَ اغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فَرَجًا قَرِیْبًا وَ صَبْرًا جَمِیْلًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَۃَ مِنْ کُلِّ سَیِّئَۃٍ وَّ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَۃِ وَ اَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَۃِ وَ اَسْئَلُكَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَ اَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ وَ اَسْئَلُكَ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○

اے اللہ مجھے میرے دین کے ساتھ مدد دے اور میری آخرت پر (تقوی) پرہیز گاری کے ساتھ مدد دے اور میری حفاظت کر اس امر میں جس سے میں غائب ہوں اور مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اس بات میں جس میں حاضر ہوں اے وہ ذات پاک جس کو بندوں کے گناہ کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے، اور نہ مغفرت اس کا کچھ کم کر سکتی ہے، عطا کر مجھ کو وہ چیز جو تیرے خزانہ میں کچھ کمی نہیں کر سکتی اور بخش دے مجھے وہ جس سے تیرا کچھ ضرر نہیں بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں قریب کی فراخی کا اور اچھے صبر کا اور کھلے رزق کا اور تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر بلا سے سلامتی کا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پوری سلامتی کا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں سلامتی کے دوام کا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں سلامتی پر شکر کرنے کا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں لوگوں کی بے رخی سے دور رہنے کا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر برائی سے سلامت رہنے کا، اور نہیں قدرت ترکِ گناہ کی اور نیکی کرنے کی مگر ساتھ اللہ کے جو بڑا بزرگ عظمت والا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابن عساکر نے علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی قسم کا رنج یا غم پیش آتا تھا، تو آپ اپنی اوردعاؤں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

دنیا و آخرت کے تمام غم کو دور کرنے والا عمل

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

اللہ مجھ کو کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ صبح شام سات بار پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر روز صبح شام سات بار پڑھے، تو اللہ تعالی اس کی دنیا و آخرت کے سارے غمزدہ کرنے والے امور کو کافی ہو جائے، خود وہ اس کے کہنے میں سچا ہو یا جھوٹا

(ابوداؤد، ترغیب وترہیب)

(۹) ارضی وسماوی آفات سے بچنے کے لئے

یعنی قحط، سیلاب، طوفان، صاعقہ، آتشزدگی، تندباد وغیرہ آفاتِ ارضی و سماوی سے بچنے کے لئے اعمال

طلبِ بارش کے لئے عمل

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِہٖ ○

اے اللہ ان چیزوں کی برائی سے جن کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے ہم تیری پناہ

چاہتے ہیں۔

(۲) اَللّٰھُمَّ سَیبًا نَافِعًا ○

اے اللہ بارش کو نفع دینے والی بخشش کر دے۔

ترکیب: باطہارت کاملہ پہلے عمل کو ایک بار اور دوسرے عمل کو تین بار حضورِ قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بدلی کو آسمان کے کسی کنارے سے آتے ہوئے دیکھتے، تو جس کام میں ہوتے، اس کو چھوڑ دیتے، اگرچہ اپنی نماز میں ہوتے یہاں تک کہ اس بدلی کی طرف متوجہ ہوکر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِہٖ ○ فرماتے، پھر اگر وہ بدلی برستی تو تین بار فرماتے: اَللّٰھُمَّ سَیْبًا نَافِعًا ○ اور اگر اللہ تعالی اس بدلی کو کھول دیتا اور وہ نہ برستی تو اس پر اللہ تعالی کی حمد کرتے (ابن ماجہ، وابوداؤد)

(۳) اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ○

اے اللہ ہم کو پانی پلا، اے اللہ ہم کو پانی پلا، اے اللہ ہم کو پانی پلا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز کثرت سے پڑھا جائے۔

بارش کو بند کرنے کا عمل

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَ الْجِبَالِ وَ الظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ○

اے اللہ ہمارے گرد پانی برسا اور ہم پر نہیں، اے اللہ ٹیلوں پر برسا اور پہاڑوں پر برسا اور نالوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: دونوں عملوں کا ثبوت ارشادِ نبویہ سے پایا جاتا ہے، چنانچہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن اس دروازہ سے جو منبر کے سامنے تھا آیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے، وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مویشی ہلاک ہوگئے، اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہماری فریادرسی کرے یعنی پانی برسائے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا ○ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم اس وقت ہم نہ بدلی دیکھتے تھے نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا نہ اور کچھ، اور ہمارے اور سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے) کے درمیان میں نہ کوئی گھر تھا، نہ کوئی محلہ پھر اس پہاڑ کی پشت سے ایک بدلی ڈھال کی طرح ظاہر ہوئی، اور جب اس نے آسمان میں جگہ پکڑ لی تو پھیل گئی، پھر اس سے پانی برسا واللہ! ہم نے چھ دن تک آفتاب کی صورت نہیں دیکھی، پھر ایک شخص دوسرے جمعہ کو اسی دروازے سے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے، وہ شخص آپ کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ہلاک ہوگئے اور راستے بند ہوگئے، آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ پانی روک لے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور فرمایا: اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَ الْجِبَالِ وَ الظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ○ (بخاری شریف، کتاب الجمعۃ، باب الاستسقاء فی المسجد الجامع، وباب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ ومسلم)

بجلی اور رعد سے بچنے کا عمل

(۱) اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ○

اے اللہ ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ کر اور ہم کو اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجلی اور رعد کی آواز سنتے، تو یہ پڑھتے (احمد:: ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب مایقول اذا سمع الرعد:: ادب المفرد، مستدرک حاکم، منتخب کنز العمال)

(۲) سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ○

اس ذات پاک کی پاکی کرتا ہوں جس کے خوف سے رعد اور سارے فرشتے اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (سورۂ رعد/۱۳)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ رعد کی آواز سنتے، تو بات کرنا چھوڑ دیتے، اور یہ کلمات کہتے، اور کہتے کہ یہ دھمکی زمین والوں کے لئے سخت ہے۔ (موطا امام مالک وادب مفرد)

(۳) سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهٗ ○

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں جس کی پاکی رعد اور سارے فرشتوں نے کی۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ثبوت: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ طاؤس تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، کہ جب وہ رعد کی آواز سنتے تو کہتے تھے، سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهٗ ○

آگ بجھانے کا عمل

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○

اللہ بہت بڑا ہے۔

ترکیب وثبوت: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم آگ لگی ہوئی دیکھو، تو اللہ اکبر کہو، کیوں کہ اللہ اکبر کہنا آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (طبرانی اوسط ومسند ابویعلی)

آندھی سے محفوظ رہنے کا عمل

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَ خَیْرِ مَا فِیْھَا وَ خَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَ شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ○

اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور ان چیزوں کی بھلائی جو اس ہوا میں ہیں اور ان چیزوں کی بھلائی جن کا حکم اس ہوا کو دیا گیا ہے مانگتے ہیں اور اس ہوا کی برائی سے اور ان چیزوں کی برائی سے جو اس میں ہیں اور ان چیزں کی برائی سے جن کا حکم اس ہوا کو دیا گیا ہے، تیری پناہ چاہتے ہیں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو برا نہ کہو، پس اگر تم ایسی ہوا کو دیکھو جو تم کو ناپسند ہو، تو یہ دعا پڑھو۔

(۱۰) خواب و بیداری کے متعلق اعمال

بے خوابی کے عمل

(۱) اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَءَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ ○

اے اللہ رات کے ستارے ڈوب گئے، اور آنکھوں نے آرام پایا، اور تو ہمیشہ زندہ ہمیشہ خلق کو قائم رکھنے والا ہے، اونگھ تجھ کو نہ پکڑے اور نہ نیند، اے ہمیشہ زندہ ہمیشہ خلق کو قائم رکھنے والے تو میری رات کو آرام دے اور میری آنکھ کو نیند عطا فرما۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: یہ دعا کیا کر!

(۲) اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ ○

اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ان چیزوں کے جن پر انہوں نے سایہ ڈالا، پروردگار زمینوں کے اور ان چیزوں کے جن کو انہوں نے اٹھایا، اور پروردگار شیطانوں کے اور ان لوگوں کے جن کو انہوں نے گمراہ کیا، میرے لئے پناہ دینے والا ہو اپنی ساری مخلوقات کی برائی سے یعنی اسبات سے کہ کوئی شخص ان میں سے مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے تجھ سے پناہ لینے والا غالب ہے اور تیرا نام با

برکت ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ سونے کے وقت پڑھ لیا جائے۔

ثبوت: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خوابی کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: کہ اے خالد جب سونے کے لئے بستر پر لیٹو، تو یہ دعا پڑھو (طبرانی وترمذی)

خواب میں ڈرنے سے محفوظ رہنے کا عمل

بِسْمِ اللهِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

اللہ کے نام سے اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلاناغہ سونے کے وقت پڑھا جائے، یا لکھ کر گلے میں ڈالا جائے۔

ثبوت: عمرو بن شعیب کے والد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں ڈرے، تو سونے کے وقت یہ کہے پس وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا، اور عبداللہ بن عمرو اپنے بالغ لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے، تاکہ سونے کے وقت ان کو پڑھ لیا کریں، اور جو ایسے نابالغ تھے جن سے یاد نہیں ہو سکتا تھا، ان کے لئے ایک کاغذ میں لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے (ترمذی، ابوداؤد اور نسائی)

(۱۱) قرض سے سبکدوشی کا عمل

سبکدوشی قرض کے عملیات کی ضرورت ہماری دانست میں اقوامِ سالم میں سے صرف مسلمانوں کو ہی ہے کیوں کہ جہاں تک استقراء سے دیکھا جاتا ہے، دنیا بھر میں مسلمان ہی اس بلا میں سب اقوام سے زیادہ مبتلا ہیں جس کی چند خاص وجوہ ہیں مثلاً افلاس بیکاری، غیر دور اندیشی، اسراف کی عادت وغیرہ جو قومیں محنت کے ساتھ کمانے کی عادی ہیں، وہ تنگ دست نہیں ہوتیں نہ ان کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہے، اور وہ قرض گونا گونتائجِ قبیحہ کو خوب جانتی اور سمجھتی ہیں، اس لئے قرض سے بچتی ہیں وہ مالدار ہونے کی وجہ سے مال کی قدر دان ہیں، اس لئے کہ کفایت شعاری کی عادی ہیں جو قرض پر سود نہیں ہونے دیتیں مگر افسوس کہ مسلمان ان تمام اچھے اوصاف سے محروم ہیں اس لئے قرض کی قید میں بال بال بندھے ہوئے ہیں، سنا گیا ہے کہ صرف پنجاب کے مسلمانوں کے ذمہ جس قدر قرض ہے اس کی اصل رقم تو درکنار کئی کروڑ روپیہ سالانہ اس کے سود میں وہ ادا کرتے ہیں، الامان!

قرض کی بلا کو ہولناک و پرخطر بنانے والے اسباب میں سے ایک نادہندگی بھی ہے، جو شخص قرض لے کر ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا، یا اس کی ادائگی کی پرواہ نہیں کرتا، وہ اپنی بے اعتباری، خواری اور مشکلات کا بیج بورہا ہے، بخلاف اس کے قرض لے کر فوراً ادا کرنے کی کوشش کرنے والا اعتباری کہا جاتا ہے۔

کہہ رہا ہے ایک دانائے فرنگ قرض کرتا ہے ادا جو بیدرنگ
ہے وہ مالک دوسرے کے نقد کا یعنی جب چاہے اٹھائے فائدا

بعض محققین کا قول ہے کہ سود کی لعنت دنیا میں نادہندہ قرضداروں نے ایجاد کرائی ہے، پہلے پہل اہلِ مال بطور ہمدردی بنی نوع لوگوں کو قرض حسنہ دیتے تھے

اور قرض دار مقررہ وقت پر ادا کر دیتے تھے، رفتہ رفتہ نیتوں میں خلل آ گیا، اور ادائگی میں ٹال مٹول ہونے لگی، ناچار قرض خواہوں نے محض دھمکی کے لئے یہ حیلہ نکالا، کہ مثلاً اگر یہ سو روپیہ تم نے وعدے پر ادا نہ کیا، تو میں دس روپیہ جرمانہ زائد وصول کروں گا نادہندو بے قوف نے زائد دس روپے دینے منظور کر لئے مگر وقت پر وعدے کی پابندی نہ کی بہر کیف نادہندگی گونا گوں رذائل کی منبع اور طرح طرح کی مصائب کی پیش خیمہ ہے، اور احادیث میں اس پر بڑی وعید آتی ہے، چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَ الدَّیْنِ ۝

"یعنی میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور قرض سے"

☆ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا قرض کو کفر کے برابر کرتے، اور اس کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، فرمایا: ہاں (نسائی، حاکم، ترغیب و ترہیب)

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض خدا کا جھنڈا ہے زمین میں جب وہ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے، تو اس کی گردن پر قرض کا بوجھ رکھ دیتا ہے (حاکم)

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، کہ آپ ایک شخص کو اس طرح وصیت فرماتے تھے، کہ گناہ کم کیا کرو، تم پر موت آسان ہو جائے گی، قرض کم لیا کرو، آزاد ہو کر جیو گے (بیہقی)

☆ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا مال ضائع کرنے اور مار لینے کی نیت سے لے، اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے (بخاری، ابن ماجہ)

☆ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں جو شخص قرض کے بھار میں لد جائے، اور اس کے ادا کرنے میں پوری کوشش کرے، پھر ادا کرنے سے پہلے مر جائے، تو میں اس کا مدد گار ہوں (احمد، ابویعلی، طبرانی اوسط)

☆ میمون کردی اپنے باپ سے جو صحابی ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی عورت سے قلیل یا کثیر مقدار میں مہر پر نکاح کیا، اور اس کے دل میں عورت کا حق مہر ادا کرنے کی نیت نہیں، بلکہ محض دھوکہ دیا، پھر بغیر ادا کئے مر گیا تو وہ قیامت کے دن زنا کار بن کر خدا کے سامنے جائے گا، اور جس شخص نے کسی سے قرض لیا اور اس کے دل میں قرض ادا کرنے کی نیت نہیں، بلکہ محض دھوکہ سے مال لے لیا، پھر یہ بن ادا کئے مر گیا، تو اللہ تعالی کے سامنے چور بن کر جائے گا۔ (طبرانی، صغیر و اوسط)

☆ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی تین شخصوں سے بہت نفرت کرتا ہے، ایک بڈھا زنا کار، دوسرا مفلس تکبر کرنے والا تیسرا مالدار ظالم، جو قرض خواہوں پر ٹال مٹول کر کے ظلم کرتا ہے، (ابو داؤد، نسائی، ترمذی، حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ)

ادائے قرض کا عمل

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ ○

اے اللہ فکر اور غم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عاجزی اور کاہلی سے تیری پناہ

چاہتا ہوں اور بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے قہر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے، ایک مرد انصاری کو جس کا نام ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ تھا، بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ اے ابوامامہ! کیا بات ہے، کہ میں تجھے مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں، حالانکہ یہ نماز کا وقت نہیں ہے، ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غم اور بہت سے قرض مجھے لپٹ گئے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسا کلام نہ بتادوں کہ جب تو اسے کہے، تو اللہ تیرے غم دور کر دے، اور تیرے قرض ادا کردے، کہا کیوں نہیں! فرمایا: صبح شام یہ پڑھا کرو، ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا، اللہ تعالی نے میرے غم دور کر دیئے، اور میرے قرض ادا کردیئے (ابوداؤد ترغیب وترہیب)

(۲) اَللّٰھُمَّ اَکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ○

اے اللہ اپنی حلال روزی کے ذریعہ سے مجھ کو اپنے حرام سے بچا، اور اپنے فضل سے مجھ کو ان لوگوں سے بے نیاز کردے جو تیرے سوا ہیں۔

ترکیب: اس کو ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک غلام مکاتب آیا اور اس نے کہا: میں بدل کتابت سے عاجز ہوں، آپ میری مدد کیجئے، فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھادوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے ہیں اگر تجھ پر عیر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تیری طرف سے ادا کردے گا،

تو یہ دعا پڑھا کر (ترمذی، حاکم، بیہقی)

(۳) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَ رَحِيْمُ الْاٰخِرَةِ تُعْطِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ صبح اور شام سات بار یا زیادہ پڑھا جائے

ثبوت: سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا، اور اس کو آپ کو مجبور کر رکھا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو ایسی دعا تعلیم نہ کروں جس کے ذریعہ سے اللہ سے دعا کرے تو اگر کوہ عیر کے برابر قرض ہو تو اللہ تعالی اسے بھی ادا کر دے (طبرانی)

(۱۲) فقر، فاقہ، افلاس و تنگدستی سے نجات پانے کا عمل

بھوک اور فاقہ دور ہونے کا عمل

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهُمَا اِلَّا اَنْتَ ○

الٰہی میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں، کیوں کہ ان دونوں کا مالک تو ہی ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگی پیش آئی، تو انہوں نے اپنی بیویوں کے پاس ایک شخص کو کچھ

کھانے کی چیز لانے کے لئے بھیجا لیکن کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ ملی، اس وقت آپ نے یہ دعا مانگی، پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک بھونی ہوئی بکری ہدیہ میں آئی، تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے، اور ہم اللہ کی رحمت کے منتظر رہا کرتے ہیں (معجم طبرانی)

تنگی معاش کے دور کرنے کا عمل

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ ○

پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں میں اللہ کو اس کی حمد کے ساتھ پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہوں میں اللہ بزرگ کو بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: مسند امام احمد میں مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! دنیا تو میری طرف پیٹھ پھیر کر چلی گئی، آپ نے فرمایا: کہ ملائکہ کی تسبیح پڑھا کر عرض کی کہ ملائکہ کی تسبیح کیا ہے، آپ نے فرمایا: صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ سو بار پڑھ لیا کر، دنیا تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر آئے گی، یہ سن کر وہ شخص چلا گیا، پھر چند روز کے بعد وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! اب تو اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا ہے کہ میرے گھر میں رکھنے کو جگہ نہیں رہی (مواہب لدنیہ)

کشائش رزق اور دفع غم کا عمل

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ○

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ زندہ

ہے کارخانہ عالم کو قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استغفار کو اپنے پر لازم کر لے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی جگہ بنا دے گا، اور ہر غم سے اس کو رہائی دے گا، اور اس جگہ سے اس کو رزق دے گا کہ وہ گمان نہیں رکھتا ہے (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، احمد، بیہقی)

کشائش رزق کا عمل

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بادشاہ ہے حق ہے ظاہر کرنے والا ہے۔

خاصیت: یہ عمل کشائشِ رزق حصولِ جنت اور انیسِ قبر کے لئے سریع الاثر ہے۔

ترکیب: اس کو ہر روز بلا ناغہ باطہارت کاملہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ○ پڑھے تو یہ اس کے لئے محتاجی سے پناہ ہو اور قبر میں وحشت سے اس کا انیس ہو، اور اس کی بدولت وہ تونگر ہو جائے، اور جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے (کنز العمال)

(۲) يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَ يَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ وَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنِ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

اے سب پہلوں کے پہلے، اور اے سب پچھلوں کے پچھلے، اور اے زبردست قوت والے، اور اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

ترکیب: اس کو ہر روز بلا ناغہ طہارت کاملہ کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: سُوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محتاجی کی تکلیف پہنچی تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، کاش تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتیں، اور آپ سے سوال کرتیں، پس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے یہاں آئیں، اور دروازہ کھٹکھٹایا، اس وقت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے یہاں موجود تھیں، آپ نے ان سے فرمایا: کہ یہ فاطمہ کا کھٹکھٹانا ہے، اور وہ میرے پاس ایسے وقت میں آئی ہے، کہ ایسے وقت میں اس کے آنے کا معمول نہ تھا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یارسول اللہ! فرشتوں کی غذا تہلیل، تسبیح اور تحمید ہے، ہم لوگوں کی غذا کیا ہے، فرمایا: کہ اس ذات پاک کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا محمد کے لئے یعنی ہمارے گھر میں تیس دن سے آگ نہیں سلگی ہے، اور میرے پاس کچھ بکریاں آئی ہیں، اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے پانچ بکریوں کے دئے جانے کا حکم دوں، مگر تو چاہے، تو میں تجھ کو وہ پانچ کلمے سکھادوں جو جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے مجھے سکھائے ہیں، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، مجھے وہی پانچ کلمے سکھا دیجئے، جو جبرائیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کو سیکھائے ہیں آپ نے فرمایا: یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا آخِرَ الْآخِرِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ وَیَا رَاحِمَ الْمَسَاکِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ○ پھر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پلٹ کر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں، تو انہوں نے پوچھا کیا خبر ہے؟ کہا میں آپ کے یہاں سے دنیا کے لئے گئی تھی، اور حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آخرت لے کر پھری ہوں، علی کرم اللہ وجہہ نے کہا، تمہارا یہ دن سارے دنوں سے بہتر ہے (کنز العمال)

درازی عمر اور کشائش رزق کا عمل

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ

الْعَرْشِ ○

پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی جس سے میزان بھر جائے اور جس پر علم کی انتہاء ہے اور جس پر رضا پہنچتی ہے، اور عرش کی ہم وزن ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ تین بار صبح اور تین بار شام کو یا کثرت سے پڑھا جائے۔

ثبوت: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ صبح وشام اس تسبیح کے پڑھنے سے عمر دراز ہوتی ہے، دشمن پر فتح یابی ہوتی ہے، روزی میں کشائش ہوتی ہے، اور بُری موت سے بھی محفوظ رہے گا۔

کشائش رزق کیلئے اور غلبہ شہوت وزنا سے بچنے کا عمل

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ ○

اے زندہ جاوید اے جہان کو قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتا ہوں میری ساری حالت درست کر دے، اور مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر ایک لمحہ بھر کے لئے بھی۔

ترکیب: اس کو ہر روز بلا ناغہ طہارتِ کاملہ سے پڑھا جائے۔

ثبوت: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت میں رنج وتکلیف کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے، اور آپ نے کشائش رزق کے لئے یہ دعا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سکھلائی، نیز اس کو قطعِ شہوت اور دفع غلبہ شہوت اور حفظِ زنا کے لئے بھی فرمایا (ترمذی)

(۱۴) درندوں زہریلے جانوروں ہر بلا سے محفوظ

ہر متعدی بلا سے محفوظ رہنے کا عمل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ○

اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے مجھ کو اس بلا سے سلامت رکھا، جس میں اس نے تجھ کو مبتلا کیا، اور مجھ کو اپنی بہت سی مخلوقات سے فضیلت بخشی۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ چند بار حضورِ قلب سے پڑھا جائے۔

ثبوت: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مبتلائے بلا کو دیکھے، اور یہ پڑھے، تو وہ بلا اس کو نہ پہنچے گی (ابن ماجہ، ترمذی)

ہر بلا سے محفوظ رہنے کا عمل

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○

تمام عیبوں سے اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور اس کی تعریف کرتا ہوں بندے کو کچھ قوت نہیں مگر اللہ کا دیا ہوا جو اللہ چاہے، وہ ہو، اور جو نہ چاہے وہ نہ ہو میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے، اور بے شک اللہ کے علم نے ہر چیز کو گھیر لیا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ صبح شام پڑھا جائے۔

ثبوت: مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرماتے تھے، کہ تو صبح کو یہ کلمات کہہ لیا کر، کیوں کہ جو شخص صبح کو یہ کلمات کہہ لے وہ شام تک محفوظ رہے گا، اور جو شام کو یہ کلمات کہہ لے، وہ صبح تک محفوظ رہے گا (ابوداؤد)

(۱۳) ہر ضرر رساں چیز اور بلائے ناگہانی سے محفوظ

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دیتی زمین میں نہ آسمان میں اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ صبح و شام تین بار پڑھا جائے۔

ثبوت: عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین بار کہہ لے، تو اس کو کوئی چیز ضرر نہ دے، امام احمد کی روایت میں ہے کہ وہ ہر بلائے ناگہانی سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ ونسائی وغیرہ)

(۱۴) درندے جانوروں سے بچنے کا عمل

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخِیْبُ مَنْ رَجَاهُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَکِلُ مَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْهِ اِلٰی غَیْرِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ ثِقَتُنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیَلُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَاؤُنَا حِیْنَ تَسُوْءُ ظُنُوْنُنَا بِاَعْمَالِنَا ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ ضُرَّنَا عِنْدَ کَرْبِنَا ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً ○

سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں جو اپنے یاد کرنے والوں کو نہیں بھولتا سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اپنے امیدوار کو بے مراد نہیں رکھتا، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو اس شخص کو دوسرے کے سپرد نہیں کرتا جو اس پر بھروسہ کرتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس پر ہمارا اعتماد ہے جس وقت ہمارے تمام حیلے ختم ہو جائیں، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہماری آس ہے جس وقت ہم کو اپنے اعمال کے ساتھ بدگمانی ہو، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو ہماری سخت مصیبت کے وقت ہماری مصیبت کو دور کرتا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو صبر کے بدلے نجات دیتا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ کثرت سے پڑھا جائیں۔

ثبوت: یہ عمل حضرت دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کا مجرب ہے، کہ وہ اس عمل کی برکت سے دو شیروں کے پنجے سے محفوظ رہے، چنانچہ علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ بخت نصر نے دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کو بلا کران کے قید کئے جانے کا حکم دیا، اور حملہ کرنے والے دو شیروں کے ساتھ آپ کو ایک کنویں میں پانچ دن تک قید رکھا اور کنویں کے منہ کو مٹی سے بدن کر دیا، جب پانچ دن کے بعد کنویں کا منہ کھولا تو دیکھا، کہ دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں، اور دونوں شیر اس کنویں کے ایک گوشے میں چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے آپ سے کچھ سرزنش نہیں کی، بخت نصر نے آپ سے پوچھا تم نے کیا پڑھا تھا، جس کی وجہ سے یہ بلا تم سے ٹل گئی، آپ نے یہی کلمات پڑھنے کا اظہار فرمایا: (کنز العمال

سانپ بچھو دفع اور ہر زہریلے جانور سے محفوظ

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○

اللہ کے پورے کلموں کے ذریعہ سے ان سب چیزوں کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جن کو اس نے پیدا کیا۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز صبح شام تین بار پڑھے۔

ثبوت: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا، یارسول اللہ! رات مجھ کو بچھو کے ڈنک مارنے سے نہایت تکلیف پہنچی، آپ نے فرمایا: کہ تو شام کو یہ کلمات کہہ لیتا، تو تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا،

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ○

بعض روایات میں ہے، کہ جو شخص شام کے وقت اس کو تین بار کہہ لے تو اس کی رات کو زہریلے جانور کا زہر اس کو ضرر نہ دے (مسلم ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی وغیرہ) اور طبرانی نے اوسط میں صبح کے وقت بھی اس کا پڑھنا روایت کیا ہے۔

۱۴) مختلف اعمال

(۱) زنا و بدکاری سے بچانے والا عمل

(اَللّٰھُمَّ) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ ○

(اے اللہ) اے دلوں کو پھیر دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر نماز کے بعد تین بار پڑھا جائے۔

ثبوت: مسند امام احمد میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، کہ انہوں نے کہا: اس دعا کے پڑھنے سے انسان کا دل ٹھیک رہتا ہے، اور کسی بدکاری کی طرف دل متوجہ نہیں ہوتا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں (اَللّٰھُمَّ نہیں ہے)

غصہ کو دور کرنے کا عمل

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○

میں شیطان راندھے ہوئے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ چند بار پڑھا جائے۔

ثبوت: سیدنا سلیمان بن ...... رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کی، اور ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے، ان دونوں میں سے ایک شخص دوسرے کو گالیاں دیتا تھا، اس کا چہرہ غصہ کے ساتھ سرخ ہو رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، کہ اگر وہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے، وہ یہ ہے، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ○ لوگوں نے اس شخص سے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں، اس نے کہا کہ میں دیوانہ نہیں ہوں (بخاری و مسلم)

جنگ میں فتح پانے اور مصائب کے دور کرنے کا عمل

كُنْتَ وَ تَكُوْنُ وَ اَنْتَ حَيٌّ لَّا تَمُوْتُ تَنَامُ الْعُيُوْنُ وَتَنْكَدِرُ النُّجُوْمُ وَ اَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ○

تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اور تو زندہ ہے تو نہیں مرے گا، آنکھیں سو جاتی ہیں اور ستارے ماند پڑ جاتے ہیں بحالیکہ تو زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا ہے تجھ کو اونگ نہیں آتی نہ نیند آتی ہے اے زندہ و جاوید اور جہان کو قائم رکھنے والے!

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب سے بکثرت پڑھا جائے۔

ثبوت: یہ عمل حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ہے، چنانچہ حدیث شریف میں مروی ہے، کہ جب موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا

مقابلہ فرعون سے ہوا، اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین میں تشریف لے گئے، تو راستہ میں یہ دعا پڑھتے جاتے تھے۔

گمشدہ جانور کو پانے کا پہلا عمل

یَاعِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا یَاعِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا○

اے اللہ کے بندو روک لو، اے اللہ کے بندو روک لو۔

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ باآواز بلند پڑھا جائے۔

ثبوت: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا چارپایہ میدان میں بھاگ جائے، تو یوں پکارے، یَاعِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا یَاعِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا○ کیوں کہ اللہ تعالی کی طرف سے زمین میں ایک روکنے والا ہے، جو ضرور اس کو روک لے گا (کنز العمال، طبرانی و بزار وغیرہ)

دوسرا عمل یَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَاللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَ اللّٰهِ اَعِیْنُوْنِیْ○

اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ تین بار پڑھا جائے۔

ثبوت: عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے، اور وہ مدد چاہے تو وہ کہے، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو، بے شک اللہ تعالی کے ایسے بندے ہیں جو تمہیں نظر نہیں آتے، اور یہ عمل تجربہ کیا ہوا ہے (طبرانی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

عامل بنانے والی کتاب

حصہ چہارم

ملقب بہ

اسم اعظم

اسم اعظم

اسم اعظم کی تلاش میں عام وظیفہ خواں اور دنیا دار لوگ در بدر مارے مارے پھرتے ہیں اور جو اسم کسی شخص نے بتلا دیا، اس کو پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، لیکن جب وہ اپنے مقصود میں کامیاب نہیں ہوتے تو پھر یا تو وہ بزرگوں سے بدظن ہو جاتے ہیں، یا سرے سے اسم اعظم کے وجود کا ہی انکار کر دیتے ہیں، کہ یہ کوئی شے نہیں ہے، چونکہ قرآن اور حدیث میں اس کا ثبوت پایا جاتا ہے، اس لئے اس سے انکار کرنا سراسر جہالت اور گمراہی ہے، کامیاب ہونا نہ ہونا یہ اور بات ہے، چونکہ اسم اعظم کو پوشیدہ رکھا گیا اس لئے اس کے حصول کی مختلف صورتیں ہیں، جس کی تحقیق سے وضاحت سے کی جاتی ہے، تاکہ ناظرین اور شائقین ان اوراق سے متمتع ہو کر راقم الحروف کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

اسم اعظم کے لغوی اور اصطلاحی معنی

اسم اعظم کے لغوی معنی ہیں اللہ کا سب سے بڑا نام، لیکن اصطلاح میں اس کے معنی تین طرح بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) بعض کہتے ہیں: وہ اللہ تعالی کا ایک خاص ایسا اسم ہے کہ جب اس کو پڑھ کر بدرگاہِ ربِ العالمین دعا کی جائے تو قبول ہو جاتی ہے۔

(۲) بعض کہتے ہیں: اسم اعظم کوئی خاص اسم نہیں ہے بلکہ ہر اسم اسمِ اعظم ہے، پس اللہ تعالی کے ننانوے ناموں میں سے کوئی نام لے کر دعا کی جائے، تو اللہ تعالی منظور کر لیتا ہے۔

(۳) بعض کہتے ہیں: اضطراب بے قراری کی حالت میں جس اسم سے بھی خلوصِ دل اور حضورِ قلب سے اللہ کو پکارا جائے اللہ سنتا اور قبول فرماتا ہے: پس وہی

اسم اعظم ہے۔

اب ہم تینوں قسم کے اسم اعظم کے متعلق نقلی اور روایتی دلائل جداگانہ فصلوں میں درج کرتے ہیں۔

فصل اول

اسمِ اعظم اسمِ معیَّن یا کلامِ معیَّن ہے

بعض بزرگوں نے درویشی اشارات اور اپنے قیاسات کی بنا پر جن جن اسماء کو اسم اعظم سمجھا ہے وہ ایسے اقوال جن میں اس کی تعین کی گئی ہے، چالیس تک پہنچتے ہیں، چنانچہ ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) ﴿هُوَ﴾ بعض کے نزدیک یہ اسمِ اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعے دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالی منظور کر لیتا ہے، چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں: کہ اسم اعظم (هُوَ) ہے کیوں کہ جب اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۂ حشر)

اس آیت میں (ہو) پہلے مسند الیہ اور پھر مسند واقع ہوا ہے جس سے اس کی عظمت اور شان کا بخوبی پتہ چلتا ہے، جو نکات بلاغت کے سمجھنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔

(۲) ﴿اَللّٰهُ﴾ بعض کے نزدیک یہ اسمِ اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعے دعا کی جائے، تو اللہ تعالی قبول فرما لیتا ہے، چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ هُوَ اللّٰهُ اَلَا تَرٰی اَنَّهٗ فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ یَبْدَاُ بِهٖ

قَبْلَ کُلِ اسْمٍ (رواہ البخاری)

لفظِ "اللہ" اسمِ اعظم ہے اسی واسطے تمام قرآن میں اس نام سے شروع کیا جاتا ہے، اور کسی اسم سے نہیں (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ سورۂ انعام رکوع ۱۱ میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○

یعنی تو خود ہی کہہ دے کہ اللہ نے اتاری تھیں پھر ان کو چھوڑ دے کہ اپنی بک بک میں پڑے کھیلا کریں۔

پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ بالکل دل لگانے اور ہر نفس میں ذکر اللہ میں مشغول رہنے اور اس کے غیر سے قطعاً تعلق چھوڑنے کا ارشاد ہے، یعنی غیر اللہ کو دل سے نکال کر (اللہ اللہ کہو) اور اسی میں محو ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ جس نام سے اپنی ذات کو یاد کرنے کا حکم دیتا ہے وہی بڑا نام یعنی اسم عظم ہے، کیوں کہ اس کی ذات اعلیٰ واشرف ہے، اس کے یاد کرنے کو نام بھی وہی چاہیئے جو سب ناموں سے اعلیٰ ہو پس جو نام اعلیٰ ہو وہی اسم اعظم ہے۔

(۳) ﴿رَبِّ رَبِّ﴾ (اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار)

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ قبول کر لیتا ہے، چنانچہ

(۱) ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسم اعظم رب رب ہے (مستدرک حاکم)

(۲) ابن ابی الدنیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بندہ یَارَبِّ یَارَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "لَبَّیْکَہ" یعنی اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے گا۔

(۴) ﴿ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ زندہ اور قائم رہنے والا۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، چناچہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ جب میں جنگ بدر میں کفار کے مقابلہ میں ڈٹا ہوا، تھا، تو اطمینانِ قلب کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے لئے جنگی مرکز پر واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدے میں سر رکھ کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے ہیں، میں یہ دیکھ کر واپس کارزار میں چلا آیا، تھوڑی دیر کے بعد شوق دیدار نے پھر بے قرار کیا، تو حاضر ہو کر دیکھا، کہ آپ بدستور سجدے میں سر رکھ کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے ہیں، یہ دیکھ کر پھر جنگ کے مقام پر واپس چلا آیا، تھوڑی دیر بعد میں پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس خیال سے کہ شاید آپ کو کسی طرح کا رنج یا تکلیف پہنچی ہو، دیکھا تو آپ ویسے ہی سربسجود ہو کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بدستور پڑھ رہے ہیں، یہ دیکھ کر میں فتح و نصرت کے یقین سے کفار پر مع اپنے ہمراہیوں کے حملہ آور ہوا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم فتح یاب ہو گئے، اور دشمنوں کو شکست فاش ہوئی (بیہقی، نسائی، حاکم)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسم اعظم اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کے اسم اعظم ہونے پر ایک اور قوی استدلال اس روایت میں ملتا ہے جو، طبرانی حاکم اور ابن ماجہ میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعہ دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اور اسے قبول کرے اور قرآن مجید کی ان تین سورتوں بقرۃ، آل عمران اور طہ میں ہے، چناچہ قاسم بن عبدالرحمٰن شامی جو ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں، فرماتے ہیں، کہ میں نے جو ان تینوں سورتوں میں اسم اعظم تلاش کیا، تو

معلوم ہوا کہ وہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے، کیوں کہ یہ اسم سورہ بقرہ کی آیت الکرسی میں اور سورۂ آل عمران کے شروع میں ہے، اور سورۂ طٰہٰ میں اس طرح سے ہے کہ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۝

راقم الحروف کے نزدیک بھی اسم اعظم ان تینوں سورتوں میں یہی معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ ان سورتوں میں کوئی ایسا اسم نہیں ہے، جو تینوں میں مشترک ہو، ناظرین (ان تینوں) سورتوں کو پڑھ کر خود تصدیق کرلیں۔

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝

اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے، چنانچہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ کلمۃ توحید اسم اعظم ہے۔

(۶) لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝

اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں، کہ میرے نزدیک اسم اعظم (لاالہ الا ھو) ہے کیوں کہ یہ کلمہ حدیث ابوامامہ اور حدیث اسماء بنت یزید دونوں میں مشترک ہے۔ سیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے، وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ (رواہ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بحوالہ تفسیر مظہری جلد۲ صفحہ ۱۷۱)

(۷) یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ منظور فرمالیتا ہے، چنانچہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، جو اس شخص پر متعین ہے جو کہے، یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ پس وہ شخص اس کو تین بار کہتا ہے، تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ بے شک وہ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ تیری طرف متوجہ ہو گیا، اب تو سوال کر (مستدرک حاکم، ترغیب وترہیب)

(۸) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

بعض کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے، چنانچہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ اسم اعظم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ہے۔

(۹) اَلْحَلِيْمُ الْعَلِيْمُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

حلم والا علم والا برتر بزرگ

بعض کے نزدیک یہ اسماء، اسمِ اعظم ہیں، کہ جب ان کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ منظور فرمالیتا ہے۔

اسمِ اعظم اور ابرِ رحمت

چنانچہ حیوۃ الحیوان میں ہے: ابی بکر محمد بن ولید رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ المنصور کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کی صورت دیکھ کر خلیفہ نے کہا کہ محمد کے پاس کوئی ایسی

دعا ہے جو میرے غم کو دور کر دے، فرمایا میں آپ کو ایسی دعا تلقین کرتا ہوں جو کاشف مشکلات اور دافعِ بلیات ہے، اس کا تجربہ سنئے کہ شہر بصرہ میں کسی شخص کے کان میں مچھر گھس کر دماغ تک پہنچا مریض بے چارہ نہایت مضمحل ہوا رات دن مرغِ نیم بسمل کی طرح تڑپنے لگا، اتفاق حسنہ سے خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگردِ رشید اسے دیکھنے کے لئے تشریف لائے مریض کی حالت دیکھ کر فرمایا: کہ تم وہ دعا کیوں نہیں پڑھتے جو علاء حضرمی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سخت مصیبت و حیرانی کے وقت میں پڑھی تھی، عرض کیا کہ حضرت اللہ! جلد فرمادیجئے، کہ وہ کون سی دعا ہے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین کی طرف جہاد کے لئے بھیجا، تو اتفاق سے آپ کا لشکر راستہ بھول کر کسی ریگستان میں جا نکلا، جب دھوپ کے وقت جنگل کی ریت نہایت گرم ہوئی، اور ادھر لشکر میں پانی ختم ہوا، تو پیاس کی شدت سے لوگ نیم جان ہوئے ملا حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری سے اترے، دوگانہ نفل ادا کیا پھر جناب باری میں عرض کیا:

يَاحَلِيْمُ يَاعَلِيْمُ يَاعَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اسْقِنَا ○ آپ کی دعا اور التجاء کے ساتھ ہی ابر کا ٹکڑا سامنے سے پیدا ہوا، ایک آن کی آن میں سارے لشکر پر پھیلا، اور خوب زور شور سے مینہ برسا، جب لشکر والے پانی پی کر سیراب ہوئے، تو ابر غائب ہو گیا، دوسرے دن ایک بڑا دریا راستہ میں حائل ہوا، وہاں نہ پل تھا نہ کشتی سوچا کہ کیا کریں، کس طرح پار اتریں، اسی وقت علاء حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدستور نماز پڑھی، ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے، اور عرض کیا۔

يَاحَلِيْمُ يَاعَلِيْمُ يَاعَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اَجْزِنَا ○ الٰہی دریا سے پار اتار معا چار ہزار فوج مع سامان اونٹ گھوڑے اور گدھے کے ایک لحظہ میں دریا سے پار ہوئے، نہ کسی آدمی کا پاؤں بھیگا، اور نہ ہی کسی گھوڑے کا سم، اے اللہ کے بندے! تو

بھی اس دعا کو پڑھ مریض نے ایک ہی دفعہ اس دعا کو پڑھا تھا، کہ مچھر اس کے دماغ سے نکلتا اور جاتا ہوا سب کو نظر آیا اور بیمار اسی وقت تندرست ہوگیا، اے امیر المؤمنین آپ بھی اس دعاء کو پڑھیں، چنانچہ خلیفہ منصور نے اسی وقت وضو کیا، اور نماز دوگانہ پڑھ کر یہ دعا کی:

یَاحَلِیْمُ یَاعَلِیْمُ یَاعَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اِکْشِفْ عَنَّا الْھَمَّ ○

اے حلیم اے علیم اے علی اے عظیم ہمارا غم دور کردے۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے ہنس کر کہا الحمد للہ کہ میرے غم کو اللہ تعالی نے دور کردیا ہے، اسی وقت کھانا منگوایا، اور احباب کے ساتھ بیٹھ کر کھایا، کیوں کہ غم کے سبب کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا۔

(۱۰) یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○

اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے عظمت اور بزرگی والے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے، تو اللہ تعالی قبول فرمالیتا ہے، چنانچہ حدیث کی کتاب ترغیب وترہیب میں مروی ہے کہ ایک بزرگ نے بدرگاہِ رسولِ رب العالمین یہ عرض کی، کہ یارسول اللہ! مجھے وہ اسم اعظم ضرور بتلادیجئے جس کی برکت سے، دعاء قبول ہوجائے، رات کو خواب میں دیکھا، کہ آسمان کے ستاروں میں یہ لکھا ہوا ہے۔

یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○

گویا اللہ تعالی کی طرف سے اس بزرگ کو یہ اسم اعظم بتلایا گیا۔

(۱۱) وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (سورۂ بقرہ رکوع ۱۹)

اور تمہارا معبود خدائے واحد ہے، اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓـمّٓ ۙ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (سورۃ آل عمران)

اللہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا ہے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالی منظور کر لیتا ہے، چنا چہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے، پچھلے صفحات میں گزر چکا ہے۔

(۱۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سارے عیبوں سے پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں مین سے تھا (سورۃ انبیاء رکوع ۳)

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالی قبول کرتا ہے، چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالنون (سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام) کی دعا جو انہوں نے اللہ سے مانگی تھی اس وقت جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، یہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو سارے عیبوں سے پاک ہے بیشک میں ظلم کرنے والوں میں سے تھا (ترمذی، نسائی، بیہقی، حاکم، احمد)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ وسلم کیا یہ خاص سیدنا یونس علیہ الصلاۃ والسلام کے واسطے تھا، یا تمام ایمان والوں کے لئے ہے آپ نے فرمایا: کیا تو اللہ تعالی کے قول کو نہیں سنتا: فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (سورۃ انبیاء رکوع ٦)

ہم نے یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا سن لی، اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو بچالیا کرتے ہیں۔

(۱۳) اَللّٰہُ اَللّٰہُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

اللہ اللہ اللہ وہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے، تو اللہ تعالیٰ منظور کر لیتا ہے، چنانچہ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم یہ ہے اَللّٰہُ اَللّٰہُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

(۱۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس واسطے سے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ یکتا بے نیاز ہے جو نہ پیدا ہوا اور نہ پیدا کیا گیا، نہ اس کے لئے کوئی جنس ہے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ منظور فرمالیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ آپ نے فرمایا: بہ خدا تو نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے ذریعہ سے دعا مانگی ہے یہ وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے، اور جب اس سے دعا کی

جاتی ہے تو قبول کرتا ہے۔(ترمذی،نسائی،ابن ماجہ،ابوداؤد اور ترغیب وترہیب)

(۱۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا شریک کوئی نہیں ہے، اسی کا سارا ملک ہے، اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گناہ سے باز ہونا اور طاعت کی قوت اللہ کے وسیلہ کے بغیر ممکن نہیں۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالی منظور کر لیتا ہے، چنانچہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دعا کرے، اللہ تعالی سے جس چیز کا سوال کرے اللہ تعالی اس کو ضرور عطا فرمائے (طبرانی ترغیب وترہیب)

(۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَ اَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَ اَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ ○

اے اللہ میں تجھ کو اللہ پکارتی ہوں اور تجھ کو رحمٰن پکارتی ہوں، اور تجھ کو بڑا رحیم پکارتی ہوں، اور تجھ کو تیرے سارے اچھے ناموں کے ساتھ جن کو میں نے جان لیا اور جن کو نہیں جانا پکارتی ہوں اور یہ التجا کرتی ہوں، کہ تو مجھ کو بخش دے۔

بعض کے نزدیک ان کلمات میں اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالی منظور کر لیتا ہے، چنانچہ سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَیْكَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ (رواہ ابن ماجہ)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے ذریعے جو پاک ہے پاکیزہ ہے، مبارک ہے جو تجھ کو زیادہ محبوب ہے، جب اس نام کے ساتھ تجھ سے دعا کی جائے، تو تو عطا فرمائے، اور جب اس نام کے ساتھ تجھ سے رحم طلب کیا جائے تو تو رحم کرے، اور جب اس نام کے ساتھ تجھ سے دفع مصیبت کی درخواست کی جائے تو تو مصیبت دفع کرتا ہے۔

پھر ایک دن آپ نے فرمایا [illegible] تجھے معلوم [illegible] نے مجھے اپنا وہ نام بتادیا کہ جب اس نام [illegible] سے دعا کی جائے [illegible] کرے، میں نے کہا میرے ماں [illegible] باپ آپ پر [illegible] یا رسول اللہ [illegible] سکھا دیجئے، فرمایا: اے عائشہ تیرے لئے [illegible] تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ پھر میں الگ [illegible] میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ [illegible] اللہ اَدْعُوْكَ [illegible] اَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى [illegible] عَلِمْتُ [illegible] اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ۝ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] فرمایا: کہ وہ نام بیشک انہیں ناموں میں [illegible] ساتھ [illegible] ہے۔

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ [illegible] لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [illegible]

لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ○

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری جناب سے اس واسطے کہ تعریف تیرا حق ہے، اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اے رحمت کرنے والے اے احسان کرنے والے اے زمین اور آسمان کے بنانے والے، اے عظمت اور بزرگی والے، اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ منظور فرمالیتا ہے، چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لفظوں سے دعا کرتے سنا، تو آپ نے فرمایا: یہ اللہ کا وہ اسم اعظم ہے جب اس کے ساتھ اس کو پکارا جائے، تو وہ قبول فرمالیتا ہے اور جب مانگا جائے، تو عطا فرمائے۔ (احمد، ابن شیبہ، ابن حبان، حاکم وغیرہ)

(۱۸) يَامَنْ لَهٗ وَجْهٌ لَا يَبْلٰى وَ نُوْرٌ لَّا يُطْفٰى وَ اسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَ بَابٌ لَّا يُغْلَقُ وَ سِتْرٌ لَّا يُهْتَكُ وَ مُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ○

اے وہ جس کی ذات پاک کہنہ نہیں ہوتی اور اس کا وہ نور ہے جو بجھتا نہیں ہے، اور اس کا وہ اسم ہے جو فراموش نہیں ہوتا اور اس کا دروازہ ہے جو بند نہیں ہوتا، اور وہ پردہ ہے جو پھاڑا نہیں جاتا اور وہ بادشاہی ہے جو زوال پذیر نہیں ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف وسیلہ بناتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کو کہ میری حاجت پوری کر، اور جو کچھ میں مانگتا ہوں مجھے عطا کر۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، چنانچہ مروی ہے کہ ابراہیم ابن ادہم

رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے ایک خادم نے سوال کیا، کہ آپ مجھے اسم اعظم سکھلا دیں کہ جب میں اس کے توسل سے دعا کروں تو قبول ہو جایا کرے آپ نے فرمایا: کہ یہ کلمات پڑھنے والا خوف سے امن پا جاتا ہے اور جو مانگتا ہے اسے مل جاتا ہے (الداء والدواء)

(۱۹) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِكِ الزَّكِيِّ الطُّھْرِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَ سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَ سُرَادِقِ الْقُدْرَةِ وَ سُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَ سُرَادِقِ السِّرِّ اَنِّیْ اَدْعُوْكَ يَارَبِّ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ النُّوْرُ الْبَارُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الصَّادِقُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ نُوْرُهُنَّ وَ قَيِّمُهُنَّ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ حَنَّانٌ مَنَّانٌ نُوْرٌ دَائِمٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ○

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے ذریعہ سے جو پاکیزہ ہے بالکل پاک ہے، پاک کرنے والا ہے، مقدس ہے مبارک ہے محفوظ ہے پوشیدہ ہے، اور وہ بزرگی اور حمد کے سراپردہ اور قدرت کے سرپرداہ اور بادشاہی کے سراپردوں بھید کے سرپردوں پر لکھا ہوا ہے، کہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اے میرے رب اس وسیلے سے کہ تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نور ہے احسان کرنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا سچا ہے، پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کا نور اور ان کا قائم رکھنے والا ہے بزرگی والا ہے، لائق تعظیم ہے، بڑا مہربان بڑا احسان کرنے والا ہے، نور ہے ہمیشہ رہنے والا نہایت پاک ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا۔

بعض کے نزدیک یہ اسم اعظم ہے، کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ منظور کر لیتا ہے، چنانچہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوشع بن نون علیہ الصلاۃ والسلام کی جس دعا سے آفتاب ٹھہر گیا تھا وہ یہی ہے (کنز العمال، ابن عساکر)

اسم اعظم کو پوشیدہ رکھنے کی وجہ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر یا قبولیت دعا کا وقت بروز جمعہ پوشیدہ رکھا ہے، اسی طرح اسم اعظم کو بھی پوشیدہ رکھا ہے، کیوں کہ اگر یہ اسم ہر شخص کو معلوم ہو جائے، اور اپنی کم حوصلگی کی بناء پر جا بجا اس سے کام لینے لگے، تو دنیائے جہاں میں ایک قیامت برپا ہو جائے، یہی وجہ ہے کہ احادیث وآثار میں اسم اعظم کی بکثرت تعریف وتوصیف مروی ہونے کے باوجود کہیں صراحۃً اس کی تعیین نہیں کی گئی، اور اس راز کو بڑی حد تک سربستہ رکھا گیا ہے۔

ہر چند یہ بات یقینی ہے کہ وہ اسم الٰہی اسمائے حسنیٰ میں سے ہے، جو متعارف ہیں اور وہ قرآن مجید میں بعینہ یا مادہ کی صورت میں موجود ہے، اور ہمیشہ ہماری تلاوت میں آتا ہے، مگر شارع علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف سے صراحۃً اس کی تعیین نہ ہونے کے باعث کوئی اس سے متوقع فائدہ نہیں اٹھا سکتا، اگر روایتی کنایات کی بنا پر کوئی کسی ایک اسم کو اسم اعظم قرار دے بھی دے، تو اس کا قطعی الدلالۃ ہونا مخل یقین تام ہے، اور یقینِ تام کے خلل سے اسم اعظم کی تاثیرات خاصہ کا ظہور کیوں کر ہو سکے۔

اسم اعظم کی بابت مولانا روم کی تحقیق

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی میں اسم اعظم کی برکات اور اس کو مخفی رکھنے کے متعلق ایک صحیح قصہ کا بیان فرماتے ہیں۔

گشت بر عیسی یکے ابلہ رفیق　　استخوانہا دید در گوئے عمیق

گفت اے ہمراہ آں نام سنی ۔۔۔ کہ بداں تو مردہ زندہ مے کنی

مر مرا آموز تا احسان کنم ۔۔۔ استخوانہا را بداں با جاں کنم

یعنی ایک بے وقوف آدمی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ جارہا تھا، اس نے کچھ ہڈیاں ایک گڑھے میں دیکھیں۔

تو وہ رفیق ابلہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے کہنے لگا، اے رفیق محترم وہ اسم اعظم جس سے آپ مردہ کو زندہ کیا کرتے ہیں، مجھے بھی سکھلا دیجئے، تاکہ میں بھی یہ نیک کام کر دیا کروں اور سر دست ان ہڈیوں کو زندہ کروں۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک تو یہ کہ اسم اعظم کی برکت سے مردہ زندہ ہوسکتا ہے، دوسری یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا معجزہ احیائے اموات اسی اسم اعظم کی بدولت تھا، مولانا فرماتے ہیں۔

گفتہ خامش کن کہ آں کار تو نیست ۔۔۔ لائق نفاس و گفتار تو نیست

آپ نے فرمایا: چپ رہو، یہ تمہارا کام نہیں، اسم اعظم تمہاری بات اور کلام کے لائق نہیں ہے۔

اس سے ایک تیسری بات معلوم ہوئی کہ اس اسم کو جاننا اور اس سے کام لینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے اس کو اسم اعظم نہ بتانے کی وجہ یہ تھی کہ اس ودیعتِ عظمیٰ کو اٹھانے کے لئے اعلیٰ صلاحیت درکار ہے، اور وہ اس میں کہاں؟

غرض وہ شخص اصرار پر اصرار کرتا رہا، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے اس کو اسم اعظم سکھادیا، اور آگے روانہ ہو گئے، اس شخص نے فوراً ان ہڈیوں کے پنجر پر اسم اعظم پڑھ کر دم کیا، تو ایک ہیبت ناک شیر زندہ ہو کر سامنے آکھڑا ہوا جس کی وہ ہڈیاں

تھیں وہ اس کم ظرف و بے صبر آدمی کو چیر پھاڑ کر کھا گیا، اور اس کو اپنے ناواجب سوال اور نامناسب طلب کی سزا مل گئی، فی الواقع اسمِ اعظم کی عظمت کے لئے قلب بھی عظیم چاہیے۔

ہر سخن جانے دہر کے ساغرے دارد جدا
شربت سیمرغ نتواں برگلوئے موریخت

فصل دوم

اسماء حسنیٰ سے ہر اسم، اسم اعظم ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کسی نام کی تخصیص نہیں کی حالانکہ اپنے کئی نام بتلائے ہیں اگر ان ناموں میں سے کوئی نام لے کر مجھ سے کچھ مانگے، تو اس کو ضرور دیتا ہوں، جیسا کہ ارشاد باری ہے:

(۱) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۝ (سورۂ اعراف رکوع ۲)

اور اللہ کے سب ہی نام اچھے ہیں تو اس کو پکارو ان ناموں کے ساتھ۔

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (بنی اسرائیل رکوع ۱۲)

کہہ دے کہ تم اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جو کہہ کر پکارو گے اس کے سارے نام اچھے ہیں۔

(۳) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ (سورۂ حشر رکوع ۲)

وہ اللہ ہے پیدا کرنے والا، موجد، صورتیں بنانے والا اس کے کئی اچھے نام

ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ اسم اعظم کی تعیین میں اختلاف ہے، چنانچہ بعض کے نزدیک اسمِ اعظم کوئی معین اسم نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک اسم، اسم اعظم ہے، بشرطیکہ اس وقت اس کا دل غیر اللہ سے بالکل خالی ہو، اور نام والے کی ذات بے مثال کے تصور میں اس قدر محو ہو، کہ اس کے غیر کی خبر تک نہ ہو، اور ظاہر و باطن اپنے وجود کے ذرہ ذرہ میں وہی موجود ہو، وہی اسم اعظم ہے۔

فصل سوم

مضطر و عاجز کی خلوصِ دل سے دعا اسم اعظم ہے

بعض کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی ایسا نام نہیں ہے جس کو اسم اعظم کہا جائے، البتہ اتنا ظاہر ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکارنے میں اخلاصِ دل اور اضطراب کی ضرورت ہے، گویا عجز و انکساری اور زاری و بے قراری میں ہی اسم اعظم کا اثر ہے، حتیٰ کہ جس دل میں یہ کیفیت ہو، اور غیر اللہ سے علاقہ دلی بالکل منقطع ہو چکا ہو، تو اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم ہو وہی اسمِ اعظم ہوگا۔

(۱) حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام نے جب کمالِ اضطرار و بیقراری میں یہ کہا:

اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ (سورۂ قمر/۱۰)

میں مغلوب ہوں پس تو مدد کر۔

تو ان کی فوراً سنی گئی، اور تمام دشمن غرق ہو گئے۔

(۲) حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے نہایت بیقراری ہو کر اضطرار میں یہ کہا:

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○ (سورۂ یوسف/۸۳)

پس صبر بہتر ہے امید ہے کہ اللہ لے آئے گا میرے پاس ان سب کو وہی ہے خبردار حکمت والا۔

تو ان کی خواہش پوری ہو گئی۔

(۳) حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے جب مخالفین کے انکارِ حق سے بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو بے اختیار پکارنے لگے۔

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ○ (سورۂ قصص/۲۱)

اے میرے پروردگار مجھ کو نجات دے، ان ظالم لوگوں سے۔

تو ان کی دلی آرزو برآئی۔

(۴) حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے جب اپنی بیماری اور بیقراری میں یہ کہا:

اَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ○ (سورۂ انبیاء/۸۳)

مجھے ایذا پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت اور شفا بخشی۔

(۵) حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو سخت اضطراب میں یوں پکارا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ○ (سورۂ انبیاء/۸۷)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو بے عیب ہے میں بیشک گناہگاروں میں سے تھا۔

تو اللہ تعالی نے فی الفور رہائی عطا فرمائی۔

غرض ان تمام واقعات میں قبولیت کی وجہ صرف بیقراری اور زاری تھی، جس نے اس حالت میں جو اسم لیا، وہی اسم اعظم ہو گیا۔

(۶) کہتے ہیں کہ کسی نے امام جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا: آپ مجھے اسم اعظم بتلائیں، آپ نے ارشاد فرمایا: بہت اچھا، لیکن پہلے اس حوض میں اچھی طرح نہا دھو، پھر میں تم کو بتلا دوں گا، وہ شخص فوراً حوض میں جا کودا، پانی نہایت سرد تھا، اور موسم بھی جھاڑے کا تھا، لیکن حصول اسم اعظم کے اشتیاق میں اسے سردی محسوس نہ ہوئی، جب وہ حوض سے باہر نکلنے لگا تو امام صاحب کے خادموں نے کچھ پروانہ کی آخر جب وہ ان سے مایوس ہو گیا، اور سردی سے بھی تنگ آ گیا، تو پھر اس نے نہایت تضرع اور بیقراری سے بارگاہِ رب العالمین میں یوں عرض کی، اے میرے مولا! اس وقت تیرے سوا میرا بچانے والا کوئی نہیں ہے تو ہی مجھے بچا لے، خادموں نے یہ سن کر اسے فوراً نکال لیا، اور گرم کپڑے پہنا کر اسے گرم جگہ بٹھا دیا، جب اسے آرام میسر ہوا اور ہوش و حواس درست ہوئے، تو امام صاحب سے عرض کیا، کہ عالیجاہ! میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان ہی دے دی تھی، اب تو مجھے اسم اعظم بتلا دیں! آپ نے فرمایا: کہ یہی اسم اعظم تھا، جو تو نے اپنی مخلصی کے لئے پڑھا تھا، اس نے کہا، کس طرح؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے سب اسم، اسمِ اعظم ہیں، بشرطیکہ بندہ کو اپنی مطلب برآری کے لئے توجہِ کامل اور استغراقِ کلی حاصل ہو، گویا اس صورت میں جب کوئی غیر اللہ سے سب علاقے چھوڑ کر پوری توجہ سے اپنے خالق کو کسی نام سے پکارے، تو وہی اسمِ اعظم ہوگا، چنانچہ جب تو نے دیکھا، کہ ہمارے

خادم تم کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں، اور تمہاری منت وزاری کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے، تو تم نے ہم لوگوں سے مایوس ہوکر نہایت بیقراری کی حالت میں خلوصِ دل سے اپنے خالق کو کسی اسم سے پکارا، تو اس نے تیرے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی تیری فریاد سن کر تجھے بچالیا، پس تیری فریاد رسی کے لئے وہی اسم اعظم ہوگیا۔

(۷) کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی، عالیجاہ! آپ مجھے اسم اعظم بتلائیں، آپ نے فرمایا: اسمِ اعظم کوئی خاص اسم نہیں ہے، بلکہ جب دل کو غیر اللہ سے خالی کر کے اسے کسی نام سے پکارا جائے، تو چونکہ وہ پکار فوراً سنی جاتی ہے اس لئے وہی اسمِ اعظم ہوتا ہے۔

(۸) کہتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت جنید بغدادی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی، کہ میرا بیٹا گم ہوگیا ہے، آپ دعا فرمائیں کہ وہ بخیریت تمام گھر آجائے، آپ نے فرمایا: جا صبر کر، وہ چلی گئی، پھر گھر سے ہوکر واپس آئی اور وہی عرض کی، فرمایا: جا صبر کر اسی طرح وہ اپنی بے قراری میں بار بار آتی، آپ اس کو یہی فرماتے، کہ جا صبر کر، آخر الامر اس نے نہایت بیقرار ہوکر عرض کی، کہ اب مجھ سے صبر نہیں ہوسکتا، میں سخت بے تاب ہوں آپ نے فرمایا اگر تیری یہ حالت ہے، تو جا اپنے بیٹے کو آیا ہی جان، چنانچہ جب وہ گھر گئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کا بیٹا واقعی گھر میں آیا ہوا ہے، پھر خوشی خوشی آپ کی خدمتِ مبارک میں حاضر ہوکر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا، کسی نے آپ سے پوچھا، کہ آپ نے کیوں کر کہہ دیا تھا، کہ تو اپنا بیٹا گھر ہی جان، فرمایا: کہ جب اس عورت کی بیقراری واضطرابی حد تک پہنچ گئی، تو میں نے اپنی قوتِ ایمانی سے اسے کہہ دیا، کہ تیرا بیٹا آچکا، کیوں کہ اس کی حالت شہادت دے رہی تھی، کہ اس کی اجابتِ دعا اور مشکل کشائی کا وقت آچکا ہے، اور وعدہ ربانی پورا ہونے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ (سورۂ نمل/۶۲)

بھلا کون بیقراری کو پہنچتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور برائی کو دور کر دیتا ہے۔

پس ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے، کہ اسم اعظم کوئی معین اسم نہیں ہے، بلکہ دعا کرنے والا مصیبت و بلا میں اپنے دل کو ماسوی اللہ سے خالی اور سب علاقوں کو قطع کر کے باخلاصِ قلب نہایت الحاح وزاری اور اضطرار و بیقراری سے اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی نام لے کر پکارے تو اجابتِ دعا اور حصولِ تمنا کے لئے پورا اثر رکھتا ہے گویا وہی اسمِ اعظم ہے۔

ہر مشکل اور ہر مرض کا علاج

عمل (۱) ہر ایک اسم اعظم جو اوپر مذکور ہو چکے۔

ترکیب: اگر کوئی طالب حضورِ قلب کے ساتھ اسمائے مذکورہ میں سے کوئی اسم باطہارتِ کاملہ ہر روز بلا ناغہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ جس مطلب کے لئے پڑھے، کامیاب ہوگا، یاد رہے کہ جس اسم کو پڑھے بحسابِ جمل جتنے عدد اس کے ہوں، اس تعداد کے مطابق ہر روز پڑھے، اور جتنے حروف ہوں اتنے ہی دن پڑھے لیکن اول و آخر تین بار درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے، اگر ناغہ ہو جائے، تو پھر نئے سرے سے پڑھا جائے۔

عمل (۲) اسمائے اعظم یعنی ھُوَ اللّٰہُ ○ رَبِّ رَبِّ ○ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ○ یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ اَلۡحَلِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ○ یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ

يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ وَاحِدٌ لَّآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِيْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَاِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ (رواہ ابن ماجہ) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَابَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ ○ يَامَنْ لَهٗ وَجْهٌ لَا يَبْلٰى وَنُوْرٌ لَّا يُطْفٰى وَاسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَبَابٌ لَّا يُغْلَقُ وَسِتْرٌ لَّا يُهْتَكُ وَمُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْئَلَتِيْ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الزَّكِيِّ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَ سُرَادِقِ الْحَمْدِ وَ سُرَادِقِ الْقُدْرَةِ وَ سُرَادِقِ السُّلْطَانِ وَ سُرَادِقِ السِّرِّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ يَارَبِّ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ النُّوْرُ الْبَارُّ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الصَّادِقُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ نُوْرُهُنَّ وَ قَيِّمُهُنَّ ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ حَنَّانٌ مَنَّانٌ نُوْرٌ دَائِمٌ قُدُّوْسٌ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ○

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ خوشبو پاس رکھ کر خلوت میں ہرروز بلاناغہ چالیس روز تک انیس بار نماز فجر وعشاء کے بعد پڑھا جائے، اوردورانِ وظیفہ کسی سے بات چیت نہ کی جائے۔

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادری رضوی کتب خانہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور
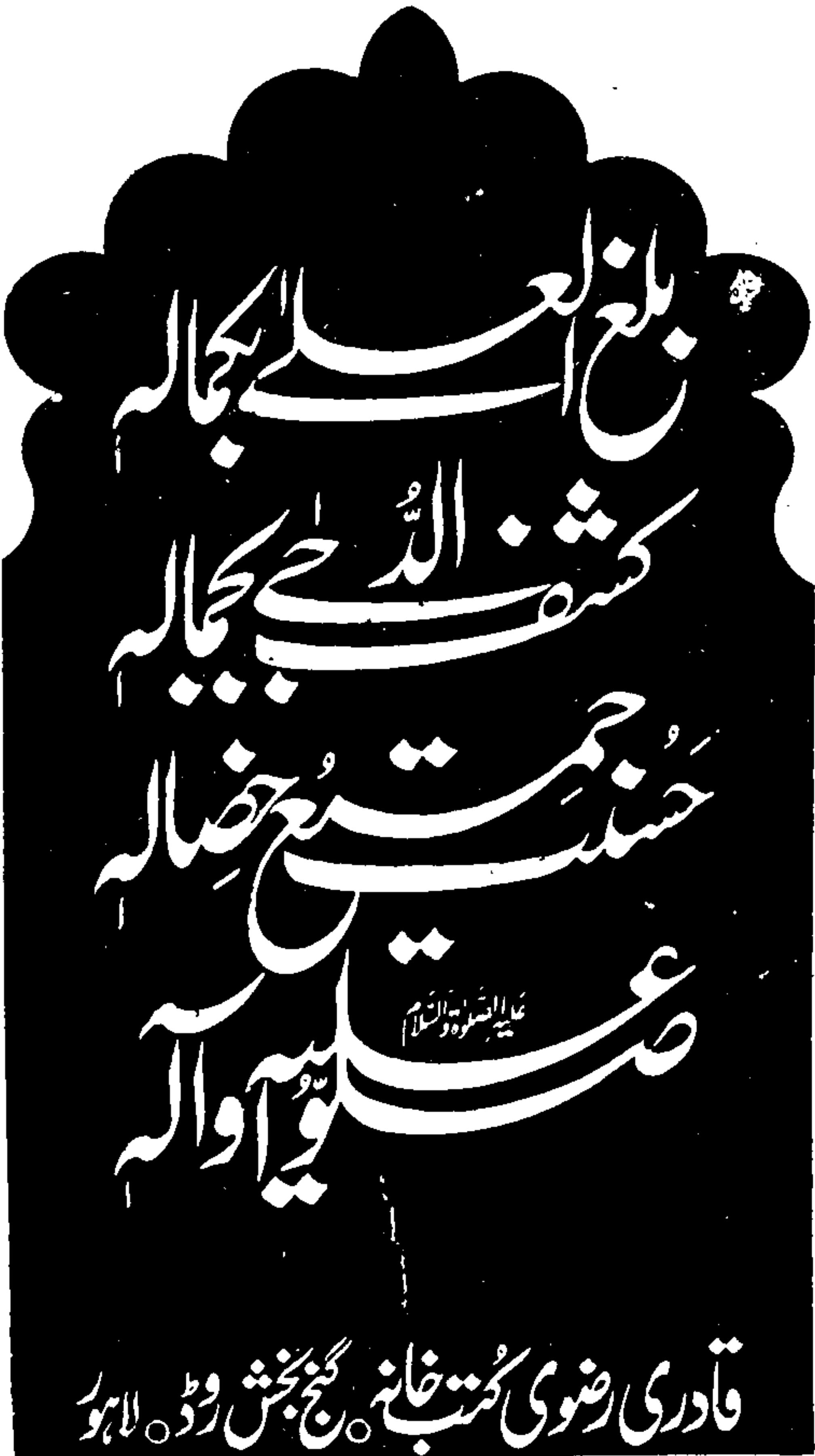
عامل بنانے والی کتاب

حصہ پنجم

مشائخی عملیات

حصہ اول

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُكَ اللّٰهُمَّ عَلٰی مَا اَوْضَحْتَ لَنَا مِنْ سُبُلِ الْهِدَايَةِ وَ الرَّشَادِ وَ هَدَيْتَ اِلٰی طُرُقِ السَّلَامَةِ وَالسِّدَادِ وَنُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی نَبِيِّكَ الْاَكْرَمِ وَ رَسُوْلِكَ الْاَعْظَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ مَبْعُوْثٍ اَرْسَلْتَهٗ بِالْاٰيَاتِ وَ الْهُدٰی ○ فَلَاحَ بِهٖ نُوْرُ الْفَلَاحِ وَتَجَلّٰی بِهِدَايَتِهٖ ظَلَامُ الرَّدٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ السَّالِمِيْنَ مِنْ سَائِرِ الصِّفَاتِ الرَّدِيَّةِ ○ الْفَاطِمِيْنَ نُفُوْسَهُمْ عَنْ جَمِيْعِ الْحُظُوْظِ النَّفْسِيَّةِ وَ الشَّهْوَاتِ الدَّنِيَّةِ ○

بعد حمد وصلوٰۃ کے بندۂ خیر ابو البشیر محمد صالح سجادہ نشین قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا مولوی مہت علی نقشبندی قادری چشتی سہروردی طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ، ساکن میترنوالی ضلع سیالکوٹ، حنفی مذہب صوفی مشرب احباب کی خدمت اقدس میں رقمطراز ہے، کہ راقم نے اس حصہ کو تقریبا دو مطبوعہ اور غیر مطبوعہ عربی فارسی اردو کتب اعمال سے انتخاب کیا ہے، اور اس میں حتی المقدور غیر مشروعہ اعمال سے اجتناب کیا گیا ہے، تاکہ علم کے شائق باطل اور غلط اعمال سے محفوظ رہیں اور صحیح طریق کو استعمال کر کے خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہو، ہاں اگر کوئی صاحب اس میں غیر مشروعہ عمل پائیں، تو اس کو ہرگز استعمال میں نہ لائیں، بلکہ راقم کو مطلع فرما کر مشکور فرمائیں، تاکہ آئندہ طبع میں اس کی اصلاح کر دی جائے، امید واثق ہے، کہ شائقین کو اس کتاب کی موجودگی میں پھر کسی اور کتاب اعمال کے دیکھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اس کے دوسرے حصہ میں ہند اور پنجاب کے مشہور و معروف گدی نشینوں

اورعاملوں کے مجرب ونایاب اعمال مع ان کے خاندانی حالات کے درج کیے گئے ہیں، جن کو سال ہا سال کی جدو جہد اور محنت و جانفشانی سے فراہم کیا گیا ہے، اور اسی میں میں نے اپنا خاندانی ا(یہ راقم کے والد صاحب کے مجربات کا ذخیرہ ہے) بیاض کا خلاصہ بھی شامل کر دیا ہے، تا کہ ہر شائق کو بغیر تکلیف اٹھائے تیار کیا کرایا خوانِ نعمت ہاتھ لگ جائے، اور وہ اس ذخیرہ سے منتفع ہو کر راقم الحروف کو دعائے خیر سے یاد کرے، تا کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بروزِ قیامت اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔

زاہدوں کو ہے سدا مطلوب جنت در قصور
میری جنت ہے رسول پاک کا قرب وحضور

تمہید

اعمال ونقوش کی حقیقت

اعمال ونقوش دراصل دعا کا نام ہے جن کے استعمال کے طریقہ مشائخ اور عاملوں نے مختلف طور پر تجویز کئے ہیں، لیکن قرآن وحدیث صرف عجز وانکساری کے کلمات بدرگاہِ ربّ العلمین عرض کرنا سکھلاتا ہے، مگر مشائخ اور عاملین اسماء وسورتوں کو بشکل نقش بطریقہ جمل بھی سکھلاتے ہیں، اوران اعمال ونقوش کے استعمال کے طریقے بھی مختلف ہیں، جیسا کہ شروع کتاب میں مدلل اور مفصل بیان کیا جاچکا ہے۔

مپندار ازیں در کہ ہرگز نہ بست

کہ نومید گردد برآوردہ دست

اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ قرآن مجید صرف عملیات وتعویذات ہی کے لئے نازل ہوا ہے، تو جہالت ہے کیوں کہ قرآن مجید درحقیقت تعلق اللہ واستوار وخوشگوار بنانے کی تعلیم کے لئے نازل ہوا ہے یہ تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد اور حقوق النفس کے کماحقہ ادا کرنے سے استوار ہوتا ہے، قرآن مجید میں ان حقوق کی حدود قائم کی گئی ہیں، جن کو ادا کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں، اوران کو ادا کرنے کی صورت میں دنیا وآخرت میں جو نتائج قبیحہ مرتب ہوتے ہیں، ان سے متنبہ کیا ہے، مگر چونکہ کلمات اللہ تبلیغِ احکام کے علاوہ بہت سی باطنی برکات پر بھی مشتمل ہیں، اس لئے بہت سی آیتوں اور سورتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام عملیات کے طور پر دفعِ مصائب کے لئے بھی پڑھتے تھے جن کی برکت سے وہ مصیبت دور ہو جاتی تھی۔

قرآن مجید کے شفا ہونے کے دلائل

اس کتاب کے پہلے حصوں میں قرآن واحادیث سے یہ امر وضاحت کے ساتھ ثابت کیا جاچکا ہے، کہ قرآن مجید ازالہ مرض جسمانی اور روحانی کے لئے مجرب اور اکسیر ہے، اسی طرح آئمہ مجتہدین علمائے متقدمین اور صلحائے متاخرین بھی اپنے اپنے تجربات سے اس کی تائید فرماتے ہیں، اور اپنے تجویز کردہ اعمال میں آیات کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں چنانچہ۔

قال الامام التمیمی فایاك والتهاون بخواص كتاب الله ادبتم وشاهل فی الاعتقاد اتحد الدنیا والآخرة وَ الْعِیَاذُ بِوَجْهِ اللهِ الْعَظِیْمِ فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَ هُوَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ: مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ وَ کَذَا یَقُوْلُ: وَلَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ○ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا مُوْقِنًا قَرَءَ الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَزَالَ وَ کَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ خُذْ مِنَ الْقُرْآنِ مَا شِئْتَ لِمَنْ شِئْتَ (خزینۃ الاسرار) حوالہ نہ ملنے کی وجہ سے عبارت درست نہ ہوسکی

امام تمیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ قرآن کی خاصیتوں سے بے پرواہی کرنے اور اس کے اعتقاد سے غفلت کرنے سے بچو ورنہ دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھاؤ گے، خدا بچائے، وہ خدا جو سب سے زیادہ سچا ہے، فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھا نہیں رکھی، دوسری جگہ فرماتا ہے، کہ اس میں ہر تر و خشک موجود ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص قرآن مجید کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ اپنی جگہ سے ہل جائے، اور یہ بھی فرمایا: کہ جو چاہو اور جس کے لئے چاہو، قرآن مجید سے حاصل کرو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں:

''عظیم کیمیا قرآن عظیم است وافضل ان سورۃ فاتحۃ الکتاب وقراءتِ معوذتین وآیۃ الکرسی وآیاتیکہ مشتمل اندر برمعنی استعاذہ۔

تمام رقیہ جات سے بڑا رقیہ قرآن مجید ہے اس میں سے افضل سورۃ فاتحہ سورۃ فلق سورۃ ناس اور آیت الکرسی اور وہ آیات جو اللہ کی پناہ چاہنے کے معنی پر مشتمل ہیں۔

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر اتقان میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ ابن التین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہے کہ تعویذ جھاڑ پھونک کرنا قرآن مجید اور اسمائے باری تعالی کے ذریعہ سے یہ طب روحانی ہے، جبکہ یہ باتیں نیک بختوں شریعت کے پابند لوگوں کے ذریعہ سے ہوں اللہ تعالی کے حکم سے شفا حاصل ہوگی، اور چونکہ ایسے نیک لوگ کم رہ گئے، اس وجہ سے لوگ طب جسمانی کی طرف مجبور ہوکر توجہ کرنے لگے چنانچہ اس زمانہ میں لوگوں کا رجحان طب روحانی کی طرف بالکل ہی نہیں رہا۔

غرض یہ ہے کہ علاج حقیقی دراصل طب روحانی ہے، تو طب جسمانی سے علاج کرنا ممنوع نہیں کیوں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسمانی طب سے اپنا علاج کیا ہے، اور لوگوں کو بھی رغبت دلائی ہے، مگر آپ کو روحانی علاج زیادہ تر منظورِ نظر اور مرغوب طبع تھا، چنانچہ احادیث شریف میں ہے:

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً ○ (رواہ البخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے کوئی مرض پیدا نہیں کیا جس کے لئے شفا پیدا نہ کی ہو۔

(۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِءَ بِإِذْنِ اللهِ (رواہ مسلم)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک مرض کے لئے دواء ہے جب اس مرض کی دواء مل جاتی ہے تو اللہ تعالی کے حکم سے صحت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۳) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ (رواہ احمد)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی نے کوئی مرض نہیں پیدا کیا جس کے لئے شفا پیدا نہ کی ہو، جس نے اس بات کو سمجھ لیا سمجھ لیا اور جس نے نہ سمجھا نہ سمجھا۔

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَوَاءٌ وَاحِدٌ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا هُوَ قَالَ: الْهَرَمُ (رواہ الترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے کوئی مرض پیدا نہیں کیا جس کے لئے شفاء پیدا نہیں کی مگر صرف ایک مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں صحابہ نے پوچھا کہ وہ کیا مرض ہے آپ نے فرمایا: بڑھاپا۔

یہ احادیث نبویہ امراضِ قلب، روحِ بدن وغیرہ امراض کے معالجات کے لئے شروع ہونے پر دال ہیں۔

باب اول

اعمالِ محبت وعداوت

حب کے اعمال سے مقصود یہ ہے کہ دو اشخاص میں نیک اور پاک ربط قائم ہو جائے، مثلاً میاں بیوی میں تاکہ ان کی باہمی محبت گھر کی خوشحالی اور اولاد کی اچھی تربیت کا باعث ہو، یا ایک نیک نیت مرد یہ چاہے، کہ فلاں عورت اس سے نکاح کرنے پر مائل ہو جائے، اور نکاح میں عورت کی مصالح ذاتیہ کو کوئی نقصان پہنچنے کا بھی احتمال نہ ہو، یا دو ایسے دوستوں میں گہری محبت قائم ہو جائے جن کی الفت کسی نفسانی ہوس اور شہوانی خیالات پر نہیں، بلکہ مستحسن اور شائستہ مقاصد پر مبنی ہو، پھر ان صورتوں میں بھی اعتدال اور حفظِ حقوق کا پہلے مدنظر رہنا ضروری ہے، ورنہ اگر میاں بیوی میں باہمی رابطہ کی کوئی غیر معتدل حالت چاہیں، تو وہ گناہ سے خالی نہیں، جیسے بعض عورتیں اس غرض سے تعویذ وغیرہ کروایا کرتی ہیں کہ خاوند کے تمام اختیارات اور ارادے بیوی کے ماتحت ہو جائیں، اور بیوی کو اس پر وہ اقتدار و فوقیت حاصل ہو جائے، جو آقا کو غلام پر ہوتا ہے۔

علاوہ اس کے جو لوگ غیر عورت کو حرام کاری کے لئے مسخر کرنے یا اس کے مصالح کو تباہ کر کے نکاح میں لانے، یا کسی لڑکے کو ناجائز فعل کے لئے اپنے تابع بنانے یا کسی اور ناپاک مقصد کے لئے اعمال کرتے ہیں، وہ سنگین جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (جس سے اللہ تعالی اور اس کا رسول ناراض ہیں اور یہ فعل حرام ہے، ایسے فعلوں کے سبب سیدنا لوط علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم پر عذاب آیا)

فصل اول

حب وتسخیر کے اعمال

(۱) عمل: يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۝

(سورۂ بقرہ/۱۶۵)

ترکیب: شروع چاند میں عصر کے بعد مسجد کے اندر شمال اور مغرب کے درمیان رخ کر کے با طہارت کاملہ چار زانو بیٹھ جائے، اور بائیں پاؤں کا انگوٹھا دائیں پاؤں کے انگوٹھے، اور انگلی میں پکڑ لے، پھر مطلوب کا تصور کر کے سترہ سو ۱۷۰۰ بار یہ آیت پڑھے، لیکن ہر سو بار کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھے، اور سترہ یوم تک اس کو جاری رکھے۔

(۲) عمل بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ سات ۷۸۶/سو چھیاسی بار پڑھ کر پانی یا مصری پر دم کر کے مطلوب کو پلایا یا کھلایا جائے، اس کو سات روز تک بلاناغہ کیا جائے اگر اس کی زکوۃ نکالی جائے تو پھر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

زکوۃ نکالنے کا طریقہ

بسم اللہ شریف کو سات سو چھیاسی بار پیر کے دن سے شروع کر کے ہر روز بلاناغہ با طہارت کاملہ چالیس روز تک پڑھا جائے، اور یہ وظیفہ ہر روز ایک ہی وقت اور ایک ہی جگہ پر کیا جائے، قبلہ رخ دو زانو بیٹھ کر خشوع وخضوع کے ساتھ تنہائی

میں پڑھا جائے، اثنائے وظیفہ میں کسی سے بات چیت نہ کی جائے، اور خوشبو وغیرہ ضرور اپنے پاس رکھے، چلہ کے بعد ہر روز بلا ناغہ ایک سو بار پڑھا کرے، تاکہ عمل کا اثر باقی رہے۔

(۳) عمل: وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ (سورہ انفال/۶۳) عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورہ ممتحنہ/۷) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ○ (سورہ بقرہ/۱۶۵)

ترکیب: ان آیات کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھے، پھر اس کے نیچے طالب اور مطلوب کا نام مع ولدیت لکھ کر طالب کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

(۴) عمل: هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَافِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ○ (سورہ انفال/۶۳)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مصری پر دم کر کے مطلوب کو سات روز تک بلا ناغہ کھلایا جائے۔

(۵) عمل: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْآ اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا وَ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ (سورہ بقرہ/۱۶۵)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر شیرینی پر دم کیا جائے، پھر مطلوب کو اکیس یوم تک بلا ناغہ کھلایا جائے۔

(۶) عمل: نقش ااا ھ ااا ۵ ۸۱ ے

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

علی حب فلاں بنت فلاں

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ مشک وزعفران سے لکھ کر کاغذ پر لکھ کر دودھ میں گھول کر مطلوب کو پلایا جائے لیکن پلانے سے پہلے تین مرتبہ کلی کر کے اس میں ڈال دی جائے، بشرطیکہ مطلوب اس سے کراہت نہ کرے، اس عمل کو تین یا سات روز تک جاری رکھا جائے، اگر مرد کے واسطے ہو تو اس کے باپ کا نام لکھا جائے، اور اگر عورت کے لئے ہو تو اس کی والدہ کا نام اگر اس کی زکوۃ نکال لی جائے، تو پھر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔

زکوۃ: اس نقش کو باطہارت کاملہ اکتالیس بار ہر روز بلا ناغہ چالیس روز تک لکھا جائے، اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دی جائیں، چلہ کے بعد پانچ بار ہر روز بلا ناغہ لکھتے رہنا چاہیے تا کہ عمل کا اثر ہمیشہ قائم رہے۔

عمل نمبر ۷:

۷۸۶

۴	۳	۸
۹	۵	۱
۲	۷	۶

نام طالب ومطلوب

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ چالیس بار چالیس روز تک لکھا جائے، اور اس کے نیچے طالب اور مطلوب کا نام لکھا جائے اور ہر روز ان کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دی جائیں۔

عمل (۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

الحب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

ترکیب: پیپل کا ایک پتہ لے کر باطہارت کاملہ اس کی سیدھی طرف سورہ کوثر اور الٹی طرف یہ نقش لکھا جائے، اور اس کے نیچے پہلے مطلوب کا نام پھر طالب کا نام مع ولدیت لکھا جائے، پھر اس پتہ کو کسی پرانے غیر استعمال کنویں میں ڈال دیا جائے۔

(۹) یہ نقش

۷۸۶

۹	۱۲	۱۵	۲
۱۴	۳	۸	۱۲
۴	۱۷	۱۰	۷
۱۱	۶	۵	۱۶

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

یا یہ

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۴
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

حب فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

ترکیب: ان دونوں میں سے کسی ایک نقش کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھا جائے اور اس کے نیچے پہلے طالب کا نام پھر مطلوب کا نام لکھا جائے، پھر مطلوب کو دودھ یا شربت وغیرہ میں گھول کر پلایا جائے۔

حاکم وغیرہ کو مہربان کرنے کے اعمال

(۱) عمل

کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیۡتُ حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیۡتُ ○

ترکیب: باطہارت کاملہ تین بار بسم اللہ شریف پڑھ کر کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیۡتُ پڑھے اور پہلے لفظ کو پڑھتے وقت اس کے پانچوں حرفوں پر دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرتا جائے، پھر حٰمٓ عٓسٓقٓ حُمِیۡتُ پڑھے، اور اس میں بھی پہلے لفظوں کے پانچوں لفظوں پر بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو باری باری بند کرے، پھر کھیعص کے ہر حرف کو پڑھتا جائے، اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو باری باری کھولتا جائے اور حم عسق کو پڑھتے ہوئے بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلی کو کھولتا جائے، پھر نظر بچا کر حاکم وغیرہ کی طرف دم کرے۔

(۲) عمل: فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ○ (سورۂ بقرۃ/۱۳۷)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ایک کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر بازو پر باندھے، یا کثرت سے اس کو پڑھے۔

(۳)عمل: كَمْ آتَيْنٰهُمْ مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۝ (سورہ بقرہ/۲۱۱)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر کے مطلوب کے سامنے جائے۔

بے فرمان اولاد کو تابعدار کرنے کے لئے عمل

عمل: وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝

(سورہ احقاف/۱۵)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ اکتالیس بار ہر نماز کے بعد چالیس روز تک بلا ناغہ پڑھا جائے، اور تین چلہ تک اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

لڑکی کے نکاح کے لئے لڑکا ملنا

عمل: نقش......................

۷۸۶

ص	ط	ع	د	ك
ك	ص	ط	ح	ف
ق	ك	ص	ط	ع
ح	ف	ك	ص	ع
ط	ف	ك	ع	ع

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ ایک مہرہ دار کاغذ پر لکھ کر لڑکی کی کمر پر باندھ دیا جائے، انشاء اللہ بہت جلد مطلوب مل جائے گا۔

نکاح کے لئے نیک بخت لڑکی ملنے کا عمل

عمل: وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ

اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝ أُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ (سورۃ فرقان/۷۴تا۷۶)

ترکیب: ہر ماہ کے شروع میں تین روز متواتر روزہ رکھے جائیں، اور رات کو سونے کے وقت ان آیات کو باطہارت کاملہ اکیس بار پڑھا جائے، اور تین ماہ تک اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

ہر دل عزیز ہونے کے لئے عمل

عمل: نقش

۷۸۶

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن
الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له
لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا
يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا	احد

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ ہرن کی جھلی پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

اطلاع: یہ عمل ہلاکیٔ دشمن بدکاری سے بچنے دفع دردسر و بخار مفقود الخبر اور چور کا پتہ معلوم کرنے کے لئے بھی مجرب ہے۔

ازالۂ عشق وغلبہ شہوت کا عمل

عمل: وہ تمام اسمائے حسنیٰ جن میں "ی" آتا ہے، مثلاً حلیم، علیم، قدیر، خبیر، علی، عظیم، رحیم، مجید، حمید، کریم، محی، محصی، وغیرہ

ترکیب: ان اسماء کو مٹی یا چینی کے برتن پر باطہارت کاملہ لکھ کر سات روز تک علی الصباح نہار منہ ایک دو گھونٹ پانی میں ڈال کر مریض کو پلاتے رہیں۔

فصل دوم

تفرقہ وتباہی اعداء کے اعمال

جب دشمن کسی قسم کی اذیت پہنچاتا ہے، تو اس سے بدلہ اور انتقام لینے کا جذبہ ایک تقاضائے بشری ہے، اگرچہ انصاف انتقام کی اجازت دیتا ہے، مگر اخلاقِ خوباں اس سے انکار کرتے ہیں، چنانچہ جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عفو از گناہ فضل بود ، انتقام عدل
زاں تابہ ایں زچرخ بدیں تازمیں رہ است
کے فضل را گذارد ، آرد بعدل روے
دانا کہ از تفاوت ایں ہر دو آگاہ است

بعض علماء فرماتے ہیں کہ دشمن سے انتقام لینے کی بجائے، اس کے ساتھ احسان وسلوک کرنا بہتر ہے، چنانچہ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

بدی را بدی سہل باشد جزا گر مردی احسن الی من اسا

(یہ شعر ایک حدیث کی ترجمانی کرتا ہے، جو اس طرح ہے: صِلْ مَنْ

قَطَعَكَ وَ اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَائَكَ ، یعنی جو تجھ سے تعلق کاٹے تو اس سے تعلق کو جوڑ اور جو تجھ سے برا کرے تو اس سے نیکی کر، اس مفہوم کی اور احادیث بھی ہیں، ایک حدیث یوں ہے: یَاعُقْبَۃُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَ اَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَ اَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ○ مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث نمبر ۱۶۶۹۶، معنی ہے اے عقبہ! جو تجھ سے تعلق توڑے تو اس سے جوڑ اور جو تجھے محروم رکھے تو اسے عطا کر اور اس شخص سے منہ پھیر لے جس نے تجھ پر ظلم کیا، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ہاں بعض بدطینت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی ایذاء رسانی اور نیش زنی بچھو کی طرح مقتضائے طبیعت ہوتی ہے، ان کے ساتھ حسن سلوک اور درگذر کرنا لاحاصل ہے۔

نکوئی بابداں کردن چناں است   کہ بدکردن بجائے نیک مرداں

لہذا ایسے دشمن کی سرکوبی کرنا ضروری اور لازم ہے، لیکن اس میں اتنی احتیاط ضرور چاہئے، کہ جو سزا اس کو دی جائے، وہ اس کی بدسلوکی سے زیادہ نہ ہو، علاوہ اس کے بعض شریر بالطبع لوگوں کی شر کا سلسلہ غیر محدود ہوتا ہے، ان کو ایذائے خلق میں خاص لطف آتا ہے، ایسے اشخاص کی پاداش بھی انتہائی ہونی چاہئے، لہذا ایسے اشخاص کے لئے تباہی خیز اعمال سے کام لینا جائز ہے۔

متشرع صوفی کہتے ہیں، کہ جب کسی کو اپنے موذی دشمن سے پالا پڑے تو اس کے قتل وہلاک پر فوراً ہل نہ پڑو بلکہ پہلے ایسی تدابیر و اعمال سے کام لو جن سے اس کے دل میں صلح وغیرہ کے حالات پیدا ہو جائیں، اگر اس سے کام نہ چلے، تو پھر ایسے اعمال اختیار کرو، جن سے خوف زدہ ہو کر سلامت روی پر آ جائے، اگر وہ بھی کارگر نہ ہو تو کوئی تکلیف میں مبتلا کرنے والے اعمال عمل میں لائے جائیں مگر اپنے اعمال سوچ سمجھ کر کرنے چاہئیں، زندہ کو مردہ کرنے کا موقع پھر بھی مل سکتا ہے،

مگر مردہ کو زندہ کرنا پھر محال ہو جاتا ہے۔

کہ سہل است لعلِ بدخشاں شکست　　شکستہ نہ شاید دگربار بست

کبھی فریق مخالف اور اعداءِ مخاصم اپنے جتھے کے بل بوتے پر اور کبھی اعلیٰ عہدے کے گھمنڈ پر اور کبھی اپنے دوستوں اور ثروت کے غرور میں ایذاء رسانی کیا کرتا ہے، ایسوں کی اصلاح اور درستی کے لئے اعمال کا استعمال کرنا ضروری ہے، مگر یہ خیال رہے کہ بھائی بھائی میں اور میاں بیوی یں تفرقہ ڈالنے کے لئے کوئی عمل کسی صورت بھی نہیں کرنا چاہئے، ہاں جس مرد وعورت میں ناجائز تعلق اور ناجائز عشق اور محبت کا رابطہ ہو جائے، ان میں تفرقہ ڈالنا جائز اور ثواب کا کام ہے۔

محض اپنی ذاتی ضروری اور جائز کام مس آ کر میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دینے کی کوشش کرنا شدید جرم بلکہ شیطانی فعل ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالی نے شیطان صفت یہود کا حال یوں بیان فرمایا ہے:

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ○

”یہ یہودی لوگ ہاروت و ماروت سے ایسے سحر اور منتر سیکھ لیتے تھے، جس سے میاں بیوی میں تفرقہ ڈال دیتے ہیں“ اور اس سے پہلے فرمایا:

اِتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ ○

اور تابع ہوئے اس ساحرانہ عمل کے جو شیطان پڑھا کرتے تھے“ پس جادو خصوصا وہ جادو جو زوجین کی تفرقہ اندازی کے لئے کام میں لایا جاتا ہے، خاص شیطانی فعل ہے، جو شخص اس جرم کا ارتکاب کرے گا، وہ شیطان کا چیلا ہے بلکہ اس کے سب شیاطین سے زیادہ محبوب چیلا ہے، چنانچہ ایک حدیث بھی اس پر شاہد ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يُفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ

مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ (رواہ المسلم ، حدیث نمبر ۵۰۳۲، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب تریش الشیطان بعثہ سرایاہ...... مسند احمد بن حنبل)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے اور اپنے لشکروں کو مخلوق خدا کے گمراہ کرنے کے لئے روانہ کرتا ہے جو شیطان کوئی برا فتنہ کر کے آتا ہے اس کو سب سے زیادہ اپنے قریب بٹھاتا ہے ایک شیطان آتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ میں نے یہ کیا اور یہ کیا تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، فرمایا جب ایک اور شیطان آتا ہے کہتا ہے کہ میں نے ایک میاں اور بیوی میں سخت نا اتفاقی ڈالدی تو فرمایا: شیطان اسے اپنے پاس بلاتا ہے اور اپنے سینہ سے لگالیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے اچھا کام کیا ہے۔

ظالم اور دشمن کی ہلاکت کا عمل

عمل: سورۃ فاتحہ اور باقی تمام سورتوں کی پہلی پہلی آیات کا مجموعہ مثلا الٓمّٓ، ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَارَيْبَ فِيْهِ ، الٓمّٓ ۚ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وغیرہ (قرآن مجید سے یاد کرلی جائیں،)

ترکیب: باطہارت کاملہ دو رکعت نماز پڑھے، اس میں سورۃ ناس کے بعد قرآن مجید کی ہر سورت کی پہلی آیت پڑھے یعنی نصف آیات پہلی رکعت میں، اور نصف دوسری رکعت میں پڑھی جائیں چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ امام بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ شیخ ابن ناصر اپنے استادوں سے اور وہ میمونہ جو بغداد کی رہنے والی تھیں، روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میرے پڑوسی نے مجھے

تکلیف دی میں نے دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کی کہ ہر رکعت میں ہر سورت قرآنی کے شروع کی ایک ایک آیت پڑھی، پھر بعد نماز کے میں نے دعا مانگی کہ اے اللہ تو مجھے اس کام میں کفایت کر یعنی اس پڑوسی کی ایذاء مجھ سے دور کر پھر میں سو گئی، اور اس حال میں جاگی کہ وہ پڑوسی صبح کے وقت اوپر سے نیچے اترا اور میں اس کے پاس تھی اس کا قدم پھسلا اور وہ گر کر مر گیا۔

اس عمل کی مکمل آیات

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ○ الٓمّٓ ○ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ الٓمّٓصٓ

كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ○ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○ بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ○ الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ○ الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ○ الْمَر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○ الر كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ○ الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ○ أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا

حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ
عِوَجًا ○ كٓهٰيٰعٓصٓ ○ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا
○ طٰهٰ ○ مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى ○ اِقْتَرَبَ
لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ○ يَآ اَيُّهَا
النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ قَدْ
اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنَاهُ وَفَرَضْنَاهُ وَاَنْزَلْنَاهُ
فِيْهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ
الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا ○
طٰسٓمٓ ○ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ○ طٰسٓ تِلْكَ
آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ○ طٰسٓمٓ ○ تِلْكَ آيَاتُ
الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ○ الٓمٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْآ اَنْ
يَّقُوْلُوْآ آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ○ الٓمٓ ○ غُلِبَتِ الرُّوْمُ
○ الٓمٓ ○ طٰسٓمٓ ○ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيْمِ ○
الٓمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ○

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ صٓ ؕ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ كَذٰلِكَ يُوْحِيْۤ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ حٰمٓ ○ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۖ

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ قٓ ج وَ الْقُرْاٰنِ

الْمَجِيْدِ ○ وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ○ وَ الطُّوْرِ ○ وَالنَّجْمِ اِذَا

هَوٰى ○ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ○ اَلرَّحْمٰنُ

○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۖ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ

فِيْ زَوْجِهَا وَ تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَ اللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ج اِنَّ

اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ○ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي

الْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا

تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ

اِيَّاكُمْ ط اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا

فِيْ سَبِيْلِيْ وَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ج تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ

اَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَ مَآ اَعْلَنْتُمْ ج وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا

يَسْطُرُوْنَ ○ اَلْحَآقَّةُ ○ مَا الْحَآقَّةُ ○ سَاَلَ سَآئِلٌ
بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ
قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قُلْ اُوْحِيَ
اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
○ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ يٰٓاَيُّهَا ا
لْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ○ هَلْ
اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا
مَّذْكُوْرًا ○ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ○ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ وَ
النّٰزِعٰتِ غَرْقًا ○ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ○ اِذَا الشَّمْسُ
كُوِّرَتْ ○ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ○ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ○ اِذَا
السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ○ وَالسَّمَآءِ وَ
الطَّارِقِ ○ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ○ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ
الْغَاشِيَةِ ○ وَالْفَجْرِ ○ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ○ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا
الْبَلَدِ ○ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ○ وَ
الضُّحٰى ○ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَالتِّيْنِ وَ

الزَّيْتُوْنِ ○ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ○ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ○ وَ الْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ○ اَلْقَارِعَةُ ○ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِىْ خُسْرٍ ○ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ○ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ○ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ○ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ اِنَّآ اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ○ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ○ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○

(مصنف نے تمام سورتوں کی یہ آیات نوافل میں پڑھنے کا فرمایا ہے، نیز ساتھ ہی آپ نے حاشیہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہاء کے نزدیک اس طرح مختلف آیات کو ایک رکعت میں پڑھنا مختلف فیہ ہے یعنی اس میں اختلاف ہے، لہٰذا اگر کوئی اسے یاد نہ کر سکے تو دو نفل پڑھ کر ان آیات کو تلاوت کرے پھر دعا کرے، اللہ کریم اس دعا کو رد نہ کرے گا اور ضرور قبول کرے گا، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

القائے عداوت وتفریق کے اعمال

عمل: وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (سورۃ مائدہ/٦٤)

ترکیب: اس عمل کی دو ترکیبیں ہیں، اول اس آیت اور نقش کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر کسی پرانی دو قبروں کے درمیان دفن کیا جائے۔

اللہ	اللہ ع
۱۴۴ ۲	۱۴۴ ۲
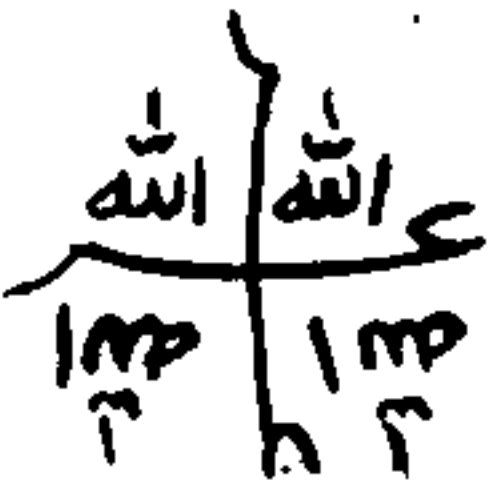
دوم: اس کو دس ہزار بار سات روز تک پڑھا جائے، پھر نیم کے عرق سے کاغذ پر لکھا جائے، اور اس کے نیچے طالب اور مطلوب کا نام لکھا جائے، پھر اس کو کسی بے پھل درخت پر لٹکایا جائے۔

دشمنوں میں فساد ڈالنے کے لئے عمل

عمل: نقش

۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱

اس کو بہ طہارتِ کاملہ کاغذ پر لکھ کر دشمن کے مکان کی دہلیز میں دفن کر دیا جائے لیکن عامل کو یہ عمل سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے تاکہ کسی ناحق سزا دینے کے بدلہ عاقبت میں معذب نہ ہو۔

ہلاکت دشمن

(سورۃ فیل)

(۱) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ○ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ○ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ○ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ○

ترکیب: اس سورۃ کو باطہارت کاملہ ہر روز نماز مغرب کے بعد ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت ایک ہزار بار حضور قلب کے ساتھ چالیس دن تک بلا ناغہ پڑھا جائے۔

۲عمل: نقش

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

نام دشمن مع ولدیت

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز چالیس بار چالیس روز تک بلا ناغہ لکھا جائے، اور اس کے نیچے دشمن کا نام لکھنا چاہیے، پھر چالیس روز کے بعد اس کو لکڑی کی تیز آگ میں ڈال دیا جائے۔

انتباہ: یاد رہے کہ نقوش اور عملیات میں جہاں کہیں کسی شخص کی ولدیت لکھنے کا حکم ہے، اس سے ماں کا نام لکھنا مراد ہے، باپ کا نہیں ورنہ اثر نہیں ہوگا۔

دشمن پر فتح ونصرت پانے کے لئے اعمال

اعمال: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَۚ وَ لَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَاۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

ترکیب: اس کو ۳۱۳ بار باطہارت کاملہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے، چنانچہ شرجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ اس عدد میں ایک خاص سرِ الٰہی ہے کیوں کہ انبیاء ومرسلین کی فوج کی تعداد بھی اسی قدر ہوتی تھی، چنانچہ طالوت کی فوج اسی قدر تھی، جس نے جالوت کو قتل کیا تھا، پھر جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج بھی اسی تعداد میں تھی، جس نے کفار کو شکست فاش دی تھی۔

(۲) عمل: وَ اضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًاۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا

تَخْشٰی (سورۃ طٰہٰ/۷۷) وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ (سورۃ یٰسٓ/۹)

ترکیب: باطہارت کاملہ پہلے سورۃ زلزال کو سات بار پڑھا جائے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر تھوڑی سی مٹی اٹھا کر دشمن کی طرف زور سے حضور قلب کے ساتھ پھینکی جائے، پھر اپنا ہاتھ سر پر مل کر مذکورہ بالا آیات پڑھی جائیں۔

(۳) عمل: نقش ۷۸۶

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۲	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵۰	۹۵۵۹۲

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔ (یہ نقش سورۃ انبیاء کا ہے)

ظالم حاکم کے خوف وخطر سے محفوظ رہنے کے لئے عمل

(۱) عمل: سورۃ یاسین، اور بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، ذُوالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فلاں بن فلانۃ۔

ترکیب: اس عمل کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے، اور فلاں بن فلاں کی جگہ ظالم دشمن کا نام اور اس کی ماں کا نام لیا جائے۔ (ابوالحسن شاذلی)

(۲) عمل: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ

مَوْلَانَا وَ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ○

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ ہر روز صبح وشام بلا ناغہ حضور قلب کے ساتھ کثرت سے پڑھا جائے اگر طالب ناخواندہ ہے، تو اس کو کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

اللہ محمد

باب دوم

اعمال قضائے حاجات وحل مشکلات

انسان کی دنیا میں ہزاروں لاکھوں مرادیں ہوسکتی ہیں مثلاً مال کے متعلق اولاد کے متعلق، رزق کے متعلق وغیرہ، اورکسی مراد کا برآنا قضائے حاجات کہلواتا ہے، پھر ان سب مرادوں کے برآنے میں اسی قسم کے اعمال درج ہوں گے۔

(۱) عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

ترکیب: اس کو نماز عشاء کے بعد بارہ ہزار مرتبہ پڑھا جائے، اور ہر ہزار کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی حاجت کے لئے دعا کی جائے۔

انتباہ: عوام الناس اور ناسمجھ لوگ عموماً بزرگوں سے پوچھا کرتے ہیں کہ کون سا درود شریف پڑھا جائے، وظائف میں ہر وہ درود شریف پڑھا جاسکتا ہے، جس میں

درود وسلام دونوں ہوں اور کوئی تخصیص نہیں ہے، مثال کے طور پر چند ایک درود شریف لکھ دیئے جاتے ہیں جو آسان لگے پڑھے:

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ○

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ ○

(۳) صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ ○

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَ سَلِّمْ ○

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ○

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاهُ ○

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَ ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ○

(۲) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ سات سو چھیاسی بار چالیس روز تک پڑھا جائے۔

(۳) عمل: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ مَا خَلْفَھُمْ ط اَلَّذِیْ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَ خَشَعَتْ لَہُ الْاَصْوَاتُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ وَ تُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ اَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ (یہاں اپنی اس خاص حاجت کا نام لے)

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اسم پاک رحمٰن اور رحیم کے توسل سے اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے، نہیں آتی اس کو اونگ اور نہ نینداسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کون ہے وہ جو شفاعت کرے اس کے پاس مگر اس کے اذن سے، وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے، وہ خدا کہ جھک گئے جس کے لئے چہرے اور پست ہوگئیں اس کے لئے آوازیں اور خوفزدہ ہوگئے دل اس کے خوف سے، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے کہ تو درود بھیجے اور سلام بھیجے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور یہ کہ تو میری حاجت کو برلائے۔

ترکیب: پہلے تین روز یعنی بدھ جمعرات، جمعہ، کو روزہ رکھا جائے، پھر جمعہ کے روز غسل کر کے کچھ صدقہ وخیرات کر کے جامع مسجد میں جا کر نماز ادا کی جائے، پھر اس کو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے۔

(۴) عمل: اسمائے یازدہ احمد (گیارہ احمد والے نام)

ترکیب: بدھ کے روز وضو کر کے سورۂ ملک گیارہ بار حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر یازدہ احمد کے ارواح کو بخشی جائے، یازدہ، احمد کے مبارک نام یہ ہیں:

(۱) احمد مرسل (۲) احمد حنبل (۳) احمد جام (۴) احمد کبیر
(۵) احمد حرب (۶) احمد سرباری (۷) احمد رونده (۸) احمد غیاث

(۹) احمد اسحاق (۱۰) احمد ارقم (۱۱) احمد بسوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

(۵) عمل ختم خواجگان

سورۂ فاتحہ سات بار☆ درود شریف ۱۰۰ بار☆ سورۂ الم نشرح ۷۹ بار☆ سورۂ اخلاص ۱۰۰۰ بار☆ درود شریف ۱۰۰ بار کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، سو بار☆ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۱۰۰ بار☆ اَغِثْنَا يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ۱۰۰ بار☆ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا شَافِيَ الْاَمْرَاضِ ۱۰۰ بار☆ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا مُنَزِّلَ الْبَرَكَاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ ۱۰۰ بار☆ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ بِالْخَيْرِ ۱۰۰ بار☆ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ ۱۰۰ بار☆ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۱۰۰ بار☆

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ نہایت خشوع کے ساتھ تنہا یا چند آدمی مل کر پڑھیں، اور پڑھتے وقت کسی سے بات چیت نہ کی جائے، اور خوشبو بھی اپنے پاس رکھی جائے، لیکن پڑھنے والے حقہ نوش نہ ہوں، پھر یہ ختم پڑھ کر ذیل کے خواجگان کے ارواح کو بخشا جائے، اور اپنا مقصد ان کے توسل سے نہایت خشوع کے ساتھ طلب کرے، اللہ ان کی برکت سے مراد برلائے گا۔

(۱) خواجہ بہاء الدین نقشبند (۲) خواجہ عبدالخالق غجدوانی (۳) خواجہ ابو یوسف ہمدانی (۴) خواجہ عزیزان رامیتنی (۵) خواجہ عارف ریوگری (۶) خواجہ ابو الحسن خرقانی (۷) خواجہ بایزید بسطامی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)

(۶) عمل: ختم غوثیہ قادریہ

درود شریف ۱۱۱ بار☆ کلمہ تمجید ۱۱۱ بار☆ خُذْ بِیَدِیْ یَاحَضْرَت سُلْطَان شَیْخ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیْلَانِی اَلْمَدَد[1] سورۃ الم نشرح ۱۴۱ بار☆ سورۃ یاسین ایک بار☆ یاسَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۱۱۱ بار☆ یاحَضْرَت شَاہ مُحْیِ الدِّیْن مُشْکِلْ

[1] بعض لوگ اولیا اللہ سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، حالانکہ دراصل امداد اللہ تعالی سے ہی ہے صرف سمجھ کی کمی ہے۔ مظہر اوصاف حق میں اولیاء اللہ کی امداد ہی امدادِ خدا ہے دلائل کے لئے دیکھو میری کتاب ندائے یارسول اللہ اور کتاب الاستمداد بالرسل (اگر مؤلف کی یہ کتب نہ ملیں تو اپنے اکابر کی اس موضوع پر کتب لے کر مطالعہ فرمائیں)

کُشَا بِالْخَیْر ۱۱۱ بار☆ یَا حَضْرَت غَوْث اَغِثْنِیْ بِاِذْنِ اللہِ ۱۱۱ بار☆ سَهِّلْ فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ کُلَّ صَعْب بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَار ۱۱۱ بار☆ امداد کن امداد کن از رنج وغم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم دستگیر ۱۱۱ بار☆ درود شریف ۱۱۱ بار۔

ترکیب: اس کو باطہارت کپڑے بدل کر نہایت خشوع کے ساتھ تنہا یا چند آدمی مل کر پاک جگہ پر دوزانو بیٹھ کر پڑھیں لیکن پڑھنے والے شخص حقہ نوش نہ ہوں، ورنہ اثر نہیں ہوگا، اور خوشبو عطر یا پھول وغیرہ بھی پاس رکھیں، اور مسواک زیادہ دیر تک کریں، اور منہ میں الائچی وغیرہ بھی رکھیں، تاکہ منہ خوشبو ناک ہو جائے، کہ اس طریق سے پڑھنے میں بڑا لطف آتا ہے۔

(۷) عمل صلوۃ الاسرار یا صلوۃ غوثیہ

ترکیب: جمعرات کے روز نہا دھو کر خوشبو لگا کر نماز مغرب پڑھ کر دو رکعت نماز اس

نیت کے ساتھ پڑھی جائے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَسْرَارِ تَوَصُّلًا اِلَی اللّٰہِ وَ انْقِطَاعًا عَمَّا سِوَی اللّٰہِ۔

میں نیت نے نیت کی کہ میں نماز پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت صلوۃ الاسرار اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اور ماسوا اللہ سے قطع تعلق کرنے کے لئے۔

اور ہر رکعت میں گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھی جائے، اور سلام کے بعد عراق کی طرف حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مبارک کے استقبال کی سمت گیارہ قدم چلے ہر قدم پر شیخ موصوف پر اس طرح سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَوْتَادِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَبْدَالِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سُلْطَانَ الْاَقْطَابِ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَوْثُ الْاَعْظَمُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَازُ الْاَشْہَبُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا فَقِیْرُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مِسْکِیْنُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا غَرِیْبُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیُّ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَیْخُ ○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا اَبَا مُحَمَّدٍ مُحْیِی الدِّیْنَ عَبْدَ الْقَادِرِ جِیْلَانِیُّ ○

اے اوتاد کے سلطان تم پر سلام ہو، اے ابدال کے سلطان تم پر سلام ہو، اے اقطاب کے سلطان تم پر سلام ہو، اے غوث الاعظم تم پر سلام ہو، اے باز اشہب تم پر سلام ہو، اے مسکین تم پر سلام ہو، اے غریب تم پر سلام ہو، اے ولی تم پر سلام ہو، اے شیخ تم پر سلام ہو، اے ہمارے سردار ہمارے مولا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی تم پر سلام ہو۔

پھر اسی طریق پر واپس لوٹ کر بیٹھ جائے، اور کچھ بخور جلائے، ایک جلسہ

بیٹھے، اور ہر جلسہ میں درود شریف پڑھے، پھر یہ رباعی نہایت خشوع سے ایک ہزار ایک سو گیارہ بار پڑھے۔

رباعی

اَیُدْرِکُنِی ضَیْمًا وَاَنْتَ ذَخِیْرِیْ ءَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ نَصِیْرِیْ

اَجَازَ عَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَ قَادِرٌ اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

ترجمہ: کیا یہ جائز ہے کہ مجھ پر ظلم ہو حالانکہ تو میرے لئے وقت پر کام دینے والا ہے کیا رواہ ہے، کہ دنیا میں مجھ پر ظلم ہوگا درحالیکہ تو میرا مددگار ہے پس یہ روا ہے چراگاہ کے محافظ پر جب کہ وہ قادر ہو اور جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ "زبدۃ الآثار"، میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد یوں نقل فرماتے ہیں:

مَنِ اسْتَغَاثَنِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰی بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَاجَتِہٖ قُضِیَتْ لَہٗ وَمَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَخْطُوْ اِلٰی جِھَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ خُطْوَۃً یَذْکُرُ فِیْھَا اسْمِیْ وَیَذْکُرُ فِیْھَا حَاجَتَہٗ فَاِنَّھَا تُقْضٰی ☆

جو کوئی کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف رفع ہو جو کوئی کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے تو وہ سختی دور ہو، جو کوئی کسی حاجت میں اللہ تعالیٰ کی طرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت بر آئے اور جو شخص دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے ہر قدم پر میرا نام لئے جائے اور اپنی حاجت یاد کرے، تو اس کی وہ حاجت روا ہو۔

بعض لوگ اولیاء سے مدد مانگنے کے منکر ہیں اور مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، حالانکہ مدد دراصل اللہ تعالیٰ سے ہی ہوتی ہے، صرف سمجھ کی کمی ہے۔

مظہر ذاتِ حق ہیں اولیاء ان کی امداد ہے امدادِ خدا

دلائل کے لئے دیکھو میری کتاب ''ندائے یارسول اللہ ﷺ'' اور کتاب ''استمداد وتوسل''

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيْلِ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ○

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان رحم کرنے والا ہے اور نہیں پھیرنے کی طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ جو بلند ہے اور بزرگ ہے، اللہ کے نام سے جو بادشاہ ہے حق ہے ظاہر کرنے والا ہے، ذلیل بندے کی طرف سے مولی بزرگ کی طرف کہ مجھ کو تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر چلتے پانی میں ڈال دیا جائے۔۔ شیخ جمال الدین یونس سجاوندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو سخت مصیبت درپیش ہو اور اس سے رہائی کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس کو چاہئے کہ ایک کاغذ پر یہ دعا لکھے، پھر اس کاغذ کو کسی چلتے پانی میں مثلاً دریا، نہر، ندی وغیرہ میں ڈال دے اگر ہفتہ کے اندر اندر اس کی مراد پوری نہ ہو تو قیامت کے دن میرا دامن ہوگا، اور اس کا ہاتھ (مظہر العجائب)

(۹) عمل: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (سورہ انبیاء/ ۸۷)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے، بیشک میں خطاوار ہوں۔

فضیلت: حاکم نے مستدرک میں سعد بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اس آیت کریمہ کو اپنے مرض میں چالیس مرتبہ پڑھے، اور وہ مرجائے تو اس کو شہید کا اجر ملتا ہے، اگر اچھا ہو جائے تو اس کے سارے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ترکیب: مشائخ کرام نے اس کی ترکیبیں بکثرت تحریر فرمائی ہیں چنانچہ من جملہ ان کے چند یہ ہیں۔

(۱) شاہ اہل اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''چہار باب،، میں تحریر فرماتے ہیں: اس آیت کو سوا لاکھ ایک بار مجلس میں یا تین بار مجلسوں میں چند آدمی اکٹھے ہو کر پڑھیں، لیکن اول و آخر گیارہ بار یا اکیس بار درود شریف ضرور پڑھ لیا جائے۔

(۲) نماز عشاء کے بعد اکیلا اندھیرے مکان میں باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے، اور ایک پیالہ پانی کا اپنے پاس رکھ لے، اور تھوڑی دیر کے بعد اس پانی میں ہاتھ ڈال کر، اپنے منہ یا بدن پر پھیرتا جائے، اسی طرح تین سو بار پڑھے اور تین یا سات یا چالیس روز لگاتار پڑھے، لیکن اول و آخر درود شریف گیارہ یا اکیس بار پڑھے، اور وظیفہ کے دوران میں بات چیت ہرگز نہ کی جائے۔

(۳) اس آیت کو سات یا گیارہ یا اکیس بار آدمی مل کر تین دن تک تین جلسوں میں ایک لاکھ پچیس ہزار بار اس ترکیب سے پڑھیں، کہ ہر شخص پہلے غسل کرے، پھر وضو کر کے نمازِ توبہ پڑھے، اس کے بعد آیت مذکور پڑھنی شروع کریں، اور آیت کی تعداد ختم ہونے تک کسی سے کلام وغیرہ نہ کریں، قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھیں، اگر اس دوران میں کسی کو پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو جائے، تو چپ چاپ اٹھ کر باہر چلا جائے، اور فارغ ہو کر وضو کر کے ختم میں شامل ہو جائے، اگر پڑھنے والے غسل

کے بعد احرام کرلیں تو زیادہ مفید ہے، اور اس عمل کو تین روز تک متواتر کیا جائے۔

(۴) سات روزے رکھ کر رزق حلال سے افطار کرے، پھر نماز عشاء کے بعد اندھیرے مکان میں احرام باندھ کر دوزانو بیٹھ کر پانی کا ایک پیالہ اپنے پاس رکھے پھر اکیس بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلَیْھِمْ پھر آہستہ یہ تسبیح پڑھے، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○ (سورہ انبیاء/ ۸۷) (اس آیت کریمہ کے ساتھ حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام نے دعا کی تھی جس کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی تھی، اللہ تعالی فرماتا ہے اگر آپ یہ کلماتِ تسبیح ادا نہ فرماتے تو قیامت کے دن تک مچھلی پیٹ میں رہتے (دیکھئے سورہ صافات/۱۴۳،۱۴۴) معلوم ہوا کہ اس آیت کی برکت سے قیامت تک کی مصیبت کو اللہ تعالی نے چند دنوں میں ختم فرمادیا لہٰذا وظیفہ کرنے والا یقین سے وظیفہ کرے انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی مصیبت دور ہوگی، قاری محمد یاسین قادری شطاری)

جب تسبیح پوری ہوجائے، تو تین بار یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ذِی النُّوْنِ○ الٰہی درود وسلام بھیج حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام پر، پھر اپنا داہنا ہاتھ پانی کے پیالہ میں ڈال کر اس کیلئے اور تر ہاتھ کو آنکھیں بند کر کے اپنے منہ پر پھیرے، اور پڑھے، فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ○ (سورۂ انبیاء/ ۸۸) اس کو تین بار کہا جائے، پھر دوسری تسبیح شروع کردے، اسی طرح سات تسبیح پڑھے، مگر ہر ایک تسبیح ختم پر وہی عمل کرے، جو پہلی تسبیح کے بعد کیا تھا پھر اکیس بار وہی درود شریف پڑھے، جو اول پڑھا تھا، سات روز تک یہ عمل برابر کیا جائے۔

(۵) ابو عبد اللہ مغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں ایک رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کی، کہ میری ایک حاجت ہے، اس کے لئے کیا پڑھوں، آپ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھ کر چار سجدوں میں چالیس بار پڑھ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○ (سورۂ انبیاء/ ۸۷) اس عمل کو تین روز تک متواتر کیا جائے، (نزہۃ المجالس)

(۶) چار رکعتیں نماز میں ترتیب سے پڑھے، کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار پڑھے، لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○ (سورۂ انبیاء / ۸۷) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ○ (سورۂ انبیاء/ ۸۸) دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار پڑھے، رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ○ (انبیاء/ ۸۳) تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار پڑھے، وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ○ (سورۂ مومن/ ۴۴) اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو بار پڑھے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ○ (سورۂ آل عمران/ ۱۷۳) پھر سلام پھیر کر سو بار کہے رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ○ (سورۂ قمر/ ۱۰)

۱۰) عمل: سورۂ فاتحہ با بسم اللہ شریف

ترکیب: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: کہ میں نے اپنے والد شاہ عبد الرحیم صاحب کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آئے، یا کوئی شخص غائب ہو، اور تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سالم و غانم پھیر لائے، یا تیرا کوئی بیمار ہو اور تو چاہے، کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت بخشے، تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھ، اور نیز یہ فرمایا: کہ جب کوئی چاہے، کہ اللہ تعالیٰ

میری مراد برلائے، تو سورۂ فاتحہ کو اس ترکیب سے پڑھے، کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پڑھے کہ الحمدللہ کے لام سے بسم اللہ کی آخری میم کو ملائے ستر دفعہ اتوار کے روز سے فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پڑھنا شروع کردے، دوسرے روز ساٹھ بار تیسرے روز پچاس بار علی ہذا القیاس ہر روز دس دس کم کرتا جائے حتی کہ ہفتہ کے روز دس بار پڑھے، اور اس کو تین چلہ تک جاری رکھا جائے۔ (یہ وظیفہ میرے شیخِ طریقت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد علی قادری شطاری فاروقی مجددی رحمہ اللہ تعالی بھی حلِ مشکلات کے لئے بتایا کرتے تھے، محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

بعض کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن شروع کرے، اور پہلے روز ۶۲ بار دوسرے روز ۵۲ بار تیسرے روز ۴۲ بار چوتھے روز ۳۲ بار پانچویں روز ۲۲ بار چھٹے روز ۱۲ بار اور ساتویں روز صرف دو بار پڑھے، پھر نہایت خشوع کے ساتھ دعا مانگے۔

(۱۲) عمل: سورۂ مزمل (پارہ ۲۹)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ نماز فجر کے بعد ہر روز بلا ناغہ اکتالیس روز تک اس ترتیب سے پڑھا جائے، کہ پہلے روز ایک بار، دوسرے روز دو بار، علی ہذا القیاس اکتالیسویں روز اکتالیس بار، لیکن یہ چار آیتیں، تین تین بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَرَبُّ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ (۹)

(۲) وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ○ (۲۰/ آیت کا جزء ہے)

(۳) يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ○ (۲۰/ آیت کا جزء ہے)

(۴) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (۲۰/ آیت کا آخر ہے)

(۱۳) عمل: سورۂ یاسین (پارہ ۲۲ و ۲۳)

ترکیب: اس عمل کی ترکیب اور طریقہ زکوۃ عاملوں نے بیشمار تحریر فرمائے ہیں، چنانچہ

منجملہ ان کے چند مشہور و معروف یہ ہیں:

(۱) اس سورۃ کو باطہارت کاملہ جمعرات کے روز عروجِ ماہ میں نماز مغرب کے بعد ایک بار پڑھے پھر دوسرے روز اسی وقت دو بار، علیٰ ہذا ہر روز ایک ایک بار بڑھاتا جائے، حتیٰ کہ چالیسویں روز چالیس بار پڑھے، پھر اسی طرح ہر روز ایک ایک بار کم کرتا جائے، حتیٰ کہ دوسرے چلے کے آخر میں ایک بار رہ جائے، اس کے بعد ہر روز ایک بار بلا ناغہ پڑھا کرے۔

(۲) اس کو باطہارت کاملہ ایک یا تین آدمی مل کر اکستھ بار ایک ہی جلسہ میں پڑھیں، لیکن اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھا جائے، اگر دریا کے کنارے پڑھا جائے، تو زیادہ مؤثر ہوگا، ورنہ ایک برتن اپنے پاس پانی سے بھر کر رکھ لیں، اور دل میں اس بات کا خیال بھی رکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں یہ عوام الناس کے لئے ہے، لیکن خواص کو تو بلاوجہ نظر آجاتے ہیں، (دلائل کے لئے دیکھو میری کتاب فضائل رسول اللہ فی ندائے یارسول اللہ)

(۳) اس کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے، اور جب لفظِ مبین پر پہنچے تو پھر شروع سے پڑھا جائے، اسی طرح سے ساتویں مبین سے واپس پلٹ کر آخر تک مکمل کر کے ختم کیا جائے، لیکن اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھا جائے۔

پرہیز: ترک حیوانات جلالی و جمالی اور پیاز لہسن، مولی حقہ تمباکو وغیرہ۔

(۴) شیخ بہادر قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر مہینے چودھویں رات کو نہا کر باطہارت کاملہ درود شریف بابسم اللہ شریف دس بار، سورۂ یاسین ایک بار، درود شریف اکیس بار، آیت الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص اکیس بار پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہایت عجز کے ساتھ ہدیہ پیش کرے، پھر دس بار درود شریف بابسم

اللہ شریف ایک بار سورۃ یاسین، گیارہ بار درود شریف، ایک بار آیت الکرسی دس بار سورۃ کافرون، دس بار سورۃ اخلاص نہایت خلوص سے پڑھ کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ہدیہ بھیجے، اس کے بعد اس طرح بیٹھے کہ دونوں پنڈلیاں کھڑی ہوں، اور ایڑھی زمین سے بہت بلند ہو، پیر کے سرے پر زور پڑے، اس طریقہ سے بیٹھ کر گیارہ بار درود شریف گیارہ بار سورۃ مزمل پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے، کہ چالیس روز تک بلاناغہ اسی ترتیب سے پڑھتا رہے۔

(۱۴) عمل: (۱) هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (۲) هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (۳) هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (۴) هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (۵) هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝

ترکیب: باطہارت کاملہ نماز فجر کے بعد پہلا جملہ پڑھے، نماز ظہر کے بعد دوسرا جملہ، نماز عصر کے بعد تیسرا، نماز مغرب کے بعد چوتھا جملہ، نماز عشاء کے بعد پانچواں جملہ اکیس روز تک بلاناغہ پڑھتا رہے۔

(۱۵) عمل: اَللَّطِیْفُ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (سورۃ انعام/۱۰۳)

ترکیب: نماز عشاء کے بعد باطہارت کاملہ ایک ہی نشست میں اللطیف سولہ ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھے، اور ہر ایک سو انتیس بار پڑھنے کے بعد کہے، لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ آخر میں اپنی حاجت کے لئے نہایت خشوع کے ساتھ دعا مانگے (امام شافعی)

اس عددِ خاص کی وجہ

اس عدد میں رمز یہ ہے کہ لطیف کے چار حرف ہیں، اور چاروں کے عدد بحسابِ جمل ۱۲۹ ہوتے ہیں، اور جب اس کو اس کی مثل سے ضرب دیا، تو حاصل

ضرب ۱۶۶۴۱ ہوئے۔

(۱۶) عمل نقش بسم اللہ شریف

ترکیب:

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر مشک وزعفران کے ساتھ لکھ کا طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

(۱۷) عمل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترکیب: جمعرات کوروزہ رکھ کر کشمش یا کھجور کے ساتھ افطار کرے، اور مغرب کی نماز کے بعد ایک سوا کیس بار پڑھے، پھر عشاء کی نماز کے بعد جب سونے لگے، تو اس کو پڑھتا رہے یہاں تک کہ نیند آ جائے، جمعہ کی صبح کو اٹھ کر نماز فجر پڑھے، پھر اس کو ایک سوا کیس بار پڑھے اور اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

شیخ احمد...... رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں کہ اس عمل کو جس مرد یا عورت نے کیا ہے وہ ضرور لوگوں کی نظروں میں چودھویں رات کے چاند کی طرح پسندیدہ بن گیا اور وہ ہر دل عزیز بارعب سربرآوردہ اور مقبول عام ہو گیا، جو اس کو دیکھتا ہے اس سے محبت کرنے لگتا ہے، اور طبعًا اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

(۱۸) عمل: (نقش سورۂ انفال) ۷۸۶

۱۰۳۰۹۳	۱۸۳۰۹۶	۱۰۳۰۱۰۰	۱۰۳۰۸۶
۱۰۳۰۹۹	۱۰۳۰۸۷	۱۰۳۰۹۲	۱۰۳۰۹۷
۱۰۳۰۸۸	۱۰۳۱۰۲	۱۰۳۰۹۴	۱۰۳۰۹۱
۱۰۳۰۹۵	۱۰۳۰۹۰	۱۰۳۰۸۹	۱۰۳۱۰۱

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے،

(۱۹) عمل: (نقش سورۂ ملک)

۷۸۶

۳۳۱۹۹	۳۳۱۹۴	۳۳۲۰۱
۳۳۲۰۰	۳۳۱۹۸	۳۳۱۹۶
۳۳۱۹۵	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۷

ترکیب: اس نقش کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

(۲۰) عمل (نقش سورۂ رحمٰن) ۔ ۷۸۶

۳۰۳۸۶	۳۰۳۷۶	۳۰۳۰۹	۳۰۳۹۶
۳۰۳۰۳	۳۰۳۹۷	۳۰۳۰۲	۳۰۳۰۷
۳۰۳۰۸	۳۰۳۱۱	۳۰۳۰۴	۳۰۳۰۱
۳۰۳۰۵	۳۰۳۰۰	۳۰۳۹۹	۳۰۳۱۰

۷۸۶۰

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

(نوٹ: یہ تعویذ شمع شبستانِ رضا میں درج بالا انداز میں ہے، مجھے یہ

درست لگتا ہے کہ شمع میں اس کے اعداد ۱۲۰۴۵۰ لکھے ہیں اور اس تعویذ میں جمع کرنے سے وہ درست ہیں، اس کتاب کے اس سے پہلے والے تعویذ کے درست ہونے کی کوئی صورت سمجھ نہیں آتی ہے، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

۲۱)عمل: نقش تمام قرآن مجید ۷۸۶

۶۱۰۱۲۱۵	۶۱۰۱۲۲۸	۶۱۰۱۲۲۵	۶۶۰۱۲۲۲
۶۱۰۱۲۲۶	۶۱۰۱۲۲۱	۶۱۰۱۲۱۶	۶۱۰۲۲۷
۶۱۰۱۲۲۰	۶۱۰۱۲۲۳	۶۱۰۱۲۳۰	۶۱۰۱۲۱۷
۶۱۰۱۲۲۹	۶۱۰۱۲۱۸	۶۱۰۱۲۱۹	۶۱۰۱۲۲۴

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔اس کے عدد (۲۴۴۰۴۸۹۰) ہیں۔

(۲۲)عمل (یہ نقش بھی پورے قرآن مجید کا ہے)

۷۸۶

۸۱۰۵۲۸۴	۸۱۰۵۲۷۹	۸۱۰۵۲۸۶
۸۱۰۵۲۸۵	۸۱۰۵۲۸۳	۸۱۰۵۲۸۱
۸۱۰۵۲۸۰	۸۱۰۵۲۸۷	۸۱۰۵۲۸۲

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

۲۳)عمل: اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَ سَلِّمْ سَلَامًا کَامِلًا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْکَشِفُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ

صَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ○

الٰہی درود بھیج درود کامل اور سلام بھیج سلام پورا ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی بدولت مشکلات حل ہوتی ہیں، اور جن کی برکت سے تکالیف دور ہوتی ہیں اور جن کی طفیل حاجات پوری ہوتی ہیں اور جن کے توسل سے مرادیں برآتی ہیں، اور اچھے خاصے نصیب ہوتے ہیں جس چہرہ مبارک کے صدقہ میں بادلوں سے بارش طلب کی جاتی ہے اور آپ کی آل پر اور کے اصحاب پر ہر لحہ میں اور ہر سانس کے ساتھ تیرے ہر معلوم کے مطابق۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز چار ہزار چار سو چوالیس بار چالیس روز تک بلا ناغہ پڑھا جائے (ابن حجر عسقلانی، قرطبی، امام دینوری، محمد تونسوی وغیرہ)

حصول جاہ و حشم کے لئے عمل

(۲۴) عمل (یہ نقش سورۂ انعام کا ہے) ۷۸۶

۲۳۳۸۲۴	۲۳۳۸۳۸	۲۳۳۸۳۵	۲۳۳۸۳۲
۲۳۳۸۳۶	۲۳۳۸۳۱	۲۳۳۸۲۵	۲۳۳۸۳۷
۲۳۳۸۳۰	۲۳۳۸۳۳	۲۳۳۸۴۰	۲۳۳۸۲۶
۲۳۳۸۳۹	۲۳۳۸۲۷	۲۳۳۸۲۹	۲۳۳۸۳۴

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

فتوحات کے لئے عمل

(۲۵) عمل: ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ چالیس بار چالیس روز تک کاغذ پر لکھا جائے اور ہر روز دریا کے کنارے پر کھڑے ہو کر ہوا میں ایسے رخ پر

نقش پندر یہ یہ ہے۔

اڑایا جائے، کہ وہ دریا میں گر پڑے۔

۷۸۶

۹	۵	۱
۲	۷	۶
۴	۳	۸

۲۶) تسخیر خلق کے لئے عمل

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

۷۸۶

آٹھ	گیارہ	چودہ	ایک
تیرہ	دو	سات	بارہ
تین	سولہ	نو	چھ
دس	پانچ	چار	پندرہ

ترکیب: (۱) اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلاناغہ چالیس یا اکیس دن تک سوالاکھ بار پڑھا جائے، لیکن یہ عمل ترک حیوانات جلالی و جمالی کے ساتھ ہو۔

(۲) سات روز تک اعتکاف کیا جائے، صرف تہبند باندھا جائے، کرتہ نہ پہنا جائے، اور رومال سر پر رکھ کر باطہارت کاملہ اس کے ۱۴۵ نقش ہر روز بلاناغہ لکھے جائیں، پھر ان کو آٹے میں ملا کر گولیاں بنا کر دریا میں ہر روز ڈال دی جائیں، سات روز تک اس کو جاری رکھا جائے، پھر نماز اشراق کے بعد بارہ سو بار ہر روز بلاناغہ اس کا معمول رکھا جائے، تاکہ عمل کا اثر قائم رہے۔ (یہ عمل عجیب ہی ہے کہ واضح نہیں کتاب اصل میں یوں ہی ہے)

خروج کا عمل

(۲۷)عمل

۷۸۶

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہرروز بلاناغہ چالیس یوم تک پاک مٹی یا خاک پر لکھا جائے (یہ مشہور ومعروف پندریہ تعویذ ہے جو ہرایک حاجت کے واسطے مفید ثابت ہوا ہے)

ہر قسم کے درد اور بخار کے لئے

(۲۸)عمل

۷۸۶

۴		۷
۶		۳
۹		۲
۱		۸

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے، اور ایک نقش لکھ کر اس کو پانی میں گھول کر پلا دیا جائے، (یہ نقش راقم الحروف کو میراں شاہ علاقہ بنوں صوبہ سرحد سے ایک شخص سے موصول ہوا ہے (مولف)

(۲۹)عمل

الٰہی بحضرت علی کرم اللہ وجہہ	الٰہی بحضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	الٰہی بحضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ	الٰہی بحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
فرقان	انجیل	زبور	توریت

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کے مقام درد پر باندھا جائے، کم سے کم تین روز تک بندھا رہے۔ (یہ نقش درد شقیقہ کے لئے مجرب ہے، مؤلف)

باب سوم

برائے حصولِ خوشحالی وفارغ البالی

مالی اعتبار سے فارغ البالی کا حاصل ہونا بھی حصول مراد وقضائے حاجت کی قبیل ہے، جس کے اعمال پہلے درج ہو چکے، یہ اعمال گویا قضائے حاجت کے اعمال کی ایک خاص قسم ہیں، اوران کا بیان گویا تخصیص بعد تعمیم ہے۔

ملازمت وغیرہ ملنے کے لئے عمل

(۳۰)عمل: فجر کی سنتوں سے پہلے اَلْبَاسِطُ دس باراور سنتوں کے بعد گیارہ بار پڑھ کر یہ پڑھے، یَا اِسْرَافِیْلُ یَا طَاطَائِیْلُ یَا دَوْرَیَائِیْلُ بِحَقِّ یَا اَللّٰہُ الرَّفِیْعُ جَلَّ جَلَالُہٗ یَا اَللّٰہُ اور اَلْعَزِیْزُ اکتالیس بار، پھر فرض ادا کرے، اور بعد میں بہتر بار یہ پڑھے۔ سَرَایُوْ نَزَرْعِ حَبُوْسًا مَنُوْعًا عَالِمًا طَیْسُوْسًا سَلِیْخًا مَلِیْخًا یُلْقُوْمًا یَا قَیُّوْمُ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ اور اَلْبَاسِطُ سو بار، اول وآخر سب کے درود شریف تین بار پڑھے، اس کے بعد ذیل کا نقش کاغذ پر لکھ کر ۱۶ بار لکھے، اور ہر ایک نقش پر ۳۰۸ بار یَـــــا رَزَّاقُ دم کرتا رہے، اور نقش کو چلتے ہوئے پانی میں ڈالتا رہے............۷۸۶

۸	۱۱	۲۸۸	۱
۲۸۷	۲	۷	۱۲
۳	۲۹۰	۹	۶
۱۰	۵	۴	۲۸۹

کشائش رزق کے لئے عمل

(۳۱)عمل (۱)..۷۸۶

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تہتر بار پڑھے، پہلے روز لکھے اور لکھتے وقت ایک بار یہ پڑھے، یاباسط تبسط بالبسط والبسط فی بسطك اور تہتر واں نقش اپنے پاس رکھے، باقی کتر کر علیحدہ علیحدہ کر کے چلتے پانی میں ڈال دے دوسرے روز بہتر لکھے، اور بہتر واں نقش اپنے پاس رکھے، اور پہلے والا نکال کر آج والوں میں ملا کر چلتے پانی میں ڈال دے۔ اسی طریق سے ہر روز ایک ایک کم کرتا جائے، جس روز کہ دو نقش رہ جائیں ایک آخری اپنے پاس رکھ کر گلے میں ڈال لے۔

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	حاجت	۳۰

(۳۲)عمل (۲)نقش و ترکیب ۷۸۶

اس کو باطہارت کاملہ تہجد کے وقت چالیس روز تک بلا ناغہ ڈیڑھ سو بار لکھا جائے، پھر ان کو کتر کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا یا آب رواں میں ڈال دیا جائے، پھر ہر روز ایک بار بلا ناغہ لکھنے کا معمول رکھا جائے۔

۵۳	۴۶	۵۱
۴۸	۵۰	۵۲
۴۹	۵۴	۴۷

(۳۳)عمل:..(۳) ۷۸۶

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ بہتر بار بہتر روز بلا ناغہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا یا چلتے پانی میں ڈالدیا جائے، اور اس کے بعد ہر ایک دفعہ لکھنے کا معمول رکھا جائے

۲۷	۲۰	۲۵
۲۲	۲۴	۲۶
۲۳	۲۸	۲۱

(۳۴)عمل:

(۳۳)عمل:

(یہ نقش سورۂ آل عمران کا ہے) ۷۸۶

٦١٦٥٥	٦١٦٤٨	٦١٦٥٣
٦١٦٥٠	٦١٦٥٢	٦١٦٥٤
٦١٦٥١	٦١٦٥٦	٦١٦٤٩

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کا طالب کے گلے میں ڈالا جائے

(۳۴)عمل (یہ نقش سورۂ مائدہ کا ہے) ۷۸۶

٢١٢١٢٩	٢١٢١٤٢	٢١٢١٣٩	٢١٢١٣٦
٢١٢١٤٠	٢١٢١٢٥	٢١٢١٣٠	٢١٢١٤٢
٢١٢١٣٤	٢١٢١٣٧	٢١٢١٤٤	٢١٢١٣٢
٢١٢١٤٣	٢١٢١٣٢	٢١٢١٣٣	٢١٢١٣٨

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

(۳۵)عمل: ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ لا وَ طَآئِفَۃٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّۃِ ط یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ ط یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ ط یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ج وَ لِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَ لِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ط وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (سورۂ آل عمران/۱۵۴)

ترکیب: اس آیت کو شروع مہینے کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک متواتر بعد نماز مغرب

کے گیارہ بار پڑھا جائے، اوراس کے ساتھ ہی ہر جمعہ کے بعد کاغذ پر یہ آیت لکھی جائے: وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ (سورۂ اعراف/۱۰) پھر اس کو کنویں وغیرہ میں ڈالا جائے۔

(۳۶) عمل: سورۂ مزمل (پارہ ۲۹)

ترکیب: (۱) اس کو باطہارت کاملہ چالیس روز بلا ناغہ اکتالیس بار ہر روز پڑھا جائے، خواہ ایک مجلس میں خواہ ہر نماز کے بعد بانٹ کر پوری کی جائے، اور آیت: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ (سورہ مزمل/ ۱۹) (ہر بار سورت پڑھتے ہوئے تین بار پڑھی جائے)

(۲) اس کو باطہارت کاملہ چالیس روز تک ایک سو ایک بار پڑھا جائے، اور ہر روز روزہ رکھا جائے جب چلہ سے فارغ ہو تو ایک بکری ذبح کر کے اس کا گوشت بطور خیرات تقسیم کیا جائے، پھر ہر روز بلا ناغہ گیارہ بار معمول مقرر کرلیا جائے۔

(۳) اس کو باطہارت کاملہ نماز عشاء کے بعد اکیس یا سات یا ایک بار پڑھا جائے، لیکن آیت: رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ○ (سورۂ مزمل/ ۱۹) کو پچیس بار پڑھا جائے۔

(۴) باطہارت کاملہ پہلے گیارہ بار درود شریف پھر یَا مُغْنِیْ گیارہ سو گیارہ بار پھر سورۂ مزمل گیارہ بار، پھر درود شریف گیارہ بار پڑھا جائے، اس طرح اس کو چالیس روز تک جاری رکھا جائے۔

تلاشِ معاش اور نوکری وغیرہ کے لئے عمل

(۳۷) عمل: سورۂ یاسین (پارہ ۲۲ و ۲۳)

ترکیب: سب سے پہلے اکتالیس بار درود شریف پڑھا جائے، پھر سورۂ یاسین کو

شروع لفظ سے مبین تک پڑھا جائے، پھر لفظ مبین سات بار کہہ کر پھر شروع سورت سے پڑھا جائے، اور دوسرے لفظ مبین پر پہنچ کر لفظ مبین کو سات بار کہہ کر شروع سورت سے پڑھا جائے، ساتوں مبین پر اسی طرح عمل کرنے کے بعد تمام سورت ایک بار پڑھی جائے، پھر اکتالیس بار درود شریف پڑھ کر دعا مانگی جائے چالیس روز تک بلاناغہ ایسا ہی کیا جائے، اگر پہلے چلہ میں کامیاب ہوگیا، تو بہتر ورنہ دوسرا، اور تیسرا کیا جائے، لیکن یہ عمل نماز فجر پڑھ کر شروع کیا جائے، اور طلوع آفتاب سے پہلے ختم کیا جائے، اور اتوار کے غرہ سے یہ عمل شروع کرنا چاہیے۔

☆☆☆ سورۂ یاسین اس انداز سے لکھی ہوئی مل جاتی ہے ☆☆☆☆

دفع فاقہ کے لئے عمل

(۳۸) عمل: سورۂ واقعہ (پارہ ۲۷)

ترکیب: شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارقام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص سورۂ واقعہ کو باطہارت کاملہ ہر رات کو پڑھے، اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

(۳۹) عمل: لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

ترکیب: شاہ صاحب موصوف نے حزب البحر کی شرح میں بحوالہ حدیث کسی صحابی سے لکھا ہے، کہ جوئی اس کلمہ کو باطہارت کاملہ ہر روز سو بار پڑھا کرے، اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

(۴۰) عمل: حزب البحر۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ نماز فجر یا نماز عشا کے بعد تین بار چالیس روز تک بلاناغہ پڑھا جائے، تین چلہ تک اس کو جاری رکھا جائے، مجرب

ہے۔

(۴۱) عمل: اوراد فتحیہ۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ نماز فجر کے بعد ایک بار چالیس روز تک بلا ناغہ پڑھا جائے، اور تین چلہ اس کو جاری رکھا جائے، لیکن اثنائے وظیفہ میں کسی سے بات چیت نہ کی جائے، مجرب ہے۔

(۴۲) عمل: یَا مُعِزُّ (اے عزت دینے والے)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ عشاء کی نماز کے بعد گیارہ بار درود شریف اور سو بار یَا مُعِزُّ گیارہ بار درود شروف حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے، چالیس روز تک بلا ناغہ جاری رکھا جائے۔

(۴۳) عمل: یَا وَھَّابُ

ترکیب: باطہارت کاملہ عشا کی نماز کے بعد سات بار درود شریف چودہ بار یَا وَھَّابُ سات بار درود شریف حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر دعا مانگی جائے۔

باب چہارم

اعمال دفع آسیب وجنات

جن اور بھوت بچوں اور عورتوں اور مردوں میں حلول کر کے تکلیف کا باعث ہوا کرتے ہیں، اگرچہ کوئی فلسفیانہ طبیعت اس کا انکار کرے، لیکن مشاہدہ تجربہ اور قرآن وحدیث اس کے وجود کو ثابت کرتے ہیں، ہاں اس میں کچھ شک نہیں ہے، کہ بعض عورتیں مکروفریب سے اپنے آپ کو آسیب زدہ بنالیا کرتی ہیں، چنانچہ راقم الحروف کو بھی ایسا موقع دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے، لہذا عامل کو بڑی ہوشیاری اور قیافہ شناسی سے کام لینا چاہئے میری دانست میں ایسی مکار عورتوں کا علاج کسی عبرت خیز طریقہ سے کرنا چاہئے، تاکہ دوسری کو اس سے سبق حاصل ہو۔

آسیب زدہ عورتوں کا واقعہ

ایک بستی میں اکثر عورتیں اس علت میں مبتلاء تھیں، کہ گھر کے کام کاج سے بچنے اور اپنے اپنے گھر والوں سے خاطر تواضع کروانے کے لئے اپنے آپ کو آسیب زدہ بنالیا کرتیں، ایک دفعہ کوئی ہوشیار فقیر اس بستی میں آ گیا لوگوں نے ایک عورت کا آسیب اتارنے کے لئے اس سے التماس کی، فقیر نے عورت کی حالت دیکھی، تو سمجھ گیا، کہ یہ اس کا محض مکروفریب ہے، اگر گھر والوں سے کہتا، کہ یہ مکر ہے، تو وہ کب مانتے تھے، لہٰذا اس نے یہ ترکیب کی کہ نیم کے درخت سے ایک ڈنڈا کاٹ کر اس پر کچھ دم کر دیا، اور کہا اس ڈنڈے سے اس عورت کو خوب مارو اور اس کی چوٹ آسیب کو لگے گی، عورت کو یہ ہرگز نہیں لگے گی، گھر والوں نے اس پر عمل کیا، عورت کے دو چار

ضربیں لگنے پائیں تھیں، کہ چنگی پلی ہوگئی، فقیر نے کہا اس ڈنڈے کو محفوظ رکھو۔ جس عورت کو آسیب ستائے، اس ڈنڈے سے اس کی مرمت کر دیا کرو، اور اگر یہ ڈنڈا گم ہو جائے، تو میں نے اس درخت پر دم کر دیا ہے، اس سے اور ڈنڈا کاٹ کر اس سے کام لو، غرض اس تدبیر سے اس گاؤں سے آسیب کی علت ہمیشہ کے لئے دور ہوگئی۔

جنات وشیاطین کا وجود

جن اللہ تعالی کی ایک پوشیدہ مخلوق ہے، جو آگ سے پیدا ہوئی ہے، جن طرح طرح کی شکلیں اختیار کر سکتے ہیں، انسان کی طرح جنوں میں بھی بعض مومن اور بعض کافر ہوتے ہیں، شیاطین کافر جنوں کو کہتے ہیں شیطان انسان کو بہکاتا ہے، دل میں وسوسے ڈالتا ہے، اور جس طرح بن پڑے، انسان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، بعض خبیث روحیں بھی جنات میں شامل ہو جاتی ہیں، اور وہ بعض انسانوں میں حلول کر کے ان کو ستاتی اور طرح طرح کے کرشمے دکھاتی ہیں۔

بعض لوگ جنات اور ارواح خبیثہ کے وجود کے قائل ہی نہیں، اور یہ لوگ ہیں جنھوں نے فرنگستانی فلسفہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے، اور صرف انہی چیزوں کو جانتے اور مانتے ہیں، جو مشاہدہ میں آ سکتی ہیں، غیبی اور مخفی امور پر ان کو یقین ہی نہیں آ سکتا، اگر کسی شخص کو جن یا خبیث روح سے پالا پڑ چکا ہو، اور وہ اپنا حال بیان کرے، تو کہتے ہیں، کہ یہ محض توہم ہے، ان فلسفی لوگوں کا خیال بالکل غلط ہے، جنات کا وجود برحق ہے، اور دنیا میں ان کے حالات واثرات اس کثرت سے واقع ہو چکے ہیں، اور ہو رہے ہیں، کہ ان کا انکار کرنا محض جہالت ہے۔

مستور ہستیاں

اگلے زمانے میں ہر شخص جنات اور ارواح کا کوئی نہ کوئی کرشمہ دیکھتا تھا،

جس کی آج تک صدہا حکایتیں بیان کی جاتی ہیں، مگر آج کل سائنس کے عجیب و غریب مشاہدات کے سبب بہت کم لوگ ان غیبی ہستیوں کو مانتے ہیں، اور نہ اس زمانہ میں پہلی سی باتیں مشہور ہیں، کیوں کہ اب جنات وغیرہ لوگوں کو بہت کم نظر آتے ہیں۔

عام طور پر تو اس کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے، کہ لامذہب حکومت کے اثر سے یہ مکاشفات بند ہو گئے مگر منکرین کہتے ہیں، کہ غیبی ہستیوں پر یقین کرنا جہالت کے توہمات پر مبنی تھی، علم کی روشنی نے وہم کی تاریکی کو دور کر دیا ہے، تو اس کی موہوم مگر نظر آنے والی شکلیں بھی مٹ گئیں۔

یوں بہ حیثیت مسلمان کے آخر الذکر استدلال کو تسلیم نہیں کرتا، میرے عقیدہ میں جنات اور فرشتے ان تمام تاویلوں سے پاک ہیں، جو نئی روشنی والے جنات وملائکہ کی نسبت پیش کیا کرتے ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے سینکڑوں مخلوقات ایسی پیدا کی ہیں جن کو ہم نہ دیکھ سکتے ہیں، اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں، اس واسطے مسلمانوں کو اسرارِ غیب میں عقل لڑانا اور بے سمجھے بوجھے اس کی قدرت کے رموز سے منکر ہونا نہ صرف غلطی ہے، بلکہ سنگین جرم ہے۔

اگرچہ میں جانتا ہوں کہ جہالت توہمات پیدا کرتی ہے، اور خلقت میں بے شمار آدمی ان توہمات کے سبب جان و مال کا نقصان اٹھاتے ہیں، لیکن یہ ضروری نہیں کہ توہمات کے ذیل میں ہم اپنے دین کے ان مسلمات کو بھی رد کر دیں جن کا موجودہ سائنس نے اب تک کوئی تشفی بخش جواب نہیں دیا۔

عاملوں پر آج کل ایک یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے، کہ وہ تعویذ گنڈے کی گرم بازاری کے خیال سے مخلوق کو جن و پری کے توہمات میں پھنسائے رکھتے ہیں، ممکن ہے، کہ یہ اعتراض کسی قدر صحیح ہو، مگر اس سے یہ نتیجہ کیوں کر اخذ ہو سکتا ہے کہ

جن و پری کوئی چیز نہیں، حالانکہ قرآن واحادیث صاف صاف وجودِ جن کا اظہار کرتی ہیں۔

اس زمانہ میں غیبی مخلوق کا انسان پر ظاہر ہونا دو وجوں پر مبنی ہے۔

اول: تو وہی عوام کا خیال کہ حکومت کی لامذہبی کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔

دوسرے یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ غیبی کائنات ارشاد ایزدی سے مخفی کردی گئی ہو، کیوں کہ آج کل مادہ پرستی اور ظاہر بینی کا بڑا زور ہے، اس لئے قدرت اپنے تمام باطنی کاروبار کو حجاب میں رکھ کر ایمان والوں کا امتحان لینا چاہتی ہے، تاکہ معلوم ہو، کہ کتنے لوگوں باوجود عالمگیر بدعقیدگی کی راہ راست پر رہتے ہیں؟

آج کل بھی غیبی ہستیوں کا ظہور مفقود نہیں ہوا ہے، جو لوگ ان ہستیوں پر عقیدہ رکھتے ہیں، ان کو اب بھی جن و پری ارواح نظر آتے ہیں، ہاں جو ان کو نہیں مانتے، وہ البتہ ان مشاہدات سے محروم ہیں۔

نیک و بد روحوں کا اثر

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ، اگر ارواح طیبات ہیں تو ان میں عشق و عاشقی اور دوسرں کو ستانے سے کیا واسطہ، اور اگر خبیث روحیں ہیں، تو ان کو سزا و جزا سے کب فرصت ہوسکتی ہے، کہ وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا سکیں، نیز یہ جو ہستی دوسروں کو تکلیف پہنچانے پر قادر ہوئی، وہ کس طور عذاب و عقاب کی مصدر ہوسکتی ہے؟

جواب: ارواح طیبات کی طاقتیں جس قدر آزموہ ہیں، اور وہ دوسروں کو نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہیں، اس کے ثبوت کی حاجت نہیں، کیوں کہ بیشمار واقعات اس بات کے شاہد ہیں، کہ ارواحِ شہداء اور اولیاء اللہ نے لوگوں کو نفع ونقصان پہنچایا ہے (تفصیل کے لئے دیکھو میری کتاب ''حیات الانبیاء والاولیاء'')

اب رہی یہ بات کہ آیا اسی طرح خبیث روحیں بھی اپنا عمل کر سکتی ہیں، تو جواب یہ ہے کہ بعض روحیں خبیثات سے علاقہ رکھتی ہیں شیاطین کی حالت میں ان کی کیفیت کا تبادلہ ہو جاتا ہے، اور جب اس تاویل پر مذکورہ بالا سوال کو منطبق کیا جائے، تو پھر اس میں کچھ بھی شک نہیں رہتا کہ جس طرح انسان کے جسم میں شیطان خون بن کر دورہ کرتا ہے، وہ روحیں جو ان شیاطین سے تبدیل ہوگئی ہیں، کیوں کر ان جیسا اثر قائم رکھ سکیں گے۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ آیا جس طرح حالت تشخص میں انسان درد اور تکلیف محسوس کرتا ہے، کیا اسی طور سے وہ روح جو عام تجرد میں ہے تکلیف محسوس کرے گی، تو جواب یہ ہے کہ بیشک کرے گی کیوں، کہ جس طرح خواب میں ہم تکلیف کا صدمہ بوجہ اس کیفیت وارادہ کے جو پیدا ہوتی ہے، محسوس کرتے ہیں، حالانکہ ہمارے جسم پر اس کا کچھ اثر نہیں پڑتا، تو پھر بھلا روح کو کیوں نہ تکلیف و عذاب محسوس ہوگا، علاوہ اس کے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے، کہ عامل جب کبھی کسی اسم کے اثر سے خبیث روح یا شیطان کو تکلیف پہنچاتا ہے، تو اس کا رونا چیخنا معمول کی بناوٹ نہیں ہوتی، بلکہ حقیقی ہوتی ہے، غرض انتقال جسمی پر ارواح کا تعلق اپنی قبر یا جسم سے ضرور رہتا ہے، اور اپنے متعلقین سے بھی ایک گونہ واسطہ رہنا یقینی امر ہے، لہذا یہ بھی قابل تسلیم ہے کہ وہ اثر بھی ڈال سکتی ہیں، پس جب یہ ثابت ہوگیا، کہ روحانیات کا اثر اور ان کی طاقت ہماری طاقت سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے، تو ہمارا مقصود جو تسخیر روحانیات سے انتہائے عروج یا انتہائے طاقت کا حاصل ہو جاتا ہے، بعید از فہم نہ رہے گا۔

ضعیف الاعتقاد لوگوں کے توہمات

ایک طرف تو یہ خشک مزاج فلسفی ہیں، کہ خدا کی ایک مسلمہ مخلوق کے وجود ہی سے انکار کرتے ہیں، دوسری طرف ان کے برعکس وہ توہم پرست لوگ ہیں جن کو ہر جگہ خوانخواہ جنات کا خطرہ دامنگیر رہتا ہے، ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اول تو جیسے انسان ایک مخلوق ہے ویسے ہی، جن بھی ایک مخلوق ہیں اگر جنات کو اللہ تعالی نے طاقت وقدرت دی ہے، تو انسان بھی اس عطیہ سے محروم نہیں، جس طرح انسان جن سے اس کے اوپرے اجنبی نادیدہ اور مخفی ہونے کی وجہ سے ڈرتا ہے، اسی طرح جن بھی انسان کی ظاہری دنیا پر قابض ومتصرف ہونے اور عالم ظہور پر حکمرانی وفرمانروا ہونے سے مرعوب ہیں وہی مثل ہے کہ ہاتھی اونٹ سے ڈرے اور اونٹ ہاتھی سے ڈرے، لہذا انسان کو جنات سے خوانخوہ ڈرنا جھجکنا اور اپنا کسی قسم کا حرج کرنا نہیں چاہئے، بلکہ اگر ہم دلیری اور ہمت پر قائم رہیں تو جنات کو ڈرا سکتے ہیں۔

آسیب وجنات کیساتھ جو لوگ مبتلا ہیں

عموماً دیکھا جاتا ہے، کہ جنات اور خبیث ارواح صرف انہی لوگوں کو ستایا کرتی ہیں، جو خدا اور رسول پر ایمان نہیں رکھتے، یا اگر مومن ومسلمان ہیں تو قرآن پڑھے ہوئے نہیں، اور طہارت وعبادات بجا نہیں لاتے، اور عموماً شرک اور بدعت میں مبتلا رہتے ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے:

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (سورہ زخرف/٣٦)

جو شخص رحمٰن کے ذکر سے غفلت اختیار کرتا رہتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں پس وہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ،،
میں فرماتے ہیں:

والحدث اذاتمکن من الانسان احاط من بین یدیہ ومن خلفہ اورث لہ استعداد القبول وساوس الشیاطین و ذریتھم بحاسۃ الحس المسترک والمناجات موحشۃ ولظھور الظلمۃ علیہ فیما یلی النفس النطقیۃ و تمثل الحیوانات الملعونۃ اللئیمۃ○

جس انسان پر ناپاکی احاطہ کرلے اور اس کے آگے پیچھے چھا جائے، تو اس میں ایسی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، کہ شیطانی وسوسے دل میں اٹھنے لگتے ہیں اور اپنی حس مشترک سے جنات وشیاطین کو دیکھنے لگتا ہے، ڈراؤنے خواب دینے لگتے ہیں، نفس ناطقہ پر ایک تاریکی چھا جاتی ہے، اور ملعون و نامبارک حیوانات دکھائی دیتے ہیں۔

شیطان کا یہ کام ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کر کے ان کو خوفناک وسوسوں اور ہول انگیز اندیشوں میں ڈال دیتا ہے، اور ان کو خوف ناحق اور اعتماد علی اللہ سے غافل کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطَانُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ○ (آل عمران/ ۱۷۵)

یہ تو بس شیطان ہے جو تم کو اپنے رفیقوں سے ڈراتا ہے، پس تم ان سے نہ ڈرو، اور مجھ سے ڈرو، اگر تم پکے مسلمان ہو۔

جن و شیطان کے شر سے بچنے کے ماثور و مسنون طریقے

برے جنوں اور شیطانوں کے شر سے خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے اور اس

امر کے لئے اعوذ باللہ اور لاحول کا ورد ماثور و منقول ہے، بیت الخلاء جو ایک ناپاک جگہ ہے، اور ناپاک مقام میں شیطان کا تصرف زیادہ ہوتا ہے، اس لئے وہاں جاتے وقت یہ کلمات پڑھ لینے چاہئیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ (مشکوۃ شریف)

الٰہی میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث میں بعض ایسے اوقات اور مواقع کا بھی ذکر ہے جن میں ہر شخص کو جنات کے متعلق احتیاط رکھنی لازم ہے، حکم ہے کہ شام کے بعد بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو، کہ جنات کی جھپٹا جھپٹی کا وقت ہے، اگر کبھی سانپ نظر پڑے تو چونکہ جن بھی اکثر سانپ کی شکل میں نمودار ہوتا ہے، اس لئے حکم ہے کہ اس کو مار ڈالنے سے پہلے اتنا کہہ لینا چاہئے، کہ اے سانپ اگر تو جن ہے، تو غائب ہو جا، پھر اگر غائب ہو جا پھر اگر غائب نہ ہو تو اس کو مار ڈالے۔

دفع آسیب کے اعمال

(۱) عمل: چہل کاف:

کَفَاکَ رَبُّکَ یَا جَنْتَائِیْلُ ﴿ختنائیل﴾ (حَنْتَائِیْلُ) کَمْ یَکْفِیْکَ

تیرے رب نے تیری کفایت کی، اے جنتائیل ﴿ختنائیل﴾ (حنتائیل)، بہت سی

وَاکِفَۃً یَادُوْلَائِیْلُ کِفْکَافُھَا کَکَمِیْنٍ یَاجِبْرَآئِیْلُ کَانَ مِنْ

مصیبتوں سے تجھ کو اے دولائیل! ایسے حفاظت دی جیسے کوئی لشکری گھات میں

کَلَکَ یَا کَنْکَائِیْلُ تَکِرُّ کَرًّا (یامیکائیل) کَکَرِّ الْکَرِّ

چھپا ہوا محفوظ ہوتا ہے، اے جبرائیل! یہ مصیبت اس جماعت کے ساتھ مشابہت

یَانَعْمَائِیْلُ فِیْ کَبِدٍ("یانعمائیل،،) تَحْکِیْ مُشْکَشْکَۃً

رکھتی ہے جواے کنکائیل اسلحہ سے لیس ہو نیزہ بردار ہو،اے میکائیل اور پلٹ کر حملہ

یَاکَلْکَائِیْلُ ﴿اسرافیل﴾ (سرکائیل)"کَلْکَلُکِ کَلَکَ،،

کرنے والے کی طرح حملہ کرے یانعمائیل جیسے طاقت ورنوجوان پرگوشت اونٹ ہو

﴿لکاکا﴾ یَاھَمْرَآئِیْلُ کَفَاکَ مَابِیْ کَفَاکَ

اے کلکائیل ﴿اسرافیل﴾ (سرکائیل) پروردگار تجھے کفایت کرے،اے ہمرائیل

الْکَافُ کُرْبَتُہٗ یَاعِزْرَائِیْلُ یَاکَوْکَبًا کَانَ ﴿یالائیل یحکی﴾

وہ چیز جو میرے ساتھ ہے تمام رنج اور مصائب سے،اے عزرائیل اے ستارہ دل

تَحْکِیْ("یَادَرْدَائِیْلُ،،) یَاکَوْکَبَ الْفَلَکِ یَا

(اے لائیل) ("اے دردائیل،،) جو مشابہت رکھتا ہے آسمان کے ستارے کے

مِیْکَائِیْلُ ﴿دردائیل﴾

ساتھ روشنی اور نورانیت میں مشابہت رکھتا ہے اے میکائیل۔

ایک تحقیق () ان دو بریکٹوں میں جو الفاظ ہیں یہ اس"عامل بنانیوالی کتاب،، کے ہیں ☆"،،اس نشان میں جو حروف ہیں یہ بالکل واضح نہیں ہو رہے اسی کتاب میں ☆ ﴿﴾ ان نشانات میں جو الفاظ ہیں وہ ایک پرانی چھپی ہوئی کتاب،،اسرارِ خفی وظائفِ غوثیہ وحلِ المشکلات جوہرِ کمالات یعنی عملیاتِ کلامِ پاک،، میں سے ہیں اور جو الفاظ (" ،،) ان نشانات میں ہیں وہ اس کتاب میں نہیں ہیں۔اس میں موکلوں کے نام دوہرے ہوگئے ہیں میں سمجھتا ہوں،عامل جس موکل کو اختیار کرے گا وہی اس کے موکلین ہوں گے۔

(چہل کاف بغیر موکل) كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كِلْكَا تَكِرُّكِرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ تَجَلّٰى مُشَكْشَكَةً كَلَكْلُكٍ كَلَكًا كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكِ ○

یہ چہل کاف بغیر موکل میرے حضرت صاحب شیخ کامل محرم اسرارِ خفی وجلی پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، علامہ مولانا مولوی حضرت قبلہ مفتی ابوضیاء محمد علی قادری شطاری فاروقی ضیاء القادری مجددی رحمہ اللہ تعالی کے افادات سے ہے۔ م قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

ترکیب: پہلے چہل کاف کو بغیر مؤکلوں کے سات بار روغن تلخ پر آسیب زدہ کے دونوں کانوں میں ڈال دیا جائے، اور انگلیاں (یا روئی) کانوں میں رکھی جائے تاکہ روغن باہر نہ نکلے اور کچھ جسم پر بھی مالش کی جائے، لیکن اگر اس کی زکوۃ نکال لی جائے تو زیادہ اثر ہوگا۔

چہل کاف کی زکوۃ

باطہارت کاملہ ہر روز ایک ایک جملہ کوفی کاف باموکل ایک سو بار تنہا باہر جنگل یا دریا کے کنارے پر بیٹھ کر پڑھا جائے، اور چالیس روز تک اس کو جاری رکھا جائے پھر چلہ کے بعد ہر روز ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول رکھا جائے، تاکہ عمل کا اثر قائم رہے۔

(۲) عمل: سورۂ جن (پارہ ۲۹)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر مریض آسیب زدہ پر دم

کیا جائے، اگر اس سورہ کی زکوۃ نکال کر دم کیا جائے تو زیادہ مؤثر ہوگا۔

طریقہ زکوۃ سورہ جن

چاند کی شروع تاریخوں میں نماز عشاء کے بعد باطہارت کاملہ حصار کر کے ایک چادر میں اپنا جسم چھپا کر گویا احرام کی صورت بنا کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھ کر چالیس بار چالیس روز تک سورہ جن حضورِ قلب کے ساتھ پڑھی جائے، اور اول و آخر درود شریف طاق بار (یعنی ۳ یا ۷ یا ۹ یا ۱۱) پڑھا جائے، اور ہر روز بلا ناغہ غسل بھی کیا جائے۔

(۳) عمل: وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ○ (سورہ ص/۳۴)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ آسیب زدہ کے بائیں کان میں سات بار پورے حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

(۴) عمل: اذان سورہ فاتحہ، سورہ فلق، سورہ ناس، آیت الکرسی سورہ طارق، اور سورہ حشر کی تین آخری آیتیں (هو الله الذی لا اله الا هو الآیۃ) اور سورہ صافات۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ آسیب زدہ کے کان میں پڑھا جائے اور تین روز تک بلا ناغہ اس عمل کو کیا جائے۔

(۵) عمل: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فتعالی الله الملك الحق لا اله الا هو رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ○ وَ مَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (سورہ

مؤمنین/ ۱۱۵ تا ۱۱۸)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ آسیب زدہ کے کان میں حضورِ قلب کے ساتھ چند بار پڑھا جائے، سات روز تک بلاناغہ یہ عمل جاری رہے۔

(۶) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ الٓمّٓصٓ○ طٰهٰ○ طٰسٓمّٓ○ كٓهٰيٰعٓصٓ○ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ○ حٰمٓ عٓسٓقٓ○ قٓ○ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چند بار پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کیا جائے، دو تین روز تک متواتر کیا جائے، یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا مجرب عمل ہے۔

(۷) عمل: حضرت پیران پیر شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ جو بغداد شریف میں مقیم ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تو شرافت سے چلا جائے، تو بہتر ورنہ تجھ کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

ترکیب: یہ کلمات باطہارت کاملہ آسیب زدہ کے کان میں کہے جائیں۔

منقول ہے کہ ایک شخص اصفہانی حضرت پیران پیر کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یوں عرض کرنے لگا، حضرت میری بیوی کو آسیب ہو گیا ہے، اور وہ نہایت بری حالت میں ہے، اس کا علاج معالجہ بہت کیا گیا، لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، آپ کا اسم گرامی سن کر حاضر خدمت ہوا ہوں، اللہ کے لئے میری حالت زار پر رحم فرمایئے، آپ نے معاکشف سے معلوم کیا، کہ اس پر ایک سرکش جن کا دخل ہے جو سراندیپ کے بیابان کا رہنے والا ہے آپ نے فرمایا تم وطن چلے جاؤ! جب تمہاری بیوی کو پھر دورہ ہو، تو اس کے کان میں میرا پیغام کہہ دینا کہ اے جن تجھ کو عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو بغداد میں مقیم ہیں، یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تو شرافت سے چلا جائے اور اس کا پیچھا چھوڑ دے تو بہتر ہے ورنہ تجھ کو ہلاک کر دیا جائے گا پھر وہ شخص اپنے گھر

کو واپس چلا آیا، اور جیسا آپ نے ارشاد فرمایا تھا، ویسا ہی جا کر کیا اس برس کے بعد اس کو پھر بغداد جانے کا اتفاق ہوا جب آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا، تو آپ نے گھر کا حال دریافت فرمایا: اس نے کہا کہ میں نے اسی وقت آپ کے ارشاد کی تعمیل کی تھی خدا کا شکر ہے کہ اس وقت سے آج تک دورے کا بالکل آرام ہے (قلائد الجواہر)

((کامونکی کے ایک محلہ حبیب پورہ میں ایک شاگرد ولا ور حسین امامت کرواتا تھا اس نے خبر دی کہ استاذ جی ایک بچہ ہے وہ مسجد آتا ہے تیز تیز نماز پڑھتا ہے، بڑی الٹی سیدھی حرکتیں کرتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے کسی جن وغیرہ کا اثر ہے اور کئی بار وہ جن بولتا بھی ہے، پھر چند دن بعد اس نے دعوت دی تقریر کے لئے اس کی مسجد میں گئے تو میں نے تقریر کے آخر میں اس جن کو مخاطب کر کے کہا: اگر تو مسلمان ہے تو پھر اس طرف دھیان کر کہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ○ یعنی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں لہٰذا تو نقصان نہ پہنچا اور اگر تو مسلمان نہیں ہے تو پھر بھی چلا جا ورنہ ہم اپنے پیر و مرشد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو درخواست کریں گے اور آپ کا مقام یہ ہے کہ آپ خود فرماتے ہیں: عُزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ یعنی میں پختہ ارادہ والا اور لڑائی میں خوب قتل کرنے والا ہوں، تو آپ تجھ سے ہمیں بچا لیں گے، نیز میں نے کہا کہ تم لوگ نظر نہیں آتے اگر کسی انسان سے کوئی ایسی حرکت تمہارے لئے جو نامناسب ہو سرزد ہو جائے تو تمہیں اس طرح اسے تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہئے، اس گفتگو کے بعد اس کی حالت درست ہے، الحمد للہ علی ذالک۔

(٨) عمل:

٧٨٦

٨	١١	١٤	١
٣	٢	٧	١٢
٣	و	٩	٦
١٠	ع	٤	اع

ترکیب: آسیب زدہ کو سامنے بٹھا کر با طہارت کاملہ سورۂ جن پڑھ کر دم کیا جائے، پھر سورۂ کافرون سورۂ اخلاص سورۂ فلق سورۂ ناس اور آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا جائے، پھر مذکرہ بالا نقش لکھ کر آسیب زدہ کے روبرو روشن کیا جائے، آسیب فوراً حاضر ہو جائے گا، یاد رہے کہ فیتہ جلانے کے وقت اکتالیس بار یہ عزیمت پڑھے:

اَمْسِ مَهْرَمَنْ كَبِيْر حُوصِرَ اِنسٌ اُدِیَ اَجْرُ الْفَرَجِ اُحْضُرُوْنِیْ اِعْمَرُنِیْ یَا بَکْتَانُوس اَمِیْرَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ صَادِقًا سَارِعًا حَاضِر ہو، حَاضِر ہُو، حَاضِر ہو، بِجَاهِ اللّٰهِ بِجَلَالِ اللّٰهِ بَعَظْمَتِ اللّٰهِ حَاضِرُ ہو حَاضِر ہو حَاضِر ہو۔

جب آسیب حاضر ہو جائے، تو یہ عزیمت سات بار پڑھ کر آسیب زدہ کے بالوں میں گرہ دی جائے اور کہا جائے: عقدہ عقدہ عقدیس عقدوس فرقبس فرقبس جبس حبسنا حبسکم بعقو دسلیمان ابن داؤ د علیہ الصلاۃ والسلام تا من نکشائم کشادہ نشود بحق ہذہ الاسماء یا قابض یا قابض یا قابض۔

(٩) عمل:

٧٨٦

٢٣٦٩٠٢	٢٣٦٩٠٥	٢٣٦٩٠٨	٢٣٦٨٩٣
٢٣٦٩٠٧	٢٣٦٨٩٥	٢٣٦٩٠١	٢٣٦٩٠٦
٢٣٦٨٩٦	٢٣٦٩١٠	٢٣٦٩٠٣	٢٣٦٩٠٠
٢٣٦٩٠٤	٢٣٦٨٩٩	٢٣٦٨٩٧	٢٣٦٩٠٩

ترکیب: اس نقش کا باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے، (یہ نقش سورۂ بقرہ کا ہے)

(۱۰) عمل (یہ نقش سورۂ یونس کا ہے)

۷۸۶

۱۳۷۵۱۹	۱۳۷۵۲۰	۱۳۷۵۲۰	۱۳۷۵۲۶
۱۳۷۵۲۱	۱۳۷۵۲۵	۱۳۷۵۲۰	۱۳۷۵۲۲
۱۳۷۵۲۴	۱۳۷۵۲۸	۱۳۷۵۳۵	۱۳۷۵۲۱
۱۳۷۵۲۴	۱۳۷۵۱۳	۱۳۷۵۲۴	۱۳۷۵۲۱

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔

یہ اوپر والا نقش نظر بد کے لئے بھی نافع ہے

مکان سے جن نکالنا

(۱) عمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحق یاجبرائیل

ب	س	م	ا
ل	ہ	ر	ح
م	ن	ر	ح
ی	م	۷۸۶	۷۸۶

بسم اللہ یا رحمٰن یا رحیم

بحق یاعزرائیل

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بحق یااسرافیل

اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر مکان کے دروازہ پر لٹکا دیا جائے۔

(۲) عمل: سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی اور قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ (سورۂ جن/ ۱ تا ۳)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر پانی پر دم کیا جائے، پھر پانی کو مکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیا جائے۔

(۳) عمل: سورۂ یٰس (پارہ ۲۲ و ۲۳)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ سیب زدہ یا مجنون پر پڑھا جائے، تین روز بلا ناغہ یہ عمل جاری رہے۔

سعید بن جبیر تابعی رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ یاسین ایک مجنون پر پڑھی اور وہ تندرست ہو گیا (تفسیر اتقان)

تمام آفات سے محفوظ رہنے کے لئے عمال

(۱) عمل: نقش سورۂ اعراف ۷۸۶

۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۱	۶۳۴۰۴	۶۳۳۹۰
۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۶	۶۳۴۰۲
۶۳۳۹۲	۶۳۴۰۶	۶۳۳۹۹	۶۳۳۹۵
۶۴۴۰۰	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۳	۶۳۴۰۵

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب اپنے پاس

رکھے۔

(۲)عمل: نقش سورۂ کہف ۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب اپنے پاس رکھے۔

(۳)عمل (یہ نقش سورۂ یاسین کا ہے) ۷۸۶

۴۴۲	۴۵۲	۴۴۰	۴۵۱	۴۴۶	۴۴۹
۴۴۲	۴۴۸	۴۴۵	۴۴۴	۴۲۵	۴۴۷
۴۴۰	۴۳۰	۴۴۳	۴۴۱	۴۳۱	۴۳۷
۴۳۱	۴۳۵	۴۳۹	۴۴۸	۴۳۳	۴۲۶
۴۴۲	۴۴۶	۴۴۶	۴۲۹	۴۳۳	۴۲۷
۳۵۳	۴۲۲	۴۵۵	۴۳۹	۴۳۱	۴۴۸

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالا جائے۔ (شمع شبستان میں سورۂ یاسین کا نقش درج ذیل ہے اور اس

کے خواص میں یہ درج ہے، اس کے فوائد لکھنے کے لئے دفتر ناکافی ہیں فقیر نے ۴۱ بار روزانہ ایک سال کامل پڑھی ہے، جس بیمار یا آسیب زدہ پر ہاتھ رکھ کر ایک بار پڑھتا ہوں شفا ہوتی ہے، اگر ۱۱ بار روزانہ پڑھے حاملہ ہو اور نیک صالح فرزند سے گود بھرے اگر محتاج پڑھے تو غنی ہو، جادو زدہ پر دم کیا جائے تو جادو دور ہو، آسیب والے پر دم کرے آسیب بھاگے، اگر اس نقش کو سونے کی تختی پر شرف شمس میں کندہ کرا کے پہنے جو حاجت ہوگی پوری ہوگی اور محتاج کبھی نہ ہوگی

۷۸۶

۲۹۱۸۸	۲۹۱۹۱	۲۹۱۹۴	۲۹۱۸۰
۲۹۱۹۳	۲۹۱۸۱	۲۹۱۸۷	۲۹۱۹۲
۲۹۱۸۲	۲۹۱۹۶	۲۹۱۸۹	۲۹۱۸۶
۲۹۱۹۰	۲۹۱۸۵	۲۹۱۸۳	۲۹۱۹۵

۱۲۷۶۷۵۳، اعداد

(۴) عمل: (یہ نقش سورۃ ناس کا ہے)

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۳۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

بچوں کے جمیع آفات سے محفوظ رہنے کے لئے عمل

۷۸۶

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

عمل: (یہ نقش سورۃ اخلاص کا ہے)

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے۔

جن کو حاضر کرنے کے لئے عمل
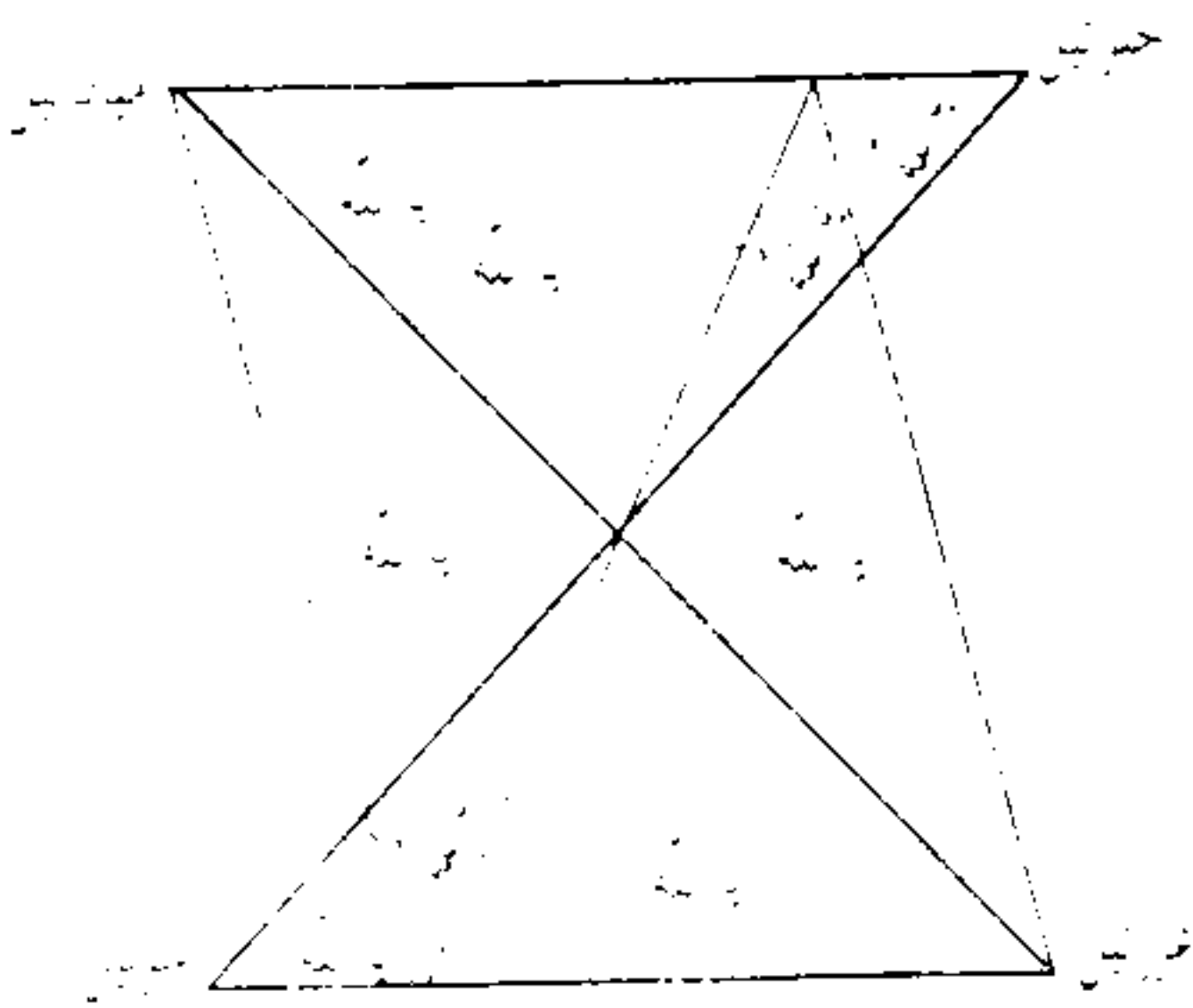
ترکیب: یہ نقش باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر آسیب زدہ کے سامنے رکھا جائے، پھر یہ عمل ایک بار پڑھا جائے بحرمت سلیمان علیہ الصلاۃ و السلام اے جن حاضر ہو! حاضر! حاضر ہو! پھر سورۂ مزمل دو بار پڑھ کر کہے: بحرمت سلیمان ابن داؤد علیہما الصلاۃ والسلام اے جن حاضر ہو! حاضر ہو! حاضر ہو! اور جب وہ حاضر ہو اور اوپر کا نقش کاغذ پر لکھ کر آسیب زدہ سامنے رکھا جائے

عمل:

۷۸۶

٨			١
٣٥٩٢	٢	٨	١٢
٣	٣٥٩٥	٩	١
١٠	٥	۴	٣٥٩۴

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ کے پانچ ٹکڑوں پر لکھا جائے چار نقش تو طالب کے مکان کے چار کونوں میں چسپاں کیے جائیں اور ایک طالب کو گھول کر پلایا جائے، انشاءاللہ آسیب چلا جائے گا مجرب ہے۔

عمل

۷۸۶

٢	بح	ج	يو
ز	يب	و	ط
يد	ا		د
با	ن	ی	ط

اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ لکھیں اور طالب کے گلے میں ڈال دیں اور اگر اس کو کان کے دائرے کے اوپر لایا جائے تو تمام بلیات سے محفوظ رہے، اگر کتا، بچھو یا سانپ کاٹے تو اس کو پانی میں گھول کر مریض کو پلایا جائے مجرب ہے۔

باب پنجم

اعمالِ نظر و سحر و گریہءِ اطفال

فصل اول

اعمال دفع نظر بد

نظر بد کا اثر یقینی اور صحیح ہے، چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اَلْعَیْنُ حَقٌّ فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ○ (مشکوۃ)

نظر بد کا اثر فی الواقع ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی چیز تقدیر الٰہی پر سبقت لے جا سکتی تو نظر بد لے جاتی۔

بعض لوگوں کو اپنی نظر کا اثر پہنچانے کی بالارادہ مہارت ہوتی ہے، چنانچہ جب وہ کسی چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے نگاہ ڈالتے ہیں، تو وہ بہت جلد مضر اور نقصان رسیدہ ہو جاتی ہے۔

علاوہ اس کے یہ بھی تجربہ میں آ چکا ہے، کہ اپنی چیز پر خود اپنی ہی نظر سے تاثیر ہو سکتی ہے۔

نظر بد کا علاج بذریعہ عملیات کرنا مسنون طریقہ ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ○ (مشکوۃ)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا، کہ نظر بد کے لئے جھاڑ پھونک کی جائے۔

اب رفع نظر بد کے چند مجرب اعمال درج ہوتے ہیں۔

عمل
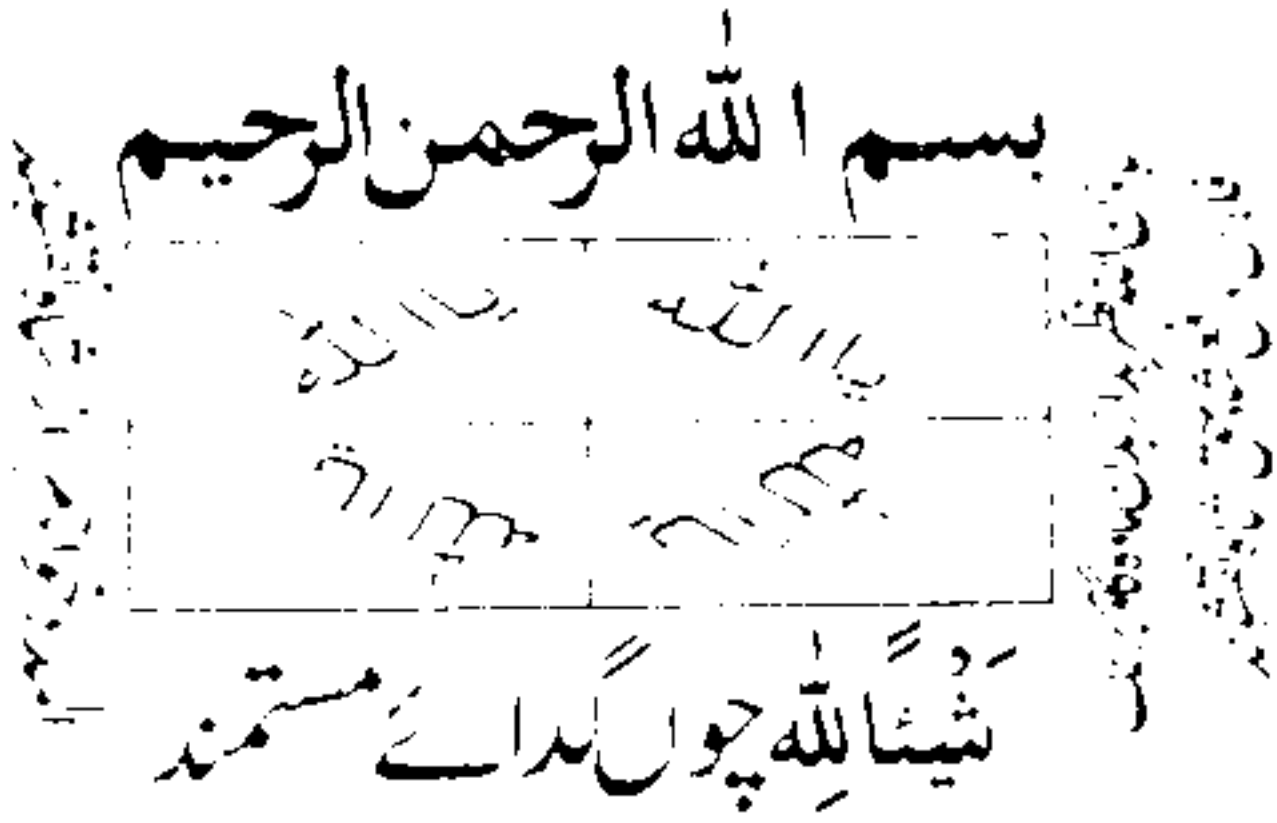
ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سات بار کاغذ پر لکھ کر آٹے میں کسی جانور کو کھلایا جائے، اور ایک نقش لکھ اس کے گلے میں ڈالا جائے، لیکن جانور کی قسم اور اس کا رنگ لکھنا ضروری ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند

عملیات اور ترکیب:

(۲) عمل مع ترکیب

ایک پاک تاگا تین ہاتھ لمبا ناپ کر نظر زدہ کے پاس رکھ کر یہ پڑھا جائے۔

بِسْمِ اللهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ تین بار اور سورۂ فاتحہ تین بار پڑھ کر یہ پڑھے، عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِىْ فِىْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ اَوْفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةٍ (اس جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لے) بِعِزِّ عَنِ اللهِ وَ بِنُوْرِ عَظْمَةِ وَجْهِ اللهِ بِمَا جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ مِنْ عَبْدِ اللهِ اِلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِىْ فِىْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ اَشْرَهِيَا بَرَاهِيَا اَدُوْنِيَا اَصْبَاؤُتُ اِلْ شَدَّاىْ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِىْ فِىْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ (مریض کا نام) بِحَقِّ شَهَتْ بَهَتْ اِنْتَهَتْ يَا قَنْطَاعَ النَّحَا بِالَّذِىْ لَا يَغْوٰى عَلَيْهِ اَرْضٌ وَ لَا سَمَآءٌ فِىْ اُخْرٰى يَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ (یہاں مریض کا نام لے) كَمَا اُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَضِيْقِ وَجُعِلَ لِمُوْسٰى

فِی الْبَحْرِ طَرِیْقٌ وَ اِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَتُہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیٌّ مِنْکِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃٍ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ ۝

پھر اس تاگے کو ناپے، اگر تاگا تین ہاتھ سے بڑھ جائے، یا کم ہو جائے، تو سمجھ لو، کہ اس کو نظر لگی ہے، اس عمل کو تین بار کرنے سے نظر کا اثر جاتا رہتا ہے۔

ڈائن اور نظر لگانے والی عورت کی شر دفع کرنا

عمل: آیت الکرسی ۝ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ (سورۃ اسراء/۸۱) وَ یُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (سورۃ یونس/۸۲) وَ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَ یَقْطَعَ دَابِرَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَ یُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ (سورۃ انفال/ ۷،۸) وَ یَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (سورۃ شوریٰ/۲۴) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ

شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ ۝ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ (سورۂ بقرہ/۱۳۷)

ترکیب: باطہارت کاملہ ایک گول لکیر چھری یا چاقو سے کھینچی جائے، اور آیت الکرسی اور مذکورہ بالا آیات اور دعا کو پڑھا جائے، پھر چھری یا چاقو کو کنڈل کر کے اندر موڑ کر کہے، کہ میں نے چھری نظر لگانے والی کے دل میں گاڑی پھر اس کو رکابی یا طباق کے نیچے ڈھک دیا جائے۔

فصل دوم

اعمال گریہ اطفال (بچوں کا رونا)

عمل:

۷۸۶

۸۱۵۶۵	۸۱۵۶۰	۸۱۵۶۷
۸۱۵۶۶	۸۱۵۶۴	۸۱۵۶۲
۸۱۵۶۱	۸۱۵۶۸	۸۱۵۶۳

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ کے دو ٹکڑوں پر لکھا جائے اور ایک بچہ کے گلے میں ڈال دیا جائے، اور ایک پانی میں گھول کر اس کو پلا دیا جائے جو لڑکا آسیب سے روتا ہو اس کے لئے مفید ہے۔

(۲) عمل: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعَالَی اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ۝ وَمَنْ یَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(سورۃ المومنون/ ۱۱۵ تا ۱۱۸)

حفظ اطفال کے لئے عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَّ عَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا، میں پناہ مانگتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور روح خبیث سے اور نظر بد سے میں پناہ گزیں ہوا دس لاکھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعہ میں۔

ترکیب: ان کلمات کو بہ طہارتِ کاملہ لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے۔

فصل سوم

اعمال دفع سحر

(۱) عمل: سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ کی شروع کی چار آیتیں، مفلحون تک، اور آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں، اور سورۃ بقرۃ کی آخری تین آیتیں للہ مافی السموات سے آخر سورہ تک اور آخر سورۃ بنی اسرائیل قل ادعوا اللہ سے آخر تک ، اور سورۃ والصافات کے شروع کی دس آیتیں، لازب ط تک اور سورۃ رحمٰن کی دو آیتیں، یا معشر الجن سے تنتصران تک، اور آخر سورۃ حشر لو انزلنا ہذا القرآن سے آخر سورۃ تک، اور سورۃ جن کے شروع کی دس آیتیں شططا تک، اور چاروں قل مذکورہ آیات باترتیب یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْن ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ وَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا
نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ
يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ
عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ
اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَ
اعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اِنَّ
رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى

الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ النُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○

أُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ط وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَ الصَّافَّاتِ صَفًّا ○ وَ الزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ○ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ○ إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ نِ الْكَوَاكِبِ ○ لا وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلٰى وَ يُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُورًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ط إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ ○

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ فَانْفُذُوا ط لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ○

لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ج وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ط عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ط

الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ○ وَأَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ○ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ○ وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ○ اللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ إِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پڑھ کر مریض کو دم کیا جائے، اور پانی میں دھو کر پلایا جائے۔

(۲) عمل: فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صٰغِرِينَ ○ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِينَ ○ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ رَبِّ مُوسٰى وَهَارُونَ ○ فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ

بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○ (سورۂ اعراف/ ۱۱۷، ۱۲۰، سورۂ یونس/ ۸۱، ۸۲، سورۂ طٰہٰ/ ۶۹)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پانی پر دم کر کے جادو زدہ شخص کے سر پر چھڑکا جائے یا بروایت لیث رحمۃ اللہ علیہ ان کو کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالا جائے، یا ان کو تشتری پر لکھ کر جادو زدہ کو پلایا جائے۔

(۳) عمل: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورۂ توبہ/ ۱۲۸) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ○ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۙ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُحْيِىْ وَاَنْتَ الْمُمِيْتُ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنْتَ الْمُبْدِئُ وَاَنْتَ الْمُبْلِىْ وَاَنْتَ الْبَاقِىْ خَلَقْتَنَا مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ وَجَعَلْتَنَا فِىْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِكَ الْعُلْيَا يَا مَنْ بِيَدِهِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْمُصَافَاتُ وَالشِّفَاءُ وَالدَّوَاءُ اَسْئَلُكَ بِمُعْجِزَاتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَبَرَكَاتِ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَحُرْمَةِ كَلَامِكَ مُوْسٰى عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ ○

ترکیب: اس کو بہ طہارت کاملہ طلوع آفتاب سے پہلے تشتری پر لکھ کر مریض کو گھول کر پلایا جائے، سات روز تک متواتر لکھ کر پلاتے رہیں، چنانچہ مواہب لدنیہ میں کتاب مدخل سے منقول ہے کہ شیخ ابومحمد مرجانی رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں یہ عمل ارشاد فرمایا تھا۔

عمل: اسمائے رسول علیہ الصلاۃ والسلام

مُحَمَّدٌ	اَحْمَدُ	حَامِدٌ	مَحْمُوْدٌ	قَاسِمٌ	عَاقِبٌ
فَاتِحٌ	خَاتِمٌ	حَاشِرٌ	مَاحٍ	دَاعٍ	سِرَاجٌ
رَشِيْدٌ	بَشِيْرٌ	نَذِيْرٌ	هَادٍ	مُهْدٍ	رَسُوْلٌ
نَبِيٌّ	طٰهٰ	يٰسٓ	مُزَّمِّلٌ	مُدَّثِّرٌ	شَفِيْعٌ
خَلِيْلٌ	كَلِيْمٌ	حَبِيْبٌ	مُصْطَفٰى	مُرْتَضٰى	مُجْتَبٰى
مُخْتَارٌ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	قَائِمٌ	حَافِظٌ	شَهِيْدٌ
عَادِلٌ	حَكِيْمٌ	نُوْرٌ	حُجَّةٌ	بُرْهَانٌ	اَبْطَحِيٌّ
مُؤْمِنٌ	مُطِيْعٌ	مُذَكِّرٌ	وَاعِظٌ	اَمِيْنٌ	صَادِقٌ
مُصَدِّقٌ	نَاطِقٌ	صَاحِبٌ	مَكِّيٌّ	مَدَنِيٌّ	عَرَبِيٌّ
هَاشِمِيٌّ	تِهَامِيٌّ	حِجَازِيٌّ	تِرَازِيٌّ	قُرَيْشِيٌّ	مُضَرِيٌّ
اُمِّيٌّ	عَزِيْزٌ	حَرِيْصٌ	رَءُوْفٌ	رَحِيْمٌ	يَتِيْمٌ
غَنِيٌّ	جَوَادٌ	فَتَّاحٌ	عَالِمٌ	طَيِّبٌ	طَاهِرٌ
مُطَهَّرٌ	خَطِيْبٌ	فَصِيْحٌ	سَيِّدٌ	مُنْتَقًى	اِمَامٌ
بَارٌّ	شَافٍ	مُتَوَسِّطٌ	سَابِقٌ	مُقْتَصِدٌ	مَهْدِيٌّ

بَاطِنٌ	ظَاهِرٌ	آخِرٌ	اَوَّلٌ	مُبِيْنٌ	حَقٌّ
شَكُوْرٌ	نَاهٍ	آمِرٌ	مُحَرِّمٌ	مُحَلِّلٌ	رَحْمَةٌ
حَسِيْبٌ	حٰمٓ	طٰسٓ	مُبَلِّغٌ	مُنِيْبٌ	قَرِيْبٌ

اَوْلٰى وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ○

ترکیب: اس کو طہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ خوشبو پاس رکھ کر کاغذ کے دو ٹکڑوں پر لکھے، ایک تو مریض کو پانی میں گھول کر سات روز متواتر پلایا جائے، اور ایک گلے میں سات روز کے بعد ڈالا جائے۔

باب ششم

اکل، شرب، مال، متاع، تجارت زراعت

فصل اول: اعمال متعلقہ رزق و مال

برکت طعام کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا كَافِيْ يَا غَنِيُّ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر کھانے پر کپڑا ڈال کر دم کیا جائے، اور تھوڑا تھوڑا کھانا نکال کر لوگوں کو کھلانا شروع کیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل کی برکت سے سب حاضرین سیر ہو جائیں گے، اور اتنا کھانا بچ بھی جائے گا

زیادتی روغن کا عمل

عمل:

۷۸۶

۸	۱۶۸	۲۱۳۲	۱
۲۵۱	۲۰	نام جانور	وہ م
۲۰	۵م	۹۱	لون
۹۹	ح	محود	۳۵۳

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر دودھ والے برتن پر باندھا جائے، لیکن پہلے دن کا مکھن خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے روح پاک کے نام پر کسی محتاج کو دے دیا جائے۔

مال ومتاع زراعت باغات میں فائدہ پانے کا عمل

عمل: ترکیب: درج ذیل نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب مال ومتاع اور زراعت میں رکھے، لیکن باغات میں درختوں پر باندھے۔

(یہ نقش سورۂ توبہ کا ہے) ۷۸۶

۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۸۹۶
۱۷۵۹۰۹	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۹۰۷
۱۷۵۸۹۸	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۹۰۴	۱۷۵۹۰۱
۱۷۵۹۰۵	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۱۱

باغ یا کھیت کی پیداوار میں برکت کا عمل

عمل: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر ۷۸۶ بار لکھ کر کھیت یا باغ میں دفن کیا جائے، یا ۷۸۶ بار ہر روز بلا ناغہ پڑھا جائے۔

مال تجارت فروخت کرنے کا عمل

عمل: اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (سورہ توبہ/۱۱۱)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مال تجارت میں رکھ دیا جائے۔

ویران باغ کو سرسبز کرنے کا عمل

ترکیب: اس نقش کو طہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب باغ کے درختوں پر باندھ دے (یہ نقش سورہ مریم کا ہے)۔

۷۸۶

٩٦٥٥١	٩٦٩٤٤	٩٦٥٤٩
٩٦٥٤٩	٩٦٥٤٨	٩٦٥٥٣
٩٦٥٤٧	٩٦٥٥٦	٩٦٥٤٥

فصل دوم

اعمال دفع آفات مال

چیونٹیوں کے دور کرنے کا عمل

عمل: یٰۤاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَ

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝ (سورۂ نمل رکوع/ ۱۸)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر چیونٹیوں کی بل پر رکھ دیا جائے یا ریت پر دم کرکے سوراخ میں ڈالا جائے، تمام کیڑے مکوڑے کافور ہو جائیں گے۔

دفع موش کا عمل

عمل: ۷۸۶

ترکیب: یہ نقش باطہارت کاملہ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر لکھ کر مکان کے چاروں کونوں میں دفن کردیے جائیں

	۵	۲
۲	ھ	ے
۸	۱	۶

کھیت کی محافظت کا عمل

عمل: صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۝ (سورۂ بقرہ/ ۱۸)

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ کاغذ کے چار ٹکڑوں پر لکھا جائے، اور مٹی کے چار آبخورے لے کر ان میں ایک ایک نقش ڈالا جائے، اور گیلی مٹی سے اس کا منہ بند کر دیا جائے، پھر ان کو کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کر دیا جائے، پھر ایک اور آبخورا لے کر اس موذی جانور کا نام کاغذ پر لکھ کر ڈالا جائے، اور اس کا منہ گیلی مٹی سے بند کر کے کھیت کے عین درمیان میں اس کو گاڑ دیا جائے۔

جمیع بلیات زلزلہ اور آگ وغیرہ سے محفوظ رہنے کا عمل

عمل:

۷۸۶

۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۱۵
۲۸۴۸۲۸	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۲۷
۲۸۴۸۲۵	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۲۲۳
۱۸۴۸۱۷	۲۸۴۸۴۳	۲۸۴۸۴۳	۲۸۴۸۲۱

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر طالب اپنے پاس رکھے، یا مکان میں لٹکائے انشاءاللہ تعالیٰ ہر بلا سے محفوظ رہے گا (یہ نقش سورہ نساء کا ہے)

ہر آفت سے محفوظ رہنے کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ ○ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○ وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآ بَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ○ اِنَّ وَلِیِّ ےَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○

ترکیب اس کو بہ طہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ صبح و شام چند بار حضورِ قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

ڈوبنے جلنے اور چوروں سے محفوظ رہنے کا عمل

عمل: اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ یَمْلِیْخَا مَكْسَلْمِیْنَا كَشْفُوْطَطْ اَذَرْفَطْیُوْنُسْ كَشَافَطْیُوْنُسْ تَبْیُوْنُسْ یُوَانِسْ بُوْس وَكَلْبُهُمْ قِطْمِیْرُ وَعَلَی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَ مِنْهَا جَآئِرٌ ○

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ ہر روز بلا ناغہ چند بار پڑھا جائے

فصل سوم

چور کو پکڑنے کے اعمال

چور اور رہزن بھی مال ومتاع کے لئے بڑی آفات ہیں، جن سے ایک شریف آدمی کو بڑی تکلیف اور تشویش ہوتی ہے، سراغ رسانی کے لئے اس کو طرح طرح کے دلائل وذرائع اختیار کرنے پڑتے ہیں، منجملہ ان کے اعمال بھی ہیں، جن سے چور کا پتہ چل جاتا ہے مگر پھر بھی یقین کامل سے نہیں کہا جاسکتا، کہ واقعی وہ چور ہے، بلکہ اس قسم کے اعمال اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے، چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝ (سورۂ بنی اسرائیل/۳۶)

جن بات کا تم کو پورا پورا علم نہ ہو ان کے پیچھے نہ پڑو بیشک کانوں اور آنکھوں اور دل سے متعلق سوال کیا جائے گا۔

بعض لوگوں کو اس کا بڑا خبط ہوتا ہے حتی کہ وہ اس دُھن میں غیر مشروعہ طریقے بھی استعمال کرنے سے نہیں ڈرتے، لیکن بعض عاملوں نے اس کے چند طریقے تحریر فرمائے ہیں، جن کو میں نے حصہ مشق عملیات میں لکھ دیا ہے لیکن حصہ اول مبادی عملیات میں اس کے جواز وعدم جواز پر وضاحت سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

فصل چہارم

گمشدہ چیز ملنے کا عمل

(۱) عمل: یَا بُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْفِی السَّمٰوٰتِ اَوْفِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ (سورہ لقمان/۱۶)

ترکیب: سب سے پہلے طہارت کاملہ کے ساتھ اسم یَاحَفِیْظُ ایک سوانیس بار پڑھا جائے، پھر آیت مذکورہ ایک سوانیس بار پڑھی جائے۔

(۲) عمل: اے سید احمد علوان رحمۃ اللہ علیہ اگر میری گم شدہ چیز تم نے واپس دلادی تو خیر ورنہ میں تمہارا نام دفتر اولیاء اللہ سے کٹوادوں گا۔

ترکیب: باطہارت کاملہ ایک بلند جگہ پر کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھے، اور اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر کے سید احمد علوان رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچائے اور پھر مذکورہ عمل حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے (ردالمختار جلد۳ صفحہ۳۳۴)

فصل پنجم

مفقود الخبر کو معلوم کرنے کا عمل

مال ومتاع کی مناسبت سے چور کا ذکر آیا تھا، جو مال کے لئے بدترین آفت ہے، اب چور کی سراغ رسانی کی مناسبت سے کسی گم شدہ عزیز محبوب کا پتہ لگانے کے اعمال درج ہوتے ہیں۔

(۱) عمل: فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ (سورہ قصص/۷) فلاں بن فلاں۔

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر چرخہ میں باندھ کر ساتھ بار

ہر روز بلا ناغہ حضور قلب کے ساتھ چالیس روز تک الٹا گھمائیں۔

(۲) عمل: سورئہ الفاتحہ با بسم اللہ شریف ○ آیت الکرسی ○

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَ مَنْ فِيهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ اَضْيَقَ مِنْ خَلْقِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ○

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل اس کے کہ تیرے لئے آسمان اور زمین اور ان کے اندر کا سب کچھ ہے پس اے اللہ آسمان اور زمین اور ان کی اندرونی اشیاء کو اپنے فلاں بندے فلاں عورت کے بیٹے پر اپنی مخلوق سے زیادہ تنگ کر دے، یہاں تک کہ وہ اپنے مالک تک واپس آ جائے، تیری رحمت سے اے سب رحم کرنے ولوں سے زیادہ رحم کرنے والے!

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ○ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ○ پھر یہ دعاء پڑھی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَتُسَلِّمَ وَ اَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ○

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بحق ان آیات کے کہ تو درود بھیج اپنے نبی ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر اور تو سلام بھیجے اور غلام کو اس کے مالک کے پاس لوٹا دے، اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ایک کاغذ پر حضور قلب کے ساتھ لکھ کر کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے درمیان میں رکھ دیا جائے۔

فصل ششم:

استخارہ کا بیان

اگر کسی شخص کو کوئی مشکل درپیش ہو، یا کسی کام کو شروع کرنا ہو، یا کسی کا حال نہ معلوم ہو، ایسی صورتوں میں استخارہ کرنا مسنون ہے، علماء وصلحاء نے اس کی ترکیبیں مختلف طور پر بیان کی ہیں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ طالب وضو کر کے دوگانہ نفل اس ترتیب سے پڑھے، کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پھر فارغ ہو کر درود شریف پڑھ کر دعاء پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ○

اے اللہ میں تجھ سے بذریعہ تیرے علم کے بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تجھ سے بذریعہ تیری قدرت کے قدرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں، کیوں کہ تو ہی قدرت رکھتا ہے، اور میں قدرت نہیں رکھتا، اور تو ہی جانتا

ہے، اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی تمام باتوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تو اس بات کو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے دین اور میری دنیا اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مہیا کر دے، اور اس کو میرے لئے آسان کر دے، پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما، اور اگر تو اس بات کو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین اور میری دنیا اور میرے انجامِ کار میں برا ہے تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے، اور مجھ کو اس کام سے پھیر دے، اور بھلائی کو میرے لئے مہیا کر دے جہاں میں ہوں پھر مجھ کو اس پر راضی کر دے۔

یاد رہے: کہ ان ہذا الامر کے بجائے اپنا مطلب ظاہر کرے، جو امر اس کے حق میں بہتر ہوگا، وہ اس کو خواب میں معلوم ہو جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

(۲) رات کو سونے کے وقت با وضو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سات سو چھیاسی بار پڑھ کر چار رکعت استخارہ کی نیت سے اس طرح پڑھے، کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس سات بار دوسری سورۂ واللیل سات بار تیسری میں سورۂ والضحیٰ سات بار چوتھی میں سورۂ الم نشرح سات بار، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ رہے، اور کسی سے کلام نہ کرے، خواب میں انشاء اللہ تعالیٰ تمام حال معلوم ہو جائے گا، سات روز تک یہ عمل متواتر کیا جائے۔

(۳) رات کو سونے کے وقت وضو کر کے پاک وصاف کپڑے پہنے پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ کر سورۂ والشمس سورۂ واللیل، سورۂ اخلاص اور سورۂ والتین سات سات بار پڑھے، پھر یہ دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَکَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ ☆

اگر ایک رات کو خواب میں معلوم ہو جائے، تو بہتر ورنہ سات روز تک

متواتر کرے۔(قول الجمیل)

(۴) استخارہ کی نہایت آسان ترکیب یہ ہے کہ بدھ، جمعرات یا جمعہ کی رات کو نمازِ عشاء کے بعد حضورِ قلب کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تین سو بار، سورۃ الم نشرح با بسم اللہ سترہ بار پڑھ کر اپنے منہ اور سینے پر دم کر کے کہے کہ الٰہی جو کچھ میرے حق میں بہتر ہو وہ مجھے خواب میں دکھلا دے، اس کے بعد سو بار یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ○ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے، پاک وصاف بستر پر سو رہے، اور کسی سے بات چیت نہ کرے، انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں اشارہ ہو جائے گا، سات روز تک متواتر کرے(قول الجمیل)

(۵) وضو کر کے دو رکعت نماز استخارہ کی نیت سے اس طرح پڑھے، کہ دونوں رکعت میں سورۃ فاتحہ گیارہ بار، سورۃ اخلاص گیارہ بار، کلمہ تمجید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ گیارہ بار، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ گیارہ بار لیکن سورۃ فاتحہ کو نستعین تک پڑھ کر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ کو آنکھ بند کر کے یہاں تک بار بار پڑھے، کہ اس کا منہ خود بخود کسی طرف پھر جائے، اس کے بعد شروع سے، سورۃ فاتحہ پڑھ کر گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے پہلی رکعت تمام کرے، پھر دوسری رکعت پڑھ کر سلام پھیرے اگر منہ دائیں طرف خود بخود پھر جائے، تو فال نیک ہے، ورنہ نہیں۔

(۶) پیر یا جمعہ کی رات کی عشاء کی نماز کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے، کہ اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے، سلام کے بعد اول و آخر درود شریف تین بار پڑھے، پھر یَـــا سَلَامُ

سَلِّمْنِیْ تین سوساتھ بار پڑھ کر یہ چار اسم سو بار پڑھے،(۱) یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ (۲) یَا بَشِیْرُ بَشِّرْنِیْ (۳) یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ (۴) یَا مُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ پھر قبلہ کی طرف منہ اور قطب کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں کر کے زمین پر درود شریف پڑھتا پڑھتا سو جائے، اور کسی سے بات چیت نہ کرے، سات روز تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ تعالی خواب میں معلوم ہو جائے گا۔

انتباہ

(اللہ تعالی نے جو کام بندے پر بعد استعداد لازم وفرض کر دئے ہیں ان کے بارے استخارہ نہ ہوگا، کروں یا نہ کروں کیونکہ ان کے کرنے میں ہی خیر ہے مثلاً استخارہ حج کے لئے نہ کرے کہ جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ استخارہ ایسے کام کے لئے کرے جس کام کے کرنے میں بندے کو اختیار ہو جیسے کہ کاروبار میں کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کے بارے استخارہ کرے کہ یہ کام میرے لئے کرنا بہتر ہے یا نہیں، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی)

نیز استخارہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خواب میں ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہو جائے اگر معلوم ہو جائے، تو بہتر ورنہ مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیوں کہ اس عملِ مسنونہ سے اتنا فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ اس کی برکت سے وہ کام آسان ہو جاتا ہے، لیکن عوام کو غلط فہمی ہوتی ہے، اور اکثر اسی خیال سے بزرگوں سے اس کی خاص ترکیبیں دریافت کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی کے اختیار میں ہے کہ وہ جس پر چاہتا ہے، اس راز کو اس پر ظاہر کر دیتا ہے۔

عمل: اسمائے حسنیٰ

هُوَ اللهُ	اَلَّذِيْ	لَآ اِلٰهَ	اِلَّا هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ

اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ	اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ
اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ	اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ
اَلْقَهَّارُ	اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ	اَلسَّمِيْعُ
اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ	اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ
اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ	اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ
اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ	اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ
اَلْوَاسِعُ	اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ
اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ	اَلْحَمِيْدُ
اَلْمُحْصِيْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِيْ	اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ
اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ	اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ
اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ	اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِيْ	اَلْمُتَعَالِيْ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	اَلْمَالِكُ	اَلْمَلِكُ	ذُوالْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِيُّ	اَلْمُغْنِيْ	اَلْمُعْطِيْ
اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِيْ	اَلْبَدِيْعُ
اَلْبَاقِيْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِيْدُ	اَلصَّبُوْرُ	جَلَّ	جَلَالُهٗ

ترکیب: ان کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ سوتے وقت تین بار پڑھ کر اپنے آپ پر دم کر کے دائیں کروٹ پر لیٹ جائے، لیکن اس کے بعد بات چیت نہ کی جائے، اور سات روز تک اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

باب ہفتم

اعمال معالجات امراض

فصل اول:

سلب مرض و تشخیص مرض

سلب مرض کا عمل: اہل اللہ کی توصرف توجہ ہی سے مرض سلب ہوجاتا ہے ہزاروں واقعات شاہد ہیں لیکن عامل ایک خاص طریقے سے مرض کو سلب کرسکتا ہے، چنانچہ:

(۱) مرزا مظہر جانِ جاں شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلب مرض کا طریقہ یہ ہے کہ مریض اپنے سامنے بٹھا کر اس پر نظر جمائیں، اور توجہ سے یہ تصور کریں کہ جو سانس مریض کے اندر جاتا ہے اس کے ساتھ اس کا مرض ایک طرف جسم سے نکل آتا ہے، پھر سانس باہر آتا ہے، اس کے ساتھ باہر کو کھنچا چلا آتا ہے، ساتھ ہی یہ بھی تصور کریں، کہ جو مرض اندر سے باہر آیا ہے، وہ زمین پر گرتا جارہا ہے، تاکہ خود عامل کو اس کا ضرر نہ پہنچے، اسی طرح پانچ سو سانس تک یہ تصور بندھا رہے، اس سے انشاءاللہ تعالی صحت کلی ہوجائے گی۔

(۲) مرد صاحب نسبت بیمار کے سامنے بیٹھ کر اپنے آپ کو بیمار سمجھ [illegible] اس یقینِ پختہ اور تخیل محکم کے ساتھ جس میں کچھ بھی تزلزل اور تردد [illegible] کو بیماریٔ بیمار کا حامل خیال کرتا ہے۔ چنانچہ اس جمع ہمت سے مرض [illegible] ہوجاتا ہے اور اس کو بالکلیہ افاقہ ہوجاتا ہے۔

اسی لطیفہ روحانیہ سے بابر بادشاہ نے شاہزادہ کی بیماری کا یوں مرض [illegible] تھا، ممکن ہے کہ بابر بادشاہ کو سلب مرض کے لئے خاص [illegible]

مہارت ہو یا فرطِ محبت کے جذبہ نے خود بہ خود روحانی طاقت کی شکل اختیار کر کے یہ کرشمہ دکھایا ہو، مگر اتنا فرق ضرور ہے کہ بار بار بادشاہ نے محض سلبِ مرض کا قصد نہیں کیا بلکہ اپنے آپ کو اپنے فرزند پر فدا کیا تھا، یعنی اس کا مرض اپنے اوپر اپنی جان کو موت کے حوالہ کر دیا، مگر عامل مریض کے مرض کو اس طرح زائل کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ بھی سلامت رہے، اور خود بھی اس سے متضرر نہ ہو، اگر بابر بھی اپنی اس قوت روحانیہ سے کام لے کر جس کا وہ اس وقت مظہر بن گیا تھا، صرف سلبِ مرض تک اپنی کوشش مبذول رکھتا، شائد خود بھی نہ مرتا، لیکن چونکہ خدا کو یہی منظور تھا، اس لیئے اس کو سمجھ نہ آئی۔

تشخیصِ امراض کا عمل

اگر کوئی شخص بیمار ہو، یا اس کا کوئی عزیز یا دوست علیل ہوا، اور اس کی بیماری سمجھ میں نہ آتی ہو، اور یہ شک ہوا یا اس کو کوئی بیماری ہے یا آسیب، تو اس کی ترکیبیں عاملین نے بیشمار تحریر فرمائی ہیں، چنانچہ منجملہ ان کے چند مشہور و معروف ترکیبیں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں، تاکہ شائقین ان کو استعمال میں لا کر منزل مقصود کو پہنچیں۔

پہلا طریقہ: نیلے سوت کی سات تار لے کر پاؤں کے انگوٹھے، سے لے کر پیشانی کے بالوں تک ناپ کر ایک بار درود شریف، سات بار الحمد شریف ایک بار آیت الکرسی، اور سات بار یہ دعا پڑھی جائے ☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قَمُوْشِ مَقْشِ رَجْمَاشِ مِمْعَاشِ شَاقِیْشِ مَاش اَبُوْشِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○ پھر اس سوت کو پہلی طرح ناپ کر دیکھئے کہ آیا کم ہوا ہے یا زیادہ، اگر ایک انگل کم ہو، تو جن ہے، اگر دو انگل کم ہو تو آسیب ہے، اگر تین انگل کم ہے تو سحر ہے، اگر چار انگل کم ہے تو ام الصبیان ہے، اگر ایک انگل زیادہ ہے تو نظر آدمی ہے،

اگر دو انگل زیادہ ہو تو نظرِ ...... ہے، اگر تین انگل زیادہ ہو، تو نظر باد ہے، اگر چار انگل زیادہ ہو تو بخار ہے، اور اگر کم وبیش نہ ہو تو مرض بدنی ہے۔

دوسرا طریقہ

ایک کورا برتن یا سفال لے کر ذیل کے نقش کو اس پر لکھے، اور سات بار مریض پر سے اتارے، پھر آگ میں ڈالے، آگ کو خوب تیز کرے، پھر اس سفال کو نکال کر دیکھے اگر حروف سفید ہوں تو جادو ہے، اگر حروف سرخ ہوں تو آسیب چڑیل ہے، اگر حروف غائب ہوں تو آسیب پری ہے، اگر حروف سیاہ ہوں تو مرض بدنی ہے، نقش یہ ہے۔ ۲۴۱۱ ۱۲ع۴ح۹ع۵۱۸۳۱۱

تیسرا طریقہ:

ابلیس لعین — عجج عجج عجج — قارون لعین

شداد نمرود لعینان

ہامان ابوجهل دقیانوس

قارون ملعون

قتلهم الله في الدنيا والآخرة
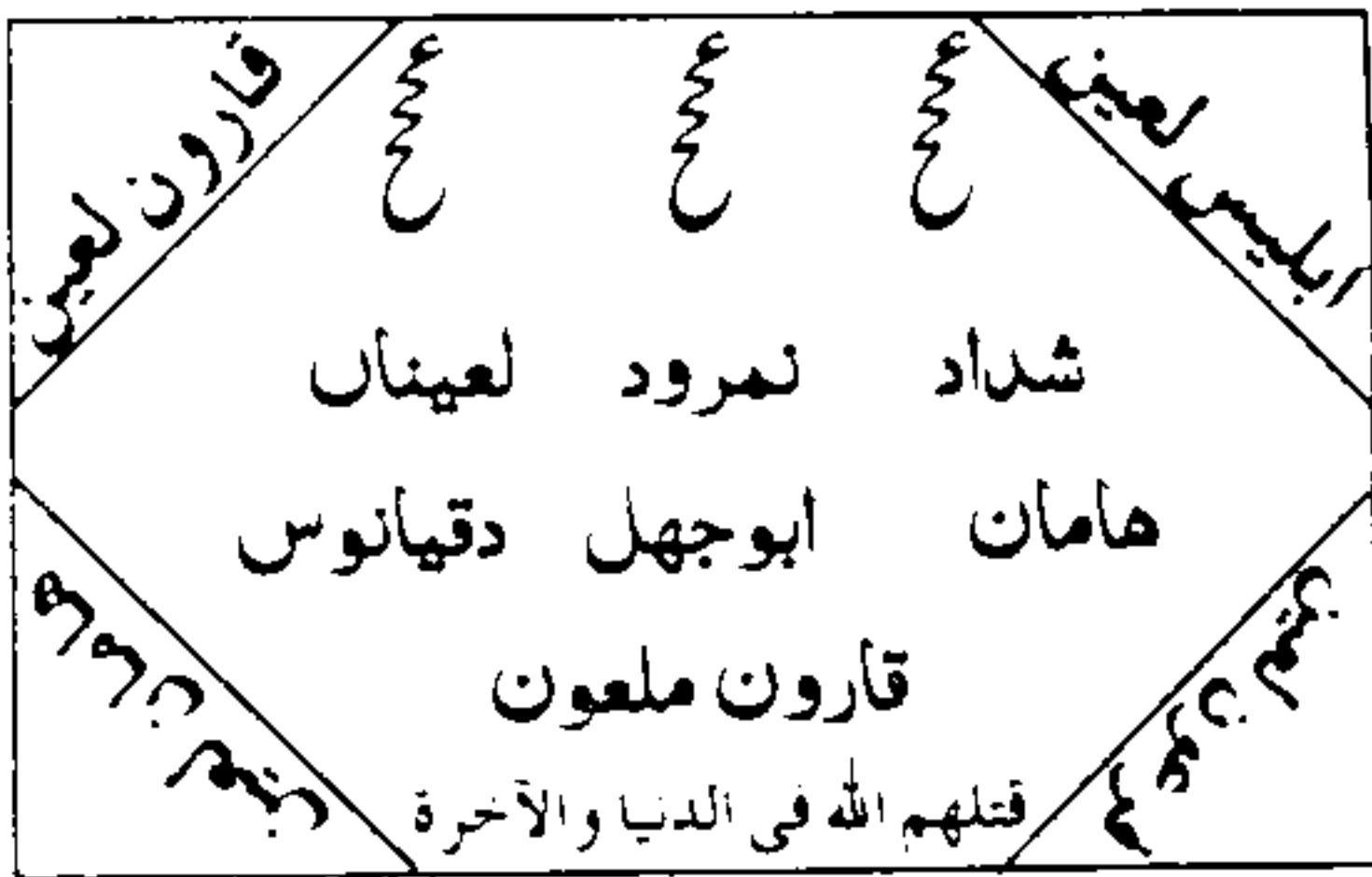
درجِ بالا نقش کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر مریض کو سامنے بٹھا کر دکھایا جائے، اگر آسیب ہو تو مریض رونے لگے گا، اگر خبیث روح کا اثر ہوگا تو ہنسنے لگے گا، لیکن اگر مرض ہوگا تو خاموش رہے گا، ان کے علاوہ اور بھی اعمال ہیں، جو اس کی دوسری جلد حصہ مشقی عملیات میں درج کئے گئے ہیں (مولف)

فصل دوم

ہر مرض سے شفا پانے کیلئے اعمال

ذیل کے اعمال ہر قسم کے امراض کے لئے خواہ وہ دموی امراض ہوں یا عصبی، ظاہر بدن سے تعلق رکھتے ہوں، یا اعضائے باطنی سے، غرض ہر مرض کے لئے مفید ہیں۔

(۱) عمل: قرآن مجید۔

ترکیب: قرآن مجید کی خواہ کوئی ایک آیت ہو، یا زیادہ باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر لکھ کر اور پانی میں دھوکر مریض کو پلایا جائے، چنانچہ مجاہد رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: کہ قرآن مجید لکھ کر دھویا جائے، اور وہ پانی مریض کو پلایا جائے، اللہ تعالی شفا بخشے گا۔ (اشعۃ اللمعات)

(۲) عمل: آیات شفا (۱) وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ○ (سورہ توبہ/۱۴) (۲) وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ○ (سورہ یونس/۵۷) (۳) يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ○ (سورہ نحل/۶۹) (۴) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورہ اسراء/۸۲) (۵) اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ (سورہ شعراء/۸۰) (۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ○ (سورہ حم سجدہ/۴۴)

ترکیب: ان آیات کو طہارت کاملہ کے ساتھ چینی کی تشتری یا کاغذ یا پتہ پر لکھ کر مریض کو پانی میں دھوکر پلایا جائے، یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈال دیا جائے۔ (قول الجمیل)

(۳) عمل:

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہرروز کاغذ پر لکھ کر مریض کو پلایا جائے، یا گلے میں ڈالا جائے، اگر اس نقش کی زکوۃ نکالی جائے، تو واقعی ہر ایک مرض کے ہر ایک مرض کے لئے اکسیر و مجرب ہے، بارہا آزمایا گیا ہے۔

طریقہ زکوۃ یہ ہے کہ باطہارت کاملہ ہرروز بلاناغہ پندرہ بار کاغذ پر لکھ کر اور آٹے میں مل کر گولیاں بنائیں جائیں، اور دریا وغیرہ میں پھینک دی جائیں، چالیس روز تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھا جائے، پھر اس کو ہرروز ایک بار لکھا کرے، تا کہ عمل کا اثر قائم رہے۔

(۴) عمل: نقش سورۂ فاتحہ۔

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے، نقش سورۂ فاتحہ یہ ہے۔ ۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

(۵) عمل: یَاحَیُّ حِیْنَ لَاحَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَۃِ مُلْکِہٖ وَ بَقَائِہٖ یَاحَیُّ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ یا چینی کی تشتری یا پیپل کے پتہ پر لکھ کر مریض کو چالیس روز تک بلاناغہ دھو کر پلایا جائے، یاد رہے کہ اس کو لکھتے وقت سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے۔

(۶)عمل: دعاء ومناجات

ترکیب: باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ دعا مانگ کر مریض کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرے، شیخ خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں تیرہ سال تک رہا اور بہت سے آپ کے خوارقِ عادات دیکھے، چنانچہ منجملہ ان کے ایک واقعہ یہ ہے کہ جس مرض کے علاج سے اطباء عاجز ہو جاتے تھے، آپ اس کے واسطے دعا فرماتے اور اس کے جسم پر اپنا دست مبارک رکھتے، اللہ تعالیٰ فی الفور اسے صحت عطا فرماتا: (قلائد الجواہر)
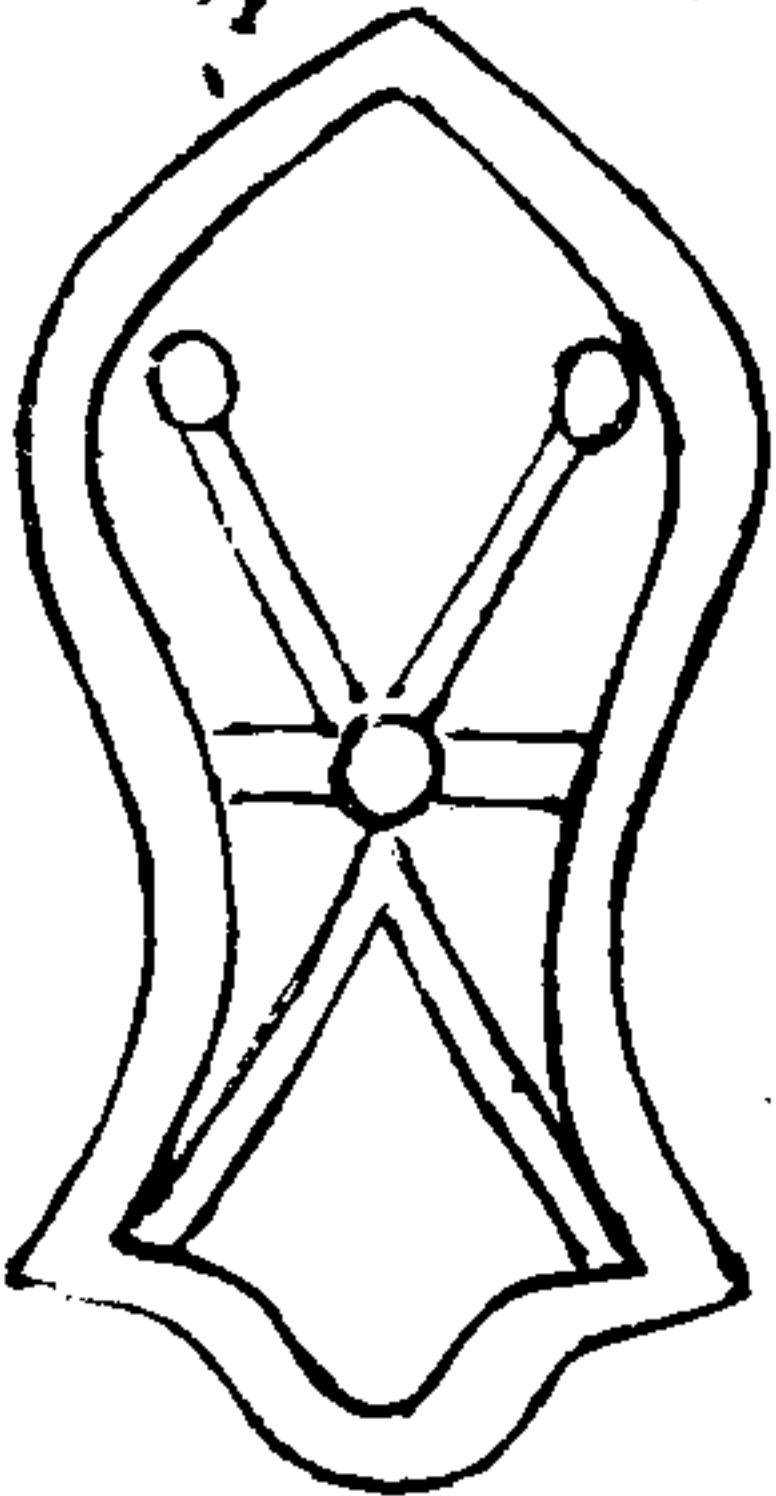
(۷)عمل نقشۂ نعل مبارک

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کو دیا جائے کہ گلے میں ڈال لے، امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ جو اس نقش معظم کو اپنے پاس رکھے وہ جس لشکر میں ہو، وہ اس کو فتح ہو، اور جس قافلے میں ہو وہ لوٹ مار سے محفوظ رہے، جس کشتی میں ہو وہ غرق ہونے سے بچے جس گھر میں ہو وہ جلنے سے محفوظ رہے، جس کے پاس ہو وہ نظرِ بد، سحر اور جادو اور شر شیطان سے بچے اگر تنگ دست ہو تو فراخی ہو، اگر بیمار ہو تو شفا ہو، اور اگر اس کے ذریعہ توسل کرے تو مراد پوری ہو۔

فصل سوم:

اقسام بخار کے لئے اعمال

(۱) عمل: اے بخار اس بیمار کا پیچھا چوڑ کر حلہ گاؤں میں چلا جا۔

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے، اور تین روز تک اس پر بلاناغہ عمل کیا جائے۔

ابوالمعالی احمد بغدادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ایک دفع میں نے خود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر رہو کر یہ عرض کی کہ میرا لڑکا سوا سال سے بخار میں مبتلا ہے بڑا ہی علاج معالجہ کیا گیا ہے، لیکن آرام نہیں ہوا، آپ نے فرمایا:

لڑکے کے کانوں میں جا کر اتنا کہہ دیجئے کہ "اے بخار میرے لڑکے کا پیچھا چھوڑ کر حلہ گاؤں میں چلا جا" انشاء اللہ تعالی فی الفور آرام ہو جائے گا، پس ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ نے گھر میں آ کر آپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور بخار کا نام ونشان نہ رہا، (قلائد الجواہر)

(۲) عمل: سورۂ یاسین۔

ترکیب: سوا گز دھاگا جس میں سات تاریں ہوں، کنواری لڑکی سے کتوا کر لیں، اور اس پر یٰسٓ کو باطہارت کاملہ پڑھیں جب لفظ مبین آئے تو اس دھاگے، میں گرہ لگاتے جائیں، پھر اس کو مریض کے بازو پر باندھیں یا گلے میں لٹکائیں۔

(۳) عمل: سورۂ الم نشرح با بسم اللہ شریف (پارہ ۳۰)

ترکیب: کتان (السی) کا ایک دھاگا لے کر اس پر اس سورت کو باطہارت کاملہ اس

ترکیب سے پڑھا جائے کہ اس کے ہر کاف پر ایک گرہ لگاتے جائیں، پھر اس کو مریض کے بائیں بازو پر باندھ دیا جائے۔

()عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بَرَآءَةٌ مِّنَ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلٰى اُمِّ مِلْدَمِ الَّتِيْ تَاْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمَّ مِلْدَمِ اِنْ كُنْتِ مُسْلِمَةً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كُنْتِ يَهُوْدِيَّةً فَبِحَقِّ مُوْسَى الْكَلِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنْ لَّا اَكَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ (اس مقام پر مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے) لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَّتَحَرَّىْ عَنْهُ اِلٰى مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِّنْكِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ○

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر بیمار کے بازو پر باندھ دیں

(۵) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْكِتَابِ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنائیں اور بیمار کے گلے میں لٹکائیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین میں تحریر فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ مجھ کو بخار ہوا تو میں نے یہ دعا لکھ کر گلے

میں لٹکائی، اللہ تعالیٰ نے اس کی برکت سے صحت عطا فرمائی۔

(۶) عمل: درود شریف اور سورۂ فاتحہ۔

ترکیب اول: تھوڑی سی روئی لے کر گیارہ بار درود شریف اور سات بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے، اور اس روئی کو مریض کے دائیں کان میں رکھا جائے، پھر تھوڑی سی روئی لے کر پانچ بار سورۂ فاتحہ اور گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دم کیا جائے اور اس روئی کو بائیں کان میں رکھا جائے، اگر بخار جاتا رہے تو بہتر ورنہ دوسرے روز دائیں کان کی روئی نکال کر بائیں میں ڈالی جائے اور بائیں والی دائیں میں۔

ترکیب دوم: مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ قول الجمیل کے حاشیہ میں ارقام فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار پڑھ کر پانی کے پیالہ پر دم کر کے بیمار کے منہ پر چھینٹے مارے جائیں۔

(۷) عمل:

(۱) کھیعص حم عسق	(۲) اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَ الْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَ الْکُفْرُ ظُلْمَةٌ

ترکیب: طہارت کاملہ کے ساتھ پیپل کے تین تین پتوں پر پہلا نقش مسلم کے لئے لکھا جائے، اور دوسرا نقش غیر مسلم کے لئے تین روز تک بلا ناغہ مریض ہر روز ایک ایک پتہ چاٹے۔

(۸) عمل:

ولاحول

ترکیب: اس تعویذ کو باطہارت کاملہ کاغذ پرلکھ کر مریض کے سرہانے نیچے رکھ دیا جائے، کم سے کم تین روز تک اس کو پڑا رہنے دیں (فلاں بنت فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔
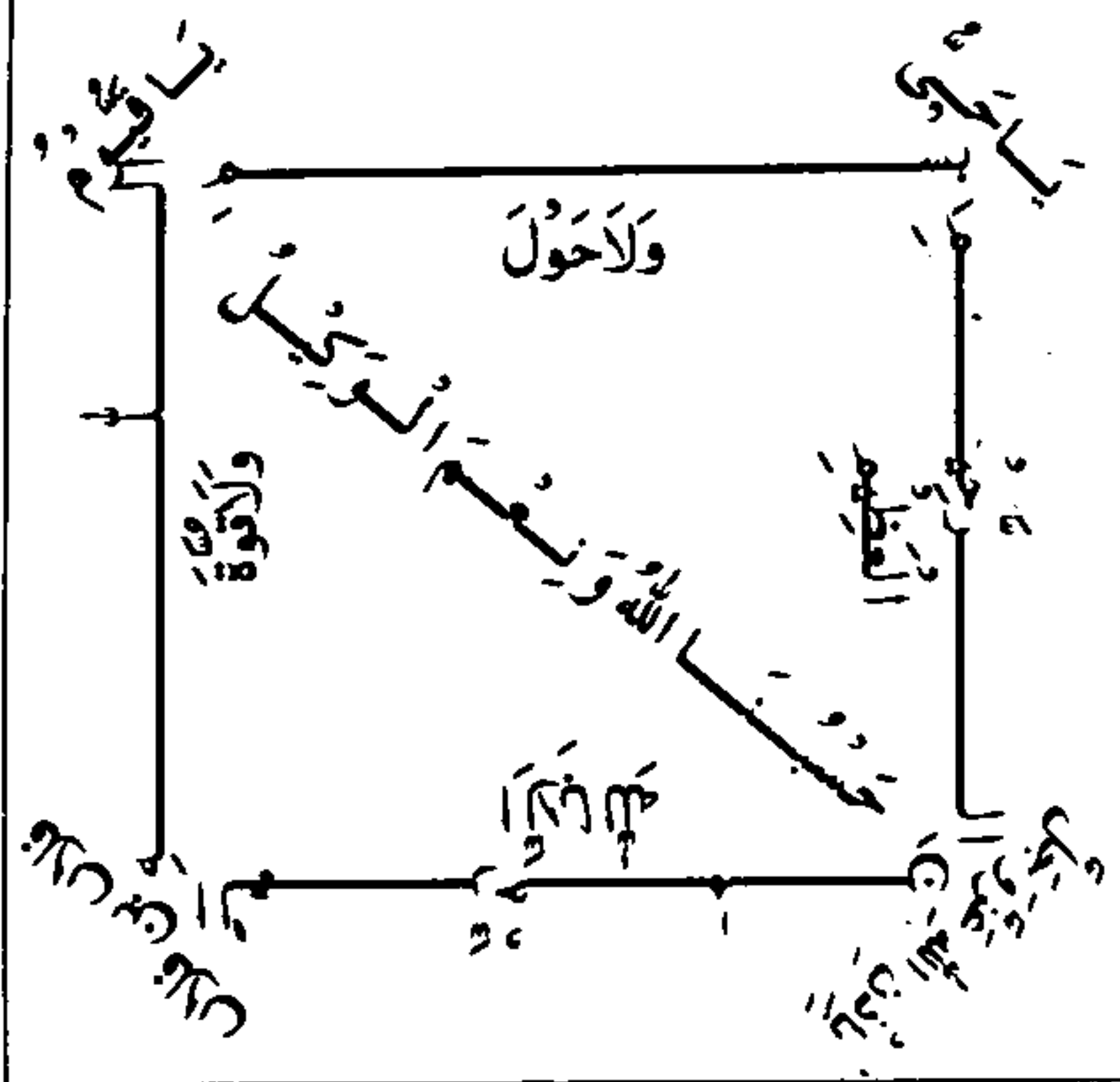
(۹) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ○ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پیپل کے تین پتوں پر لکھا جائے اور مریض باری سے پہلے ان کو چاٹ لے یہ عمل نوبتی اور لرزہ کے بخار کے لئے سریع الاثر ہے۔

(۱۰) عمل:

۷۸۶

۸	۲۷	۳۰	۱
۲۹	۲	۷	۲۸
۳	۳۲	۲۵	۶
۲۶	۵	۴	۳۱

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز صبح کے وقت پتہ یا کاغذ پر لکھ کر بلاناغہ سات روز تک پانی میں گھول کر مریض کو پلایا جائے، یہ عمل لرزہ کیلئے بالخصوص مفید ہے۔

(۱۱)عمل:

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر باری سے پہلے اس کی دھونی آگ پر رکھ کر مریض کے تمام جسم کو پہنچائی جائے اور اس عمل کو تین باری تک جاری رکھا جائے، یہ عمل چوتھیا کے لئے مجرب ہے۔

ن ———————— ن
ع ———————— و
ع ———————— و
ع ———————— و
ع ———————— و
ع ———————— و
ع ———————— و
ع ———————— و
ن ———————— ن

(۱۲)عمل:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ	محمد	صدیق
عمر	عثمان	علی
عبد القادر	سید احمد	معین الدین

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر باری سے پہلے مریض کے گلے میں ڈالا جائے، یہ عمل چوتھیا کے بخار کے لئے بڑا مفید ہے۔

چوتھیا کے لئے مجرب کاغذ

سنکھ لیموں کا رس اور کونین ہم وزن لے کر کھرل کر کے گولیاں موٹھ کے دانہ کے برابر بنائی جائیں، کھانا کھانے کے بعد ایک گولی دودھ سے کھالی جائے۔

فصل چہارم

ہر درد دفع کرنے کے لئے اعمال

(۱)عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِيْ ﴿يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورۃ حج/۶۵)﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِاللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ○ اُسْكُنْ اِیُّهَا الْوَجْعُ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِیْ ﴿یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ○ (سورۂ فاطر/۴۱)﴾

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر مریض کے مقام درد پر باندھ دیا جائے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بنو مالکیہ میں سے ایک صاحب کے گھر سے چاندی کا ایک ڈبہ مقفل پڑا ہوا ملا، جس کے اوپر لکھا ہوا تھا، شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَآءٍ یعنی ہر مرض سے شفا بخشنے کا نسخہ جب اس کو کھولا تو اس کے اندر مذکورہ بالا کلمات لکھے ہوئے تھے۔

رفع درد شقیقہ کا عمل:

۷۸۶

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر مریض کے مقامِ درد پر باندھا جائے، اور تین روز تک بندھا رہے۔

یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ
یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ	یَا اَللّٰهُ
یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ
یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ	یَا مُحَمَّدُ

رفع دردِ دنداں کے لئے اعمال

(۱) عمل: لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ (سورۂ انعام/۶۷)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر مریض کو کہا جائے کہ اس کو درد والے دانت پر رکھ کر خوب زور سے دبائے۔

(۲) عمل: سورۂ فاتحہ بابسم اللہ شریف۔

ترکیب: ایک پاک تختی پر ریت بچھائی جائے، اور ایک میخ سے باطہارت کاملہ اس

پر ابجد ہوز حطی اس طرح لکھیں، اب ج د، ہ وز، ح ط ی، پھر الف پر میخ کو زور سے دبائیں اور ایک بار سورۂ فاتحہ پڑھیں اور مریض اپنی انگلی درد کے مقام پر رکھے، اور سورۂ فاتحہ دو بار پڑھے، اگر پھر بھی آرام نہ ہو تو اسی طرح باقی حروف پر یکے بعد دیگرے عمل کیا جائے، اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار زیادہ کرتا جائے۔

(۳) عمل: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۝

ترکیب: اس کو چھینک سننے کے وقت پڑھنے سے درد دانت وغیرہ دور ہو جاتا ہے، چنانچہ محدث ابن ابی شیبہ جو امام بخاری کے استاد ہیں، تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص چھینک سننے کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۝ کہے، تو اس کو درد دانت اور درد کان کبھی نہیں ہوگا۔

درد چشم اور ضعف بینائی کا عمل

عمل: فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝ (سورۂ ق/۲۲)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر نماز کے بعد تین یا سات یا دس بار پڑھ کر انگشتِ شہادت یا دونوں انگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائیں، لیکن ہر بار درود شریف ضرور پڑھیں، چالیس روز تک بلاناغہ پڑھتے رہیں، اگر ایک چالیس میں آرام ہو گیا تو بہتر ورنہ تین چلہ تک اس عمل کو جاری رکھا جائے۔

دفع ناف کے اعمال

(۱) عمل: ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ۝ (سورۂ بقرۃ/۱۷۸)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ایک کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر مریض کی ناف پر باندھ دیا جائے۔

٦٠	٦٠
٦٠	٦٠
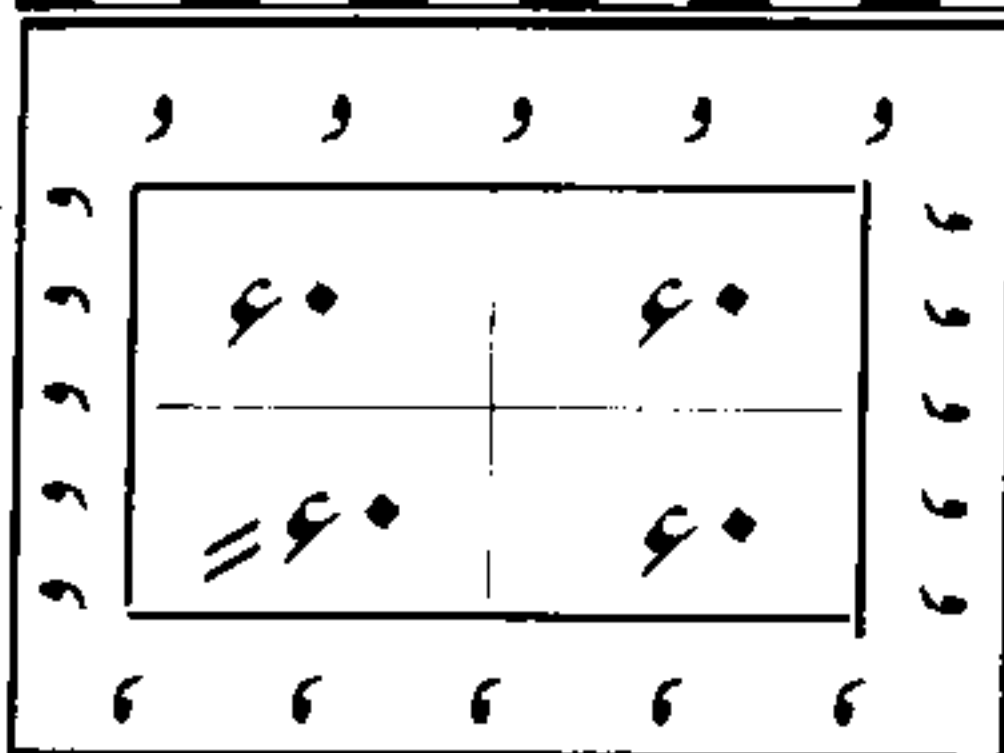
(۲) عمل:

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ ایک کاغذ پر لکھ کر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر مریض کی ناف پر باندھا جائے، لیکن شرط یہ ہے کہ مریض سے سات روپے لے کر مسجد میں ان پیسوں کا تیل لے کر ڈال دیا جائے، ہاں اگر محتاج ہو تو وہ ان کو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے (ماخوذ بیاض والد صاحب مرحوم)

دردزہ کے اعمال

(۱) عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَكِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ (یہ الفاظ قرآن پاک سے ایک جگہ سے نہیں ہیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورہ فاتحہ/۱) يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ○ (سورہ نازعات/۲۶) كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (سورہ احقاف/۳۵)

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ کسی پیالہ یا مٹی کے پاک برتن پر لکھ کر پانی میں دھو کر حاملہ کو آدھا پانی پلا دیا جائے، اور آدھا اس کے سینے پر چھڑک دیا جائے (غنیۃ الطالبین)

(۲) عمل: اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ○ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ○ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ○ (سورہ انشقاق/۱ تا ۴)

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ قند سیاہ یا پانی پر دم کرکے مریضہ کو پلا دیا جائے

یا کاغذ پر لکھ کر مریضہ کی بائیں ران میں باندھا جائے، لیکن جب بچہ تولد ہو جائے تو فی الفور تعویذ کھول دیا جائے، ورنہ تکلیف ہوگی۔

(۳)عمل ۷۸۶

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر مریضہ کے داہنے ہاتھ پر	ج ح ح ط ظ ع ق ق ی ك ل م ا ششــــم ۵ ۵ ۵ ۱ اســـوك ل و

رکھ دیا جائے، اور وہ اس کو غور سے دیکھتی رہے۔

(لا)عمل: وَاَلْــقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ○ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ○ اهيا اشرا هيا○

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر مریضہ کی بائیں ران پر باندھا جائے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کتاب درمنثور میں بروایت اعمش ارقام کیا ہے کہ: اهيـا اشــر اهيـا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا ہے، جس کے معنی ہیں اے زندہ قبل ہر چیز کے، اے زندہ بعد ہر چیز کے۔

دفع درد گردہ کا عمل

عمل: (ا) فاتحہ با بسم اللہ شریف۔

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ دھو کر درد کے مقام پر ہر روز تین وقت یعنی صبح اور دو پہر اور شام کو مریض پر دم کیا جائے، لیکن اول و آخر تین تین بار درود شریف ضرور پڑھا جائے اور تین روز تک بلا ناغہ کیا جائے۔

فصل پنجم

امراض وبائیہ کے دفع کرنا

موسمی وبا سے محفوظ رہنے کا عمل

عمل: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز بلا ناغہ وباء کے دنوں میں صبح وشام تین تین بار حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے۔

دفع وبائے ہیضہ کا عمل

عمل:

ترکیب: اس عبارت کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے یا

۷۸۶
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد صادق اکابر اولیاء ولد حضرت شیخ احمد
سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما از شرِ بلائے ما نگہدار
اللہ شافی اللہ کافی

بازو پر باندھ دیا جائے، اور پانچ یا سات روپے خیرات دیئے جائیں۔

دفع چیچک کے اعمال

(۱) عمل: سورۃ الرحمٰن (پارہ ۲۷)

ترکیب: کنواری لڑکی کا کتا ہوا نیلا دھاگا لے کر اس پر سورۃ الرحمٰن ایک بار پڑھیں، اور جتنی بار آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پڑھی جائے، اس دھاگے میں ایک گرہ ہر بار دی جائے، اور اس گرہ پر دم کیا جائے پھر اس کو مریض کی گردن میں باندھا جائے، یا لٹکایا جائے۔

(۲) عمل: ۷۸۶

یاحافظ		یا حفیظ
	محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
اللہ شافی		اللہ کافی

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ کے ساتھ ایک کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر موم جامہ میں سی کر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے، اور حسب توفیق خیرات کرے۔

فصل ششم

امراض متعلقہ دماغ

صرع یا مرگی کے لئے اعمال

(۱) عمل: یَا قَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَایُطَاقُ انْتِقَامُہٗ یَا قَہَّارُ ○ (۲) یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَہْرِ عَزِیْزٍ سُلْطَانُہٗ یامذل○

ترکیب: تانبے کی ایک تختی لے کر اتوار کی پہلی ساعت میں اس کی ایک طرف پہلے کلمات کھدوائے اور دوسری طرف دوسرے پھر اس کو مریض کے گلے میں لٹکا دیا جائے، لیکن یاد رہے، کہ کھودنے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کہ وہ کھودتے وقت باوضو ہو ورنہ اثر نہیں ہوگا۔

(۲) عمل: حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ جب کوئی مرگی والا شخص شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا تو آپ ایسے بیمار کا علاج اس طرح کیا کرتے

تھے، کہ پہلے اس کے داہنے کان میں ایک سو بار فاتحہ پڑھتے، اور ایک بار بائیں کان میں پھر یہ شعر بلند آواز سے پڑھتے۔

روحي والقلب يحبكم في القدم　　من قبل وجود خلقهما من عدم

هل يحمل من باب عرفانكم　　ان انقل عن طرق هواكم قدم

پھر آپ اس کے روبرو فرماتے تھے کہ عبدالقادر جیلانی تجھے کہتا ہے کہ چلی جا اور مت جلا، واپس نہ آ، اگر واپس آ چکی تو میں تجھ کو باذن اللہ جلا دوں گا، ایسے ہی تین بار فرماتے، پھر یہ دونوں شعر لکھ کر اس کی گردن میں لٹکا دیتے۔

میں کہتا ہوں کہ اب بھی کوئی اگر یقین کامل کے ساتھ ایسا کرے، تو امید واثق ہے، کہ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

(۳) نسخہ مع ترکیب: پہلے مریض کو عاقرقرحا پیس کر سنگھایا جائے، اگر اس کو چھینکیں نہ آئیں تو وہ علاج پذیر نہیں ہے، ہاں اگر چھینکیں آئیں تو پھر نسخہ تیار کر کے استعمال کیا جائے۔

ہلیلہ، ۱ تولہ　ہلیلہ کابلی، ۱ تولہ　ہلیلہ زرد، ۱ تولہ　آملہ، ۱ تولہ

اسطخدوس، ۱ تولہ　عود صلیب ۶ ماشہ　عاقرقرحا ۴ ماشہ

ان ادویات کو باریک کوٹ کر اور چھان کر مویز منقی ایک پاؤ کے ساتھ معجون بنا کر ۶ ماشہ ہر روز استعمال کیا جائے۔

قوت حافظہ کا عمل

عمل: سورۂ الم نشرح با بسم اللہ شریف۔

ترکیب: اس کو با طہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ چینی کی تشتری یا کاغذ یا پیپل کے پتہ پر لکھ کر مریض کو پانی میں دھو کر ہر روز بلا ناغہ چالیس روز تک پلایا جائے۔

زیادتی فہم اور دفع لکنت کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ○ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ○ (سورہ طٰہٰ/۲۵،۲۸)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر روز سات بار پڑھ کر چالیس روز تک بلا ناغہ اپنے آپ پر دم کیا جائے، یا اگر مریض ناخواندہ ہو، تو اس کو چینی کی تشتری یا پیپل کے پتہ یا کاغذ پر زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر پلایا جائے۔

فصل ہفتم

آلات انہضام کے امراض

دفع طحال یا تلی کا عمل

عمل: اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا (سوۃ فاطر/۴۱)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر تلی کے مقام پر باندھا جائے، یا اس کو پاک مٹی کے ڈھیلے پر دم کر کے تلی کے مقام پر ہر روز تین بار چالیس روز تک بلا ناغہ گھسایا جائے۔

دفع مرض استسقاء کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ترکیب: اس کو باطہارتِ کاملہ حضورِ قلب کے ساتھ پڑھ کر دائیں ہاتھ پر دم کر کے پیٹ پر پھیرا جائے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں ایک

مریض حاضر ہوا، اس کا پیٹ بیماری کے سبب سے بہت بڑا ہو گیا تھا، آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم شریف پڑھ کر اس کے پیٹ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو اس کا پیٹ فی الفور چھوٹا ہو گیا گویا ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ وہ کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا۔

فصل ہشتم

عضائے تناسل سے متعلقہ امراض

دفع احتلام کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَآ اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ط ○ (سورۃ طارق/ ۱ تا ۴) صَدَقَ اللّٰہُ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَکَذَبَ الشَّیْطَانُ وَحْدَہٗ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سونے کے وقت حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر اپنے آپ پر دم کیا جائے، اور اگر مریض ناخواندہ ہو تو اس کو کاغذ پر لکھ کر اس کے گلے میں ڈالا جائے۔

حصول اولاد کے اعمال

(۱) عمل: رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ج اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ○ (سورۃ آل عمران/ ۳۸)

ترکیب: اس کو ہر روز بلاناغہ طہارت کاملہ سے تنہائی میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ تین چلہ تک اس کو جاری رکھا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اولاد صالح پیدا ہوگی۔

(۲) عمل: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ (سورۂ انبیاء/ ۸۹)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہر نماز کے بعد تین بار بلاناغہ پڑھا جائے، اور تین چلہ تک اس کو جاری رکھا جائے۔

(۳) عمل: (۱) وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ☆ (۲) وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ○ (سورۂ ذاریات/ ۴۷، ۴۸)

ترکیب: پہلی آیت کو باطہارت کاملہ ایک انڈے کو جوش کر کے اس کا چھلکہ دور کر کے اس پر لکھے اور مرد کو کھلائے اور دوسری آیت کو اسی طرح ایک انڈے پر لکھ کر عورت کو کھلائے، چالیس روز تک متواتر یہ عمل جاری رکھا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ استقرار حمل ہو جائے گا۔ لیکن یاد رہے کہ ان ایام میں میاں بیوی کا مباشرت کرنا ضروری ہے۔

(۴) عمل: (۱) اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

(۲) اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا (ابن ابی شیبہ)

ترکیب: پہلی دعاء کو صحبت کے وقت پڑھا جائے، اور دوسری کو انزال کے وقت مولانا محمد احسن رحمۃ اللہ علیہ جو خیر متین شرح حصن حصین کے مصنف ہیں ارشاد فرماتے ہیں: کہ کئی بار امتحان کیا گیا کہ جس شخص کے اولاد نہ ہوتی تھی، اس نے یہ دونوں دعائیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے اس کو اولاد عطا فرمائی۔

(۵) عمل: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا (سورۂ رعد/ ۳۱)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ ہرن کی جھلی پر گلاب اور زعفران سے لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر بانجھ عورت کے گلے میں لٹکا دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مراد بر آئے گی۔

(۶) عمل: اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ

فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا ط وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (سورۂ نور/۴۰)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چالیس لونگوں پر سات بار پڑھ کر مریضہ کو ایک لونگ ہر روز بلا ناغہ رات کے وقت کھلایا جائے، اور اس کے بعد پانی پیا جائے، اور ان دنوں میں میاں بیوی ہمبستری ضرور کریں، لیکن اس کا استعمال حیض سے فارغ ہونے کے بعد شروع کیا جائے۔

فرزند پیدا ہونے کا عمل

عمل: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ط وَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ○ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ (سورۂ رعد/ ۸،۹) يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○ (سورۂ مریم/ ۷)

ترکیب: حمل سے تین ماہ گذرنے سے پہلے اس کو باطہارت کاملہ ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے لکھے، اور پاک کپڑے میں لپیٹ کر حاملہ کے گلے میں ڈال دیا جائے۔

اسقاط حمل کے اعمال

طبیب حمل کے گر جانے کے اسباب اکثر جسمانی عوارض بیان کرتے ہیں:

لیکن روحانی طبیب (عامل) کے نزدیک یہ مرض آسیب وغیرہ سے بھی ہو جاتا ہے، چنانچہ بعض اوقات کہا گیا ہے کہ جب کسی حاملہ نے کوئی ڈراؤنی خواب دیکھی یا بیداری میں کوئی مہیب یا خوفناک صورت نظر آئی تو اسی وقت حمل گر گیا، جس سے بعض کو تو خود بخود آرام ہو جاتا ہے، بعض کو ادویات سے اور بعض کو اعمال سے، لیکن

میرا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ اعمال کے ذریعہ یقیناً موذی مرض جاتا رہتا ہے۔ چنانچہ میں نے خود سینکڑوں مریض عورتوں پر تجربہ کیا ہے، اور وہ جو طبیبوں اور ڈاکٹروں وغیرہ کے علاج سے مایوس ہو چکی تھیں، اعمال سے صحت یاب ہو گئیں۔

(۱) عمل:

ترکیب: اس کو طہارت کاملہ سے کاغذ کے دو ٹکڑوں رلکھا جائے، اور ایک نقش تو مریض کو پانی میں گھول کر ہر چاند کی پہلی اور دوسری اور تیسری تاریخ کو پلایا جائے، اور دوسرا گلے میں ڈالا جائے، اور وضع حمل (نو ماہ) تک اس کو جاری رکھا جائے۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

(۲) عمل: فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (سورہ یوسف/۶۴) اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ (سورۂ رعد/ ۸)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر حضور قلب سے لکھ کر مریضہ کے رحم پر باندھا جائے، لیکن اس کو پیشاب یا پاخانہ کے وقت اتار لینا چاہیے۔

(۳) عمل: وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ (سورۂ نحل/ ۱۲۷، ۱۲۸)

ترکیب: ایک دھاگا کسمبھے کا رنگا ہوا مریضہ کے قد کے برابر لے کر باطہارت کاملہ اس پر نو گرہیں لگائیں اور ہر گرہ پر اس کو پڑھ کر پھونکا جائے، پھر اس دھاگے کو مریضہ کی کمر یا گلے میں ڈالا جائے۔

(۴)عمل: سورۃ والشمس (پارہ ۳۰)

ترکیب: پیر کے روز دوپہر کے وقت اس کو باطہارت کاملہ چالیس بار پڑھ کر تھوڑی سی کالی مرچ اور اجوائین پر دم کیا جائے، اور اس کے اول و آخر ہر بار درود شریف پڑھا جائے، مریضہ اس کو ہر روز بلا ناغہ کھائے اور بچہ کے دودھ پینے تک اس کو جاری رکھے۔

سلامتی اولاد کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر زعفران سے سات سو چھیاسی بار لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے، اور بسم اللہ شریف اسی طرح لکھے، جس طرح لکھی جاتی ہے۔

فصل نہم

مختلف امراض کے دفع کیلئے اعمال

دفع خنازیر کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَةِ اللّٰہِ وَقُوَّةِ اللّٰہِ وَعَظْمَةِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکُنُفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظْرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو پڑھ

کر ایک گرہ دے کر اس پردم کرے پھر اسی طرح دوسری گرہ حتی کہ اکتالیس گرہیں دی جائیں، پھر اس کو مریض کے گلے میں باندھ دیا جائے۔

علاج: کچلہ ۶ ماشہ، رس کپور ۲ ماشہ، شنگرف رومی ۶ ماشہ، اس کی ترکیب یہ ہے کہ ڈیڑھ چھٹانک گھی خالص میں کچلہ کو آگ پر رکھ کر خوب بھون لیا جائے، پھر باقی دونوں چیزوں کو اس میں ملا لیا جائے، پھر اس کو ایسا کھرل کیا جائے، کہ وہ یک جان ہو جائیں، پھر اس کو خنازیر پر لگایا جائے، یہ مرہم اکسیر ہے میرا مجرب نسخہ ہے۔

دفع بواسیر کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ پیر یا جمعہ کے روز حضور قلب سے کاغذ پر لکھ کر مریض کی کمر میں باندھ دیا جائے، اور ایک تعویذ لکھ کر چالیس روز تک بلا ناغہ مریض کو پلایا جائے۔

سرخ بادہ کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ سَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ وَ سُلْطَانِہٖ اَیَّتُھَا الْحُمْرَۃُ جَاءَتْكَ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَ قَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُھَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَ مَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَا لَہٗ مِنْ مَّلْجَاٍ وَّمَا لَہٗ مِنْ ظَھِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰہُ یَکْفِیْكَ وَ اللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْكَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْكَ لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ

الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سات بار حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر چھری پر دم کیا جائے، اور پڑھتے وقت چھری کا اشارہ کرتا جائے، اس کو چند روز تک متواتر کیا جائے۔

دفع برص وجذام کا عمل

عمل:

۷۸۶

۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۸	۲۲ ۶۸۹۴
۲۳۶۹۰۷	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۹۰۶
۲۳۶۸۹۶	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۰۰
۲۳۶۹۰۴	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۹۰۹

ترکیب: اس نقش کو باطہارت کاملہ حضور قلب کے ساتھ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالا جائے (یہ نقش سورۂ بقرہ کا ہے)

ہولِ دل کا عمل

عمل: (۱) وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ○ (سورۂ انفال/۱۱)

(۲) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ (سورۂ رعد/۲۸)

ترکیب: پہلی آیت یا دوسری آیت کو باطہارت کاملہ کاغذ پر لکھ کر پاک کپڑے میں

لپیٹ کر مریضہ کے گلے میں اس طرح لٹکائیں کہ وہ تعویذ عین دل پر رہے، لیکن اگر اس کو کپڑے سے قلب پر باندھ دیا جائے، تو زیادہ بہتر ہے۔

تھکاوٹ کے دور ہونے اور قوت بڑھنے کا عمل

عمل سُبْحَانَ اللّٰہِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سونے کے وقت اس طرح پڑھے، کہ اللہ اکبر چونتیس بار، سبحان اللہ تینتیس بار، اور الحمد للہ تینتیس بار۔

حدیث شریف: میں ہے کہ ایک دفعہ فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چکی پیسنے کی وجہ سے تکان کی شکایت کی، اور ایک خادمہ مل جانے کی آرزو کی، آپ نے ان کو یہ کلمات سکھلا دیئے تا کہ راحت طلبی کی بجائے کام کرتی رہیں، اور تکان سے محفوظ رہیں۔

علی کرم اللہ وجہہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات کبھی نہیں چھوڑے، حتی کہ جنگ صفین میں بھی ناغہ نہیں کیا (حصن وحصین)

ظفرِ جلیل میں ہے کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔

فصل دہم

زہریلے جانور کا زہر دور کرنا

سانپ کے کاٹے کا عمل

عمل: آیت الکرسی (۳ بار) اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی

عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (۳ بار) (سورۂ بقرہ/ ۲۵۹) وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۳ بار) (سورۂ رعد/ ۳۱) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ○ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ○ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا (۳ بار) (سورۂ طٰہٰ/ ۱۰۳ تا ۱۰۵) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ (تین بار) (سورۂ یٰسٓ/ ۹) سورۂ والضحیٰ سورۂ الم نشرح سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس (تین تین بار)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ حسب تحریر تین تین بار پڑھ کر روغن زیتون یا کنجد پر دم کر کے مریض کے مقام زخم پر لگایا جائے۔

باؤلے کتے کے کاٹے کا عمل

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○ (سورۂ طارق/ ۱۵ تا ۱۷)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر مریض کو کھلایا جائے، اور

چالیس روز تک بلاناغہ اس کو جاری رکھا جائے۔

بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنے کا عمل

عمل:(۱) صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْحٍ وَّعَلٰی نُوْحٍ السَّلَامُ ○

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ سونے کے وقت تین بار حضور قلب سے پڑھا جائے،

(غنیۃ الطالبین)

عمل (۲) سورۃ الناس (پارہ ۳۰)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ تین بار پڑھ کر بچھو کے کاٹے پر دم کیا جائے۔

باب ہشتم

اعمال متعلقہ خواب

خواب کی حقیقت

جب انسان سوتا ہے تو اس کے اعضاؤ جوارح اپنے اپنے کاموں سے فارغ اور اس کے قوائے حسیہ آرام و راحت کی گہرائی میں مستغرق ہوتے ہیں، مگر اس کی روح کے سامنے حقائق و واقعات کی ایک کتاب کھلی ہوتی ہے، جس کا مطالعہ وہ اس انداز سے کرتی ہے کہ گویا وہ اس وقت ان واقعات کے عالم میں ہے، اور یہ سب کچھ اس کے ساتھ ہو رہا ہے، اس کو ہم خواب کہتے ہیں، اگر وہ واقعات زمانہ ماضی سے تعلق رکھتے ہیں، یا محض ایک فرضی افسانہ کی طرح بے بنیاد ہیں تو یہ خواب بعض قوائے طاغیہ کا ایک فعل ہوتا ہے، جو اعضاؤ جوارح کے تعلق میں خود بخود ان سے سرزد ہو رہا ہے، اور جگر و معدہ کی کسی بے اعتدالی کا یا کسی اور خارجی امر کا دماغ پر اثر

انداز ہونا اس کا محرک بن جاتا ہے، ایسا خواب حدیثِ نفس یا اضغاثِ احلام یا جھوٹا خواب کہلاتا ہے، اور وہ قابلِ اعتماد نہیں بعض اوقات خواب کا تعلق واقعات مستقبلہ کے ساتھ ہوتا ہے اور قدرت ان کے ذریعہ سے آنے والے حالات کو خواب دیکھنے والے پر منکشف کرتی ہے، اور قدرت کا یہ فیضان جہاں تک مشاہدہ کا کام دیتا ہے عام فطرت انسانی کے لئے وقف ہے۔

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں

(۱) حدیثِ نفس یا دماغی

(۲) تخویفِ شیطان

(۳) بشارت منجانب اللہ

ان سب کی تشریح آگے چل کو کسی اور حصے میں لکھی گئی ہے۔

اگر کسی کو خوفناک اور متوحش خواب آتے ہوں تو اس کو گھبرانا نہیں چاہئے، اور نہ ہی کسی نااہل سے اس کا ذکر کرنا چاہئے، بلکہ اس کا علاج کسی خدارسیدہ سے کروانا چاہئے، یا مستند اعمال استعمال کرنے چاہئیں۔

فصل اول:

خواب پشیماں کے اعمال

(۱) عمل: دوگانہ نفل

ترکیب: رات کو اٹھ کر نماز فجر سے پہلے باطہارت کاملہ دو رکعت نماز نفل نہایت خشوع سے پڑھ کر دعا مانگے۔

(۲)عمل: سوتے وقت بائیں کروٹ تھوکنا۔

ترکیب: رات کو سوتے وقت ہر روز بلا ناغہ دائیں کروٹ لیٹ کر بائیں طرف تین دفعہ تھوک کر سو رہے، اس کے بعد بات چیت نہ کرے۔

(۳)عمل: لَهُمُ الْبُشْرٰی فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (سورہ یونس/۶۴)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ لکھ کر پاک کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں لٹکایا جائے، یا اس کو ہر رات سوتے وقت پڑھا جائے، انشاء اللہ تعالی متوحش خوابوں سے محفوظ رہے گا۔

(۴)عمل:

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ کاغذ پر مریض کے گلے میں ڈال دیا جائے، اور ہفتہ بھر ہر روز بلا ناغہ چینی کی رکابی یا درخت کے پتے پر لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلایا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا رَحِيْمُ	يَا رَحْمٰنُ	يَا اَللّٰهُ
يَا سَلَامُ	يَا قُدُّوْسُ	يَا مَلِكُ
يَا وَاحِدُ	يَا مُهَيْمِنُ	يَا مُؤْمِنُ
يَا اَحَبُّ	يَا مَاجِدُ	يَا وَاجِدُ

(۵)عمل: آیت الکرسی سورۂ فلق وسورۂ ناس (معوذتین)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ رات کو سوتے وقت ہر روز حضور قلب کے ساتھ پڑھ کر سینے پر دم کیا جائے، اگر مریض ناخواندہ ہے، تو کاغذ پر لکھ کر اس کے سینے پر باندھا جائے، یا سرہانے کے نیچے رکھا جائے، اس کے بعد بات چیت نہ کی جائے۔

فصل دوم

خواب میں زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حصول زیارت رسول کے اعمال

خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کے واسطے صوفیاءِ کرام نے بہت سے اعمال تجویز فرمائے ہیں جن میں سے چند ایک مجرب عمل ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں، جو شخص صدق دل اور حسن عقیدت سے ان اعمال کو کسی عامل اور خدارسیدہ سے اجازت لے کر کرے گا، وہ انشاء اللہ تعالیٰ شرف زیارت سے ضرور بہرہ اندوز ہوگا۔

عجب خواب میں اس کے جاگے نصیب — کہ سوتے وقت دیکھے جمال حبیب
سعادت کوئی اس سے برتر نہیں — کرامت کوئی اس سے بڑھ کر نہیں

(۱) عمل: حلیہ شریف (عربی، فارسی، پنجابی، وغیرہ

(۲) عمل: اسمائے رسول علیہ الصلاۃ والسلام

(۳) عمل: قصیدہ بردہ شریف

(۴) عمل: اوراد فتحیہ

(۵) عمل: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ (کشف الغمۃ)

(۶) عمل: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ (رطب القلوب)

(۷) عمل: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ○ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ

فِي الْاَجْسَادِ ○ وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ ○ (جواہر خمسہ)

(۸) عمل: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ ○ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ ○ وَتَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ترکیب: مذکورہ بالا تمام اعمال کی ترکیب یہ ہے کہ ان کو باطہارت کاملہ خوشبو پاس رکھ کر نہایت اشتیاق اور خلوص سے ہر روز بلاناغہ چالیس روز تک عشاء کی نماز کے بعد پڑھا جائے، اور بغیر بات چیت کئے وہیں سو رہے، لیکن ان کو پیر (دوشنبہ) کے روز شروع کیا جائے۔

(۹) عمل: درودِ اکبر (مندرجہ دعائے گنج العرش)

ترکیب: شب پنج شنبہ یا شبِ جمعہ کو غسل کر کے خوشبو لگا کر عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرے، پھر اس کو نہایت محبت کے ساتھ پڑھ کر قبلہ رو شمال کی طرف سر کر کے چپ چاپ وہیں سو رہے۔

۱۰) عمل: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (ترغیب اہل سعادت۔)

ترکیب اس کو باطہارت کاملہ خوشبو پاس رکھ کر جمعہ کے روز عصر اور مغرب کے درمیان ہزار بار حضور قلب کے ساتھ پڑھا جائے، اور پانچ جمعہ تک اس کو جاری رکھا جائے۔

۱۱) عمل: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ مَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ، وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ

وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِكَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰی لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوۃً تُرْضِیْكَ وَتُرْضِیْهِ وَتَرْضٰی بِهَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ○ (ترغیب اہل سعادت)

ترکیب: اس کو باطہارت کاملہ نہایت خلوص کے ساتھ خوشبو رکھ کر ہر روز بلاناغہ ستر بار چالیس روز تک پڑھا جائے، پھر بغیر بات چیت کئے وہیں سو رہے۔

(۱۲) عمل: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَنْ تُرِیْنِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِیْ هٰذَا رُؤْیَتِیْ حَتّٰی تَقِرَّبِهَا عَیْنَیَّ وَتَفْرَحَ بِهَا کُرَبِیْ وَیَشْرَحَ بِهَا صَدْرِیْ وَتَاَلَّفَ بِهَا شَمْلِیْ وَیَجْمَعَ بِهَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ○ (جواہر خمسہ)

ترکیب: شب جمعہ کو نہا کر خوشبو لگا کر لوبان جلائے اور اس کو ایک سو گیارہ بار با طہارت کاملہ پڑھ کر وہیں چپ چاپ سو رہے سات روز تک متواتر کیا جائے۔

(۱۳) عمل:

نسیما جانب کویش گذر کن بگو آں نازنین شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانے مشرف کن خراب آباد مارا
کہ بے تشریف تو اسباب شادی نشاید خاطر ناشاد مارا

(جواہر خمسہ)

ترکیب: شب جمعہ کو غسل کر کے خوشبو پاس رکھ کر حضور قلب کے ساتھ اکتالیس بار اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے، اور کچھ شیرینی کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہدیہ کرے، پھر وہیں چپ چاپ سو رہے۔

تمت بالخیر